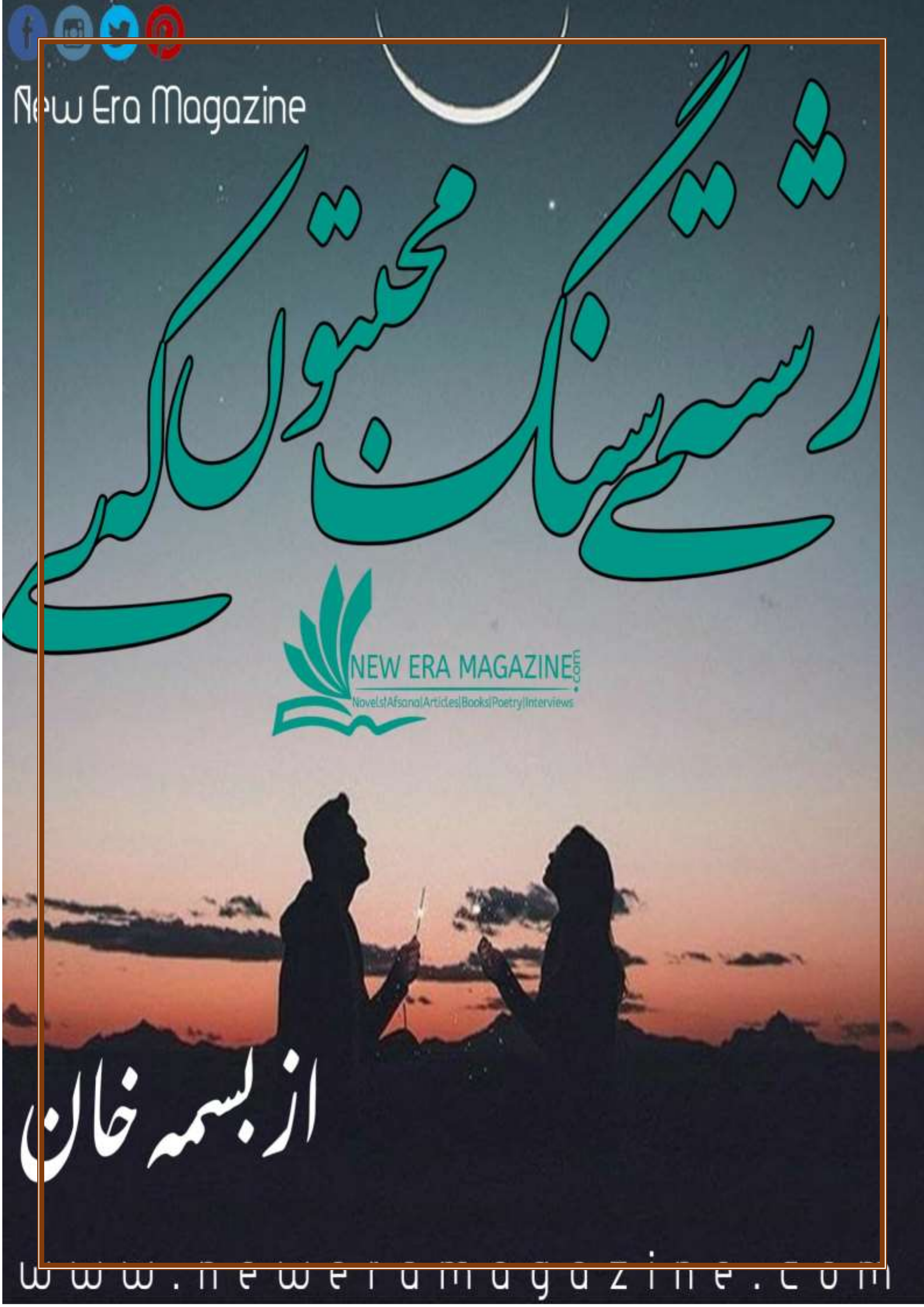
New Era Magazine
رشتے سنگ محبتوں کے
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
از بسمہ خان
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رشتے سنگ محبتوں کے

از بسمہ خان

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

☆☆☆☆☆

کیا کیا کیا؟؟اُ...اُس شاہ زین سے میں نہیں امی ایسا نہیں ہو سکتا پلیز....ایسا ممکن ہی نہیں ہے آپ نانا کو منع کر دیں انہیں کہیں اپنی دوستی اپنے تک رکھیں اور اسے رشتے داری میں بدلنے کی کوشش نہ کریں پلیز....اِرج تو خدیجہ فاروق کی بات سن کر ان پر چڑھ دھوڑی تھی

کیوں کیا مسلہ ہے اپنے گھر کا جانا پہچانا بچہ ہے اور اپنے نانا کے بارے میں فضول گوئی مت کرو اِرج.....خدیجہ کو اس کا انکار ایک انکھ نہ بھایا تھا

کیوں امی آپ میرے ساتھ کوئی دشمنی نکالنا چاہ رہی ہیں کہاں ہے وہ آپ لوگوں کا دیکھا بھالا بچہ, آپ کو کیا پتہ کیسا ہے وہ........اِرج نے دوبارہ انکار کیا

کیوں اچھا خاصا وہ شاہ انکل کا فیملی بزنس سنبھال رہا ہے اور ویسے بھی ابو اُسے اچھے طریقے سے جانتے ہیں اسی لیے یہ بات مجھ تک پہنچائی ہے........خدیجہ بھی کسی صورت اسکی ماننے کو تیار نہ تھیں

امی یار کہاں وہ بزنیس مین اور کہاں میں لائر ہمارا کوئی میچ ہی نہیں ہے....اِرج نے ایک اور بازی کھیلی

پیشے سے کوئی فرق نہیں پڑتا میں تمھارے نانا کو ہاں کرنے لگی ہوں خبردار جواب یہ بے جازدکی......خدیجہ نے ہتمی فیصلہ سنایا تو اِرج کو تو گش پڑ گئے

امی آپ میری رضامندی کے بغیر زبردستی میری شادی کریں گی.....اِرج نے اب انہیں جزباتی طریقے سے منانا چاہا

ہاں کیوں کے جب بیٹیاں 25 کی ہو جائیں اور پھر بھی بلاجواز کے شادی سے انکار کریں تو ماؤں کو یہی کرنا پڑتا ہے.......خدیجہ نے بھی اپنا حربہ آزمایا

وہاں تو جیسے جنگ کا میدان بنا ہوا تھا

اماں ایسی کوئی بات نہی ہے آپ بس مجھے عمر کا تانہ دے رہی ہیں میں نہیں مان رہی آپ کی بات........اِرج کو خدیجہ کا اسکی عمر بیچ میں لا نا زرانہ بھایا

اماں اسکو نکالیں یہاں سی یہ نکلے گی تو ہی تو مجھے الگ کمرہ ملے گا ورنہ مجھے زمان کے ساتھ ہی سونا پڑے گا......امان جو کے ابھی ابھی یونیورسٹی سے ایا تھا ان دونوں کو زیرِ بحث دیکھ کر اسنے بھی اپنا حصہ ڈالا

اماں اس کو کہیں خاموش رہے میرے جانے کے بعد بھی وہ کمرہ تمہیں نہیں ملے گا

سمجھے.....اِرج جو خدیجہ کی بات پر تپی بیٹھی تھی اس کا سارا غصہ اماں کے اوپر نکل گیا

اِرج....خدیجہ نے اسے وارن کیا

اماں کیا ہے ابیرا ابھی تو ہے وہ مجھ سے بس ایک سال چھوٹی ہے پہلے اس کی کریں نہ آپ میرے پیچھے پڑ گئی ہیں....اب اِرج نے اپنے سے ایک سال چھوٹی بہن ابیرا کو بیچ میں گھسیٹا جو کے ہارٹ سپیشلسٹ تھی اور وہ خدیجہ کو صاف بتا چکی تھی کے جب تک وہ ڈاکٹر نہیں بن جاتی شادی کی بات اس سے نا کی جائے جب کے اِرج کو ویسے ہی شادے کے نام سے چڑھ تھی

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ابو کو کہنے لگی ہوں تم مان گئی ہو اب اپنے فضول باتیں بند کرو اور نکل جاو یہاں سے.......خدیجہ کا پارہ اب صحیح مانوں میں ہائی ہو چکا تھا

اِرج بھی انکی بات پر پاؤں پٹکھتی وہاں سے نکلی

❤️❤️.................................

یاثر صاحب کی تین اولادیں تھیں جن میں سے ایک خدیجہ تھیں اور باقی دونوں بھائی جن میں سے ایک یعقوب صاحب جو ان میں سب سے بڑے تھے اور ایک بیٹے جو

خدیجہ سے بھی چھوٹے تھے انکا نام جہانگیر خان تھا ان کی والدہ کی وفات یعقوب صاحب کی شادی کے بعد ہوئی تھی

یعقوب اور جہانگیر صاحب دونوں نے اپنے پسند سے شادیاں کی تھیں یعقوب صاحب کی زوجہ کا نام سائمہ اور جہانگیر صاحب کی زوجہ کا شمائلہ تھا

جبکہ خدیجہ کی شادی خان صاحب کی مرضی کے مطابق فاروق سے ہوئی تھی جو خان صاحب کے قریب کے جاننے والے تھے

اگے سے خدیجہ کی چار اولادیں جن میں سے سب سے بڑی اِرج جو کے پچیس کی تھی" اسکے بعد ابیرا جو چوبیس کی اور آخر پر دو جڑواں بھائی امان اور زمان تھے جن کی عمر اِکیس سال تھی" اور وہ اپنے نانا کا ہی بزنس سنبھال رہے تھے

.....

جبکہ "یعقوب صاحب کی اولادوں میں ایک اذمیر جس کی عمر 24 تھی اور وہ ایک طرف سنگر تھا جبکہ ساتھ ہی ایکٹنگ فیلڈ میں بھی کام کر رہا تھا دوسرے نمبر پر منہل جس کی عمر 20 تھی اور اسنے ابھی سے اپنا سیلون کھول لیا تھا جبکہ سب سے چھوٹی

"زرناب تھی جو ابھی بس اٹھارہ سال کی تھی اور اِرج سے متاثر ہو کر لاء پڑھ رہی تھی

......

جہانگیر صاحب کے بچے نور العین, ہادی اور زوہیب تھے جن می سے سب سے بڑا"

زوہیب جو کہ 24 کا تھا اور اب ماشاﷲ ایک علاقے کا ڈی_ایس_پی تھا اسکے بعد ہادی

جو کہ 23 کا تھا اور امان, زمان کی طرح بزنس ہی سنبھال رہا تھا اور آخر پر نور العین تھی

"جو ابھی بس 21 کی تھی اور فلحال انٹیریئر ڈیزائینگ کر رہی تھی

وہ دونوں بھائی یعقوب اور جہانگیر, یاثر صاحب کے ساتھ اپنے لاہور میں موجود آبائی

گھر میں رہتے تھے کہنے کو وہ آبائی گھر تھا مگر ہر طرح کی جدید نعمت سے آراستہ تھا

ہر ایک کمرہ الگ اور جدید سٹائل سے سجایا گیا تھا

جبکہ خدیجہ فاروق کے ساتھ اپنے الگ گھر میں شادی کے بعد فاروق انکو لے کر الگ گھر

میں شفٹ ہو گئے تھی

خدیجہ کا گھر ان سے صرف کچھ مسافت پر تھا جس کی وجہ سے بچے زیادہ وقت خان ولا

میں ہی گزارتے تھے

💖💖💖.................................

اِرج جلدی سے تیار ہو جاو آج ابو کی طرف جانا ہے اماں, زمان اور ابیرا تم لوگ بھی

ریڈی رہو لیٹ نہیں کر نا اوکے...... خدیجہ اپنے کمرے سے نکلتے ہوئے بولیں

کیوں اماں؟..... ابیرا جو ابھی ابھی ہاسپٹل سے ائی تھی اسنے وجہ دریافت کی وہ شروع

سے کافی سنجیدہ رہتی تھی بس مطلب کی بات کرتی تھی

وہ اِرج کا رشتہ پکا کرنے شاہ انکل آرہے ہیں ابو کی طرف اسی لئے........ خدیجہ نے

اسے وجہ بتائی جس سے ابھی تک وہ بے خبر تھی

اچھا کس کے ساتھ.... کافی نارمل انداز میں پوچھا گیا

شاہ زین کے ساتھ.... خدیجہ نے بھی چیزیں سمیٹتے مختصر جواب دیا

ہمممم! اچھے ہیں وہ اِرج مان گئی... ابیرا نے اب اصل بات پوچھی

نہیں اس نے کہاں ماننا ہے بس میں نے کہہ دیا کہ اب اس کی کوئی بات نہیں سننی ایسے

تو ساری زندگی وہ رضامند ہی نہیں ہو گی..... خدیجہ نے اماں کا کوٹ ہینگ کرتے

ہوئے تفصیلی بات کی

جی یہ بھی صحیح ہے....ابیرا نے بھی مختصر جواب دیا اور اپنا موبائل پکڑ لیا

ایک بات پوچھوں ابیرا.....خدیجہ نے اچانک اسے مخاطب کیا تو وہ بھی موبائل چھوڑ کر انکی طرف متوجہ ہوئی

جی اماں؟...اس کی سوالیہ نظریں خدیجہ کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں

دیکھو مجھے تمھارے بارے میں بھی کچھ سوچنا ہے کب ختم ہو گا تمھارا یہ لاسٹ کورس....خدیجہ نے کافی احتیاط سے بات کا آغاز کیا

اماں بس پانچ مہینے اور اس کے بعد جہاں کہیں گی جس سے کہیں گی کر لوں گی شادی...ابیرا نے انہیں ہمیشہ کی طرح پیار سی اعتماد میں لیا

چلو شکر ہے میری کوئی ایک اولاد تو فرمانبردار ہے....خدیجہ نے اسکا ماتھا چومتے کہا تو وہ بھی مسکرا دی

ابیرا شروع سے ہی اپنے سب کزنز میں صرف ہادی کے ساتھ ہی فری تھی اور اسکی وجہ بھی ہادی کی جولی نیچر تھی باقی کزنز کے باہر تو کبھی اسنے کسی سے کوئی بات نہ کی تھی وہ ہمیشہ سے فاروق اور خدیجہ کے فیصلوں پر سر جھکا دیتی تھی اسکو ہرٹ سپیشلسٹ بنانا

بھی فاروق کی ہی خواہش تھی

امس آپ کیا ہر وقت اس سے لاڈ کرتی رہتی ہیں ہم بھی آپ ہی کی اولادیں ہیں.....زمان خدیجہ کو ابیرا کے ساتھ لاڈیاں کرتے دیکھ ان تک ایا اور دھڑم سے ابیرا کے ساتھ والی نشست پر بیٹھا

جو اولاد ماں باپ کی بات مانے ماں باپ بھی اسی سے لاڈ کرتے ہیں...خدیجہ نے اسکے سر پر چت لگائی اور دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گئیں

ابیرا ایک بات بتاؤ تم نے اماں پر تعویز وغیرہ تو نہیں کروائے.....زمان نے اسکی طرف جھکتے سر گوشی کو تو ابیرا نے خاموشی سے سر دائیں بائیں ہلا دیا

امان اور زمان دونوں نے کبھی بھی اِرج یا ابیرا کو آپی کہنے کا تکلف نہ کیا تھا وہ ہمیشہ انکو نام سے ہی پکارہ کرتے تھے جس پر اِرج تو انسے کافی جھگڑتی تھی مگر ابیرا نے کبھی کچھ نہ کہا تھا

وہ شروع سے ہی شوخ اور اپنی کرنے والی تھی ہر بات میں ٹانگ اڑانا اور دوسروں سے پنگے لینا اسکا پسندیدہ مشغلہ تھا

امان کی نیچر بھی کچھ سیریس تھی مگر زمان کافی مستیاں کرتا تھا کہا جائے کے گھر کی رونق زمان اور اِرج کی وجہ سے تھی تو اسمیں کوئی شعبہ نہ تھا

💖💖

شام میں وہ سب خان ولا میں موجود تھے اور اب بس مہمانوں کے آنے کا انتظار تھا

انور شاہ نے 6 بجے کا وقت دیا تھا جبکہ اب 6:30 ہو چکے تھے اور انکا کوئی اتا پتہ نہ تھا

یاثر صاحب نے فون کر کے دریافت کیا تو انہوں نے پندرہ منٹ میں پہنچنے کا وعدہ کیا

اور پھر ٹھیک اگلے پندرہ منٹ میں وہ لوگ خان ولا کے باہر موجود تھے انکے استقبال کے لیے خود یاثر صاحب انکے ساتھ ساتھ.....گھر کے سب بڑے موجود تھے

انور شاہ اور انکی زوجہ ملائکہ کے ساتھ انکی دونوں بیٹیاں مہرالنساء, ملیحہ اور انکے شوہر میکال اور اوزیر تھے ساتھ ہی ساتھ انکے بیٹے یوسف شاہ, حیدر شاہ اور بہوئیں اُنیزہ اور حریم موجود تھیں

.........اور ساتھ میں سارے بچے

💖💖💖💖💖💖........

انور شاہ اور ملائکہ کی کل چار اولادیں تھی جن میں سب سے بڑے "یوسف شاہ اور اُنیزہ جن کا ایک بیٹا ارشمان جو کہ 32 سال کا تھا اور اب ماشااللہ امریکا میں اپنا بزنس سنبھال رہا تھا اور ایک بیٹی نیمل جو کہ 21 کی تھی اور اب پڑھائی کے بعد شاہ صاحب کا بزنس سنبھال رہی تھی"

....

دوسرے نمبر پر "ملیحہ تھیں جن کی شادی اُزیر سے ہوئی تھی ہمائل انکی اکلوتی بیٹی تھی جس کی عمر 22 سال تھی اور پڑھائی کے بعد ابھی وہ فارغ تھی"

....

پر تیسرے نمبر پر "حیدر شاہ اور انکی زوجہ حریم تھیں جن کے دو بیٹے آحد اور جہان تھے جن میں سے آحد 30 کا اور جہان 26 کا تھا وہ دونوں ہی نیمل کے ساتھ اسکا بزنس سنبھال رہے تھے اور ایک بیٹی جو ان دونوں سے چھوٹی تھی ایفاء شاہ جو 20 سال کی تھی جو اب پڑھنے کے بعد فیشن ڈزائینگ کا کورس کر رہی تھی اور جلد ہی اپنی بوتیک کھولنے کا ارادہ

"رکھتی تھی

....

اور اخر پر سب سے چھوٹی بہن "مہر النساء شاہ جن کی شادی میکال سے کی گئی تھی جن کا سب سے بڑا بیٹا شاہ_زین جو کہ 26 کا تھا جس کا رشتہ اِرج کے ساتھ طے ہوا تھا اور وہ بھی فیملی بزنس ہی دیکھ رہا تھا اسکے بعد ایک بیٹی حیام جس کی عمر 23 وہ ڈاکٹر تھی پھر آخر پر ایک اور بیٹی ملیشہ تھی جو ابھی صرف 19 سال کی تھی اور فلحال ار کیٹکچیرل انجینئیرنگ کر رہی تھی"

❤️❤️❤️..................................

خان ولا میں ان سب کا پُر زور استقبال کیا گیا

کھانے کی میز پر طرح طرح کے لوازمات رکھے گئے وجہ یہ نہ تھی کے وہ سب اِرج کے رشتے کے لیے آئے تھے انکا پہلے بھی کئی بار ایسا ہی استقبال کیا گیا تھا

انور شاہ اور یاثر خان دونوں کی دوستی انکے سکول کے وقت سے تھی جو ابھی تک قائم تھی اور اب انور شاہ اس دوستی کو رشتے داری میں بدلنا چاہتے تھے

سب بڑے اور بچے برآمدے میں بیٹھے تھے جب خدیجہ کے کہنے پر ساری لڑکیاں تقریباً اِرج کو گھسیٹتی ہوئی وہاں لائیں اور لڑکوں نے اسکی. حالت پر کھی کھی مچائی ہوئی تھی

ابیرا اسے لئی برامدے میں داخل ہوئی تو سب کی نظر انکی طرف اٹھی ان دونوں کے پیچھے ہے باقی ساری پارٹی بھی اندر داخل ہوئی

ماشااللہ آپ کی بیٹی کتنی پیاری ہے.....اِرج پر نظر پڑتے ہی مہر النساء کے منہ سے یہ الفاظ ادا ہوئے انہوں نے پہلی بار اِرج کو میک اپ میں دیکھا تھا

وہ سچ میں تیکھے نقوش رکھنے والی خوبصورت لڑکی تھی

بیٹا ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو......ملائکہ (انور شاہ کی زوجہ) نے اسے اپنے پاس بلایا تو وہ خاموشی سے انکے پاس بیٹھ گئ

...پھر سب بڑوں کے بعد شاہ زین کے سب کزنز نے اسے چاکلیٹس کھلائیں

انکا ارادہ میٹھائی لانے کا تھا جب ملیشہ نے یہ مشورہ دیا کے چاکلیٹس لے جاتے ہیں اور پھر اسکے ہی مشورے پر عمل کیا گیا

اسکے بعد باری تھی اسکے اپنے کزنز کی جن میں سے کسی ایک سے بھی اسے تمیز کی امید نہ تھی

شروعات ہادی نے کی تو سب پہلے تو اسنے ایک خود کھائی اور پھر ایک اسکی طرف بڑھائی جب اِرج نے اسے کھانے کے لیے منہ کھولا تو ہادی نے وہ بھی خاد کھالی اسکی اس حرکت پر وہاں بیٹھے تمام لوگ مسکرادیئے ابھی وہ کچھ اور کرتا اس سے پہلے ہے یاثر صاحب نے اسے بازرہنے کا اشارہ کیا پھر اسی طرح رسم ختم ہوئی اور ملائکہ نے انگوٹھی نکالی جس کے درمیان میں ایک چھوٹا سا ہیرا تھا اور باقی سارا حصہ وائٹ گولڈ کا تھا اس کی انگلی کی زینت بنائی یہ انگوٹھی خاص طور پر شاہ زین کی پسند تھی..............اس کے بعد اسے ابیرا,خدیجہ کے کہنے پر وہاں سے لے گئی مگر جانے سے پہلے اِرج ایک کٹیلی نظر شاہ زین پر ڈالنا نہ بھولی اس کی اس نظر پر زین کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری جو وہ فوری طور پر چھپا گیا........وہ جانتا تھا اِرج کے ساتھ زبردستی کی گئی ہے

کھانے کے بعد چائے کا دور چلا تو ساری ینگ پارٹی نے کوفی کی خواہش ظاہر کی تو اس خواہش کی وجہ سے نورالعین پھنس گئی کیونکہ سب کا کہنا یہ تھا کے سب سے مزے دار کوفی تو نورالعین کے ہاتھ کی ہوتی ہے اسی لئے وہ بھی بچاری آگے سی بے بس ہوگئی اور

پھر ادھے گھنٹے میں وہ کوفی لے کر ان سب کے سامنے تھی اور اب سرو کر رہی تھی

.......ان سب نے بیٹھنے کے لیے چھت منتخب کی

اور اب سب وہاں بیٹھے کوفی سے لطف اندوز ہو رہے تھے اقر ساتھ گپ شپ

اِرج اور شاہ زین کو بھی وہ لوگ گھسیٹ لائے تھے ہادی تو مسلسل اِرج کو تنگ کر رہا تھا

زین مجھے تم پر بہت ترس آ رہا ہے مگر اب میں تمھارے لیے کچھ نہیں کر سکتا.....ہادی نے اچانک سنجیدہ ہو کر شاہ زین سے کیا تو اس نے اچنبے سے اسکی طرف دیکھا

کیوں ؟زین نے سوال داغا

کیوں کے اب یہ چڑیل تمھارے پلے پڑنے والی ہے لیکن اچھا ہے میری معصوم پھوپھو کی جان تو اس سے چھوٹے گی.....ہادی نے افسوس کا اظہار کیا

شرم کرو ہادی میں تم سے پورے دو سال بڑی ہوں....ارج بھی بنا کسی کا لحاظ کیے بولی

ہاں تو دو سال سے کیا فرق پڑتا ہے...ہادی نے ڈھیٹ پنے کا مظاہرہ کیا تو اِرج کا تو غصے سے برا حال ہو گیا اس نے پاس گرا چھوٹا سا پتھر ہادی کی طرف اچھالا جس کا اس پر رتی برابر بھی اثر نہ ہوا

ہادی میں ماموں کو بتاوں گی پھر نہ کہنا....ارج نے اسے جہانگیر کی دھمکی دی مگر اس کا بھی خاطر خوا نتیجہ نہ نکلا

اچھا چلو ہادی بس کرو......ابیرا نے جب دیکھا کے اِرج کو اب سچ والا غصہ چڑھ رہا ہے تو اسنے ہادی کو باز رہنے کا کہا

اور ایسا کیسے ہو سکتا تھا کے ابیرا منع کرے اور ہادی اسکی نہ سنے وہ فوراً سے پہلے خاموش ہوا تھا

اچھا ارشمان کدھر ہے......زوہیب نے بھی گفتگو میں حصہ لیا

وہ ایکچولی نہ بھائی پچھلی ایک سال سے امریکا میں ہیں وہاں پر ہی بزنس کر رہے ہیں......آحد نے بتایا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا

مطلب اب آگے وہی رہنے کا ارادہ ہے....اس بار پوچھنے والا زمان تھا

ہاں تھا تو مگر اب تایا جان نے انہیں کہا ہے وہ واپس آجائیں تو اب اگلے مہینے آرہے ہیں بزنس یہاں سیٹل کریں گے اب......آحد نے خاصی لمبی بات مختصر کر کے بتائی

........لڑکیاں تو اپنی ہی باتوں میں لگی ہوئی تھیں

کچھ دیر میں ہی وہ سب واپس چلے گئے تو خدیجہ نے بھی اپنے گھر کا رخ کیا

💖💖 السلام علیکم ! پھوپھو میں نے کہا آپ کو اِرج کی بات پکی ہونے..........

کی مبارک دے آؤں....اذمیر جو آج صبح ہی اپنے شوٹنگ ختم کر کے اسلام آباد سے

واپس آیا تھا اب خدیجہ کے گھر موجود تھا وہ خاص طور پر انھیں مبارک دینے آیا تھا

اچھا کیا جو آ گئے میں نے بھی کل بھابھی سے پوچھا تھا تو انھوں نے بتایا کے تم کوشش

کے باوجود نہیں آ سکے

جی کوشش تو کی تھی مگر کام زیادہ تھا اسی لیے ڈائریکٹر نہیں مانا...اذمیر نے اپنے نہ

آنے کی وجہ بتائی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں ہاں جانتی ہوں مل لو اوپر ہی ہے اِرج امان اور زمان کے روم میں.....خدیجہ جانتی

تھیں وہ اپنے کام کے بارے میں کافی سیرئیس تھا اسی لیے شکوہ کرنے کی ضرورت ہی

نہیں تھی

اور ہماری ڈاکٹر کدھر ہیں....اذمیر نے ابیرا کے بارے میں پوچھا

وہی گھر سے ہاسپٹل اور ہاسپٹل سے گھر اور کوئی کام نہیں ہے میری لڑکی کو....خدیجہ

نے پیار سے کہا تو اذمیر بھی مسکرا دیا وہ ابیرا کو اچھی طرح جانتا تھا

وہ سیڑھیاں چڑھتا اوپر پہنچا تو سامنے ہی اسے فاروق صاحب نظر آئے ان سے ملنے کے بعد وہ اندر داخل ہوا جہاں حسبِ معمول وہ تینوں لڑ رہے تھے

کیا ہو رہا ہے...اذمیر نے اندر داخل ہوتے پوچھا

اسکو یہاں سے نکالنے کی تیاری......زمان نے جھٹ جواب دیا

کیوں ابھی تو بس بات پکی ہوئی ہے....اذمیر نے مزید سوال کیا

ہاں جلدی شادی بھی ہو جائے گی.....اس بار بولنے والا امان تھا

میں کہیں نہیں جاوں گی اور نہ ہی اتنی جلدی شادی کروں گی...اِرج نے بھی مداخلت کی

ہاہ تم تو اس بارے میں بھی یہی کہتی تھی ہو گئی نہ بات پکی اب شادی بھی ہو جائے گی....اذمیر نے بھی ان دونوں کا ساتھ دیا وہ لوگ کبھی بھی عمر کی پرواہ نہ کرتے تھے ہر کوئی ایک دوسرے کو نام سے ہی مخاطب کرتا تھا اور ویسے بھی کوئی لحاظ نہ کیا جاتا تھا وجہ ان سب کا کافی حد تک ہم عمر ہونا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اللہ یہاں تو کسی کو تمیز چھو کر نہیں گزری ہے.....اس نے اذمیر پر افسوس کیا تو آگے سے اس نے بھی بتیسی کی نمائش کی

ابھی وہ لوگ زیرِ بحث تھے جب ابیرا کمرے میں داخل ہوئی

لو جی آگئیں ہماری ڈاکٹر.......اذمیر نے لقمہ دیا تو اس نے بھی سلام کیا

آپ کب آئے اس نے بیگ بیڈ پر رکھتے ہوئے پوچھا تو اذمیر نے اسے اپنے آنے کا بتایا

ہمم شوٹنگ ہو گئی آپ کی ختم......ابیرا نے اس سے اس کے کام کے متعلق پوچھا

ہاں بلکل ہو گئی اور اب نیکسٹ ویک کینڈا میں میرا سنگنگ کانسرٹ ہے......اذمیر نے اسے اپنے آگے کے پلان کا بتایا

چلیں اللہ آپ کو کامیاب کرے......ابیرا کہتی کمرے سے نکل گئی اسے اب فریش ہونا تھا وہ جانتی تھی خدیجہ اذمیر کو کھانا کھائے بغیر نہیں جانے دیں گی

وہ شروع سے اپنے چھوٹوں بڑوں سب سے تمیز سے ہی بات کیا کرتی تھی

اذمیر بھی اسی کی طرح 24 کا تھا مگر پھر بھی وہ اسکو آپ کہ کر مخاطب کرتی تھی

کھانے کے بعد اذمیر واپس گیا تو ابیرا بھی آرام کے غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئی

صبح جب وہ اٹھی تو اسے ہاسپٹل سے چھٹی کا میسج ملا ابھی وہ اس بات پر خوش ہوتی

اوپر سے خدیجہ نے اسے سنا دیا کے نانا نے کہا ہے کے دوپہر تک سارے خان ولا پہنچے

کیوں کے پورے خاندان کی شاہ مینشن میں دعوت تھی اس دعوت کی وجہ ارشمان تھا جو

ایک ہفتے بعد انے کی بجائے ابھی آگیا تھا

اچھا ماما...وہ بے دلی سے کہتی اٹھی تھی اور شاور لے کر آئی

......اسکے بعد اسنے اپنے بال سمیٹے جو خدیجہ نے پھر کھلوا دیے

بیٹا انسان کوئی میک اپ کرتا ہے تم سے اچھی تو زرناب ہے دیکھو کتنا اچھا میک اپ کرتی

ہے....خدیجہ نے اسے میک اپ کٹ پکڑاتے کہا تو اس نے میک اپ کٹ واپس اس

کی جگہ پر رکھ دی

اماں مجھ سے نہیں ہوتا یہ سب کچھ....اس نے اوازاری سی کہا تو خدیجہ نے بھی اسے

اسکے حال پر چھوڑ دیا وہ جانتی تھیں وہ جتنی بھی فرمانبردار کیوں نہ ہو انکی یہ بات کبھی

نہیں مانے گی

وہ ہمیشہ سے ہی میک اپ سے دور بھاگتی ائی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب تیار ہو۔ کر سید ھا خان ولا پہنچے اور پھر وہاں سے سب اپنی اپنی گاڑیوں میں شاہ مینشن کے لئے نکلے

لو بھلا وہ کون ساڈ ونلڈ ٹرمپ ایا ہے امریکہ سے جو اس کے لئے ہم سب جارہے ہیں....زرناب نے ڈرائیو کرتے ازمیر سے کہا تو اس نے مڑ کر زرناب کا پھولا ہوا منہ دیکھا

اسے کس چیز کا سوگ لگا ہے...ازمیر نے اس کے بجائے ساتھ بیٹھی منہل سے پوچھا جو موبائل میں مصروف تھی

اس کا آج ٹرپ جانا تھا اس نے پیمنٹ بھی کر دی ہوئی تھی دادا سے پرمیشن بھی لے لی تھی مگر آج صبح صبح دادا نے اسکے ارمانوں پر پانی پھیر دیا یہ کہ کر کے ارشان کے آنے کی وجہ سے دعوت ہے وہاں جانا ہے اسی وجہ سے تپی بیٹھی ہے.....منہل نے موبائل میں مصروف اسے ساری بات بتائی تو ازمیر نے دکھ بھری نگاہ اس پر ڈالی

ہادی جو پیچھے زرناب کے ساتھ ہی بیٹھا تھا منہل کے بتانے کے کچھ دیر بعد ہنس پڑا

اور زرناب وہ تو جلے پیر کی بلی کی طرح ہادی کے پیچھے پڑ گئی

آپ کو زرا شرم نہیں آتی بہن پریشان ہے اور آپ ہنس رہے ہیں اللہ پوچھے آپ کو راستے میں آپ کا پاؤں کیلے کے چھلکے کے اوپر آئے اور آپ گر جائیں اور اللہ کے کرم سے 9 سے 10 لڑکیاں وہاں کھڑی دیکھ رہی ہوں اور پھر ہنسیں بھی امین ! زرناب نے اپنی نیک دعا ختم کرنے کے بعد امین کہتے منہ پر ہاتھ پھیرا

اور اس کی یہ دعا سن کر وہ جو بلکل سیر یس بیٹھے تھے ان کے چھت پھاڑ لکھے بلند ہوئے اور ہادی وہ تو ابھی تک اس کی دعا کے الفاظ میں ہی پھنسا تھا اس کی شکل دیکھ کر زرناب بھی ہنس پڑی اور جب ہادی کو بات کی سمجھ ائی تو اس کا لکھا بلند ہوا ....

.... ❤️❤️

کیا ہے یار ایک تو بھائی آکر بھی نہیں ائے خدا جانے کہاں چلے گئے ہیں .... نیمل ارشان کی چھوٹی بہن جو آفس سے انے کے بعد اب تک ارشان کی شکل نہ دیکھ پائی تھی اس نے شکوہ کیا

ہمممم ! کہ رہا تھا کے آجائے گا دوست سے مل کر مگر ابھی تک کوئی اتا پتہ نہیں ہے .... احد نے اسے اطلاع دی

پتہ نہیں کہاں رہ گئے ہیں...ملیشہ بھی افسردہ ہوتی صوفے پر ڈھ گئی

میں پوچھتا ہوں.....جہان نے ملیشہ کو ایسے کرتے دیکھ کہا اور فوراً اپنا موبائل نکالا

ارے ارے میں ارشان بھائی کا نہیں کہہ رہی میں تو خان ولا کے تمام مکینوں کی بات کر رہی ہوں ابھی میری بات ہوئی تھی منہل سے کہہ رہی تھی بس پہنچ رہے ہیں مگر ابھی تک نہیں آئے......ملیشہ نے پاس پڑا کشن اپنی گود میں رکھا

دور فٹے منہ تمھارا.......جہان نے پورا ہاتھ کھول کر اسکی طرف اشارہ کیا تو وہ بھی رخ پھیر گئی جہان کی یہ چیپ حرکت مکمل طور پر اسنے اگنور کی تھی

ابھی بیچ میں کوئی اور کودتا اور بات بڑھتی اس سے پہلے ہی باہر دو تین گاڑیوں کے ہارنز اکٹھے بجے

جس کا مطلب تھا وہ پہنچ چکے ہیں

سنا ہے آج بھابھی بھی آرہی ہیں.......جہان جو اسکے ساتھ باہر انہیں رسیو کرنے جا رہا تھا اس نے جان کر شاہ زین کو چھیڑا مگر وہ شاہ زین ہی کیا جو چھڑ جائے

ہاں تو اور کیا ابھی پتہ لگا ہے...کافی نارملی جواب آیا تھا

ہاں پتہ لگا ہے کہ تم نے خاص طور پر بلایا ہے......جہان نے ایک اور گپ چھوڑی تو یہ والی بات شاہ زین کو الزام محسوس ہوئی اسی لئے فوراً مڑا

اووو ہیلو فضول نہ بکو میں نے نہیں بلایا اور خبر دار جو سب کے سامنے یہ فضول شوشہ چھوڑ کر میری ایمیج خراب کرنے کی کوشش کی سمجھ آئی......زین نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تو جہان نے کافی تمیز سے اسکی انگلی پکڑ کر مڑوڑی اور پھر باہر کو بھاگا کیوں کے اب رکنا خطرے سے خالی نہ تھا

ذلیل آدمی.....شاہ زین بھی منہ میں ہی اسے صلواتیں سناتا باہر نکلا

باہر آکر انہوں نے سب کر رسیو کیا

اور پھر کھانا کھانے کے بعد سب باتیں کرنے بیٹھ گئے ارشمان کا ابھی تک کچھ پتہ نہ تھا جہان اسے دو تین بار کالز کر چکا تھا مگر اسکا فون آف آرہا تھا

سب بس اسی کے انتظار میں بیٹھے تھے

چلو ہم اوپر چلتے ہیں بھائی پتہ نہیں کب آئیں

ملیشہ نے ائیڈیا دیا تو سب کو کافی پسند آیا اور وہ سب اوپر والے کمرے میں چلے گئے جہاں

وہ اکثر گیدر رنگ کیا کرتے تھے

حیام آپ کیا کرتی ہو؟ ابیرا جو کب سے بور ہو رہی تھی اس نے خاموش بیٹھی حیام سے پوچھا اس کے خیال سے وہ بھی بور ہی ہو رہی تھی

میں ڈاکٹر ہوں چلڈرن سپیشلسٹ اور آپ........ حیام نے جواب دیتے اس سے پوچھا

میں بھی ڈاکٹر ہوں ہارٹ سپیشلسٹ...... ابیرا نے مسکرا کر بتایا تو اس کے جواب پر حیام بھی مسکرا دی

نائس آپ کو پتہ ہے یہ سب نہ بہت بد تمیز ہیں کہتے ہیں میں ڈنگر ڈاکٹر ہوں..... حیام نے اسے اپنے بد تہذیب کزنز کا بتایا جو اپنے ہنسی مزاق میں اس کے پیشے کی دھجیاں اڑا دیتے تھے

ڈنگر میز؟...... ابیرا کو اس کی بات سمجھ نہ ائی تو پوچھ بیٹھی

آپ کو ڈنگر کا نہیں پتہ ڈنگر میز جانوروں کا ڈاکٹر اسے کہتے ہیں یہ سب ڈنگر ڈاکٹر............. حیام نے اسے تفصیلی بتایا تو وہ ہنس پڑی

..تم مجھے تم کہ سکتی ہو

I am 24...

ابیرا نے اسکو پر تکلف انداز میں بات کرتے دیکھ کہا تو اس نے بھی وہ تکلف کی دیوار گرا دی

اوکے میں تمھیں اب آپ کہ کر نہیں بلاؤں گی ویسے تم کافی چپ چپ رہتی ہو جب ہم ائے تھے تب بھی خاموش تھی........حیام نے اسکا خاموش رہنا نوٹ کیا تھا

مجھے سمجھ ہی نہی آتی کسی سے کیا بات کروں وہ تو بس ہادی سے کر لیتی ہوں کیوں کے وہ بھی خود کرتا ہے اسی لیے اسکی باتوں کا جواب دیتی رہتی ہوں...ابیرا کے اس معصوم نیچر کی لگی تھی(conserve)انداز پر حیام مسکرا دی وہ شروع سے ہی حیام کو کنزرو

ابھی وہ کچھ اور پوچھتی اس سے پہلے ہی نیچے شور اٹھا یعنی ارشان آگیا تھا

آؤ میں تمھیں بھائی سے ملواتی ہوں....حیام اس کا ہاتھ پکڑتی اٹھی اور سیڑھیوں کی طرف بڑھی

وہ تمھارے بھائی ہیں......ابیرا نے سیڑھیاں اترتے پوچھا

ہاں ایک طرح سے وہ میرے بڑے ماموں کے بیٹے ہیں تو بھائی ہی ہوئے نہ.....حیام نے مڑتے اسے بتایا

اچھا تو میں کیا کروں گی ان سے مل کر.......ابیرا نے اچانک آخری سیڑھی پر بریک لگائی

کچھ بھی نہ کرنا بس میرے ساتھ چلو......حیام نے پھر اسے کھینچا تو وہ اس کے ساتھ ہو لی

وہ باہر لان میں آئی تو سب لڑکوں نے ارشان کو گھیر کر رکھا تھا

ہٹیں سارے زرا........حیام سب کو پیچھے کرتی اگے گئی ابیرا کا ہاتھ اسنے ابھی تک نہ چھوڑا تھا

بھائی اس سے ملیں یہ میری نئی دوست ہے......ارشان جو احد سے بات کر رہا تھا حیام کے بلانے پر اسکی طرف متوجہ ہوا پھر اسکی بات سن کر اسنے ساتھ کھڑی ابیرا کو دیکھا جس نے اسکے دیکھنے پر بھی کوئی سمائل وغیرہ کچھ پاس نہ کی

اس کے چہرے پر سوائے گھبراہٹ کے کوئی اور تاثر نہ تھا

اچھا آپ نے ابھی ابھی بنائی ہے فرینڈ....ارشمان نے اب حیام کو مخاطب کیا جو کسی چھوٹے بچے کی طرح اس کا ریویو جاننا چاہ رہی تھی

جی جی بلکل ابھی اور ایک مزے کی بات میری دوست بھی میری طرح ڈاکٹر ہے بس یہ ہرٹ سپیشلسٹ ہے اور میں چلڈرن سپیشلسٹ.......حیام نے چہک کر بتایا ارشمان شروع سے ہی اسے بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا تھا حالانکہ گھر میں سب سے چھوٹی ملیشہ تھی مگر پھر بھی وہ اس کو ہی ایسے ٹریٹ کرتا تھا

انٹرسٹنگ آپ کی فرینڈ بہت اچھی ہے بلکل آپ کی طرح.......ارشمان نے ایک نظر ابیر اپر ڈالتے کہا تو حیام نے سر اثبات میں ہلایا جیسے کنفرم کیا ہو کے وہ سچ میں بہت اچھی ہے

چلو حیام....ابیرا نے اسکے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے سرگوشی کی وہ اس وقت حد درجے تک کنفیوز ہو رہی تھی سب ہی اس کو گھور گھور کر دیکھ رہے تھے اسی لیے اسنے منظر سے غائب ہونا بہتر جانا

حیام اس کی بات سنتی سر اثبات میں ہلاتی اس کے ساتھ اندر کی طرف بڑھی

رات ساڑھے بارہ بجے ان کے واپسی ہوئی

ابیراا ور ارج کو تو نورالعین نے خان ولا ہی روک لیا تھا جبکہ زمان اور امان خدیجہ اور فاروق کے ساتھ چلے گئے تھی........

رات تین بجے تک تو ان سب نے گپیں لگائیں مگر پھر جب بس ہو گئ تو سونے کے لیے اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے

ابیر انورالعین کے کمرے میں جبکہ اِرج منہل اور زرناب کے کمرے میں رکی.....

💖💖💖💖💖💖...........

ابیر ا صبح اٹھتے ہی وہاں سے ہادی کے ساتھ سیدھا ساسپٹل کے لیے نکلی ہادی اسکو ہاسپٹل چھورتا خود آفس چلا گیا امان اور زمان پہلے ہی پہنچ چکے تھے

اتنی لیٹ کیوں ایا ہے....زمان نے اسے اسکے آفس میں گھستے دیکھ پوچھا

وہ نہ ابیرا کو چھوڑنا تھا ہاسپٹل ویسے بھی اپنے بزنس میں بندہ کیا لیٹ کیا جلدی.....ہادی کے اس نارمل انداز پر زمان کو اپنی ایک ہفتے پہلے ہونے والی عزت افزائی یاد آئی جو ہادی نے اسکی یعقوب صاحب سے کروائی تھی صرف اس وجہ سے کہ

وہ لیٹ ایا تھا اور وہ میٹنگ جو اس نے اٹینڈ کرنی تھی وہ ہادی کو کرنے پڑی تھی

اچھا بھائی آپ کریں تو سب ٹھیک ہم کریں تو ہمیں بست کیا جائے......امان نے بھی مداخلت کی جو ابھی ابھی ان کو دیکھ کر ادھر ایا تھا

کچھ لحاظ کرو میں تم دونوں سے پورے دو سال بڑا ہوں....ہادی نے ان پر اپنی عمر کا روعب جھاڑنا چاہا

یار عزت اسکی کی جاتی ہے جو اسکے لائق ہو تم جیسوں کی تو ہم بستی بھی کافی سوچ بیچار کے بعد کرتے ہیں.....زمان نے ایک منٹ کے اندر اندر اسکی اچھی خاصی عزت افزائی کر دی تھی

بدتمیز...ہادی انہیں برا بھلا بولتا خود آفس میں گھسا اور گلاس ڈور تیزی سے بند کیا اب کوئی لکڑی یا لوہے کا دروازہ تو تھا نہیں جو پٹکا جا سکتا اسی لیے اسی پر گزارہ کیا

ابیرا ابھی اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہوئی تھی کے اسے ایک انجان نمبر سے میسج وصول ہوا اس نے فوراً اسے اوپن کیا

ہیلو مائی فرینڈ کیسی ہو میں نے تمھارا نمبر کل ہادی سے لیا تھا کافی ترلوں کے بعد چھوڑو

پہچان تو گئی ہو گی مجھے...... میسج پڑھ کر ابیرا سمجھ گئی تھی کہ یہ حیام ہے کیوں کے ہادی اسے نمبر مانگنے والا قصہ صبح سنا چکا تھا

ہاں میں پہچان گئی اچھا ہوا تم نے نمبر لے لیا...... ابیرا نے رپلائی کرتے فون اپنے پرس میں رکھا اور گلاس ونڈو سے نیچے جھانکا ابھی تک ڈرائیور اسے لینے نہیں ایا تھا اب تو اسے پریشانی ہونے لگی تھی

امان اور زمان اور ہادی نے تو پہلے ہی آنے سے انکار کر دیا تھا انکی آج ایک اہم میٹنگ تھی جس میں ان تینوں کا ہونا لازمی تھا

اس نے کچھ دیر انتظار کے بعد خدیجہ کو فون کیا تو معلوم ہوا کے گاڑی خراب ہو گئی ہے اور خان ولا سے بھی کوئی اسے لینے نہیں جا سکتا زوہیب تو ویسے ہی پولیس سٹیشن میں تھا اور اذمیر اسکا کچھ اتہ پتہ ہی نہیں تھا

تو پھر امی اب میں کیا کروں.... ابیرا نے اکتاہٹ سمیت پوچھا

بیٹا ٹیکسی پر آجاؤ اور میں کیا بتاؤں........ خدیجہ بھی مجبور تھیں نہ تو فاروق شہر میں تھے اور وہ اپنے یعقوب اور جہانگیر صاحب اپنے کسی دوست کی شادی پر گئے تھے

اچھا میں آتی ہوں اللہ حافظ ....ابیرا فون بند کرتی اپنا بیگ اٹھاتی نیچے آئی

پھر ہمت کرتی باہر نکلی فٹ پاتھ پر کھڑی وہ کسی ٹیکسی کا انتظار کر رہی تھی جب اچانک

اس کے سامنے ایک گاڑی رکی

ابیرا نے اس کا نوٹس نہ لیا اور اپنے نظریں ٹیکسی کی تلاش میں ادھر ادھر گھمائیں

ابیرا کیا ہوا....حیام نے گلاس نیچے کرتے اپنا سر گاڑی سے باہر نکالا

ابیرا نے جب ادھر دیکھا تو وہ گاڑی کی طرف بڑھی

یار گھر سے کوئی آ نہیں سکتا گاڑی بھی خراب تھی اسی لیے اب ٹیکسی کا انتظار کر رہی

ہوں....ابیرا نے سن گلاسس اتارتے اسے بتایا

السلام علیکم !اس کی نظر اچانک ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ارشان پر پڑی تو اسے فوراً

سلام کیا

وعلیکم السلام !ارشان نے بھی اس کے سلام کا جواب دیا

تو تم ہمارے ساتھ آ جاؤ ہم تمہیں گھر چھوڑ دیں گے...کیوں بھائی.....حیام نے ابیرا

کو آفر کرنے کے بعد ارشان سے تصدیق چاہی

Yah sure...

ارشمان نے بھی ہامی بھری

نہیں یار میں چلی جاوں گی فضول میں آپ لوگوں کو لمبا روٹ پڑے گا اٹس

اوکے.... ابیرا نے اسے انکار کیا تو وہ بھی انکھیں دکھاتی گاڑی سے باہر نکلی بیک ڈور

کھولا اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا ابیرا بیٹھی تو وہ خود بھی اسکے ساتھ بیک سیٹ پر بیٹھی اور

دروازہ بند کیا

بس اتنی سی بات تھی..... اس نے ابیرا کی طرف مڑتے کہا تو وہ مسکرا دی

آپ کونسی یونیورسٹی سے پڑھی ہیں..... ارشمان نے ابیرا سے پوچھا جو خاموش بیٹھی

تھی جبکہ حیام کسی سے فون پر بات کر رہی تھی

سے... ابیرا نے مختصر جواب دیا (Lums) لمز

ہمم اچھی ہے وہ بہت..... ارشمان نے ایک دو بار اس کا وزٹ کیا تھا اسی لیے سراہا

جی... اس نے اثبات میں سر ہلایا تب تک حیام بھی کال بند کر چکی تھی

ہاں میں تمہیں کیا بتا رہی تھی..... حیام جو اسے اپنے یونیورسٹی کا ایک قصہ سنا رہی تھی

..اس نے دوبارہ بولنا شروع کیا

وہ آپ مجھے یہ اگلی والی گلی میں اتار دیں.....ابیرا نے ارشان کو گاڑی خان ولا کی طرف موڑتے دیکھ کہا

کیوں تم یہاں نہیں رہتی....حیام کا سوال کافی بے تکا تھا

نہیں حیام میرا اپنا گھر ہے ادھر رہتی ہوں.....ابیرا نے کافی اطمینان سے جواب دیا

اووہاں مجھے یاد آیا تم ہاں ہاں صحیح ہے....حیام پتہ نہیں خود سے ہی کیا کیا بولنے لگی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گاڑی ارشان نے اسکے گھر کے سامنے روکی تو وہ فوراً اتری اس کے پیچھے ہی حیام بھی باہر آئی

اچھا اب ہم چلتے ہیں....حیام نے فرنٹ ڈور کھولتے کہا تو ابیرا نے اسکا بازہ تھاما

کہاں چلتے ہیں آپ لوگ اندر آئیں گر اور کھانا کھا کر جائیں گے....ابیرا نے اس کے ساتھ ساتھ ارشان سے بھی کہا تو دونوں نے انکار کیا

مگر ابیرا کے بہت اصرار پر وہ دونوں اس کے ساتھ اندر ائے

اندر آئے تو خدیجہ نے ابیرا کو ان دونوں کے ساتھ آتے دیکھ پہلے اس تو گلے لگایا پھر

حیام کو اور پھر ارشان کو پیار دیا

آپ لوگ بیٹھیں میں چینج کر کے آتی ہوں... ابیرا اپنا ہینڈ بیگ اٹھاتی اوپر کی طرف بڑھی

نہیں نہیں ہم چلتے ہیں.. ارشان کی آواز پر وہ مڑی

ایسے کیسے چلتے ہیں پہلی بار آپ میرے گھر آئے ہو کھانے کے بغیر نہیں جانا بس پانچ منٹ میں کھانا ریڈی ہو جائے گا..... ابیرا کچھ بولتی اس سے پہلے خدیجہ نے ارشان کو ٹوکا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انٹی وہ ماما انتظار.... ارشان نے احتجاج کیا

نہیں کوئی نہیں بس کھانا کھا کر جانا ہے..... وہ اپنی بات پوری کرتا اس سے پہلے ہی خدیجہ نے اسے خاموش کروایا

ابیرا ابھی کچھ دیر بعد سادہ سی سفید شلوار قمیض کے ساتھ لال رنگ کا ڈبٹا لیے آئی

تب تک فاروق بھی آچکے تھے ان سب نے مل کر کھانا کھایا

کھانے کے بعد وہ اٹھنے لگے تو خدیجہ نے انہیں چائے پر روک لیا چائے بنانے ابیرا اٹھی

توحیام بھی اسکے ساتھ کچن میں آگئی اِرج تواب تک خان ولا سے ہی واپس نہ آئی تھی

ابھی وہ چائے بنا کر باہر آئی تو ساتھ ہی امان اور زمان بھی آگئے

اووہووو! ارشمان بھائی آپ ادھر.......زمان نے اس کو دیکھ کر پوچھا جب کہ امان مل کر ساتھ ہی بیٹھ گیا

کیسے آنا ہوا؟...زمان نے اس سے الگ ہوتے پوچھا

وہ میں حیام کو ہاسپٹل سے لے کر گھر جا رہا تھا تو ابیرا ٹیکسی کے انتظار میں کھڑی تھیں تو بس ان کو چھوڑنے آگئے.....ارشمان نے اسے اپنے آنے کی وجہ بتائی

سوری یار وہ میٹنگ زیادہ ہی لیٹ ہو گئی ورنہ میں آنے والا تھا...امان نے ابیرا سمیت ارشمان سے معزرت کی اس کی وجہ سے ارشمان کو ابیرا کو چھوڑنے آنا پڑا تھا

کوئی بات نہیں ہمیں کوئی مسلہ نہیں ہوا بلکہ اتنا اچھا کھانا کھانے کو مل گیا اور پھر اتنی فٹ چائے...ارشمان نے ہلکے پھلکے انداز میں بات بدلی تو خدیجہ سمیت وہ سب مسکرا دیے

ہاں یہ تو ہے چائے تو سچ میں ابیرا کمال بناتی ہے ہمارے لیے بھی پلیز آج ہادی منحوس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے چائے بھی نہیں پینے دی......امان نے اس کی تعریف کرتے فرمائش کی اور ہادی کو سنائیں جس نے انہیں چائے بھی نہ پینے دی تھی

اچھا آنٹی اب ہم چلتے ہیں حیام کو بھی چھوڑنا ہے پھوپھو پریشان ہو رہی ہوں گی......ارشان نے اجازت لی تو خدیجہ نے اسکے سر پر پیار دیا اور حیام کو اپنے پاس بلایا ساتھ ہی امان کو اشارہ کیا تو اس نے چھپکے سے پانچ ہزار کا نوٹ خدیجہ کے ہاتھ میں دیا

خدیجہ نے اس سے ملنے کے بعد اس کے ہاتھ میں وہ نوٹ تھمایا

انٹی یہ کس لیے...حیام نے پکڑے بغیر پوچھا

بھئی آپ پہلی بار میرے گھر آئی ہو ایسے خالی ہاتھ تھوڑی نہ جاتے ہیں یہ پکڑو...خدیجہ نے دوبارہ اسکی طرف بڑھایا تو اس نے ارشان کی طرف دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہی ہو ...کے کیا کروں

اس نے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا تو حیام نے وہ نوٹ پکڑتے خدیجہ کا شکریہ ادا کیا

اس کے بعد اس نے فاروق سے پیار لیا امان زمان کو سلام کرتی وہ ارشان کے ساتھ باہر آئی

ابیرااان کو باہر مین گیٹ تک چھوڑنے آئی

اوکے میں چلتی ہوں اب تم نے بھی آنا ہے میرے گھر میرے گھر کا مطلب شاہ مینشن نہیں ہے بلکہ میرا گھر ہے.....حیام اس سے وعدہ لیتی گاڑی میں بیٹھی تو ارشان نے بھی الوداعی کلمات ادا کرتے گاڑی سٹارٹ کی

💖💖💖💖.....

اِرج شام میں خان ولا سے واپس آئی وہ پورا دن نورالعین کے ساتھ اس کے انٹیریئر ڈیزائینگ کے لیے کوئی پروجیکٹ بناتی رہی اور اب فری ہو کر سیدھا گھر آئی رات بھی ادھر ہی رہ لینا تھا.....خدیجہ بیگم جو ابھی ابھی امان اور ہادی پر غصہ نکال کر فارغ ہوئی تھیں انہوں نے اِرج کو بھی آڑے ہاتھوں لیا

کس بات کا غصہ ہے امی جو مجھ پر نکال رہی ہیں..نور کی مدد کروا رہی تھی میں بس اسی وجہ سے نہیں آ سکی.....ارج نے انکے ساتھ صوفے پر جگہ بناتے وضاحت دی

ہمم....کچھ نہیں غصہ نہیں ہے کسی پر بھی......اس کے رکنے کی جائز وجہ سب کر خدیجہ نے بات کو جانے دیا

آج ارشمان اور حیام ائے تھے... خدیجہ نے اسے غیر ارادی طور پر بتایا

کیوں ؟اور اِرج وہ تو پل میں سیدھی ہوئی

وہ ابیرا کو چھوڑنے آئے تھے آج ابیرا اکیلی آرہی تھی تو چھوڑنے آ گئے... خدیجہ نے اسے ساری بات بتائی

اچھا! !ان کی بات سن کر اِرج کو سکون ہوا ورنہ اس کے دماغ میں فوراً خطرے کی گھنٹی بجی تھی

کھانا کھا کر آئی ہو.... خدیجہ نے اٹھتے ہوئے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی مامی نے ایسے آنے ہی نہیں دیا..... اس نے زور شور سے گردن ہاں میں ہلائی

چلو اچھا ہے..... خدیجہ کہتی اپنے روم کی طرف بڑھ گئیں اب انکا ارادہ نیند لینے کا تھا

.......اِرج وہاں سے اوپر اپنے کمرے کے بجائے ابیرا کے کمرے میں ائی

کیا کر رہی ہو... اسنے بنا دستک دیئے دروازہ کھولا مگر اندر کوئی نہ تھا

ابیرا.. وہ اسے پکارتی آگے بڑھی تو اسے ٹیرس میں سے باتوں کی آواز آئی

یہ کس سے بات کر رہی ہے.....ارج کچھ مشکوک ہوئی

...پھر چپ چاپ ٹیرس کے گلاس ڈور کے ساتھ کان لگا کر کھڑی ہو گئی

یار کیا ضرورت تھی تمھیں مجھے اتنا عجیب لگا تھا اوپر سے تم نے ارشمان بھائی کو بھی

فضول میں زحمت دی...ابیرا نے اعتراض کیا

اووو وہیلو بھائی وہ صرف میرے ہیں خبردار جو انہیں تم نے اپنا بھائی کہا دو بھائی تمہیں

کافی نہیں ہیں کیا.........حیام نے اسکی ساری بات اگنور کر کے خالی بھائی والی بات

...پر زور دیا وہ شاید ارشمان کو لے کر زیادہ ہی حساس تھی کم از کم ابیرا کو تو یہی لگا

اچھا یار نہیں کہتی...ابیرا نے جان چھڑانا چاہی

ہاں اب ٹھیک ہے تو ہمیں کوئی مسلہ نہیں ہوا بھائی نے کونسا کہیں جانا تھا آج کل فری

ہیں انہوں نے اب یہاں اپنا بزنس سٹارٹ کرنا ہے.......حیام نے اسے ارشمان کے

سارے پلان کے بارے میں بتایا

ہممم!!چلو رکھتی ہوں....ابیرا نے کہتی کال کاٹی

کس سے باتیں کر رہی تھی.....ارج نے ابیرا کو اچکا کر پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیام سے...اسنے کافی عام سے انداز میں جواب دیا

کیوں ؟اِرج ناجانے کیا جاننا چاہتی تھی

کیونکہ.....میری مرضی......ابیرانے ٹھہر کر بولا تو اِرج نے اسے روکا

....اِرج کچھ مشکوک ہوئی

یار میری دوست ہے کیا مسلہ ہے کیوں پوچھ گچھ کر رہی ہو؟؟....ابیرانے چڑھ کر پوچھا

نہیں ایسے ہی...ارج بھی جان کر اسے تنگ کر رہی تھی اسی لئے اب تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر کے وہ بھی اپنے روم میں چلی گئی

کچن میں آتے ہادی نے کچن کاونٹر پر کپ رکھا پھر اس میں چائے انڈیلی جو کچھ دیر پہلے وہ رکھ کر گیا تھا

اس کا ایک سپ لینے کے بعد اسے اندازہ ہوا کے وہ اتنا بھی خراب نہیں ہے کوکنگ میں بھلا چائے بنانا کوئی آسان تھا اسنے بڑی آسانی سے چائے بنانے کو کوکنگ کا نام دیا اس وقت یہاں کوئی اور موجود ہوتا تو ضرور اس کو ہادی کی بات پر غش پڑ جاتے

مگر فلحال کوئی بھی نہ تھا

ادھا کپ پینے کے بعد اسنے چائے سمیت کپ سنک میں پھینک دیا اب وہ اپنی تسلی کے لیے مزید ایک گھونٹ بھی نہیں پی سکتا تھا چائے کافی بدمزہ تھی

وہ ابھی دوسری بار کوشش کرنے کا اردہ رکھتا تھا جب نورالعین کچن میں داخل ہوئی

آپ کیا کر رہے ہیں...اس نے کیتلی چولہے پر رکھتے دریافت کیا

ک..کچ..کچھ نہیں کچھ بھی تو نہیں.....ہادی اپنی گھبراہٹ چھپانے کے لیے فورا کاونٹر پر بیٹھا جھوٹ تو بندہ روانی سے بولتا ہے آپ سے تو یہ بھی نہیں ہوتا....اسنے سنک میں سے چائے والی پتیلی نکالتے کہا تو ہادی جھینپ گیا

میں نے کم سے کم کوشش تو کی ہے نہ ویسے بھی ابیرا کہتی ہے کے لازمی نہیں ہے لڑکوں کو کھانا بنانا آئے.....ہادی نے ابیرا کے کہے الفاظ دھرائے

لیکن ابیرا نے یہ بھی کہا تھا کے یہ لازمی ہے کہ ایک لڑکے کو چائے بنانی اۓ....نور نے اسکی ادھی کہی بات کو مکمل کیا تو وہ کچھ بس کچھ شرمندہ ہوا کیونکہ وہ اکیلا تھا جس کو گھر میں چائے بنانی نہیں اتی تھی جبکہ باقی سارے لڑکے چائے کیا کافی بھی بنا لیتے تھے

اچھا نہ میں ابیر اسے ہی سیکھ لوں گا....ہادی نے بات ٹالی

ہمم....نور العین نے چائے کپ میں ڈالی پھر ایک کپ اسکی طرف بڑھایا

ابھی وہ کپ اپنے منہ سے لگاتی اس سے پہلے ازمیر وہ لے کر اپنے لبوں سے لگا چکا تھا

اچھی ہے...وہ اسے ہونقوں کی طرح خود کو دیکھتے پاہ کر بولا جبکہ ہادی کا قہقہہ چھوٹا جو فلحال اسنے دبایا

یہ کیا طریقہ ہے...ہوش انے پر وہ اپنی پوری قوت سے چیخی کہ ہادی نے کپ چھوڑ کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھا جبکہ دوسری طرف ازمیر بھی کچھ حیران ہوا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کب جانا ہے آپ نے کینڈا...اس وقت یہ سوال ان دونوں کے لیے غیر متوقع تھا

کیوں....فوری سوال کیا گیا

جو پوچھا ہے وہ بتائیں....اسکا انداز نا جانے کیوں چیلنجنگ ہوا جبکہ ازمیر کو کچھ شک سا چھو کر گزرا

میں نے جانا ہے اس سنڈے کو کیوں....اخر میں اسنے پھر سوال کیا

کچھ نہیں آپ کی اس حرکت کا جواب دینا تھا سنڈے سے پہلے دے دوں گی بلکہ آج

ہی...اس کو سناتی وہ کچن سے واک آؤٹ کر گئی جبکہ ازمیر اور ہادی اسکی پشت کو دیکھتے رہ گئے

کیا کرے گی یہ...ازمیر کچھ متفکر ہوا

اس کی بات پر ہادی نے کاندھے اچکائے

میں نے بدتمیزی کی تھی کیا....ازمیر کے اس سوال پر ہادی کا فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا

ازمیر تو بس اسکا منہ دیکھتا رہ گیا اسے تو بس نور کے ردِ عمل کی فکر تھی جو اس کے لیے اچھا ثابت نہ ہونے والا تھا یقیناً وہ کچھ بلنڈر کرئیٹ کرنے والی تھی جس کا نشانہ ازمیر تھا

ہادی نے کاونٹر سے نیچے چھلانگ لگائی پھر کپ رکھتا ازمیر کا کندھا تھپتھپاتا خود باہر نکل گیا وہ بھی جانتا تھا اب سہی شگل لگنے والا ہے

شام وہ سب کھانے کے بعد لان میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب اچانک نور نے یاثر خان کو مخاطب کیا

دادا آپ کو ایک بات بتانی تھی...اسنے کافی مہزب انداز میں بات شروع کی اور وہاں بیٹھے چھوٹے بڑے سب اسکی طرف متوجہ ہوئے

جی میرا بچہ بتاو....یاثر خان نے اسے بولنے کا موقع دیا

وہ بات دراصل ازمیر بھائی کے بارے میں ہے...نور کی اس بات پر ازمیر کے کان کھڑے ہوئے اور پھر خطرے کی گھنٹی بجی کیونکہ وہ اسے بھائی کہ کر نہیں بلاتی تھی اتنی عزت کا مطلب تھا اسکے ارادے خطرناک ہیں

میں زرا آیا....وہ اپنا موبائل لیتا اٹھا مگر پھر یاثر خان کی آواز پر رکا

برخوردار آپ کے بارے میں بات ہے زرا سنتے جائیں...وہ یاثر خان کے کہنے پر ناچار واپس بیٹھا

جی بیٹا آپ بولو...انھوں نے نور کو مخاطب کیا

وہ دادا ازمیر بھائی نہ وہ جو میں نے آپ کو اس دن ایک ڈرامہ نہیں دکھایا تھا یاد ہے آپ کو جس میں لڑکی آپ کو پسند نہیں آئی تھی وہ ہی جو زرا بے شرم سی تھی اس لڑکی کو پسند کرتے ہیں اور ہادی کو کہ رہے تھے کہ میں نے اس سے شادی کرنی ہے پر دادا سے ڈر لگتا ہے....تو میں نے کہا ان کے آپ سے بات کرلوں اور انکی مشکل آسان کر دوں....نور نے بات کے اختتام پر انکھیں پٹپٹاتے ازمیر اور ہادی کو دیکھا جو اس کو منہ

کھولے دیکھ رہے تھے

یعنی اسنے اتنی روانی سے جھوٹ بولا تھا کہ کوئی بھی جج نہ کر پاتا کہ وہ جھوٹ تھا اور ہادی وہ تو اپنے آپ کو بیچ میں گھسیٹے جانے کے غم میں تھا

جی برخوردار کیا خیال ہے آپ کا اس بارے میں کیا نام ہے اس بچی کا اور کہاں سے تعلق ہے اسکا... یاثر خان نے دانت کچکچاتے اس سے پوچھا

اس دن ٹی وی میں وہ لڑکی انہیں نہایت ہی کوئی بے ادب اور بد تمیز لگی تھی اور اب نور کی بات پر انہیں ازمیر پر غصہ آرہا تھا

اور ازمیر وہ یہ سوچ رہا تھا کے سچویشن کیسے سنبھالی جائے

...... دادا ایسی کوئی بات نہی ہے میں تو بس ہادی سے مزاق کر رہا تھا ہے نہ ہادی بتا نہ... ازمیر نے ہادی کو چپ دیکھ اسی کہنی ماری تو اس نے بھی فوراً اثبات میں سر ہلایا

ان دونوں نے بعد میں نور کی خبر لینے کا فیصلہ کیا اور پھر ہر ممکن کوشش کی دادا کو یقین دلانے کی مگر یاثر ماننے کو تیار نہ تھے جبکہ باقی سب بھی خاموش تھے

ازمیر نے مدد طلب نظروں سے یعقوب اور سائمہ کو دیکھا تو انہوں نے مسکراتے بات

سنبھالی جانتے تھے سب بس ایک پرینک تھا انکے گھر میں اکثر ایک دوسرے سے بدلہ لینے کے لیے یاثر خان کو بیچ میں ڈالا جاتا تھا

بوابوا بات سنیں....ازمیر نے وہاں آتی بوا کو فوراً بلایا تو وہ بھی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس تک ائیں پھر وہاں پڑی کرسی پر براجمان ہوئیں

بوا انکے گھر کی سب سے پرانی ملازم تھیں اور شروع سے ہی انکے ساتھ رہتی تھیں ان. کی حیثیت گھر کے فرد کی سی تھی ہر کوئی ان سے ادب سے بات کرتا تھا اور انکی مانتا بھی تھا

بوا بتائیں دادا جان کو اس دن جب آپ نے مجھ سے پوچھا تھا کہ تم نے اس ڈرامے کی افر کیوں ٹھکرائی تو میں نے کیا کہا تھا.......ازمیر نے انہیں کچھ یاد دلانے کی کوشش کی

بیٹا کس دن....بوا کے اس معصوم سوال پر اسنے بیچار گی سے انکی طرف دیکھا جانتا تھا وہ ..باتیں بھول جاتی ہیں مگر اس وقت کیوں

بوا یاد کریں نہ اس دن جب آپ میرے لیے کافی بنا رہی تھیں....ازمیر نے دوبارہ

کوشش کی

ہاں مجھے یاد آیا شاید تو نے کہا تھا کے تجھے وہ لڑکی زہر لگتی ہے کافی ڈولڈ ہے اسی لیے تو نے نہیں کرنا اسکے ساتھ ڈرامہ......بوا نے کچھ یاد کرتے اسکی بات دہرائی اور لفظوں کا بیڑا غرک کیا جو کم سے کم زرناب سے برداشت نہ ہوا اسی لیے وہ فوراً بولی

بوا ڈولڈ نہیں بولڈ........اس نے تصیح کی تو یاثر خان نے اس کو گھورا

دا جی میں تو بس بوا کی انگلش صحیح کروا رہی تھی....وہ منمنائی تو بوا نے اسے تھپکا

دا جی ارج کی شادی کب ہو گی گھر میں کوئی فنکشن ہونا چاہیئے نہ.....منہل نے سب کو چھوڑ کر اپنی بات شروع کی

یہ تو صحیح کہ رہی ہے ہماری بیٹی ابو کوئی فنکشن تو رکھنا چاہیے نہ اب ارج کا.....یعقوب صاحب نے بھی اسکا ساتھ دیا

ہمم میں کرتا ہوں کیونہ ارج کی منگنی ہوئی ہے تو اب اسی کے لیے ایک سرمنی کر لی جائے کیا خیال ہے....یاثر صاحب نے اپنا مشورہ دیا جس پر منہل کی باچھیں کھل گئیں

دا جی لیکن سنڈے سے پہلے ورنہ اس بار بھی میں نہیں ہوں گا پہلے منگنی بھی میرے بغیر

کر دی آپ لوگوں نے اس چڑیل کی........ازمیر نے بھی احتجاج کیا تو داجی نے اثبات میں سر ہلایا

تو پھر یعقوب اور جہانگیر اس جمعرات کو رکھ لو فنکشن سارا انتظام گھر کے لان میں ہی ہو گا

داجی آغاجان کی بھی ساری فیملی آئے گی نہ... منہل نے فوراانور شاہ کے خاندان کا ذکر کیا وہ سب بچے شاہ صاحب کو آغاجان ہی کہتے تھے

ہاں یہ بھی ٹھیک ہے جہانگیر آپ کال کر دیجیئے گا بلکہ نہیں میں خود دعوت دوں گا سب کو....یاثر صاحب نے ساری پلاننگ ڈن کی تو منہل کی تو خوشی کی انتہا نہ رہی

داجی یو آر گریٹ........منہل چہکتی اندر چلی گئی تو داجی نے بھی سر نفی میں ہلایا

یعقوب یہ بڑی نہیں ہوتی....داجی کی بات پر وہ سب مسکرا دئے جانتے تھے وہ فوری طور پر خبر ابیرا تک پہنچانے گئی ہے

وہ سب لڑکیاں ایسی ہی تھیں چلبلی اور ابھی تو ارج کی شادی کے بعد ان چلبلیوں میں اضافہ ہونے والا تھا کیوں کے شاہ مینشن کے بھی مکین بھی کوئی شریف بچے نہ تھے

.... اس بات کا اندازہ ان سب کو بہت جلد ہونے والا تھا

آغا جان کب جانا ہے داجی کی طرف.... حیام انور شاہ کے پاس بیٹھی انسے پوچھنے لگی وہ ہال میں انٹر ہونے سے پہلے انور شاہ کو فون پر یاثر خان سے بات کرتا سن چکی تھی

جمعرات کو...انہوں نے چینل بدلتے مختصر جواب دیا

کیوں....اب کی بار عفہ نے پوچھا تو انہوں نے سرے سے ٹی وی ہی بند کر دیا

بیٹا کیونکہ بلایا ہے.....انہوں نے پیار سے بتایا

کیوں بلایا ہے ؟ایک اور سوال داغا گیا

وہ اِرج اور زین کی منگنی کا ایک فنکشن رکھنا چاہتے ہیں تاکہ سب کو پتہ چل جائے رشتے کا اسی لئے.....انہوں نے وجہ بتائی تو دونوں نے اثبات میں سر ہلایا

تو پھر ہم تیاری کرتے ہیں...حیام کہتی عفہ کو ساتھ لیتی اٹھی

کیا پہنیں گے ؟؟عفہ نے سیڑھیاں چڑھتے اس سے پوچھا تو اس نے اچانک بریک لگائی

کیا ہوا...اس کو ایسے اچانک رکتے دیکھ حیام نے پوچھا تو عفہ نے سوچنے کے انداز میں

اپنے گال پر انگلی رکھی

آ گئی سمجھ...وہ اسکا ہاتھ تھامتی اوپر بھاگی روم میں پہنچ کر اسنے اپنی کیبنٹ کھولی اور پھر کافی ڈھونڈنے کے بعد بھی اسے کچھ ایسا نہ لگا جو پہنا جا سکے

اب کیا کریں تم کیا پہنو گی؟؟...عفہ نے اس سے پوچھا تو حیام کے دماغ میں ائیڈیا آیا

شوپنگ.....وہ دونوں بر وقت بولیں

ارو باہر کھڑے انکی باتیں سنتے احد نے فوراً اپنے قدم موڑے مبادہ پھنس ہی نہ جائے

وہ مڑا تو اپنے پیچھے کھڑے ارشان سے ٹکرایا

یہاں کیا کر رہے ہو اور چھپ کر کیا سن رہے ہو..ارشان نے کچھ مشکوک انداز میں پوچھا تو اسکی آواز سن کر وہ دونوں بھی باہر آ گئیں

کچ..کچھ بھی نہیں میں تو ایسے ہی گزر رہا تھا یہاں سے میں چلتا ہوں لگتا آغا جان نے بلایا...اس نے کھسکنے میں بہتری جانی کیونکہ انکے ساتھ شاپنگ مال میں خوار ہونے سے بہتر تھا کے وہ آغا جان کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر لے

جھوٹ تم ہماری جاسوسی کر رہے تھے تمہاری اتنی ہمت کہ لڑکیوں کی جاسوسی کرو گے

www.neweramagazine.com

اور لڑکیاں بھی ہم اب احد شاہ تمہیں اسکی سخت ست سخت سزا دی جائے گی..........حیام نے انگلی اٹھاتے اسے ملزم ٹھرایا

میں کوئی سزا جزا نہیں بھگتنے والا سمجھی اور ہاں مجھے نہ ہلکانہ......ابھی وہ مزید اپنی شان میں قصیدے پڑھتا اس سے پہلے اسکی گردن ارشان کے مضبوط بازؤں میں تھی

آآآآآ......کیا ہے یار ارشان تو ان لڑکیوں کی سائیڈ کیوں لیتا ہے ہمیشہ چھوڑ میری گردن.....اس کی دہائیوں پر بھی جب وہ آزاد نہ ہوا تو اسنے مدد کے لیے ان دونوں کا رخ کیا

یار میں تو کہہ رہا تھا کہ مجھے لائٹ نہ لو میں تم لوگوں کو ایک کیا دو تین شاپنگ مالز گھوما سکتا ہوں میرے اندر بڑی پوٹینشل ہے اور... تمہیں شرم نہیں آتی بھائی کو پٹتا دیکھ خوش ہو رہی ہو؟؟...وہ اپنے آپ جو چھڑوانے کے لیے کچھ میٹھے بول بول رہا تھا جب اسکی نظر عفہ کی کِھلی باچھوں پر پڑی تو اسنے سنجیدگی سے پوچھا

نہیں....اسنے مزید دانت نکال کر اسکا کلیجہ جلایا

چلو یار ارشان تم چھوڑو گے تو میں انہیں لے کر جاوں گا نہ ہے نہ گرلز؟....اسنے ان کی

تصدیق چاہی کے اسکے بغیر رہائی ناممکن تھی

جی جی بلکل... حیام نے دانت نکالتے اسے رہا کروایا

اور پھر وہ شام تک ان دونوں کے ساتھ شاپنگ مالز میں خوار ہوا بھی وہ جب گھر آئے
تب تک وہ اچھا خاصہ تھک چکا تھا

امی امی... اس نے گھر میں داخل ہوتے ہی ہریم کو آوازیں دیں حیام کو وہ لوگ آتے
وقت اسکے گھر اتار کر آئے تھے کیونکہ مہر النساء نے اسے گھر آنے کو کہا تھا جبکہ عفہ اسکے
ساتھ تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں تو خدا پوچھے گا عفہ..... احد نے صوفے پر گرتے دہائی دی تو اس نے آنکھیں
مٹکائیں

کیا ہوا ہے کیوں ایسے بول رہا ہے جیسے جنگ کے میدان سے بچ کر آیا ہے..... جہان
نے اسے مریل سا صوفے پر لیٹے دیکھ چوٹ کی تو کچن سے نکلتیں ہریم نے اسے باز
رہنے کا اشارہ کیا

بیچارہ ایک تو تو اتنا دبو ہے ارشان کی باتوں میں آ جاتا ہے اس سے بھلا کون ڈرتا

ہے.....جہان نے جان بوجھ کر اسے چھیڑا

اس چڑیل کو تو بعد میں دیکھوں گا اپنے ساتھ ساتھ میری بہن بھی بگاڑ دی ہے....احد نے حیام کو کوسہ

دس سال چھوٹی ہے یہ مجھ سے امی پھر بھی مجھے کٹ پڑنے پر دانت نکال رہی تھی بے شرم....احد نے اس بار بولتے عفہ کی پونی کھینچی تو وہ چیخی

بھائی یہ نہ کیا کریں نفرت ہے مجھے اس حرکت سے....اس نے اپنے بال چھڑواتے وارننگ دی تو ہریم نے بھی آحد کو منع کیا وہ تو بس پورا دن ان بھائی بہنوں کے مسلے ہی سلجھاتی رہتی تھیں

امی پھوپھو نے کب آنا ہے.....جہان نے ہریم سے پوچھا جواب صوفے پر بیٹھ چکی تھیں

پتہ نہیں دیکھو کب آتی ہیں کہا تو تھا مگر آج نہیں آسکیں......ہریم نے ٹی وی آن کرتے اسے بتایا

کیوں بلانا ہے دوبارہ اس فتنے کو ابھی ابھی تو اسکے گھر اتار کر آیا ہوں....احد نے اپنا سر

پیٹا

احد...ہریم سختی سے بولیں

یار میں ملیحہ پھوپھو کی بات کر رہا...یعنی حمائیل کی...جہان نے اپنی بات کی وضاحت کی

اچھا اچھا ویسے امی اب حمائیل نے آگے کیا کرنا ہے اسکی اسٹڈیز تو ختم ہو گئی ہیں نہ اب کیا بزنس جوائن کرے گی...احد نے بے ان سے پوچھا

پتہ نہیں آئے گی تو پوچھ لینا....ہریم نے بھی کندھے اچکائے انہیں نہیں پتہ تھا وہ کیا کرنا چاہتی تھی

ہم مجھ سے اخری بار جب آئی تھی ذکر کیا تھا اسنے مگر تب وقت ہی نہیں تھا کے کوئی مشورہ دیتا لیکن اب میں کوشش کروں گا اسکا کیریئر سیٹ کروا دوں کیونکہ اسے مشورے کی بہت ضرورت ہے....احد نے جہان سے تفصیلی بات کی تو جہان بھی متفق ہوا

ہم نہ لے ائیں جا کر کیا خیال ہے؟احد نے ائیڈ یا دیا جو جہان کو کافی پسند بھی آیا وہ فورا

گاڑی کی چابی لینے اوپر گیا جو وہ حسب عادت کمرے میں چھوڑ آیا تھا

چابی لیے وہ نیچے آیا تو عفہ بھی انکے ساتھ جانے کے لیے تیار کھڑی تھی

امی یہ کیا ہے ابھی تو آئی ہے یہ , ہم نے نہیں لے کے جانا اب اسے..اس سے پہلے کے جہان اسے چلنے کا کہتا احد نے احتجاج کیا

یار...جہان کے بولنے سے پہلے حریم نے اسکی بات کاٹی

نہیں عفہ آپ نہیں جاوگی کوئی ہوش ہے آپ کو کتنے دنوں سے آپ نے بوتیک کا چکر نہیں لگایا وہ بس ورکرز کے لیے ہے وہ آپ کی ذمہ داری ہے جانتیں ہیں جب آغا جان کو پتہ چلے گا تو وہ کتنا غصہ ہوں گے آپ نے اتنا پیسہ لگوا کر وہ بنائی ہے اور اب کیا وہ پیسہ ڈبونا ہے... حریم جو کافی دنوں سے اسے نوٹ کر رہی تھیں آج انہوں نے اسے سنا بھی دیا اتنی ضد کر کے اس نے انور شاہ سے اس بوتیک کے لیے پیسے لیے تھے اور اب دھیان نہیں دے رہی تھی

عفہ بھی اپنی کلاس لگتے دیکھ فوراً معزرت کرتی موقعے سے فرار ہوئی مبادہ زیادہ عزت نہ ہو جائے

احد اور جہان جب ملیحہ کی طرف پہنچے تو 9 بج چکے تھے

وہ دونوں پورچ میں گاڑی پارک کرتے اترے تو سامنے ہی اوزیر صاحب کسی بات پر مالی کو جھڑک رہے تھے انہیں دیکھ کر اس طرف اائے

جی تو جینٹل مینز آپ یہاں کیسے؟ وہ باری باری دونوں سے گلے ملتے فرینڈلی سٹائل میں بولے

ہم آپ کے گھر کی رونقیں لینے اائے ہیں....احد نے بھی انہیں کے انداز میں جواب دیا

تو وہ ان دونوں کو لیے اندر بڑھ گئے

ملیحہ دیکھیں کون آیا ہے...انہوں نے ہال میں آتے ملیحہ کو آواز دی جو کچن میں ملازمہ کے ساتھ مصروف تھیں

جی کون....وہ بولتی کچن سے باہر ائیں مگر ان دونوں کو دیکھ کر انکے باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے وہ خوشی سے انکی طرف بڑھیں دونوں کے ماتھے چومے اور ڈھیر ساری دعائیں دیں

وہ دونوں ہی پچھلے دو سالوں میں اب انکے گھر آئے تھے ورنہ زیادہ تر انکی گیدرنگ شاہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مینشن میں ہی ہوتی تھی

جانے کتنے دنوں کے بعد اواو نہیں سوری بلکہ مجھے کہنا چاہیے جانے کتنی صدیوں کے بعد گلی میں آج چاند نکلا......گلی میں آج چاند نکلا........حمائیل نے سیڑھیاں اترتے ان دونوں پر طنز کا میٹھا تیر چلایا

تم گاتی اچھا ہے ہو بڑی میں تو شروع سے کہتا ہوں...احد نے بات گھمائی تو اسنے ایک خونخوار نظر اس پر ڈالی

یاد بھی ہے آخری بار کب ائے تھے یہاں....اس نے طنزیہ پوچھا

ہاں بلکل....احد نے اکڑ کر جواب دیا

کب...فوراً سوال آیا

ہمم ابھی ابھی بتاتا ایک منٹ یاد کرنے دو زرا ہاں جب.....احد نے یاد کرنا چاہا مگر اسے پھر بھی یاد نہ آیا تو حمائیل نے اسکا مذاق بنایا

بیٹا ویسے یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے....پھوپھو نے بھی شکوہ کیا تو احد نے ہار مانتے اپنے دونوں کان پکڑے

اوزیر تو بس ان کی نوک جھوک سے لطف اندوز ہو رہے تھے

اچھا بتاو کیا کھاو گے.... ملیحہ نے ان دونوں سے لاڈ سے پوچھا

کچھ بھی نہیں بس آپ کو لینے آئے تھے کھانا گھر جا کر کھائیں گے... جہان نے فوراانکار کیا

نہیں بلکل نہیں جلدی بتاو کیا کھانا ہے ورنہ میں اپنی مرضی سے بنالوں.... ملیحہ نے اصرار کیا

پھوپھو اسکو چھوڑیں میں تو کھاوں گا منچورین آپ کے ہاتھ کا.....احد نے فرمائش کی تو جہان نے اسے آنکھوں میں بازرہنے کا اشارہ کیا

چلو بس ایک گھنٹا دو مجھے اتنی دیر باتیں کرو تم لوگ..ملیحہ اٹھتے ہوئے بولیں تو اوزیر صاحب بھی کتاب کے مطالعے کے لیے سٹڈی روم کی طرف چل دیے

آگے کیا کرنے کا ارادہ ہے حمائیل..احد نے اسے مخاطب کیا

پتہ نہیں کچھ سمجھ نہیں آتا بزنس کرنے کا دل نہیں کرتا دل کرتا کچھ ڈیفرینٹ کروں.... حمائیل نے اپنے خیالات کا اظہار کیا

ہمم مطلب اس ٹائپ کا کچھ نہیں کرنا....احد نے کچھ سوچتے کہا تو اس نے زور شور سے گردن دائیں بائیں ہلائی

میرے پاس ائیڈیا ہے... جہان نے اچانک کہا تو وہ دونوں اسکی طرف متوجہ ہوئے کیا... حمائیل مضطرب ہوئی جبکہ احد بھی پر جوش ہوا

مگر شرط ہے کے عمل کروگے.. اسکے اس بات پر ان دونوں نے اسے گھورا تو اس نے فوراً بات شروع کی

تم ازمیر کو جانتی ہو؟ جہان کا سوال ان دونوں کے لیے غیر متوقع تھا مگر پھر بھی حمائیل نے نفی میں گردن ہلائی

یار وہ دادجی کے گھر یعقوب انکل کا بیٹا جو ایکٹنگ کرتا ہے.... جہان نے تفصیلاً بتایا تو حمائیل کو سمجھ ائی

ہاں یار اسکو کون نہیں جانتا ایک طرح سے سٹار ہے وہ اور کیوں اب میرے کیریئر سے اسکا کیا تعلق ہے... حمائیل نے پہچانتے سوال کیا

میری بات سنو آواز تمہاری اتنی اچھی ہے اور ایکٹنگ کوین بھی ہو تم تو کیوں

نہ....جہان نے بات ادھوری چھوڑی تو احد کی بھی انکھوں میں چمک ابھری

ہاں بلکل صحیح پرفیکٹ.....بلکہ عمدہ ہے.....احد کو اسکا ائیڈیا بہت ہی پسند آیا اسی لیے پرجوش ہوا

اوو ہیلو آغا جان نے میری جان نکال دینی ہے کیا ہو گیا ہے....حمائیل نے فوراً ہی بغیر سوچے سمجھے انکار کیا

آغا جان کو منانا ہمارا کام ہے.....احد نے بڑک پن کا مظاہرہ کیا

ہاں اور میرے پاس ائیڈیا بھی ہے کے کیسے...جہان نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی

کیا؟حمائیل کچھ مضطرب ہوئی

سرپرائز!!!!وہ دونوں مشترکہ بولے تو اس نے دونوں کو گھورا

مگر پھر انتظار پر راضی ہو گئی جانتی تھی وہ نہیں بتائیں گے اسی لیے پوچھنا بیکار تھا

کھانا کھانے کے بعد وہ دونوں ملیحہ اور حمائیل کو اوزیر صاحب کی اجازت سے لیے شاہ مینشن کی طرف روانہ ہوئے....

آج کیا دن ہے....شاہ زین نے نیچے اترتے سامنے بیٹھی ملیشہ سے پوچھا جو شاید کوئی

مر ننگ شو دیکھ رہی تھی

بھابھی کی طرف جانے کا....اسکے الٹے سے جواب پر زین ٹھٹکا

کیامطلب ؟اس نے ساتھ والی نشست سنبھالتے پوچھا

مطلب آج بھابھی کی طرف ائی مین دا.جی کی طرف ہم سب کی دعوت ہے....اب کی بار ملیشہ نے اسے صحیح سے بتایا

........کس خوشی میں؟

اپ کی اور بھابھی کی منگنی اناونس کرنی ہے دا.جی نے.....ملیشہ نے وجہ بتائی تو وہ سر ہلاتا کچن میں کام کرتی مہر النساء کی طرف چل دیا

امی اگر میں نہ جاوں آج کی دعوت پر تو؟اس نے پانی گلاس میں ڈالتے ان سے پوچھا

یہ کیا بات ہوئی ایسا ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ دعوت ہی تمہاری اور اِرج کی وجہ سے ہے.....مہر النسانے بھی سہولت سے انکار کیا

اوکے پھر کتنے بجے جانا ہے؟..زین نے بھی بحث نہ کی

شام میں ہے دعوت دوپہر تک ابو کی طرف جانا ہے تیار رہنا.....انہوں نے بھی اپنے

ہاتھ کچن ٹاول سے پونچھتے کہا

اچھا امی... زین سے پہلے ملیشہ کی آواز آئی

اس کو کتنی جلدی ہے.... زین نے چڑھ کر کہا تو مہر النساء بھی مسکرا دیں

اچھا حیام کدھر ہے؟ شاہ زین نے اس بار حیام کا پوچھا جو اسے صبح سے نظر نہ ائی تھی

وہی آج اسے اتنی مشکل سے میں نے آف دلوایا تھا مگر پھر صبح ارشان کو بلا لیا کہ چھوڑ

آؤ...... مہر النساء نے ماتھا پیٹا ان تینوں میں سے کوئی ایک بھی ان کے ہاتھ میں نہیں تھا

ہر ایک اپنی مرضی سے چلتا تھا

دوپہر میں وہ سب تیار ہو کر گاڑیوں میں بیٹھ چکے تھے انکا ارادہ یاثر خان کی طرف جانے

سے پہلے فارم کا چکر لگانے کا تھا جب کے بڑے ابھی گھر پر تھے انہیں سیدھا دعوت پر

ہی جانا تھا

وہ لوگ فارم پر پہنچے تو حیام تو گاڑی سے اترنے سے انکاری تھی

اسے یہ فارم ہاوس حد سے زیادہ زہر لگتا تھا

پچھلی بار اسکے ساتھ یہاں جو ہوا تھا اسکے بعد وہ یہاں انے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی وہ

لوگ اسے زبردستی گھسیٹ لائے تھے

اب اسکا کہنا تھا وہ لوگ ہو آئیں تب تک وہ گاڑی میں ہی رہے گی

مگر پھر بھی ارشمان بہت محنت کرنے کے بعد اسے منا چکا تھا اور اب وہ مسلسل اس کے پیچھے چل رہی تھی کہیں وہ ادھر ادھر ہوتا تو حیام کی جان اٹک جاتی

وہ لوگ ابھی ہال میں ہی تھی جب اچانک کمرے سے کسی کے چیخنے کی آواز آئی حیام فوراً سے ارشمان کے تھوڑا قریب ہوئی

یہ کیا تھا؟ سب سے پہلے بولنے والا احد تھا

کیا کیا تھا؟ جہان کے اس سوال پر حیام نے انکھیں پھاڑے اسے دیکھا اتنی اونچی آواز تھی کیا اسنے نہ سنی تھی

یہ آواز جو ابھی ائی تھی.....احد نے دانت پیس کر کہا

اچھا وہ اس میں کیا ہے وہ تو آتی رہتی ہیں....جہان کا انداز کافی نارمل تھا

کیا مطلب؟....احد نے سوال کیا

مطلب یہ نورمل ہے اوپر والا روم اسی لیے تو بند ہے کہ وہاں سے آوازیں آتی ہیں یہ تو

پہلے بھی بڑی بار ہوا ہوا ہے میں تو عادی ہوں......جہان کہتا خود لان کی طرف چل دیا

جب کی حیام کے قدم تو من بھر کے ہو گئے

باقیوں نے بھی اسکی بات کو زیادہ ترجیح نہ دی تھی ان سب میں ایک بس وہی ڈرپوک

تھی باقیوں کو ایسی کسی چیز سے کوئی مسلہ نہیں تھا

ڈرتے تو وہ ویسے ہی کسی سے نہیں تھے

چلو حیام....جب ارشمان نے دیکھا کہ وہ انکے ساتھ نہیں ہے تو وہ واپس ہال میں ایا

جہاں وہ ابھی تک اسی پوزیشن میں سٹل کھڑی تھی اس کی نظریں اوپر جاتی سیڑھیوں پر

جمی تھیں ارشمان نے ایک بار بلایا مگر پھر بھی کوئی ریکشن نہ دیکھ کر اسنے حیام کا کندھا

ہلایا

جی....اس طرح اچانک بلانے پر وہ ڈر سی گئی تھی نظریں فوراً ارشمان کی جانب گھمائیں

کیا ہوا ہے چلو بھی سب باہر ہیں....ارشمان نے لان کی طرف اشارہ کیا

نہ نہیں میں گاڑی میں جارہی ہوں آپ لوگ فارغ ہو کر آجایئے گا میں جارہی....اس

نے منٹ سے پہلے باہر کا رخ کیا اگر وہ کچھ دیر اور ٹھہرتی تو ضرور بے ہوش ہو جاتی

گاڑی میں بیٹھتے اسنے سامنے ڈیش بورڈ پر پڑی بوتل منہ سے لگائی اور پھر جب تک وہ خالی نہیں ہوگئ اسنے سانس نہ لیا

اخر بوتل ختم کرنے کے بعد اسنے ابیرا کو کال ملائی جو وہ اٹھا نہیں رہی تھی کافی بار ٹرائے کرنے کے بعد اسنے موبائل بھی بوتک سمیت ڈیش بورڈ پر پٹکا

کوئی ادھے گھنٹے بعد ان سب کی واپسی ہوئی تو حیام نے سکھ کا سانس لیا گاڑی میں اکیلے بیٹھے بھی اسے ڈر ہی لگ رہا تھا ایک بار سوچا کے اندر چلی جائے مگر پھر ہال سے گزرنے کے خیال سے فوراً ارادہ ختم کیا ادھر سے گزرنے سے بہتر تھا وہ اندر ہی بیٹھی رہے

ان کے آنے کے بعد وہ لوگ فوراً خان ولا کے لیے نکلے

دوسری طرف خدیجہ فاروق کی گاڑی خان ولا کے سامنے رکی

ایک گاڑی جو پہلے آکر رکی اسے ابیرا فاروق اور خدیجہ تھیں جبکہ دوسری میں امان زمان اور اِرج

ابیرا اتری تو ان سب نے اسکو دروازے پر ہی روک لیا جبکہ فاروق اور خدیجہ کو راستہ دیا گیا

امان کی گاڑی جب پورچ میں داخل ہوئی وہ سب انکی گاڑی کو کور کر کے کھڑے تھے

زمان اور امان دونوں باہر نکلے اِرج والا ڈور ابھی لاک تھا یہ کیا تماشہ ہے؟ پوچھنے والا

زمان تھا

زوہیب کی طرف سے آرڈر آیا... تو نے نا اب ڈور کھولنا ہے تمیز سے اِرج والا

اسکے کہنے پر وہ ارج والی سائیڈ پر ایا اور دروازہ کھولا

"گیلی گیلی بنی اے نی سمیئے"

"پیر سنبھل کے اتاریے نہ سمیئے"

"سمی میری وار میں واری"

"میں واریاں نی سمیئے"

اِرج کے گاڑی سے قدم باہر رکھتے ہی ازمیر کی دلکش آواز گونجی

اور باقی لڑکے اس کے گرد ناچتے ہوئے گھوم رہے تھے

یہ کیا ہے؟ اِرج تو ان سب کے درمیان کنفیوز ہی ہو گئی تھی

سرپرائز....ان سب نے ایک ساتھ کہا

ہاہ سچ میں سرپرائزہاووووواوووووو......میں اندھی نظر آرہی ہوں کیا تم سب کو یہ کیسا سرپرائز ہے بونگا سا پاگلوں بندہ سرپرائز ہی اچھا دے لیتا ہے اب پرے ہٹو سارے روک کے رکھا ہے فضول میں.......ارج نے شروع میں تو کافی جوش سے کہا مگر بعد میں ان سب کی ایکسائیٹمنٹ پر پانی پھیر دیا

میں نے تو پہلے ہی کہا تھا تم سب کو اسے اس سے کوئی فرق نہیں پڑنا لیکن نہیں میری اتنی دلکش آواز بھی ضائع کرائی......ازمیر نے بوتل جو انہوں نے مائک کے سٹائل میں اسے پکڑی تھی ہادی کے سر میں ماری اور زرناب اسنے کھسکنے کی کی کیونکہ ائیڈیا دینے والی وہی تھی اور ہادی اور باقی سب اب اسکی شامت لینے والے تھے اس لیے وہ فوراً موقعے سے فرار ہوئی

اسکو پوچھو اسنے ائیڈیا دیا تھا...ہادی نے مڑتے کہا مگر وہاں سے تو زرناب میڈم پہلے ہی غائب تھیں

کتنی تیز لڑکی ہے قسم سے خطرہ دیکھ کر فوراً بھاگ گئی ہے بدتمیز.......ہادی نے ابیرا کی برف دیکھتے افسوس کا اظہار کیا جس پر وہ بھی کندھے اچکاتی اندر چلی گئی

دفع ہو جاو سارے اب نہ آنا میرے پاس کسی گانے کی فرمائش لے کے.....ایک پنچ

اِزمیر بھی اپنا غصہ نکالتا خود بھی اندر چل دیا......ماروں گا اس کو جس نے کہا کچھ

شوخی نہ ہو تو ایک تو سرپرائز دیا اوپر سے نخرے.....زوہیب نے اِرج کے بارے میں

....تبصرہ کیا تو وہاں کھڑے باقی سب ہنس پڑے اس کے اس بیچارے سٹائل پر

وہ سب خان ولا پہنچے تو حسب عادت ان کا استقبال کیا گیا

دعوت پر کافی لوگ انوائیٹڈ تھے جو عموماً ان کے جاننے والے تھے باقی کچھ افس کے

کولیگز وغیرہ بھی انوائیٹڈ تھے سب ہی اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے ٹیبل کے

پاس کھڑا کھانے میں مصروف تھا کیونکہ بوفے کا انتظام کیا گیا تھا اسی لیے مرضی تھی

کوئی جب بھی کھالے یاثر صاحب نے ایک دو مہمانوں کے پہنچتے ہی کھانا کھلوا دیا تھا

ان سب کے پہنچتے ہی گہما گہمی شروع ہو گئی تھی سب ہی ایک دوسرے سے مل رہے

تھے سب بڑوں کے لیے ایک وی ائی پی ٹیبل کا انتظام کیا تھا ارج اور شاہ زین کے لیے

سٹیج بھی ڈیکوریٹ کیا گیا تھا تمام انتظامات کافی شاندار تھے ان سب میں سے صرف

ایک حمائل ایسی تھی جو پہلی بار خان ولا ائی تھی ان میں سے لافی لوگوں کو تو وہ جانتی بھی

نہیں تھی وہ بس مسلسل احد کے ساتھ تھی وہی اس کا ہر کسی سے تعارف کروا رہا تھا وہ

بس سب سے مسکرا کر مل رہی تھی احد اس کو سب بڑوں سے ملوانے کے بعد اب یونگسٹرز کی طرف ایا تھا

گائزیہ حمائل ہے ہماری بڑی پھوپھو کی اکلوتی بیٹی.....احد نے اسکا تعارف کروایا تو سب ہی سپیشل اس سے اٹھ کر ملے

سب سے ملنے کے بعد وہ احد کے ساتھ ہی بیٹھ گئی وہ سارے اپنی جگتوں میں مصروف تھے جبکے وہ بیچ میں بیٹھی بس ہنسے جا رہی تھی

ایک بار بھی وہ کسی بات میں نہ بولی تھی جو بات سب نے ہی نوٹ کی تھی مگر پوچھا کسی نے کچھ نہ تھا مگر جب وہ کچھ اور دیر ایسے ہی خاموش رہی تو ہادی نے اسے مخاطب کرنا لازمی سمجھا

حمائل آپ کیا کرتی ہو؟؟ ہادی نے اس سے پوچھا تو سب کا دھیان اسکی طرف مبذول ہوا

میں سٹڈیز ختم کر چکی ہوں اور اب سوچ رہی ہوں کے آگے کیا کرنا ہے.... حمائل کا انداز, لہجا اتنا کونفیڈنٹ تھا کے ہادی شوکڈ رہ گیا

وہ سمجھا تھا کے حمائل ایسے اچانک مخاطب کیے جانے پر گھبرائی تھی مگر وہ تو ایک بار اٹکی بھی نہیں تھی

امپریس تو سب ہو گئے تھی اسکا بولنے کا انداز اتنا اچھا تھا کہ وہ سب ہی متاثر ہو گئے تھے

تو پھر کیا سوچا کے کیا کرنا ہے......اس بار پوچھنے والا زوہیب تھا

ابھی پروسیس میں ہے کچھ ڈیسائیڈ نہیں ہوا اور اب تو مجھے سوچنے کی ضرورت نہیں ہے اب سب کچھ احد کے ذمے ہے دیکھوں گی یہ میری کشتی کس پار لگاتا ہے.....حمائل نے احد کی طرف دیکھتے جیسے اسے چیلنج کیا

Let's see then.......

احد کا اپنا انداز بھی چیلنجنگ ہوا

کیوں ایسا کیا ہے جو تم نے کرنا ہے....ہادی کچھ مشکوک ہوا

جاننے کا اشتیاق تو باقیوں کو بھی تھا

جب کو گا تو دیکھ لینا......احد نے جان. کر بات کو لٹکایا ویسے بھی ابھی اسے ازمیر اور پھر اسکے بعد انور شاہ سے بات کرنی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھانے کے بعد وہ سب ادھر ادھر ہو گئے تھی احد کو یہی موقع بات کرنے کے لیے صحیح لگا

ازمیر....ازمیر جو کسی گیسٹ کو ٹریٹ کر رہا تھا اس نے معزرت کی اور احد کی طرف آیا

ہاں.....ازمیر نے پوچھا ے واحد نے دور کھڑی حمائل کو بھی پاس آنے کا اشارہ کیا

وہ بھی فوراً ان کے پاس آئی

یار ایسی کیا بات ہے جو اتنی رازداری کرئیٹ کر رہے ہو....ازمیر کو تجسس ہوا

بتاتا ہوں.....اس نے حمائل کو اپنی طرف آتے دیکھ کہا

میں نے اس سے تو تمہارا تعارف کروایا ہے حمائل اور یہ بھی تمہیں جانتی ہے تو ہمیں نہ تم سے ایک کام تھا اگر کر سکو......احد نے کافی سنبھل کر بات شروع کی

Yah yah sure

بتاؤ کیا بات ہے......ازمیر نے فوراً حامی بھری

وہ ایکچولی بات یہ ہے کہ پڑھ تو اسنے لیا ہے مگر یہ نہ تو جوب کرنے کو راضی ہے نہ ہی

بزنس تو ہمارے دماغ میں ایک ائیڈیا تھا اسکے لیے تم سے بات کرنی تھی......احد نے توڑ جوڑ کر اسے بات بتائی

یار تم آرام سے بات کرو ٹینشن کیوں لے رہے ہو بلکہ آؤ اندر چل کر بات کریں یہاں بہت شور ہے.....ازمیر نے اسے افر کی اور خود اندر کی طرف چل دیا بیٹھک میں پہنچ کر اسنے دروازہ بند کیا تاکے آوازیں کم ہو سکیں

باہر اب اِرج اور شاہ زین کی رنگ سر منی کے بعد زور و شور سے میوزک چل رہا تھا جس کی وجہ سے ایک دوسرے کی بات سمجھنا بھی مشکل ہو رہا تھا

آؤ بیٹھو....ازمیر نے ڈبل صوفہ کی طرف اشارہ کیا تو وہ دونوں وہاں بیٹھ گئے

ازمیر خود بھی انکے سامنے والے صوفہ پر بیٹھا

یار ایکچولی بات یہ ہے کہ اسکی نہ آواز بہت اچھی ہے گانا بہت اچھا گا لیتی ہے اور ساتھ ساتھ ایکٹنگ بھی کر لیتی ہے تو ہم سوچ رہے تھے اسکو شوبیز میں نہ سیٹل کر دیں اِحد نے ساری بات بتانے کے بعد ازمیر سے مشورہ لیا.......تمہارا کیا خیال ہے

ہاں وہ سب ٹھیک ہے مگر تم جانتے ہو اس شعبے میں لڑکوں سے دوستی انکے ساتھ اٹھنا

بیٹھنا سب عام ہے تو اگر اس سے مسلہ نہیں ہے تو اچھا ائیڈیا ہے....ازمیر نے اسے سارا مسلہ بتایا

ہاں وہ تو ہوتا ہی ہے اور آغا جان کو میں منالوں گا تو کیا یہ ہو سکتا ہے......احد نے سارا پلان بنایا

ہاں ہو سکتا ہے بلکہ اس کے لیے گولڈن چانس ہے لیکن پہلے مجھے یہی پر آپ حمائل کسی بھی میوزک کے بغیر کچھ گا کر سنا سکتی ہو.....ازمیر نے اسکا ٹیسٹ لینا چاہا اسی لیے اسے گانے کا کہا

جی ضرور.....اسکے فوراً حامی بھرنے پر وہ ایک بار حیران ہوا مگر وہ اسکا کانفیڈینس باہر بھی دیکھ چکا تھا اسی لیے فوراً نارمل ہوا

کونسا؟؟حمائل نے اس سے پوچھا

بنجارا اسکا درمیان سے کوئی بھی پیرا مگر درمیان سے.....ازمیر نے بھی اسکو ٹاسک دیا

"جیسے کوئی کنارہ"

"دیتا ہو سہارا"

" مجھے وہ ملا کسی موڑ پر "

"کوئی رات کا تارہ"

" کرتا ہوا اجالا"

"ویسے ہی روشن کرے وہ شہر"

"درد میرے وہ بھلا ہی گیا کچھ ایسا اثر ہوا"

"جینا مجھے پھر سے وہ سکھا رہا"

ہممممم

" جیسے بارش کر دے تر"

"یا مرہم درد پر"

..............."کوئی مجھ کو یوں ملا ہے جیسے بنجارے کو گھر "

اسنے گانا ختم کیا تو از میر نے داد دیتی نظروں سے اسکی طرف دیکھا

You rocked it yaar!

ازمیر نے پرجوش ہو کر کہا تو اسکی سانس میں سانس آئی ورنہ وہ کافی کنفیوز ہو گئی تھی

مطلب تمہیں اچھا لگا؟؟احد نے پوچھا تو ازمیر نے اسکی طف دیکھا

اچھا نہیں بہت اچھا اسکی آواز بہت ہی پیاری ہے لوگوں کو اپنی طرف کھینچے

والی........ازمیر کی اس تعریف پر احد کو بھی تسلی ہوئی جبکہ حمائل کی سوچ یہ تھی کہ

یہ والی بات کچھ زیادہ ہو گئی ہے مگر ابھی وہ اپنی آواز کی خوبصورتی کو نہیں جانتی تھی

اب بات سنو بہت فٹ موقع ہے اسکے پاس اس سنڈے نہ آغا جان سے پرمیشن لے لو

میں نے کینڈا جانا ہے ایک کونسرٹ کے لیے میرے ساتھ جس لیڈی سنگر نے جانا تھا

اسکی طبیعت خراب ہے وہ نہیں جا سکتی میں حمائل بتاتا ہوں انہیں وہ لان جائیں گی بس

سنڈے کو میرے ساتھ کینڈا جانا پڑے گا چلو گی........ازمیر نے بات کے آخر میں

حمائل سے پوچھا تو اسنے احد کی طرف دیکھا

وہ دونوں ہی اب احد کو دیکھ رہے تھے

ہاں چلے گی....احد کے حامی بھرنے پر حمائل کی تو باچھیں کھل گئیں

کل صبح یا تو آپ ادھر آ جانا یا میں آپ کو لینے آ جاوں گا.....ازمیر نے کہا تو وہ دونوں پریشان ہوئے

کل کیوں؟ حمائل نے فوراً پوچھا

کیوں کہ کل آپ کو سٹوڈیو لے کر جاوں گا انکو سنانے آپ کی آواز اور سنگنگ وہ لوگ ہی تو آپ کا ویزہ اور ٹکٹ ارینج کریں گے نہ اور کل ہی جانا ہو گا کیوں کہ ٹائم کم ہے

اوکے تیار رہنا میں ہی آ جاوں گا............ازمیر نے اسے ٹوٹلی سارا پلان سمجھایا

لیکن اگر آغا جان نہ مانے تو.....حمائل کا سوال جائز تھا

وہ مان جائیں گے تم آ جانا کل اسے لینے....احد کا لہجا بہت پر اعتماد تھا

اوکے میں تیار رہوں گی....حمائل نے بھی حامی بھری

تھینکس یار.....احد اسکے بغل گیر ہوا

کوئی نہیں....ازمیر نے فوراً قبول کیا

تھینک یو سو مچ.........اسکے تھینک یو کہنے پر ازمیر نے پنچ بنا کر اسکے آگے کیا تو تو حمائل نے بھی مٹھی بند کر کے اسکی مٹھی سے ملائی

ہم ٹیم کی طرح کام کریں گے....ازمیر کے کہنے پر اس نے گردن ہاں میں ہلائی

From now we are team.....

حمائل کی بات پر ازمیر بھی مسکرایا پھر وہ تینوں باہر آئے جہاں فنکشن اپنے عروج پر تھا انکی غیر موجودگی اتنے ہلے گلے میں کسی نے محسوس نہ کی تھی جو فلحال انکے لیے اچھا تھا.....

حمائل یار اٹھ جاو پلیز یار......احد اس وقت حمائل کے سر پر کھڑا اسے اٹھانے کی کوشش کر رہا تھا جو کے گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا ہے؟...حمائل نے کروٹ لیتے آوازاری کا اظہار کیا

ازمیر اور دس منٹ میں پہنچ جائے گا پھر تم نے مجھے عذاب ڈالنا ہے کے ابھی میں تیار نہیں ہوں اٹھو.....احد نے پاس پڑے جگ میں سے تھوڑا سا پانی ہاتھ میں لے کے اس کے منہ پر چھڑکا تو وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی

اٹھ گئی آتھ گئی بس اب نہ پھینکیے گا....حمائل نے تکیہ اپنے منہ کے سامنے کرتے کہا تو احد نے بھی ہاتھ پیچھے کیے

اگر آغا جان نے دیکھ لیا جاتے ہوئے تو کیا کریں گے ؟..حمائل کا سوال جائز تھا

تم جاو تمھیں نکال کر میں آغا جان کے پاس ہی جاوں گا اور انشاءاللہ تمھارے آنے تک

انھیں منا لوں گا..احد نے پر اعتماد لہجے میں کہا تو اس نے بھی سُکھ کا سانس لیا

اووووو......حمائل نے اچانک منہ پر ہاتھ رکھ کر آواز نکالی تو احد نے اچنبھے سے اسکی

طرف دیکھا

کیا ہوا ہے ؟احد کے پوچھنے پر اس نے ساتھ لیٹی عفہ کی طرف اشارہ کیا جو دوسری

طرف کروٹ لیے سو رہی تھی وہ اپنے آپ کو پوری طرح کمبل میں چھپائے ہوئے تھی

اسی لیے احد کی نظر نہ پڑی تھی

احد نے اسے دیکھنے کا اشارہ کیا تو اس نے عفہ کے منہ سے آہستہ سے کمبل ہٹایا

میں نے کچھ نہیں سنا قسم سے جاؤ جہاں جا رہی ہو گڈ لک بس لائٹ جلدی آف کر دو

میری نیند نہ خراب کرو پلیز....عفہ کے بولنے پر ان دونوں کے چھکے چھوٹ گئے تھے

مگر اس کی باتیں ان دونوں کا حوصلہ تھوڑا بڑھا گئی تھیں

تھینکس بیبی !حمائل نے کمبل اس کے منہ پر واپس ڈالتے ہوئے کہا تو اس نے اپنا ہاتھ

کھول کر کمبل سے باہر نکالا

حمائل نے لمحہ ضائع کیے بنا تالی ماری تو اس نے ہاتھ واپس کمبل میں چھپا لیا

اچھا چلو اب جلدی کرو...احد نے اسے فوراً اٹھنے کا کہا ازمیر کی اسے کال آچکی تھی کے وہ نکل چکا ہے

اگلے پندرہ منٹ میں وہ تیار احد اور جہان کے سامنے کھڑی تھی وہ تینوں روم کا ڈور بند کرتے آرام سے سیڑھیاں اترے

وہ لوگ ابھی مین گیٹ پر پہنچے تھے کہ احد کا موبائل بجنے لگا امید کے مطابق ازمیر کی کال تھی احد نے کال کاٹی تو فورا میسج ریسیو ہوا

"میں دروازے پر ہوں کب آؤ گے"

احد نے چھوٹا گیٹ کھولا تو دروازے سے تھوڑے فاصلے پر ازمیر کی کار کھڑی تھی

جاؤ حمائل بیسٹ آف لک!! احد نے کہا تو اس نے ان دونوں کی طرف پر امید نظروں سے دیکھا

یار اگر ہم ساتھ جائیں گے تو آغا جان کو کون منائے گا جاؤ جلدی وہ ویٹ کر رہا ہے

جاؤ.....احد نے اسکا حوصلہ بڑھایا تو اس نے قدم کار کی جانب بڑھائے

وہ کار کے قریب پہنچی تو ازمیر نے نکل کر اسکی سائیڈ کا ڈور اوپن کیا حمائل فوراً شکریہ کرتی اندر بیٹھی

اس نے حمائل کی سائیڈ کا ڈور بند کیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا

اس نے گاڑی سٹارٹ کی تو ساتھ ہی حمائل کی ہارٹ بیٹ بھی تیز ہو گئی اس نے فوراً منہ میں ورد کرنا شروع کر دیا

آپ نے پریکٹیس کی تھی....ازمیر کے اچانک سوال پر اسنے ازمیر کی طرف دیکھا

نہیں کیوں کیا کرنی تھی لیکن آپ نے تو کچھ بتایا ہی نہیں تھا کچھ بس کہا تھا کے صبح جانا ہے اب کیا ہو گا......حمائل تو اسکی سن کر بس نان سٹاپ شروع ہو گئی تھی

ریلیکس ریلیکس نہیں ضروری نہیں تھا کوئی بات نہیں ٹھیک ہے نہ بھی کرو تو آپ اچھا گاتی ہو......ازمیر نے بھی اس کے گھبراہٹ محسوس کی اسی لیے فوراً اسے ایزی کیا

پانی......ازمیر نے سامنے ڈیش بورڈ پر پڑی پانی کی بوتل اسے دی تو حمائل نے بھی پکڑ لی اس نے ایک دو گھونٹ بھرنے کے بعد بوتل واپس رکھی

ریلیکس ہو جاؤ وہ صرف آپ سے ایک گانا سنیں گے میوزک کے ساتھ بس وہ ہی گانا ہے ٹینشن کی بات نہیں ہے میں گرنٹی دیتا ہوں آپ کو وہ ریجیکٹ کر ہی نہیں سکتے......ازمیر کے انداز سے اس کو کافی حوصلہ ہوا تھا

اگلے بیس منٹ میں وہ لوگ سٹوڈیو کے سامنے تھے

ازمیر نے اتر کر اسکی سائیڈ کا ڈور کھولا تو وہ نروس سی باہر آئی

Be confident like yesterday!!

ازمیر کے کہنے پر اسنے اب سے پہلے اپنے ایکسپریشنز نارمل کیے اس کے بعد پانی کے دو تین گھونٹ لیے

Ready?

ازمیر کے پوچھنے پر اسنے اعتماد سے گردن ہاں میں ہلائی

ازمیر جانتا تھا وہ کنفیوز ہو رہی ہے اسکی جگہ کوئی بھی ہوتا اسکے ساتھ یہی سب ہوتا وہ خود بھی پہلی بار بہت نروس تھا

وہ سٹوڈیو کے اندر داخل ہوئے تو ازمیر رکا اور حمائل کی طرف مڑا

حمائل وہ سب سے پہلے آپ کا کونفیڈینس چیک کریں گے

You need to be confident understand......

ازمیر کے سمجھانے پر وہ جو پہلے ہی خود کو سنبھال چکی تھی اس نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا

آؤ ازمیر.....آنر نے اسے دیکھ کر اپنی طرف بلایا

کیسے ہو؟ازمیر اسکے بغل گیر ہوا

ان کو دیکھ کر حمائل نے اندازہ لگایا کے وہ دونوں دوست تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمائل آؤ یہ میرا دوست ہے ظفر اس سٹوڈیو کا آنر....ازمیر نے اس کا تعارف کروایا تو ظفر نے اسکی طرف ہاتھ بڑھایا جسے حمائل نے انکھیں پھیلا کر دیکھا پھر منہ سے سلام کر کے وہ ازمیر کے پیچھے ہو گئی کہ اس وقت وہ بس اسے ہی جانتی تھی

ظفر نے ازمیر کی طرف دیکھا تو اسنے بھی بتیسی کی نمائش کی

وہ دونوں اندر گئے تو آگے دو تین لوگ سننگ روم کے باہر چیرز پر بیٹھے ازمیر نے آتے ہی انھیں سلام کیا

She is hamail uzair.....

And hamail you know them Am i right

ازمیر کے کہنے پر اسنے سر اثبات میں ہلایا

وہاں بیٹھے تینوں سنگرز کو اسنے سلام کیا وہ تینوں ہی انڈسٹری کے جانے پہچانے سنگرز تھے جنہیں وہ کئی بار سن چکی تھی

آپ اندر چلی جائیں اینڈ بیسٹ آف لک....ان میں سے ایک نے کہا تو حمائل نے فوراً ازمیر کی طرف دیکھا اس نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ اندر چلی گئی ازمیر بھی از کے ساتھ آیا اسنے مائک سیٹ کر کے حمائل کو بیٹھنے کا کہا ساتھ ہی اسے ہیڈ فونز لگا دیے اور پھر خود باہر آ گیا

جینٹل مین ہمیں مایوس نہ کرنا جانتے ہو ہمارا وقت قیمتی ہے...ان میں سے ایک نے کہا تو ازمیر نے اس پار بیٹھی حمائل کو دیکھا جو انکھیں بند کر کے بیٹھی تھی

سر میں پر اعتماد ہوں اور بھروسہ رکھتا ہوں کے سنڈے کو آپ کا نسرٹ پر میرے ساتھ حمائل کو ہی بھیجیں گے....ازمیر کا انداز چیلنجنگ تھا

حمائل کو انھوں نے گانے کا بتایا تو اسنے ایک بار پھر کنفیوز ہو کر ازمیر کی طرف دیکھا تو

ازمیر نے اسے موو آن کا سائن دیا

میوزک سٹارٹ ہوا تو حمائل نے گہری سانس لی

پل بھر ٹھہر جاؤ

دل یہ سنبھل جائے

کیسے تمہیں روکا کروں

میری طرف آتا ہر غم پھسل جائے

انکھوں میں تم کو بھروں

بن بولے باتیں تم سے کروں

اگر تم ساتھ ہو

.....اگر تم ساتھ ہو

....

Now mid.......

ان میں سے ایک نے ٹریک بدلا

تیری نظروں میں ہیں تیرے سپنے

تیرے سپنوں میں ہے ناراضی

مجھے لگتا ہے کے باتیں دل کی ہوتی لفظوں کی دھوکے بازی

تم ساتھ ہو یا نہ ہو کیا فرق ہے بے درد تھی زندگی بے درد ہے

اگر تم ساتھ ہو

اگر تم ساتھ ہو

Now last....

ان میں سے ایک نے کہا تو حمائل نے گھور کر انہیں دیکھا وہ دو بار ٹیوں کہیں اور سے چلا چکے تھے

اگر تم ساتھ ہو

دل یہ سنبھل جائے

اگر تم ساتھ ہو

ہر غم پھسل جاہے

اگر تم ساتھ ہو

دن یہ نکل جائے اگر تم ساتھ کو

ہر غم پھسل جائے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گانا ختم ہوا تو حمائل نے سکھ کا سانس لیا

اسنے انکھیں کھول کر سامنے کھڑے ازمیر کی طرف دیکھا تو وہ تینوں اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے مبارک باد دے رہے تھے انھوں نے حمائل کو اپنی طرف دیکھتے پاہ کر اسے باہر آنے کا اشارہ کیا تو وہ گھبرائی ہوئی باہر آئی

لٹل گرل آپ تو کینڈا میں سٹیج کو آگ لگواو گی...ان میں سے ایک نے کہا تو حمائل نے اچنبھے سے ازمیر کی طرف دیکھا جیسے بات سمجھ نہ آئی ہو

آپ سنڈے کو میرے ساتھ کینڈا جا رہی ہو حمائل آپ سیلیکٹ ہو گئی ہو......ازمیر

کے کہنے پر اس نے بے یقینی سے ان تینوں کی طرف دیکھا

گڈ لک فار سنڈے.....انھوں نے کہا تو حمائل نے مسکراتے ہوئے داد وصول کی

وہ دونوں وہاں سے نکلے تو سامنے ہی ظفر کھڑا تھا

حمائل یہ لو آپ جا کر کار میں بیٹھو میں آتا ہوں ابھی......ازمیر نے اسے گاڑی کی چابی دیتے کہا اور خود ظفر کو پاس آگیا

اس نے میری انسلٹ کی تھی اور تو دانت نکال رہا تھا... ظفر کے کہنے پر ازمیر مسکرایا تو پھر ہنس رہا ہے... ظفر نے شکایت کی

تو تجھے کس نے کہا تھا کہ آؤور ہو اسکے ساتھ بس منہ سے سلام کر لیا تھا کافی تھی عقل نہیں ہے کیا تیرے پاس...ازمیر کے کہنے پر اسنے کندھے پر مکہ رسید کیا

ہم میں بھی زیادہ ہی آؤور ہو گیا تھا مگر یار میں تو یہاں انے والی اکثر ایکٹریس کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہوں.... ظفر نے وضاحت کی

ہاں مگر سب کی اپنی اپنی نیچر ہوتی ہے...ازمیر نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلایا

مجھے معافی مانگنی چاہیے نہ... ظفر کے کہنے پر ازمیر نے ہاں میں جواب دیا تو وہ دونوں بائر

آئے حمائل گاڑی میں بیٹھی فون پر کسی کے ساتھ ہنس رہی تھی

ازمیر جانتا تھا وہ احد اور جہان کو بتا رہی ہو گی

اس نے ازمیر کو آتے دیکھ فون بند کیا مگر اسکی ساتھ ظفر کو دیکھ کر اس کی شکل بگڑی

وہ کار کی ونڈوز بند کر کے بیٹھی تھی

ظفر اسکی ونڈو کے باہر آیا تو اسنے چہرہ ڈرایونگ سیٹ کی جانب کیا جہاں ابھی ازمیر بیٹھا تھا

اس نے حمائل والی سائیڈ کی ونڈو اوپن کی تو حمائل نے اسے ایسے دیکھا جیسے کچا چبا جائے گی

سوری وہ ایکچولی یہ ہماری روزمرہ کی روٹین ہے اسی لیے دھیان نہیں رہا.... ظفر کے کہنے پر اسنے اس طرف دیکھا پھر فوراً اٹس اوکے کہ کر ونڈو بند کی

وہ صحیح کہ رہا تھا وہ ایکچولی اس کے سٹوڈیو میں جتنی بھی لڑکیاں آتی ہیں. وہ ساری انڈسٹری کی ہوتی ہیں اسی لیے اسنے ہاتھ آگے کیا تھا...ازمیر نے ظفر کی طرف سے وضاحت کی

کیا آپ بھی ہر لڑکی سے ہاتھ ملاتے ہیں اور کیا مجھے بھی اس فیلڈ میں آکر ہر لڑکے سے ہاتھ ملانا پڑے گا؟؟..حمائل کا یہ سوال اس کے لیے غیر متوقع تھا مگر پھر بھی جواب دینا مشکل نہ تھا

نہیں ایسا نہیں ہے ہر ایک کی مرضی ہوتی ہے میں نے بہت سی ایکٹریس کے ساتھ کام کیا ہے مگر حد میں رہ کر اور سب سے سیف رولز کیے ہیں یعنی کسی ایکٹریس کے سنگل بھائی کا رول کسی کے معصوس مگر سنگل دوست کا رول.....تو آپ بھی اپنی مرضی سے چل سکتی ئو وہ رول جو آپ کو لگے آپ اپنے ماحول کے مطابق افورڈ نہیں کر سکتی مت کرو اور نہ ہی کسی کو اتنی سپیس دو کے وہ آپ کے ساتھ فری ہو سکے.....جیسا آج ظفر کے ساتھ ویسا ہی آگے انکے ساتھ کرنا...ازمیر کا سمجھانے کا انداز ہی حمائل کو بہت پسند ایا اور اس کی باتیں بھی حمائل کو کام کی لگیں اسکی باتوں سے اتنا تو اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ انڈسٹری میں رہنے کے باوجود اپنی حدود کو نہیں بھولا

تھینک یو......حمائل کے کہنے پر ازمیر نے مسکرا کر شکریہ قبول کیا وہ گھر پہنچی تو جہان,احد اور آغا جان دروازے پر ہی کھڑے تھے

ازمیر نے اسکی سائیڈ کا ڈور کھولا تو وہ باہر نکلی اور سامنے انور شاہ کو کھڑے دیکھ کر لڑکھڑا

گئی وہ تو گاڑی کا سہارا ورنہ شاید وہ اب تک زمین بوس ہو چکی ہوتی

ازمیر از کے ساتھ آگے آیا

السلام علیکم !آغا جان....اسنے انور شاہ کے سامنے سر کیا تو انھوں نے اس کے سر پر پیار دیا حمائل تواحد کے ساتھ ایسے کھڑی تھی کہ انور شاہ نظر اس پر نہ پڑتی

حمائل بیٹا....انور شاہ نے اسے آواز دی تو وہ مرتی کیا نہ کرتی فوراًانکے سامنے ازمیر کے برابر میں کھڑی ہوئی

ج..جی آغا جان....اسکی آواز میں ڈر واضح تھا

بیٹا ہمیں یقین ہے آپ اس فیلڈ میں آنے کے باوجود اپنی روایات اور ہماری خاندانی قدریں نہیں بھولیں گی اور اپنی حدوں کا خیال رکھیں گی ویسے ہی جیسے ازمیر رکھتے ہیں اور یہ بھی کہ آپ ہمارا بھروسہ کبھی نہیں توڑیں گی......انور شاہ کے کہنے پر وہ فوراً ان کے سینے سے لگی

آغا جان میں کبھی بھی آپ کو اور کسی کو بھی مایوس نہیں کروں گی......حمائل کے کہنے پر انھوں نے اسے خود سے الگ کیا پھر اپنے ساتھ ہی کھڑا کر لیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازمیر بیٹا ہم نے ان دونوں کے کہنے پر اور صرف آپ کے اس انڈسٹری میں ہونے کی وجہ سے یہ اجازت دی ہے ہمیں امید ہے آپ ہماری بیٹی کا بھی خیال کریں گے کینڈا میں.........اغا جان کے مان سے کہنے پر ازمیر نے انکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا

آغا جان آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا.....ازمیر کے کہنے پر انھوں نے ازمیر کا کندھا تھپتھپایا اور اندر چلے گئے

پارٹنر کیسے کیا تم نے...حمائل نے حیرت سے پوچھا

سمپل تھا یار ویسے سچ بتاوں تو میں نے اور جہان نے نہیں بلکہ سب ازمیر نے کیا ہے.....احد کے کہنے پر حمائل نے پہلے ازمیر پھر احد کو دیکھا

یار ازمیر نے دادجی سے بات کی تھی رات کو اس بارے میں انھیں منایا تھا اور پھر داد جی نے آغا جان کو منایا اور پھر صبح رہی سہی کسر ہم دونوں نے پوری کر دی.......احد نے بتایا تو حمائل واقعی امپریس ہوئی

You all are great!!!

حمائل نے ان تینوں کو سراہا

اچھا وہاں کیا بنا فون پر تو سہی سے بتایا ہی نہیں تم نے.. جہان کے پوچھنے پر حمائل نے اسے شروع سے لے کر آخر تک ساری کیفیت بتائی اور ساتھ ساتھ سب کچھ ازمیر تو کب کا اجازت لے کر جا چکا تھا اور وہ بس ان دونوں سے مسلسل باتیں ہی کیے جا رہی تھی .....

ازمیر گھر پہنچا تو سامنے ہی لان میں یاثر خان اخبار پڑھ رہے تھے وہ ان کے پاس گیا پھر سلام کرنے کے بعد ادھر ہی بیٹھ گیا

کیا بنا حمائل کا؟ ان کے پوچھنے پر اسنے شروع سے اخر تک ساری بات انھیں بتائی

ہم مطلب اب ہمارے جگری دوست نے تمھیں بہت بڑی ذمے داری دے دی ہے... پوری کر سکو گے... دادجی کا انداز کافی نارمل تھا

جی انشاءاللہ پوری کوشش کروں گا باقی وہ اپنا کیریئر تو خود ہی بنائے گی ہاں حفاظت کا وعدہ کر سکتا ہوں.....ازمیر کے کہنے پر انھوں نے اسکا کندھا تھپتھپایا

کب جانا ہے؟ انھوں نے چائے کا کپ لبوں سے لگاتے پوچھا

آج جمعہ ہے تو اتوار کو جانا ہے.....ازمیر کے بتانے پر انھوں نے اثبات میں سر ہلایا

اور واپسی....ایک اور سوال ہوا

منگل کو کیونکہ اس کے بعد ایک اور کنسرٹ ہے منگل کو دوپہر کو تو اس کے بعد شام کی فلائٹ سے واپس....وہ ایسے سوالوں کا عادی تھا ہر بار اسکے جانے سے پہلے انکوائری ہوتی تھی

اور حمائل...انھوں نے گھونٹ بھرتے پوچھا

میرے ساتھ ہی....فوراً جواب آیا

صحیح ہے پہلے آنے کا اسکا پلان بنے بھی تو نہ آنے دینا اپنے ساتھ ہی لانا.....اور ہاں مجھے انور کی طرف سے حمائل کو لے کر کوئی شکایت نہیں ملنی چاہیے..انکے کہنے پر ازمیر نے انکھیں گھمائیں وہ یہ بات کتنی بار سن چکا تھا مگر پھر بھی اس نے انھیں اعتماد میں لیا

جی دادجی آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا.....اس کے کہنے پر یاثر خان کپ رکھتے اپنے کمرے کو چل دیے ازمیر نے انکے جانے کے بعد اپنا کپ اٹھایا جو ملازم ابھی ابھی رکھ کر گیا تھا

احد سے حمائل کا نمبر لے لینا چاہیے تھا...وہ خود سے ہم کلام ہوا

بلکہ ابھی لے لیتا ہوں....اسنے احد کا نمبر ڈائل کیا تو اسنے بھی پہلی بیل پر کال اٹھا لی

جی ازمیر...اس نے دریافت کیا

بزی تو نہیں تھے....ازمیر نے کچھ بھی کہنے سے پہلے پوچھا

نہیں نہیں آپ بتاو کیا کام تھا...احد کا انداز بے تکلف تھا

یار وہ ایکچولی مجھے نہ حمائل کا نمبر چاہیے تھا مجھے اسے فلائٹ ڈیٹیلز اور ساتھ ہی کنسرٹ کے بارے میں دو تین اہم باتیں بتانی ہیں.....ازمیر نے سنبھل کر بات کی

ہاں شیور میں آپ کو ابھی سینڈ کرتا ہوں...احد نے کہتے کال کاٹی اور پھر حمائل کا نمبر اسے ایس ایم ایس کیا

اس نے نمبر ملتے ہی پہلے حمائل. کو کال کرنے کا سوچا مگر پھر اپنا ارادہ ترک کرتے اسکے لیے ایک میسج چھوڑ دیا

It's Azmir Yaqoob...I get your no. From ahad.... I have some details to tell to call me when you are free...😶

ساتھ اسنے ایموجی میں بلینک فیس بنایا

حمائل اس وقت عفہ کے ساتھ ناشتے میں مصروف تھی اور فون اسکا کمرے میں تھا

وہ ناشتے کے بعد اوپر آئی تو اسے ایک انجان نمبر سے میسج دیکھ کر حیرت ہوئی مگر پھر شروع میں ہی نام پڑھ کر اسنے سب سے پہلے ازمیر کا نمبر سیو کیا پھر ٹیرس میں آکر اسے کال ملائی

تیسری بیل پر کال اٹھائی گئی

السلام علیکم!.....حمائل نے بات کی شروعات کی

جی حمائل میں منہل بول رہی ہوں جسٹ آ سیکنڈ ابھی دیتی ہوں ازمیر کو فون وہ دراصل میں نے اسکا فون لیا تھا.......منہل پوچھے بغیر ہی وضاحت کر رہی تھی

ازمیر حمائل کے کال ہے....منہل نے اسے فون پکڑاتے بتایا تو اسنے اثبات میں سر ہلاتے فون کان سے لگایا

جی حمائل.....ازمیر نے پوچھا

وہ آپ کا میسج آیا تھا آپ نے کچھ بتانا تھا مجھے؟؟حمائل نے کال کی وجہ بتائی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اووہاں سوری ہاں وہ میں نے بتانا تھا کے آپ کے ڈوکیو منٹس میں نے انھیں دے دیے تھے سارا ویزہ اور ٹکٹ کا انتظام ہو گیا ہے آپ کی ٹکٹس میرے پاس ہیں میں کل اگر اس طرف ایا تو دیتا جاوں گا ورنہ سنڈے کو ائیر پورٹ پر دے دوں گا اور ہاں آپ کو کل تک اپنے ساری پیکنگ کرنی ہے ہماری کل رات کو 9 بجے کی فلائٹ ہے صبح 9 بجے ہم وہاں پہنچیں گے اور پھر کانسرٹ شام کو 7 بجے ہے اس کے بعد منڈے کو ہم فری ہیں اور منگل کو دوپہر 3 بجے ایک کانسرٹ ہے اسکے بعد شام کو 8 بجے ہماری فلائٹ ہے واپسی کی انڈرسٹینڈ........ازمیر نی ایک.ہی سانس میں اسے سارا کا سارا شیڈیول بتا دیا تھا

جی میں سب سمجھ گئی... حمائل نے اس کے پوچھنے پر بس اتنا ہی کہا

چلو ٹھیک ہے ٹیک کئیر اللہ حافظ !! ازمیر نے فون بند کیا تو منہل ابھی بھی وہی کھڑی تھی

یار حمائل کیسے جائے گی اکیلی وہ تو کبھی پہلے نہیں گئی.....منہل کا سوال جائز تھا

وہ اکیلی تو نہیں میں بھی ساتھ جا رہا ہوں....ازمیر کے کہنے پر اس نے سمجھنے کے انداز میں سر ہلایا

اسے تنگ نہ کرنا.... منہل کے کہنے پر ازمیر کی برداشت ختم ہوئی

یار میں تم سب کو کیا لڑکیاں چھیڑنے والا لگتا ہوں یا میں ہر وقت لڑکیوں کو تنگ کرتا ہوا پایا جاتا ہوں بتا ہی دو مجھے حد ہے ہر کوئی بس یہی بولے جا رہا ہے......ازمیر نے اپنا سارا غصہ اس پر نکالا تو وہ بھی اسکو قمر پر ایک مکہ رسید کرتی وہاں سے نکل گئ

کوئی یہ سب دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ میں اس لڑکی سے چار سال بڑا ہوں....اس نے خود کلامی کی

بھائی اس گھر میں کسی کی عزت نہیں ہوتی سوائے ہمارے بڑوں کے.... پیچھے سے ہادی نے دہائی دی

ہمم یہ تو ہے چلو چھوڑو تم آج گئے نہیں آفس ؟؟ازمیر نے اس سے پوچھا وہ تو 9 بجے تک لازمی آفس چلا جاتا تھا

ہاتھ سٹ...ہادی نے اسکے سامنے اپنی ہتھیلی کی ازمیر نے اس پر ہاتھ مارا تو ہادی نے قہقہا لگایا

میں نے امان زمان کو کہا مجھے بخار ہے انھوں نے کہا تو نہ آ تو میں نہیں گیا....ہادی کی سن

کر اسکا منہ کھل گیا

بے شرم آدمی کچھ شرم کر لے...ازمیر نے اسے شرم دلانا چاہی

چھوڑ وہ کر کے میں نے کون سا تیر مار لینا ہے...ہادی کون سا کسی کی سننے والا تھا

کہاں جا رہا ہے...ازمیر نے اسے جاتے دیکھ پوچھا

غریب بندہ ہوں اس گھر میں لوگوں سے مانگ کر کھانا پڑتا ہے آپ کی فرشتہ صفت بہن سے ناشتے کی درخواست کرنے جا رہا ہوں....ہادی کی بات پر ازمیر سمیت کچن میں کھڑی منہل کا قہقہا چھوٹا جو ہادی نے صاف سنا تھا

....

😋😋.......ہفتے کی رات

حمائل ابھی تک شاہ منشن میں ہی تھی اس کی ساری پیکنگ ملیحہ جا کر کرائیں تھیں اور اب وہ جانے کے لیے تیار سب سے مل رہی تھی کزنز تو سب ہی خوش تھے مگر سب بڑوں کو اسکے کافی فکر ہو رہی تھی ازمیر پر ان سب کو بھروسہ تھا مگر پھر بھی ایک ڈر تھا جو ان سب کے دل میں تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب سے آخر میں آغا جان سے ملنے اور ان سب سے ڈھیروں دعائیں لینے کے بعد 7 بجے احد اور جہان کے ساتھ گھر سے نکلی تھی اور اگلے پندرہ منٹ میں وہ لوگ ائیر پورٹ تھے ازمیر سے وہ مسلسل کانٹیکٹ میں تھے وہ بھی ائیر پورٹ کے باہر انہیں کے انتظار میں تھا انکے آنے پر وہ لوگ سامان لے کر اندر گئے اگلے بیس منٹ میں انکی بورڈنگ تھی وہ مسلسل اپنے ہاتھ اپس میں رگڑ رہی تھی

حمائل کیا ہو گیا ہے..احد نے اسکو مسلسل بے چین دیکھ کر پوچھا

مجھے پلین کے سفر سے ڈر لگتا ہی اوپر سے ایسے پتہ نہیں سیٹ کس کے ساتھ ہے مجھے قسم سے بہت ڈر لگ رہا ہے....حمائل نے احد سے اپنی بے چینے کا ذکر کیا تو اس نے ازمیر کو بلایا جواب سامان رکھ کر فارغ ہو چکا تھا اور جہان سے باتوں میں لگا تھا

یار حمائل کی سیٹ کونسی ہے؟احد کو سوال پر ازمیر اسکی پریشانی سمجھ چکا تھا

ٹینشن نہ لو یار میرے ساتھ والی سیٹ ہے اور ونڈو سائیڈ پر بھی نہیں ہے....ازمیر نے اسے تسلی دی تو حمائل کو بھی سکھ کا سانس آیا

تھینکس یار!احد نے شکریہ ادا کیا تو وہ مسکرایا

تم جانتے ہو جتنی انسٹرکشنز مجھے حمائل کو لے کر گھر والوں سے ملی ہیں نہ اتنی مجھے اپنے پہلی فلائٹ پر بھی نہیں ملی تھیں اس کا خیال رکھنا بچی کو ڈر نہ لگے تنگ نہ کرنا اور بھی بہت کچھ اسی لیے خاص سیٹ بک کروائی تھی کہ کہیں میری کلاس ہی نہ ہو جائے کے اسکی سیٹ کسی اور کے ساتھ کیوں کروائی ہے......ازمیر کی بات پر وہ تینوں ہنس پڑے تھے ازمیر خود بھی ہنسنے لگا

انکی بورڈنگ کا ٹائم ہوا تو احد حمائل کی طرف مڑا

اپنا بہت خیال رکھنا ڈرنا نہ میں سب کچھ تم سے کہہ رہا ہوں کیونکہ ازمیر کو پہلے ہی بہت انسٹرکشنز مل چکی ہیں....احد نے مزاحیہ انداز میں کہا تو وہ مسکرایا

فکر نہ کرو پورا پورا دھیان رکھوں گا اسکا ایسے جیسے کوئی ماں اپنے بچے کا رکھتی ہے....ازمیر نے بھی آگے سے مزاق کیا تو احد اسکے بغل گیر ہوا

وہ بھی دونوں سے ملتی ازمیر کے ساتھ بورڈنگ کے لیے چلی گئی آگے انکا سٹے ویٹنگ روم میں تھا اس دوران ازمیر تو ایل ای ڈی پر چلنے والا میچ دیکھنے لگا جبکہ حمائل اپنے فون پر اپنے سونگ لسٹ کھنگال رہی تھی

انکی فلائٹ کا ٹائم ہوا تو وہ دونوں اٹھے

اسکے سارے سامان کی ذمہ داری ازمیر کی تھی اس نے سامان رکھوایا پھر حمائل کو لیے اس نے اپنی سیٹس سمبھالی

پلین کے ٹیک آف کا ٹائم آیا تو حمائل کی تو سانسیں اٹک گئیں تھیں وہ تو بس اللہ کا ہی نام لیے جا رہی تھی کوئی اور ہوتا تو اس کا ہاتھ ہی پکڑ لیتی مگر اس طرح ازمیر کا ہاتھ پکڑنا اخلاق سے گری ہوئی حرکت تھی اسی لیے اسنے دونوں سائیڈز سے سیٹ کو کس کے پکڑ لیا جانتی تھی اس سے زیادہ فرق نہیں پڑنے والا مگر پھر بھی شاید وہ اپنے آپ پر تھوڑا سا کنٹرول پاتی

ازمیر نے اسکا ڈرنا محسوس کیا تو فوراً وہ اپنا رخ اسکی طرف کر کے بیٹھا

حمائل ایک کام ہے...ازمیر نے اسے مخاطب کیا تو اس نے اپنی انکھیں کھولیں

کیا کام....اس کی دبی سی آواز نکلی

ابھی آپ یہی پر میرے سامنے تھوڑی سی پریکٹیس کرو....ازمیر کی فرمائش پر اسنے مڑ کر بیٹھے پیسنجرز کو دیکھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان سب کے سامنے... حمائل مے احتجاج کیا

ہاں وہاں بھی تو اتنے کراوڈ کے سامنے گانا ہے جلدی کرو گاؤ... ازمیر کے کہنے پر اسنے دوبارہ پیچھے دیکھا اسے اس وقت ازمیر کی عقل پر شعبہ ہوا

چلو نہ... ازمیر نے زور دیا تو اسنے بیچارگی سے اسے دیکھا

چلو چلو شاباش!! ازمیر کے دوبارہ کہنے پر اسنے گانا شروع کیا

"کیندے نے کے لمبیاں نے راہواں عشق دیاں"

"لوکی کیندے لمیاں نے روہواں عشق دیاں"

"کی دساں کی بات سناواں عشق دیاں اوکھے""پیندے سر دہواواں عشق دیاں"

"جاں نہ چھڈن ویکھ وفاواں عشق دیاں"

ازمیر نے کچھ دیر بعد اسکور کنے کا کہا تو اس نے سکون کا سانس کیا

اب سکون سے بیٹھ جاو پلین ٹیک آف ہو گیا ہے..... ازمیر کے کہنے پر اسنے ونڈو سے باہر جھانکا تو وہ سچ میں اب ہوا میں تھے

اووتھینک یو...حمائل کو جب سب سمجھ ایا تو اسنے فوراً شکریہ ادا کیا

ازمیر نے بس اسکا دھیان بھٹکایا تھا جس میں وہ پوری طرح کامیاب بھی ہوا تھا

باقی سارا وقت یا تو وہ سوتی آئی تھی یا اگر اٹھ جاتی تو ہیڈ فونز لگا لیتی

ازمیر بھی کچھ وقت سویا تھا اور باقی وقت اخبار وغیرہ پڑھتا تھا

انکی فلائٹ پورے ٹائم پر پہنچی اور وہ لوگ 11 بجے تک ہوٹل پہنچ چکے تھے حمائل کا کمرہ ازمیر کے کمرے کے بلکل ساتھ تھا اسنے حمائل کا سامان کمرے میں رکھا اور پھر اسکو ساری ہدایات دیتا اپنے روم میں چلا گیا اس کے جاتے ہی حمائل لیٹی اور سو گئ

ازمیر بھی آرام کے غرض سے کچھ دیر لیٹ گیا شام کو انھیں کانسرٹ پر جانا تھا جس کے لیے فریش ہونا لازمی تھا..........

حمائل کی نیند کسی شور سے کھلی اور وہ شور اور کسی کا نہیں بلکہ دروازے کا تھا وہ انکھیں ملتی اٹھی تو احساس ہوا کہ گھر پر نہیں ہے ایک نظر اسنے گھڑی پر ڈالی جو اب 4 بجا رہی تھی اسے اندازہ تھا کہ وہ زیادہ دیر سو گئی ہے اسنے فوراً پاس پڑا ڈوپٹہ گلے میں ڈالا اور اٹھ

......کر دروازہ کھولا

سامنے ازمیر کھڑا اپنی رسٹ واچ پر ٹائم دیکھ رہا تھا

اووو شکر دروازہ کھولا کتنا سوتی ہو آپ ،اچھا چھوڑو چلو نیچے لوبی میں جاکر لنچ کرتے ہیں اسکے بعد کانسرٹ کے لیے تیار ہونا ہے ہری اپ....ازمیر اسے کہتا خود اپنے روم کی طرف چلا گیا

اگلے دس منٹ بعد اسکے روم کا ڈور ناک ہوا تو وہ اٹھ کر آیا سامنے حمائل تیار کھڑی تھی اسنے حجاب لے رکھا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ابھی ابھی شاور لے کر آئی تھی اور اب اپنے نم بالوں کو چھپا رہی تھی

چلیں.....حمائل نے ازمیر کو کچھ سوچتے دیکھ کہا تو وہ اپنا لیپ ٹاپ آف کرتا اسکے آگے گیا وہ لوگ لابی میں پہنچے تو سامنے ہی ایک چھوٹی سی ٹیبل پر لنچ ریڈی تھا

ہم اپنے روم میں نہیں کھا سکتے کیا....حمائل نے اسکے پیچھے کھڑے سوال کیا آس پاس کافی لوگ تھے وہ بھی کھانے میں ئی مصروف تھے وہ لابی کم کوئی ریسٹورینٹ زیادہ لگ رہا تھا

کھا سکتے تھے مگر کانسرٹ مینیجر نے ہمارے ساتھ منچ کرنا ہے تو اب اسے تو کمرے میں نہیں نہ لے کر جا سکتے...ازمیر نے اسے نیچے آنے کی وجہ بتائی

اوکے....حمائل نے مختصر جواب دیا اور اسکے پیچھے چل دی جو ایک ٹیبل کی طرف جا رہا تھا جہاں ایک آدمی بیٹھا تھا ازمیر کی بات سے اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ ہی مینیجر ہے......

لنچ میں کافی ائیٹمز تھیں جن میں چکن روسٹ، چائینیز،اور فرائیڈ لیگ پیسیس تھے

بھوک تو حمائل کو ویسے ہی لگی تھی اوپر سے اتنا لزیز کھانا اسنے ازمیر کے ڈالنے کے بعد اپنی پلیٹ میں روسٹ کا تھوڑا سا پیس ڈالا اور ایک لیگ پیس اسکے بعد اس نے چائینیز ٹیسٹ کیا لنچ کے دوران ازمیر ان سے سیٹینگ کے حوالے سے ہی ڈیسکیشن کر رہا تھا جبکہ حمائل خاموشی سے کھا رہی تھی

اچھا چلو صحیح ہے ایسے ہی کرتے ہیں.... مینیجر احمد نے اسکی بات سے ایگری کیا

اچھا کافی یا چائے...انھوں نے ویٹر کو ڈیشیز اٹھاتے دیکھ ازمیر سے پوچھا

کافی...ازمیر نے فوری جواب دیا تو انھوں نے حمائل کی طرف دیکھا

ان کی بھی....ابھی حمائل کنفیوز ہوتی اس سے پہلے ہی ازمیر نے اسکی مشکل حل کی

کافی کے ساتھ کچھ پیسٹریز تھیں اور ساتھ کچھ بیکری بسکٹس

حمائل نے صرف پیسٹری کا ایک پیس لیا اور ساتھ کافی پی

کافی کے بعد وہ دونوں اٹھے تو حمائل بھی انکے پیچھے اٹھی

اچھا مس حمائل آپ کے لیے بیوٹیشن آگئی ہے میں ان کو آپ کے روم میں بھجوا دیتا ہوں.....احمد نے ڈائیریکٹ حمائل کو مخاطب کیا مگر اسکی بات حمائل کو زیادہ نہ بھائی تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں خود تیار ہو جاوں گی....اسنے مینیجر کے بجائے اہستہ آواز میں ازمیر سے کہا تو اسنے نفی میں سر ہلایا

آپ بھیج دیں یہ ریڈی ہیں....ازمیر نے انہیں جواب دیتے حمائل کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا

میں نے کہا تو تھا کہ میں خود ہو جاوں گی...حمائل نے اسکے لفٹ میں انٹر ہوتے احتجاج کیا

لیکن انہیں اپنے حساب سے تیار کرنا ہوتا ہے کہ سن لائٹ ہے تو کیا ٹون ہونا چاہیئے نائٹ کانسرٹ ہے تو کیسا ہونا چاہیے انکے اپنے لاجکس ہیں......ازمیر نے اسے کافی تحمل سے سمجھایا جس پر اسنے کوئی ریکشن نہ دیا

ابھی وہ اپنے روم میں آ کر بیٹھی ہی تھی کہ پھر ایک بار ڈور ناک ہوا

کون ہے.....حمائل کہتی دروازے کی طرف بڑھی

Mam I am a beautician....

وہ ایک کم عمر خوبصورت لڑکی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آجائیں....حمائل نے سائیڈ پر ہوتے اسے آنے کی جگہ دی

آپ یہاں آجائیں.....اس لڑکی نے ڈریسنگ سٹول کے طرف اشارہ کیا تو حمائل اس پر آ کر بیٹھ گئی حجاب وہ کمرے میں آتے ساتھ کھول چکی تھی اور اب اسکا ارادہ بال ڈرائی کرنے کا تھا

میں زرا اپنے بال ڈرائے کرلوں پھر آپ کر لیجیے گا.....حمائل نے ڈرائیر ڈرار میں سے نکالتے کہا تو اس لڑکی نے حمائل کے ہاتھ سے ڈرائیر لیا

میم یہ سب میں خود کروں گی آپ فکر نہ کریں......اسکے کہنے پر حمائل نے ڈرائیر بند کیا

میک اپ پلیز لائیٹ رکھیے گا......ابھی وہ سٹارٹ کرتی اس سے پہلے حمائل نے اسے ٹوکا

نہیں مجھے جو آرڈرز ہیں میں نے وہی کرنا ہے سوری میں آپ کی کوئی ایک بھی انسٹرکشن فولو نہیں کر سکتی......اس نے معذرت کی

It's not fair .....

حمائل بڑبڑائی تو وہ لڑکی مسکرا دی

5 تو پہلے ہی بج چکے تھے وہ لڑکی اپنا کام کر کے ساڑھے پانچ تک فارغ ہو چکی تھی

میک اپ تھیم اسنے میٹ رکھا تھا جبکہ بال بلوڈرائیر کر دیے گئے تھے بیچ میں سے ایک دو لٹیں ٹیمپوریری ہائی لائٹ کی گئی تھیں

یہ آپ نے کیا کیا ہے میرے بالوں کے ساتھ......حمائل نے جیسے ہی شیشے میں دیکھا اسکی نظر اپنے بالوں پر گئی جو بہت الگ لگ رہے تھے اسکے بلیک بال بیچ میں سے ایک دو

لٹیں مہرون کی گئیں تھیں جو اسکی دودھیا رنگت پر بہت جچ رہی تھیں

میم یہ ٹیمپوریری ہے دھل کر ختم ہو جائے گا....اس لڑکی نے فوراً حمائل کو بتایا مبادہ غصہ کرنا نہ شروع ہو جائے

پکا.....حمائل نے معصوم شکل بنا کر اس سے تصدیق چاہی

جی.......حمائل کے اتنی بیچاری شکل دیکھ کر اسکی ہنسی نکلی جو وہ کنٹرول کر گئی

اب آپ یہ ڈریس چینج کر لیں یہ رہا آپ کا ڈریس.....اسنے اپنے بیگ میں سے ایک ڈریس نکال کر حمائل کو تھمایا

اچھا......حمائل اسے لیتی ڈریسنگ روم میں گھس گئی

واپس آئی تو وہ اس ڈریس میں قید تھی

وہ اس وقت جینز پہنے تھی جس کے اوپر شارٹ وائٹ سٹائلش فراک تھا فراک اتنا شارٹ تھا کہ گھٹنوں کو چھو بھی نہیں رہا تھا یہ نہیں تھا کہ وہ سٹائلش کپڑے نہیں پہنتی تھی مگر یہ فراک کچھ زیادہ ہی شارٹ تھا وہ بمشکل اسکی تھائیز کور کر رہا تھا

یہ میرے سائیز سے چھوٹا ہے.....حمائل نے وہ نیٹ کا فراک کچھ نیچے کھینچتے کہا تو وہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لڑکی مسکرائی میم یہ ایسے ہی ہے شارٹ اور یہ آپ کا سائیز ہی ہے......اس لڑکی نے ایک بار پھر اا کے بال سیٹ کیے

مگر اسکا سٹالر کدھر ہے....حمائل نے ادھر ادھر نظر دوڑائی

میم اس کے ساتھ کوئی سٹالر نہیں ہے.....اس لڑکی نے اسے بتایا تو حمائل نے اسے گھور کر دیکھا

تو کیا میں سٹالر کے بغیر باہر جاوں گی....حمائل کے سوال کرنے پر اسنے اثبات میں سر ہلایا

جی نہیں آپ یہیں رکو زرا....حمائل اسے کہتی اپنے ہینڈ بیگ کی طرف گئی اور پھر اس میں سے ایک وائٹ سٹالر بکالا جو وہ اپنے ایک سوٹ کے ساتھ لائی تھی

پھر اسے مفلر کی طرح اپنے گلے میں لپیٹا

چلو اب صحیح ہے.....حمائل اسکے سامنے واپس سٹول پر بیٹھتی پر اطمینان سی بولی

میم لیکن آپ یہ نہیں لے سکتیں.....اس نے احتجاج کیا

کیوں آپ کو کیا مسلہ ہے......حمائل اسکے اوپر بگڑی تو وہ خاموش ہو گئی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سر کا روم نمبر کیا ہے....اس نے کچھ سوچتے پوچھا تو حمائل نے اسے روم کا بتایا

وہ لڑکی روم سے باہر گئی تو حمائل نے اپنے آپ کو غور سے شیشے میں دیکھا میک آپ کچھ آوور تھا مگر قابل قبول تھا

وہ پانچ منٹ بعد واپس آئی تو ازمیر اسکے ساتھ تھا

جی کیا پروبلم ہے....ازمیر نے اسکے ساتھ اتے پوچھا

سر میم ضد کر رہی ہیں کہ وہ سٹالر کے بغیر نہیں جائیں گی لیکن سر نے اسکے ساتھ کوئی سٹالر نہیں دیا تو آپ بتائیں میم یہ کیسے لے سکتی ہیں....اس لڑکی نے اپنا مسلہ بیان کیا تو ازمیر نے حمائل کی طرف دیکاھ جو اس لڑکی کو گھور رہی تھی

میں اسکے بغیر نہیں جاوں گی.....حمائل نے جب ازمیر کو اسے دیکھتا پایا تو فوراً بولی

اچھا آپ کا باقی ہو گیا ہے....ازمیر نے اس لڑکی سے پوچھا

جی.....اسنے اثبات میں سر ہلایا

تو آپ جائیں میں خود بات کر لوں گا.......ازمیر نے اسے جانے کو کہا تو اسنے اپنا سارا سامان بیگ میں ڈالا اور باہر نکل گئی

میں نہیں اتاروں گی.....ازمیر نے پھر حمائل کی طرف دیکھا تو اسنے فوراً انکار کیا

میں نے کب کہا ہے کہ اتاریں میں مینیجر سے بات کرلوں گا آپ کو بس اپنا فون ساتھ لینا ہے وہ لو اور چلو ہم پہلے ہی لیٹ ہیں........ازمیر نے باہر نکلتے اسے ہدایات دیں تو وہ اپنا فون پرس میں ڈالتی جو اس سوٹ کے ساتھ تھا باہر گئی اپنا روم لاک کیا اسکی کیز اسنے پرس میں ڈالیں.اور ازمیر کے پیچھے چل دی

وہ لفٹ میں آئی تو ازمیر کسی سے فون پر بات کررہا تھا اسنے فون آف کیا تو تب تک وہ گراونڈ فلور پر پہنچ چکے تھے

وہ وہاں سے نکلے پھر ہوٹل سے باہر نکل گئے سامنے ہی ایک کار انکے انتظار میں کھڑی تھی ازمیر نے پہلے بیک ڈور حمائل کے لیے کھولا پھر اپنی سائیڈ پر آکر بیٹھا آگے صرف ڈرائیور تھا

وہ میں گھر کال کرلوں اگر پہنچنے میں ٹائم ہے تو...حمائل نے اسکو فون میں گم دیکھ کر پوچھا

ہمم کرلیں.....اسنے ایک نظر حمائل کو دیکھ کر جواب دیا پھر اپنے کام میں لگ گیا

حمائل نے پہلی فرصت میں احد کا نمبر ملایا جو پہلی بیل پر اٹھالیا گیا

کیا حال ہے ؟....احد نے پہلے اسکا حال پوچھا

میں ٹھیک ہوں گھر پر سارے کیسے ہیں.....حمائل نے جواب دیتے سب کی خیریت دریافت کی

سب ٹھیک ہیں کانسرٹ کب ہے.....احد نے جواب دیتے اس سے کانسرٹ کا پوچھا

ابھی بس ادھے گھنٹے میں ہے ہم بس پہنچنے والے ہیں....حمائل نے بتایا تو اسنے حمائل کو بیسٹ آف لک کہتی فون آف کیا حمائل بھی پہنچنے لگی تھی اور احد بھی میٹنگ میں تھا

وپ پہنچے تو از میر پہلے خود اترا پھر آکر حمائل کی سائیڈ کا ڈور کھولا

وہ لوگ اندر سیٹ پر پہنچے تو وہاں سب سے پہلے انکا استقبال ڈائیریکٹر نے کیا

اس سے ملتے وہ لوگ مینیجر کے پاس گئے ابھی وہ لوگ وہی پر تھے کہ ڈزائیز نے حمائل کو روکا

ڈئیر اسکے ساتھ کوئی سٹالر نہیں تھا....اسنے اسکے سٹالر کی طرف اشارہ کیا

میں اسکے بغیر کانسرٹ نہیں کروں گی....حمائل نے بنا کسی ڈر کے سیدھا جواب دیا

لیکن...ابھی وہ کچھ بولتی اس سے پہلے ازمیر نے مینیجر کو مخاطب کیا

وہ سٹالر کے بغیر نہیں کریں گی کانسرٹ آپ کو کروانا ہے تو بتائیں ابھی تک ہم نے پیمنٹ نہیں لی.........ازمیر نے جو بات کی تھی وہ سن کر مینیجر نے فورا گارڈز کو منع کیا اگر آج کا مسرٹ نہ ہوتا تو لوس کے ساتھ ساتھ اسکی عزت بھی جاتی کانسرٹ کا ٹائم آیا تو حمائل گھبرانے لگی

Listen

صرف ایک پل کے لیے ٹینشن ہوگی اسکے بعد کچھ نہیں ہوگا ایزی ہو جاؤ گی

اوکے...ازمیر نے اسکی ہمت بڑھائی

ہمممم...اسنے اپنا سانس برابر کرتے تحمل سے جواب دیا

چلیں اب.....اسنے سٹیج کی طرف اشارہ کیا جہاں سے بے انتہا شور آرہا تھا اوڈینس ساری بے صبری سے نیو سنگر کا انتظار کر رہی تھی جس کا ابھی تک انھیں نام بھی نہ پتا تھا وہ لوگ ابھی بیک سٹیج پر تھے

وہ ازمیر کے برابر چلتی سٹیج پر گئی تو شور میں مذید اضافہ ہو گیا ہر طرف سے آوازیں آ

رہی تھی کوئی ازمیر کا نام چلا رہا تھا تو کوئی سیکریٹ سنگر کا اسکو ابھی تک ادھر پوسٹر پر سیکریٹ سنگر کے نام سے انٹروڈیوس کیا گیا تھا

انکا ارادہ تھا کہ منگل والے کانسرٹ پر اسکا نام ڈسکلوز کیا جائے

انکے لیے وہاں مائیکز کے آگے دو سیٹز تھیں جو ایم دوسرے کے ساتھ سٹیج کے مڈ میں رکھی گئیں تھیں ازمیران کر طرف گیا تو حمائل بھی اسکے ہم قدم ہوئی ازمیر نے پہلے ان میں سی ایک چیئر کی طرف اشارہ کیا تو حمائل اس پر بیٹھ گئی اسکی اس حرکت پر ایک بار پھر زبردست ہوٹنگ ہوئی اسکے بعد اسنے اپنی جگہ سنبھالی

انکے کانسرٹ کا سین کچھ اس طرح تھا کہ پہلے حمائل کو ایک گانے کا تھوڑا سا پارٹ گانا تھا پھر ازمیر کو پھر ایک اور سونگ تھا جس پر ان دونوں کو ساتھ سنگنگ کرنی تھی

میوزک بجنا سٹارٹ ہوا تو حمائل نے اپنے آپ کو کمپوز کیا اور پیچے دیکھنے لگی

"میرے چاند گزر میری کھڑکی سے تجھے ماتھے پے اپنے سجالوں میں"

حمائل نے بیچ میں میوزک کی وجہ سے بریک لی تو ازمیر نے اسکی طرف مسکرا کر دیکھا

اوڈینس کی طرف دیکھ کر گاؤ اور ساتھ سمائل کروا یکسپریشنز دو او کے.........ازمیر

نے اسے گائیڈ کیا

ازمیر کی بات سمجھتے اسنے اوپر کی طرف دیکھا پھر تھوڑا پر اعتماد ہو کر لوگوں کی طرف

دیکھا پھر اپنی نیکسٹ لائن شروع کی

"تجھے باندھ لوں اپنے زلفوں میں تجھے اپنا ربن بنا لوں میں"

"میرے چاند گزر میری کھڑکی سے تجھے ماتھے پے اپنے سجا لوں میں"

"تجھے باندھ لوں اپنے زلفوں میں تجھے اپنا ربن بنا لوں میں"

"تجھے ایسے رکھوں کبھی کھوئے نہیں"

"کسی اور کا تو کبھی ہوئے نہیں"

"تجھے پاوں تو کھو جاؤں میں"

"پھر خود کو کہیں ڈھونڈوں تجھ میں"

"تو بن جا گلی بنارس کی میں شام تلک بھٹکوں تجھ میں"

حمائل نے گانا ختم کیا تو ساتھ ہی ایک اور میوزک بجنے لگا

"ہے یہ تڑپن ہے یہ الجھن"

"کیسے جی لوں بنا تیرے"

"میری اب سب سے ہے ان بن بنتے کیوں یہ خدا میرے"

اوووووو....وووووو

یہ جو لوگ باغ ہے جنگل کی آگ ہے کیوں آگ میں"

"جلوں...ووووو......ووووو.....ووو

"یہ ناکام پیار میں خوش ہیں یہ ہار میں ان جیسا کیوں بنوں...وووو...ووو"

"راتیں دیں گی بتا نیندوں میں تیری ہی بات ہے"

"....بھولوں کیسے تجھے تو تو خیالوں میں ساتھ ہے"

"بے خیالی میں بھی تیرا ہی خیال آئے"

"کیوں بچھڑنا ہے ضروری یہ سوال ائے"

اسکا سونگ ختم ہوتے ہی ایک نیا ساونڈ پلے کیا گیا اس وقت وہ لوگ لائیو آرہے تھے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس سونگ میں سٹارٹ حمائل کا تھا جبکہ آگے اسے ازمیر نے جوائن کرنا تھا

"جیدے اُتے مر دی منڈیر منڈیا"

"مر گئی آاو وکُڑی تیری لک تے"

"سڑکاں تے فرے تیری کارلبدی"

"لبدی نی کُڑی جیڑی فیس بک تے"

"نمبر نو چھڈ جاتا دل میرا لے جا"

"لنگ جا تو اکھ میرے ول کر کے"

"گل تے جٹ نل تیری بنی پئی آئے"

"ویکھ تا سہی تو جٹا گل کر کے"

"گل تے جٹ نل تیری بنی پئی آئے"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Book|Poetry|Magazine

"ویکھ تا سہی تو جٹا گل کر کے"

وہ رکی تو آگے کی لائنز میں ازمیر کو اسے جوائن کرنا تھا ابھی اسکی اوپننگ تھی اسی لیے گانا فیمیل چوز کیا تھا مگر اب اسے اپنا پچ دینا تھا

"منڈیا میں ریٹ تیرے ہائی کرتے"

"ایک واری ویکھ کہ تاں ہس دیا کر"

"تینوں ویکھے بنادن لنگدا نہیں"

"کتھے آئے لوکیشن تے دس دیا کر"

"منڈے میرے پچھے تیرے پچھے انا میں"

"لالے زور تینوں اپنا بنو نا میں"

"کار چے بٹھا کہ تینوں گیڑا لا نا میں"

"کڑیاں نو بیٹ آئی گل کر کے"

"گل تے جتی نل تیری بنی پئی آئے"

"ویکھ تا سہی تو جٹا گل کر کے"

انھوں نے گانا ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر سارے ایکسپریشنز دے کر گایا تھا تا کہ نیچرل فیلنگ آئے یہ ڈائریکٹر کی خاص ہدایت تھی

انھوں نے گانا ختم کیا تو ایک بار پھر ساری فضا تالیوں اور ہوٹنگ کے شور سے گونج اٹھی

وہ داد وصول کرتے بیک سٹیج آئے اور پھر واپسی کے لیے نکلنے کی تیاری کی

وہ لوگ ابھی باہر ائے تو رپورٹرز کا ہجوم انکے انتظار میں تھا انکے باہر اتے ہی وہ ان پر ٹوٹ پڑا گارڈز انکے گرد گول چکر بنائے کھڑے تھے

سر بس ایک سوال میم پلیز بس ائک سوال....ان میں سے ایک فیمیل رپورٹر کافی جوش سے آگے آئی اور ریکویسٹ کی تو ازمیر نے ہاتھ اٹھایا جس کا مطلب تھا اسے سوال کرنے دیا جائے گارڈ فوراً سیدھے ہو کر کھڑے ہوئے

سر میم آئی مین سیکریٹ سنگر آپ کی کیا ہیں وائف ہیں مگر یہ بات آپ نے پہلے کبھی نہیں بتائی تھی اچانک انکا ایسے سامنے انا وہ بھی اپ کے ساتھ سپیشل سکیورٹی میں.....اس رپورٹر نے مائیک ازمیر کے اگے کیا

مگر ازمیر سے پہلے ہی حمائل بولی....ہم میریڈ نہیں ہیں

انگیجڈ ہیں.....اس مے فوراً دوسرا سوال کیا

No we are just friends and now no more

questions plz............

ازمیر نے کہتے چلنا سٹارٹ کیا تو گارڈز نے ایک بار پھر انکو کور کیا

وہ دونوں ہوٹل پہنچے تو حمائل کا تو بھوک سے برا حال تھا ویسے بھی انہیں پہنچتے پہنچتے 10 بج چکے تھے

کھانا انھوں نے روم میں آرڈر کیا ازمیر کے روم میں اسکے ساتھ کھانا کھانے کے بعد وہ اپنے روم میں اپنی کافی لے کر چلی گئی گھر والوں سے بات کرنے کے بعد وہ سونے کے لیے لیٹ گئی اور 10 سے 15 منٹ میں ہی نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی................

ویسے بھی کل وہ لوگ فری تھے مگر ازمیر کل کے لیے سب کچھ پلین کر چکا تھا

صبح حمائل کی انکھ الارم کے مسلسل شور سے کھلی اسنے اٹھتے ساتھ پہلے اس آفت کر بند کیا پھر ایک نظر گھڑی پر ڈالی ابھی صرف 11 ہی بجے تھے یہ دیکھ کر اسے تسلی ہوئی کہ وہ اور سو سکتی تھی ابھی وہ سونے کی نیت سے لیٹی ہی تھی کہ اسکا فون بجا اسنے پھر اٹھتے

فون دیکھا تو از میر کی کال تھی اسنے ایک سیکنڈ کی دیر کیے بغیر کال اٹینڈ کی

منٹ میں تیار ہو کر لابی میں آجائیں ہمیں نکلنا ہے......اسنے کہتے اسکی سنے بغیر 15 فون کاٹ دیا

آج تو کوئی کانسرٹ نہیں ہے پھر کدھر جانا ہے.... حمائل نے خود سے سوال کیا پھر اپنی سوچ جھٹکتی اٹھ کر فریش ہونے گئی اگلے پانچ منٹ میں وہ چینج کر کے آچکی تھی اور اب اپنے بالوں کو پونی میں قید کر رہی تھی

اسنے بال بنانے کے بعد اپنا فون اٹھایا تو یاد آیا رات کو گھر کال کی تھی مگر مما کے علاوہ کسی سے بات ہی نہیں ہوئی تھی اور ان سے بھی بس حال ہی پوچھا تھا اس وقت وہ اتنی تھکی ہوئی تھی کہ بات بھی نہ ہو رہی تھی

آج کروں گی کال وہ خود سے کہتی اپنے گلے میں سٹالر ڈالتی باہر نکلی

لفٹ کی مدد سے نیچے گئی تو از میر کارنر والی ٹیبل پر بیٹھا تھا

اسنے ٹیبل پر پہنچتے سلام کیا تو از میر نے اسکا جواب دیا اور اسے بیٹھنے کا کہا

ابھی ناشتہ نہیں آیا تھا اور از میر اپنی فون پر کسی کو ٹیکسٹ کر رہا تھا

آج کہاں جانا ہے......حمائل نے کچھ سوچ کر سوال کیا تو اسنے سر اٹھا کر حمائل کی طرف دیکھا

آج ہم نے ایسے ہی گھومنے پھرنے....ازمیر نے جواب دیتے اسکے ایکسپریشنز دیکھے جو حیرانی لیت تھے

ویسے آپ نے ایک بات پوچھوں........حمائل نے کچھ سنبھل کر سوال کیا

جی.....ازمیر نے اپنی ایک کہنی ٹیبل پر ٹکاتے کہا

ہم اس وقت کون سے شہر میں ہیں میرا فون خراب ہو گیا ہے اسکا پتہ نہیں کیوں گوگل اوپن نہیں ہو رہا اسی لیے ابھی تک مجھے پتہ نہیں ہے.........حمائل نے پوچھتے ساتھ اپنی شرمندگی کم کرنے کو وجہ بتائی

ہم اس وقت ٹورونٹو میں ہیں......ازمیر نے بجائے اسکا مزاق اڑانے کے کافی آرام سے بتایا

اچھا...حمائل نے سر جھکاتے مختصر جواب دیا کیوں کہ اب وہ پوری توجہ سے اسکی طرف دیکھ کر اس سے بات کر رہا تھا

توآج ہم نے کون سے جگہ پر جانا ہت گھومنے...جب وہ ویسے ہی بیٹھا رہا تو حمائل نے ایک اور سوال کیا

آج ہم ٹورونٹو کی فیمس سائیٹز پر جائیں گے ان میں سے جہاں ہم نے جانا ہے وہ ہیں

Royal ontario Museum

پھر اسکے بعد ہم casa loma اسکے بعد

Cn tower جائیں گے کیونکہ وہ ٹاور کے ساتھ ساتھ ایک ریسٹورینٹ بھی ہے تو وہاں ہم شام میں ٹی ٹائم کریں گے اسکے بعد میرا پلان تھا کہ ہم نہ ٹورونٹو زو چلیں......ابھی ازمیر اسے اور بھی کچھ بتاتا اس سے پہلے اسنے ازمیر کی بات کاٹی

ہمارے پاس اتنا ٹائم ہے کہ اتنی جگہ جا سکیں کیسے جائیں گے بس ایک دن ہے اور ابھی 10:20 ہو رہے ہیں تو کیسے......حمائل کا سوال ٹھیک تھا

ہم بلکل صحیح کہا آپ نے لیکن ہم نے کونسا سارا کچھ دیکھنا ہے بس تھوڑا تھوڑا گھوم کر آ جائیں گے اچھا میں کہاں تھا ہاں زو میں........ازمیر نے اپنی بات جہاں سے چھوڑی تھی وہاں سے شروع کی مگر ایک بار پھر حمائل بیچ میں بولی ویٹر اب انہیں ناشتہ سرو کر

رہا تھا

ازمیر نے تین سینڈ وچز ساتھ کافی منگوائی تھی وہ اتنا تو نوٹ کر چکا تھا کہ حمائل کافی کم کھاتی ہے وہ خود بھی بہت کم کھاتا تھا اسی یہ انکے لیے کافی تھا

میں نے زوو نہیں جانا...... حمائل نے اسکا پروگرام خراب کیا

کیوں؟... ازمیر نے اپنی کافی کا سپ لیتے پوچھا

مجھے جانور دیکھنا اچھا نہیں لگتا اسی لیے بس زوو نہیں جانا..... حمائل نے جیسے صاف انکار کیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے نہیں جائیں گے... ازمیر نے بھی پروگرام کینسل کیا

مگر کیا ڈر لگتا ہے جانوروں سے...... ازمیر کچھ اور بولنے لگا تھا مگر جان کر اسنے حمائل کو چھیڑنے کے لیے کہا اور وہ چھڑ بھی گئی

جی نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے اویں میں مجھے بس اچھا نہیں لگتا..... حمائل کب چاہتی تھی کہ ازمیر اسکا ڈر جان لے اسی لیے ماننے سے انکار کیا

جی نہیں آپ ڈر رہی ہو..... ازمیر نے زور لگایا

جی نہیں آپ چپ کر کے ناشتہ کریں کہیں بھی نہیں جانا مجھے..... حمائل نے غصے میں اپنا سینڈ وچ اٹھاتے ہوئے کہا

Okay okay I was just kidding...sorry...

ازمیر نے معذرت کی اسے سچ میں غصہ چڑھ گیا تھا

اچھا پھر اسکے بعد نہ ہم

Art gallery

میں wynona toronto چلے جائیں گے بس پھر اسکے بعد رات کا کھانا ہم کھائیں گے اور پھر ہوٹل واپس اوکے !.... اخر میں ازمیر نے اسکی رضامندی چاہی

اوکے تو میں ریڈی ہو جاوں جا کر...... حمائل نے کافی کا خالی کپ ٹرے میں رکھتے اس سے پوچھا تو اسنے جانے کی اجازت دی

وہ فوراً اپنے روم میں آئی اور اپنا ہینڈ بیگ کھولا اس میں سے اسنے جینز کی پینٹ نکالی ساتھ اسنے اپنی بھورے رنگ کی شارٹ جرسی ٹاپ ہوڈی نکالی اسکے ساتھ اسنے اسی رنگ کا سٹالر کیا پھر اپنے لونگ شوز پہنے جو بلیک میں تھے وہ پہننے کے بعد اسنے اپنی ہائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹیل کھولی اور بال کھول کر ایک بار پھر ڈرائے کیے تا کہ فلفی لوک آجائے بال اسنے کھلے چھوڑ دیے مگر پھر کچھ عجیب لگا تو دوبارہ ہائی ٹیل کر لی

سردی زیادہ تھی اور برف باری کا امکان تھا تو اسنے اپنے ائیر کور نکالے اور ان سے اپنے کان کور کیے پھر اپنا فون اور پرس لیتی از میر کے روم کی طرف گئی اسنے باہر کھڑے ہو کر ناک کیا تو از میر نے اندر انے کی اجازت دی وہ اندر داخل ہوئی تو وہ فل بلیک بلکل تیار کھڑا اپنی رسٹ واچ باندھ رہا تھا

ریڈی؟...اسنے حمائل کی طرف مڑتے سوالیہ انداز میں پوچھا مگر اسے دیکھ کر چونکا وہ بلکل کوئی سکول گرل لگ رہی تھی جو اپنی ٹرپ کے لیے تیار کھڑی تھی

چلیں....اسکے پوچھنے پر حمائل نے بھی سوالیہ انداز اپنایا

اسکے منہ پر میک اپ کے نام پر بس ایک لپ گلوز تھا اسکا رنگ تو ویسے ہی گورا تھا اسی لیے کسی کریم کی بھی ضرورت نہیں تھی

چلو....وہ اپنا جون اپنی بلیک لیدر جیکٹ کی پاکٹ میں ڈالتا بولا

وہ دونوں نیچے آئے تو باہر گاڑی انکے انتظار میں کھڑی تھی

یہ کل والی کار تو نہیں ہے.....حمائل نے اسنے ساتھ بیٹھتے پوچھا تو اسنے نفی میں سر ہلایا

وہ ڈائیریکٹر کی طرف سے تھی یہ میں نے خود منگوائی ہے گھومنے کے لیے....ازمیر نے اسے بتایا تو اسے سمجھ ائی

ویسے آپ میک اپ نہیں کرتی ؟...ازمیر نے اس پوچھا تو اسنے کافی آرام سے نفی میں سر ہلایا

ہمم.....ازمیر نے اور کچھ بھی نہ کہا

اسکو کیسے پتہ ہمیں کہاں جانا ہے......حمائل نے نوٹس کیا ازمیر نے ابھی تک ڈرائیور کو نہیں بتایا تھا کہ انہوں نے کہاں جانا ہے

اسکی بات پر ازمیر مسکرایا

یہ ہمارا ڈرائیور ہے اسے ہمارے سارے پلان کا کل رات سے ہی پتہ تھا بس زووالا چینج ہوا ہے......ازمیر نے آخری بات پر شرارتی مسکراہٹ لیے حمائل کی طرف دیکھا تو وہ رخ موڑ گئی

ڈرویئور نے گاڑی میوزیم کے آگے روکی تو وہ پہلے خود اترا پھر حمائل کی سائیڈ کا ڈور کھولا وہ ابھی تھوڑا سا چلے تھے کہ حمائل نے غور کیا ڈرائیور انکے پیچھے آرہا ہے تو اسنے فوراً ازمیر کو مخاطب کیا

یہ تو ہمارا پیچھا کر رہا ہے... حمائل نے اسکی طرف اشارہ کرتے کہا تو ازمیر ہنس دیا

حمائل یہ اس وقت ہمارا ڈرائیور، ہمارا ٹورسٹ گائیڈ اور باڈی گارڈ سب ہے...........ازمیر نے اسے اسکے پیچھے آنے کی وجہ بتائی

وہ میوزیم کے اندر داخل ہونے کے بعد ابھی تھوڑا سا ہی گھومے تھے نہ حمائل نے ازمیر کو مخاطب کیا میں نے آپ کو کہا تھا کہ مجھے جانور نہیں دیکھنے اور آپ مجھے یہ ڈائینا سورز کے ڈھانچے دکھا رہے ہیں.....حمائل نے اپنے سامنے سجے سکیلیٹن کی طرف اشارہ کیا

اسکی بات پر ازمیر کا قہقہا گونجا

اچھ مطلب ہے کہ آپ کو مزہ نہیں آرہا ہے نہ...ازمیر نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا

نہیں میں بور ہو رہی ہوں... حمائل نے اسے فرینکلی بتایا تو اسنے وہاں سے نکلنے کا فیصلہ کیا وہاں سے وہ لوگ کیسالوما کے لیے نکلے وہاں پہنچ کر جب حمائل نے باہر سے اسے دیکھا وہ تو تب ہی امپریس ہو گئی تھی

یہ ایک بہت بڑا محل ہے جو ٹورونٹو میں ہے

اسکے اندر جاتے سامنے ہی اسے ایک بہت. بڑا فوارا نظر ایا

یہ کتنا خوبصورت ہے نہ.... حمائل نے ازمیر کی طرف مڑتے اسے سراہا

ہمم بہت زیادہ آگے چلیں.... ازمیر نے آگے کی طرف اشارہ کیا تو حمائل نے اپنا کیمرا نکالا

نہیں پہلے میں پکچرز لوں گی پھر.... حمائل نے اپنے کیمرا سے جو وہ آتے وقت احتیاطً بیگ میں ڈال لائی تھی اس سے پکچرز لیں

یہ ہماری پکس اتار سکتے ہیں...... حمائل نے ازمیر کے پاس آتے بہت آہستہ آواز میں پوچھا تو ازمیر نے اسکے سامنے اپنا ہاتھ کیا حمائل نے فوراً کیمرہ اسے پکڑایا تو اسنے اسے ہدایت دیتے کیمرہ پکڑایا اور خود وہ اور حمائل اس فوارے کے سامنے کھڑے ہو گئے

اسکے بعد اندر جانے پر بھی انھوں نے اس بیچارے سے جگہ جگہ تصویریں بنوائیں....اسے یہ ساری تصویریں گھر جا کر سب کو دکھانی تھیں

وہاں پر خوب مزہ کرنے کے بعد وہ وہاں سے سیدھا ٹاور کے لیے نکلے وہ لوگ یونین سٹیشن سے ہوتے ٹاور کے ایریا میں انٹر ہوئے

ٹاور پر پہنچ کر انھوں نے اوپر کا سفر طے کیا ریسٹورینٹ میں لنچ کرنے کے بعد ازمیر کو نئی چیز سوجھی جو ابھی اسنے حمائل کو نہ بتائی تھی

ازمیر کا ارادہ اتیج والک کرنے کا تھا جو کہ 1,168 فٹ کی اونچائی سے کرنی تھی

(اتیج والک سے این ٹاور گول کناروں پر پوری پروٹیکسن کے ساتھ کی جاتی ہے مگر اتنی اونچائی ہوتی ہے کہ جس انسان. کو ہائیٹ فیر ہو وہ تو ویسے ہی وہاں سے نیچے دیکھ کر مر جائے 😂 فلحال اتنا جاننا کافی ہے اب واپس اتے ہیں سین کی طرف)

اسکاز کرا بھی اگر وہ حمائل سے کر دیتا تو شاید وہ نہ مانتی

حمائل آپ کو اونچائی سے ڈر لگتا ہے؟...ازمیر نے کولڈ ڈرنک لیتے ہوئے اس سے پوچھا جو باہر کا منظر دیکھ رہی تھی اتنی اونچائی سے یہ شہر اور خوبصورت لگ رہا تھا

نہیں...اسکے بلانے پر وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی

رائیڈز اچھی لگتی ہیں؟.....ازمیر نے ایک اور سوال کیا

جی بلکل...حمائل نے ایکسائیٹڈ ہوتے بتایا

تو پھر ایک لیں.....ازمیر نے کافی آرام سے کہا جیسے سی ساء لینا ہو

ہم لیتے ہیں مگر مجھے یہاں کوئی نظر نہیں آرہی...حمائل نے اانے ارد گرد دیکھتے جیسے اسے تنگ کیا

آس پاس ہی ہے...ازمیر کا انداز چیلنجنگ ہوا

چلیں پھر....وہ اپنی کولڈ ڈرنک رکھتی اٹھی

چلیں....ازمیر بھی اٹھا اور پیچھے والی ٹیبل پر بیٹھا وہ ادمی بھی انکے ساتھ کھڑا ہوا

وہ تب سے سائے کی طرح انکے ساتھ تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازمیر اسے لیے اور اوپر آیا

وہ ہمیشہ سے یہ والک کرنا چاہتا تھا مگر اکیلے ہمت نہیں پڑتی تھی آج اچھا موقع تھا جسے وہ ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا

وہ حمائل کو لیے پوائنٹ پر پہنچا تو پہلے ہی ایک کپل یہ خطرناک کام کر رہا تھا حمائل نے اسے دیکھا تو امپریس ہوئی

انھیں ڈر نہیں لگتا........اس نے ازمیر کی طرف دیکھتے کہا تو وہ مسکرایا

نہیں لگتا جیسے ہمیں نہیں لگتا....ازمیر کے کہنے پر اسے اثبات میں سر ہلایا مگر پھر اچانک ٹھٹکی

ک...کی....کیا مطلب ہم..یہ کرنے والے ہیں........حمائل نے ان کی طرف اشارہ کرتے کہا جو اس وقت بس رسیوں اور ایک دو.بیلٹس سے بندھے تھے اور شیشے کے فلور پر چل رہے تھے جس کے نیچے کچھ بھی نہ تھا موت کے علاوہ

کیوں آپ موڈر لگتا ہے تو نہیں لیں گے...ازمیر کہتا کچھ پیچھے ہوا

ن. ننننی....نہیں مجھے ت...تو ڈر نہیں لگتا....اس وقت بھی اسنے ہار نہ مانی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم گڈ چلیں پھر.....ازمیر نے آگے کی طرف اشارہ کیا تو اللہ کا نام لیتی چل پڑی ازمیر بھی اسکے ساتھ ساتھ تھا مگر پھر اچانک وہ مڑا

آپ یہیں رہو ہم آتے ہیں....اسنے گارڈ کو وہیں رکنے کا کہا پھر حمائل کے ساتھ چل پڑا

ویسے اگر ہم یہاں سے گرے نہ تو ہماری لاش بھی نہیں ملنی.......حمائل نے ازمیر کے ساتھ چلتے اسے ڈرانے کی کوشش کی خود تو ویسے ہی اسے اتنی سردی میں بھی فل پسینے آرہے تھے

کوئی بات نہیں....ازمیر نے کافی آرام سے اسکی کوشش ناکام بنائی

ہم کوئی بات نہیں...حمائل نے اسی کے الفاظ دہرائے

اللہ جی یہ تو پاگل ہے آدمی مجھے بچالینا کیا پاگلوں والا کام کرنے والی ہوں میں....حمائل چلتی چلتی دل میں بولی

میم ادھر.....وہ اللہ سے باتیں کرنے میں اتنی گم تھی کہ انکی آواز ہی نہ سن رہی تھی

Just a second bro.........

ازمیر اس سے معذرت کرتا حمائل کے پاس آیا پھر اسے کندھے سے ہلایا

اووو چلیں.....جب اسے سمجھ آئی تو وہ فوراً آگے بڑھی

پہلے اسنے حمائل کی بیلٹس مضبوطی سے باندھی پھر اسے ساری رسیوں میں قید کیا اسکو دیکھنے کے بعد اسنے وہی عمل ازمیر کے ساتھ دہرایا

میم اب آپ کو بس یہ راونڈ کمپلیٹ کر کے آنا ہے...اسنے پہلے حمائل کو گائیڈ کیا

ہم ہینڈل کر کیں گے تھینک یو...اس سے پہلے وہ اور کچھ سمجھاتا ازمیر نے اسے ٹوکا

اوکے سر...وہ تابعداری سے سر ہلاتا پیچھے والے لڑکے کے پاس چلا گیا

چلیں حمائل چلنا سٹارٹ کریں..........ازمیر نے اسے پیچھے سے ہلایا جو اسٹل کھڑی تھی

جی چل رہی ئوں...اسنے ایک لمبی سانس لیتے ایک قدم آگے بڑھایا

پیچھے پیچھے چلو آگے کی طرف نہ جاؤ وہاں کوئی گرل نہیں ہے......ازمیر نے اسکو دوسری سائیڈ پر جاتے دیکھ بازو سے اندر کی سائیڈ پر کیا

اوکے مگر ایک بات بتاوں مجھے بہت مزہ آ رہا ہے....شروع میں تو وہ بہت ڈری تھی مگر

اب وہ سنٹر میں چل رہی تھی کبھی بلکل کارنر پر ہو جاتی تھی ازمیر مسلسل اسے ٹوک رہا

تھا اسے خود کا نہیں بلکہ حمائل کا ڈر تھا جس کا ڈر اب ختم.ہو گیا تھا وہ بس جان کر چیخنے جا

رہی تھی اتنے ڈر کے باوجود وہ اپنا کیمرہ گارڈ کو وڈیو بنانے کے لیے دے کرائی تھی اور

اسے خاص ہدایت کر کے ائی تھی کہ اگر میں مر جاوں تو اس فون سے احد کا نمبر ڈھونڈ

کر اسے بتا دینا تمھاری دوست شہید ہو گئی ہے فون وہ دونوں اپنے اس کے پاس چھوڑ کر

آئے تھے

ابھی وہ لوگ پورا چکر ختم کر کے ائے تھے کہ حمائل نے شور ڈال دیا

ازمیر ہم ایک بار پھر جائیں پلیز...اسنے پیچھے مڑتے ریکویسٹ کی تو ازمیر نے انکھیں

پھاڑے اسے دیکھا جو پہلے چلنے کو تیار نہیں تھی اور اب اترنے کو

تبعیت خراب ہو جائے گی...ازمیر نے اسے منع کرنا چاہا

نہیں ہوتی نہ...وہ ضدی لہجہ اپناتی بولی تو اسنے اس لڑکے کو پیچھے رہنے کا اشارہ کیا

دوسرے چکر میں اس نے ازمیر کو مسلسل بلوایا تھا وہ سارا وقت کارنر پر چلتی آئی تھی

جہاں سے ایک جھٹکے کے بعد آپ بچ نہیں سکتے تھے.بیلٹس پر تو اسے ویسے ہی بھروسہ

نہیں تھا

وہ تو بس تسلی کا سامان تھیں جو ہر کسی کو دے دیا جاتا تھا

یہ چکر ختم ہوا تو ازمیر نے فوراًا سے کھولنے کا اشارہ کیا مبادہ ایک اور چکر کا نہ کہ دے....

وہاں سے وہ لوگ آرٹ گیلری گئے

آرٹ گیلری میں انھوں نے اپنا کافی ٹائم ضائع کیا

جبکہ گارڈ تو بیچارہ بس بور ہی ہو رہا تھا وہ دونوں بار بار کسی پینٹنگ پر ڈسکشن شروع کر دیتے تھے جو اسکے پلے نہیں پڑ رہی تھی

اخر تین گھنٹے وہاں لگانے کے بعد وہ لوگ ریسٹورینٹ کے لیے نکلے

ویسے ہم وہاں جا کر کیا کھائیں گے.... حمائل کو اب تین گھنٹے گھوم کر دوبارہ بھوک لگ گئی تھی اسنے گاڑی میں بیٹھتے ازمیر سے پوچھا

وہ ایسٹ ریسٹورینٹ ہے وہاں دیسی ہو گا

ازمیر کے بتانے پر اسے خوشی ہوئی

وہاں پہنچنے پر انھوں نے مینیو کارڈ میں سے کڑائی اور ساتھ بریانی سیلیکٹ کی اور جب گارڈ کو مینیو کارڈ دیا تو اسکی چیزیں ان دونوں سے زیادہ تھیں

اتنا کھانا تو وہ دونوں مل کر نہیں کھا سکتے تھے جتنا اس نے اکیلے نے آرڈر کر دیا تھا

ویسے اب اسکا اتنا کھانا جائز ہے وہ صبح سے ہمارے ساتھ گھوم رہا ہے..... حمائل نے ازمیر کو ہونقوں کی طرح اسکو دیکھتے پاہ کر اسکی سائیڈلی تو ازمیر نے بھی حامی بھری اور پھر اسنے جو کچھ منگوایا تھا وہ سب کھا بھی لیا کافی یا چائے انھوں نے اہاں سے نہیں پی تھی انکا ارادہ تھا کہ کافی ہوٹل جا کر پی جائے

اسی لیے وہ بل پے کرتے وہاں سے سیدھا ہوٹل اۓ روم میں جانے سے پہلے وہ کافی کا آرڈر دے کر گیا تھا اسی لیے انکے اوپر پہنچے کے دس منٹ بعد ہی کافی آگئی

آج کا دن میرے لیے بیسٹ تھا تھینک یو میں نے بہت انجوائی کیا..... حمائل نے کافی کا سپ لیتے اسکا شکریہ ادا کیا

ایکچولی میں نے بھی میں نے پہلے کبھی یہاں آ کر اتنا مزہ نہیں کیا.... ازمیر کی بات پر وہ حیران ہوئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں....اسی لیے فوراً پوچھا

کوئی ساتھ ہونا چاہیے گھومنے پھرنے کے لیے پہلے کس کے ساتھ جاتا....ازمیر کے کہنے پر وہ پھر حیران ہوئی

آپ یہاں پہلی بھی اکیلے تو نہیں آتے تھے آپ کے ساتھ دو سے تین سنگرز آئی ہیں باری باری......حمائل کا سوال اپنی جگہ بلکل ٹھیک تھا

مگر میری انکے ساتھ جان پہچان تھوڑی تھی میں کیسے انکے ساتھ چلا جاتا......ازمیر نے کافی تحمل سے جواب دیا

جان پہچان تو آپ کی میرے ساتھ بھی نہیں تھی.......حمائل کا سوالوں کا سلسلہ شروع تھا

مگر آپ کو میں جانتا تھا دوستی نہیں تھی وہ الگ بات ہے مگر میرے خیال سے اب ہے کہ نہیں....ازمیر نے اخر میں سوالیہ انداز اپنایا

ہم ہو گئی ہے.....حمائل نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ حیران ہوا

ہنس کیوں رہی ہیں.....ازمیر نے اسکے ہنسنے کی وجہ پوچھی

میں سوچ رہی ہوں اگر آج ہم وہاں سے گر جاتے تو ویسے مجھے ڈر لگتا تھا ہائیٹ سے مگر نہیں لگا بہت مزہ آیا اور اب بہت تھکن ہو رہی ہے...... حمائل کا باتوں باتوں میں کافی کا کپ خالی ہو گیا تھا

اب میں چلتی ہوں اوکے... حمائل نے اٹھتے اجازت لی تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

اللہ حافظ ! گڈ نائٹ.... حمائل الوداعی کلمات ادا کرتی اپنے کمرے میں گئی

ابھی اسے احد کو کال کرنی تھی

اسنے کال ملائی تو احد نے فوراً اٹھائی

کیسی ہو اور کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی..... احد نے فون اٹھاتے ساتھ انکوائری شروع کی

بتاتی ہوں رکیں تو تب میں ایج والک کر رہی تھی اسی لیے.... حمائل نے کافی آرام سے بتایا جب کہ دوسری طرف وہ چینخا

پاگل ہو اب طبعیت ٹھیک ہے کہ کچھ ہو رہا ہے... وہ جانتا تھا حمائل کو اونچائی سے ڈر لگتا ہے اسی لئے فکر مند ہوا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں بلکل ٹھیک ہوں اور مجھے بہت مزہ ایا آج ہم بہت جگہ گھومے پہلے میوزیم پھر ریسٹورینٹ آرٹ گیلری......اور پھر ااسنے شروع سے لر کر ساری باتیں احد کو بتائیں جو وہ کافی خوشی سے سن رہا تھا

اسکا مطلب ہے کہ تم ازمیر کے ساتھ بور تو نہیں ہوئی نہ...احد کے سوال پر وہ ہنسی

نہیں اب تو ہماری دوستی بھی ہو گئی ہے......حمائل نے خوش ہوتے بتایا

اچھا یار اب میں سونے لگی ہوں مما سے میری بات ہوئی تھی کل ہمارا کانسرٹ ہے پھر ہم شام میں واپسی کے لیے نکلیں گے سب کو میرا اسلام دینا.....حمائل نے ادھر سے اسکی سنتے فون بند کیا پھر چینج کر کے لیٹی اور فوراً ہی سو گئی ابھی اسے صبح کانسرٹ کے لیے اپنی نی.د پوری کرنی تھی.........

صبح اسکی انکھ وقت سے پہلے کھل گئی اسنے پہلی فرصت میں احد کو کال ملائی

دو تین بیل ہونے کے بعد فون بند ہو گیا اسنے پھر سے ٹرائے کیا

احد جو نیند میں گم تھا مسلسل وائیبریشن کی وجہ سے اسکی نیند میں خلل پڑا

اسنے اٹھتے ادھر ادھر نظر دوڑائی پھر سائیڈ لیمپ آن کیا فون دیکھا تو حمائل کی چار مسڈ کالز تھیں

اووو....اسنے فوراً سے پہلے کال ملائی جو کاٹ دی گئی پھر خود ہی کال آ گئی اسنے پہلی بیل پر اٹھائی

سوری یار رات کو سائیلینٹ پر لگا کر سویا تھا......احد نے لمحہ ضائع کیے بنا معذرت کی

اوکے اوکے اپیہ بتائیں سارے دیکھتے ہیں کانسرٹ.....اسنے بات کو اگنور کرتے پوچھا

ہاں میں نے دکھایا تھا یوٹیوب پر ٹی پر توانا نہیں ہے......احد کے لیے یہ سوال غیر توقع تھا

اچھا میں نے بس یہی پوچھنا تھا اوکے میں رکھتی ہوں......اسنے فوراً کال بند کی

یہ کیا تھا....اسنے فون کی طرف دیکھتے کہا پھر فون سرے سے آف کرتا پھر سو گیا

وہ پہلے اٹھتی ٹیرس میں گئی پھر جب کچھ سمجھ نہ آیا تو باہر نکل گئی ازمیر کے روم کے سامنے پہنچتے اسنے کچھ سوچا پھر ناک کیا

ابھی اسنے ایک بار ہی ناک کیا تھا لہ اندر سے ازمیر کی آواز آئی

کم ان.......وہ دروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی تو وہ کسی سے فون پر مصروف تھا

اسنے ازمیر کو دیکھتے ویو کیا تو وہ آگے سے مسکرایا پھر ایک سیکنڈ کا اشارہ کیا

جی سوری وہ ڈائیریکٹر کی کال تھی میں اپکو ہی اٹھانے آرہا تھا آج کانسرٹ کی ٹائمنگ
چینج ہو گئی ہے یار وہ نہ اب جلدی ہے ایک گھنٹا تو بیوٹیشن آجائے گی دو گھنٹوں
میں.....ازمیر نے اسے اطلاع دی

اچھا وہ مجھے نیند نہیں آرہی تھی اور بھوک بھی لگ رہی تھی تو سوچا جا کر بریک فاسٹ کر
لوں.......حمائل نے آنے کی وجہ بتائی

ہاں چلو چلیں......ازمیر اپنا فون لیتا باہر نکلا تو حمائل بھی اسکے پیچھے آئی

....

ابھی اسکو نیند میں گئے دس منٹ ہی ہوئے تھے کہ پھر ایک زبردست شور کی وجہ سے
اسکی انکھ کھلی

کون ہے جاہل.....اسکی انکھ کھلی تو کوئی بہت زور سے دروازہ پیٹ رہا تھا

جب باہر سے کوئی جواب نہ ایا اور دستک میں بھی کوئی فرق نہ پڑا تو اسے مجبوراً اٹھنا پڑا

وہ اپنا کشن لیتا دروازے کی طرف ایا پھر لاک کھولا تو سب سامنے کھڑے تھے اسنے دروازہ کھولتے کسن باہر پھینکا تو وہ سیدھا سامنے کھڑے جہاں کے منہ پر جا کر لگا

اسکے اس اٹیک پر باقی سب ایک ایک قدم پیچھے ہوئے

کیا تکلیف ہے.....احد نے بنا باہر دیکھے پوچھا مگر پھر جب اسکی گردن جہاں کے بازہ میں ائی تو اسے اندازہ ہوا کہ اسکے اٹیک کا شکار کون ہوا ہے

بتاتے ہیں پہلے مرمت تو کروا لے.......شاہ زین نے لقمہ دیا تو اسنے ایک ترچھی نظر اس پر ڈالی

کچھ شرم آتی ہے بڑا ہوں میں تم سے.......احد نے اپنی گردن کا رخ جہان کی طرف کرتے پوچھا

صرف چار سال.....اگے سے ڈھٹائی سے جواب ایا تو اسنے زور لگا کر اپنی بیچاری گردن آزاد کروائی

اب فرمائیں کیا ہے جو آپ سب کو یہاں کھینچ لایا ہے....اسنے اب کی بار پیار سے پوچھا

....کوئی عزت کرنے والا تو تھا نہیں

وہ نہ ہم نے نہ پلان کیا ہے کہ آج سارا گھر ڈیکوریٹ کریں کیونکہ آج حمائل آ رہی ہے واپس تو اسکو سرپرائز دیں....ملیشا نے حاظر ہونے کی وجہ بتائی

سارا گھر.....اسنے جیسے تصدیق چاہی

........حیام نے تصحیح کی.اسکا مطلب ہے کہ لان اور نیچے لاونج

تمھیں آج جانا نہیں تھا ہاسپٹل.....اسنے حیام کو دیکھتے پوچھا

نہیں.........اگے سے سیدھا جواب آیا

یار ارشان یہ کیا ہے.....اسنے اب کی بار ساتھ ٹیک لگائے ارشان کو مخاطب کیا

میں کیا کہوں مجھے بھی ایسے ہی لائیں ہیں سویا ہوا تھا میں بھی.....اسنے بھی بیچارگی کا اظہار کیا

تو ان سب نے مسکراتے احد کو دیکھا

کیا کرنا ہے......اسنے ہار مانتے پوچھا

ڈیکوریشن.........عفہ ایکسائیٹڈ ہوتی بولی تو اسنے اسے گھورا کوئی بھی انڈر پریشر نہیں تھا

چلو جاو پہلے میرا ناشتہ تیار کرو پھر کچھ سوچوں گا......اسنے بھی شرط رکھی

میرا بھی.......ارشان بھی اسکے ساتھ کمرے میں گھسا پھر ان سب کے منہ پر دروازہ

بند کیا

اب ناشتہ کون بنائے گا.......ملیشا مے پیچھے مڑتے پوچھا صاف مطلب تھا میرے

علاوہ

حیام نے حامی بھری باقی تو ساری تھی ہی کام چور.....اچھا میں بنا دیتی ہوں

اسنے فوراً کچن میں جاتے املیٹ کے ساتھ سلائس فرائی کیے پھر ان دونوں کو بلانے کے

لیے ملیشا کو بھیجا

ناشتے کے بعد وہ سارے ہی ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئے

اچھا کیسی ڈیکوریشن کرنی ہے لائیٹنگ یا پھر کوئی فلاورز سے......احد نے پانی کا گلاس

رکھتے ان سے پوچھا جو اسی کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے

ہاں ویسے رات ہے تو کا ئیٹس کا انتظام تو کرنا پڑے گا نہ اور پھر فلاورز تو لازمی

ہیں......عفہ نے سمجھداری کا مظاہرہ کیا

اورہاں ہاں ازمیر بھائی کے کزنز کو بھی بلانا ہے کیونکہ یہ ینگ پارٹی تو بڑوں کو نہیں بلانا.......نیمل نے ایک اور بات نکالی

مِلیشااور....ہاں یہ بھی ہے اب ازمیر بھائی نی اسکااتناخیال رکھا ہے تو بلانا تو چاہیے نہ عفہ نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی

اوکے بلالیناوہ جو پوچھ رہا ہے وہ تو بتاو تھیم تو بتادو.......شاہ زین نے انکی پلاننگ کو بریک لگائی

اووہاں ریڈاور وائٹ تھیم یہ حمائل کا فیو ہے......اس بار مشورہ عفہ نے دیا

نہیں وائٹ اور نیوی بلیو ہے اسکا فیورٹ....احد نے تصیح کی حمائل کو اس سے زیادہ کون جانتا تھا

اوکے پھر یہی رکھ لیتے ہیں یہ تو ہو گیا اب کھانے کا کیا کرنا ہے اگر ان سب کو بھی بلانا ہے تو کھانا بھی تو کرنا ہے نہ.......ارشان نے تھیم کنفرم کرتے مینیو پر بات پلٹی

ہمم وہ بھی ہم نے سوچا ہوا تھا کہ فاسٹ فوڈ.....حیام نے اپنا پلان بتایا

ہممم یہ بھی صحیح ہے فاسٹ فوڈ میں کیا......اس بار جہاں نے پوچھا

پیزا پاستا اس طرح کی چیزیں منگوالیں گے نہ زیادہ ساری پھر جس کا جو دل کرے گا کھا لے گا.........ارشان نے یہ بھی کنفرم کیا

اچھا مطلب پروپر فنکشن ہے یہ تو اس حساب سے ڈیکوریشن کرنی پڑے گی

...احد نے انکی باتوں سے حساب لگایا....نہ

جی....وہ تینوں بروقت بولیں

اور ان سے پوچھا ہے......ایکی بار جہان نے پتے کی بات کی

اوو نہیں ابھی پوچھ لیتی ہوں ایک سیکنڈ.....حیام نے فوراً ابیرا کو کال ملائی جو پہلی بیل پر اٹھالی گئی

ابیرا یار ایک بات کرنی تھی....اسنے پہلے فرصت کا پوچھا

جی جی کرو میں فری ہوں.......ابیرا نے کہا

یار آج نہ ہم نے نہ فنکشن رکھا ہے حمائل کے آنے کے لیے رواز میر بھائی بھی اسکے ساتھ ہی ہوں گے انکا بھی فنکشن ہے تو پھر آپ لوگ بی سارے آجانا نہ انوائیٹ کر رہے ہیں ہم اور ہاں بس ینگ پارٹی والی پارٹی ہے.....حیام نے ان سب کی طرف

دیکھتے بات کی

اچھا حیام میں آپ کو بس پانچ منٹ میں بتاتی ہوں.....ابیرا نے کہتے کال کاٹی پھر سیدھا ہادی کو کال ملائی اسے ساری بات کا بتایا تو ہادی, امان اور زمان نے مل کر جانے کا پلان کیا ابیرا مے انکی کال بند کرتے دوبارہ حیام کو ڈائل کیا

جی ابیرا....حیام نے کال اٹھاتے پوچھا

ہم آجائیں گے آپ بس ٹائم بتادو.....کیونکہ انھوں نے تو آٹھ بجے نکلنا ہے تو کیسے پہنچیں گے اتنی جلدی......ابیرا نے ٹائیمنگ کا پوچھا

نہیں نہیں انکا ٹائم چینج ہو گیا ہے انکا کانسرٹ اگے ہو گیا تھا اب دو بجے ہے تو اب انکی فلائٹ 5 بجے کی ہے تو جلدی ہی پہنچ جائیں گے........حیام نے اسے انکے پلان کا بتایا جو چینج ہو گیا تھا

اچھا چلو صحیح ہے تو کب آنا ہے....ابیرا نے ایک بار پھر پوچھا

یار لیٹ نائٹ فنکشن ہے تو 12 بجے تک آجانا......حیام. نے کافی نارملی کہا

کیاااا.....رات 12 بجے.....ابیرا نے منفرم کرنا چاہا

ہاں نہ آوور نائٹ سٹے ہو گا نہ صبح ناشتہ باہر کریں گے پھر آپ لوگ چلے جانا......حیام نے کہتے ان سب کی شکلیں دیکھیں جو اسے ہونقوں کی طرح دیکھ رہے تھے

یہ کیا بکواس ہے....اسنے کال بند کی تو احد نے اسے گھورا

کیا ہے آوور ہائٹ سٹے کون سی بڑی بات ہے.....اسنے انکوایزی کرنا چاہا

تم نے ہم سے پوچھا بھی نہیں.....جہان نے اعتراض کیا

اسنے بتایا کہ تم لوگوں کی اجازت.....میری آغا جان سے بات ہو گئی تھی رات کو ضروری نہیں

گڈ.....احد کہتا اٹھا پھر انٹیریئر ڈیکوریٹر کو کال ملائی

اسنے آرڈر کرتے کال بند کی تو وہ سارے تیار تھے

تم لوگوں نے کیا کرنا ہے.......احد نے سوالیہ نگاہوں سے انکی طرف دیکھا

ہم لائیٹنگ خود کریں گے.......ملیشا نے اپنا ارادہ بتایا

....وہ انکو جگہ دیتا خود اوپر چلا گیا ارشان بھی..موسٹ ویلکم میں سوے جارہا ہوں اکی پیروی میں اوپر آیا

...دونوں نے اپنے روم کا ڈور لاک کیا پھر لائٹس آف کرتے لیٹ گئے

سست لوگ.......عفہ نے ان پر تبصرہ کیا تو باقیوں نے بھی اثبات میں سر ہلایا

چلو کام پر لگیں......انھوں نے سٹور میں سے لائیٹس نکالیں پھر لان میں کام پر جت گئے

....

بیوٹیشن اسے تیار کر کے جا چکی تھی آج اسکے ڈریس کے ساتھ خاص طور پر میچینگ سٹالر آیا تھا جس پر اسے کافی خوشی ہوئی تھی

اب وہ لوگ کانسرٹ کے لیے نکل رہے تھے آج کو اس دن کی نسبت کافی کانفیڈینٹ تھی

وہ لوگ وہاں پہنچے تو کانسرٹ کا ٹائم ہو گیا تھا آج انکے ساتھ ایک اور میل سنگر تھا حمائل کا مائک ان دونوں کی درمیان میں تھا

مگر فاصلہ تھا جس کی وجہ سے وہ ایزی تھی

گانے کے بعد انکے لیے خوب ہوٹنگ ہوئی آج اسکے نام کی اوپننگ تھی جس کی وجہ

سے لوگ کافی ایکسائیٹڈ تھے

کانسرٹ کے بعد وہ ازمیر کے ساتھ ہی سٹیج پر آئی پھر اسکا اصل نام اناونس کیا گیا

لوگ پاگلوں کی طرح اسکا اور ازمیر کا نام چلا رہے تھے وہ لوگ وہاں سے نکلے پھر سیدھا ریسٹوریٹ گئے انکی پیکنگ پہلے سے کر دی گئی تھی اپنے بیگز لیتے وہ دونوں ائیر پورٹ کے لیے نکلے راستے میں اسنے جہاں کو اطلاع کی احر تو اپنا فون اٹھا نہیں رہا تھا اسی لیے اسنے جہاں کو ہی انفارم کر دیا کہ وہ لوگ نکل گئے ہیں اب کی بار وہ ٹیک آف کے ٹائم بھی کافی ایزی تھی اسنے اپنا دھیان میگزین میں لگا لیا تھا جو وہ خوص طور پر ہوٹل سے اٹھا کر لائی تھی

پلین ٹیک آف ہوا تو اسنے اپنا سر سیٹ کے ساتھ ٹکا لیا اور پھر نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی

لینڈینگ کا ٹائم ایا تو ازمیر نے اسے ہلایا جو ابھی تک سو رہی تھی

حمائل ہمارا اسٹاپ آگیا ہے.... جب وہ نہ اٹھی تو ازمیر نے جان کر او نچا بولا

وہ اٹھی پھر اسکے لفظوں پر غور کرتی ہنسی

وہ باہر آئے تو سامنے احد اور ارشان کھڑے انھیں کا انتظار کر رہے تھے وہ احد کو دیکھتی اپنا سامان چھوڑتی اسکی طرف بھاگی

سب کچھ بہت اچھا تھا ائی انجوئیڈ آلوٹ قسم سے.....اسنے ایکسائیٹڈ ہوتے احد کے پوچھے بغیر بتایا تو وہ مسکرایا پھر اسکا سامان اٹھانے بڑھا

رات کا ایک بج رہا ہے اور اسے کتنی مستی سو جھی ہوئی ہے....وہ جب گاڑی میں بھی خاموش نہ ہوئی تو ارشان نے اسے تنگ کرنے کے لیے کہا

تو جناب جو بندہ پوری فلائٹ میں سوتا آیا ہو وہ ایکٹیو ہی ہو گا نہ.....ازمیر نے بھی چوٹ کی مگر اسکو کوئی فرق نہ پڑا وہ مسلسل احد کے کان کھا رہی تھی اور وہ بھی کافی مزے سے اسکی سن بھی رہا تھا

یار مجھے گھر ہی اتار دو.....ازمیر نے گاڑی گھر سے دور جاتی دیکھی تو بولا

نہیں جناب آپ ادھر ہی چلیں.....ارشان نے انکار کیا تو وہ بھی خاموش ہو گیا

..........انھیں کیا پتہ تھا آگے انکے لیے سرپرائیز تھا

ٹھیک بارہ پچپن پر وہ لوگ شاہ مینشن کے باہر تھے احد نے گاڑی باہر ہی روکی اور انھیں اترنے کا کہا

ازمیر نے اترتے مینشن پر نظر ڈالی تو تمام لائیٹس آف تھیں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ سب ہی سو گئے ہوں

اسنے کچھ جھجکتے حمائل کی طرف دیکھا تو اسنے کندھے اچکائے

چلو آجاو....احد ان کے آگے ایا

یار اندر تو سارے سوئے ہوئے ہیں تو یں ادھر سے ہی جا رہا ہوں.....ازمیر نے واپسی کے لیے قدم بڑھائے

یار تم میرے ہاتھ کی چائے ہی پی لو.....ارشان نے اسے آگے لگایا

وہ دونوں ارشان اور احد کی پیروی میں اندر آئے

احد نے مین گیٹ کھلوایا حیرانی حمائل کو اس بات کی تھی کہ اسنی گاڑی اندر پارک کیوں نہیں کی تھی ابگی اسنے گیٹ کھولا تھا کہ سامنے کا سارا منظر روشن ہوا جسے دیکھ کر وہ دونوں چونکے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سارا سیٹ نیوی بلیو اور وائیٹ میں تھا لان تک کے سٹون پاتھ کو انھیں لائیٹس اور فلاورز کی مدد سے سجایا گیا تھا

وہ دونوں خوشگوار حیرت میں مبتلہ احد کے پیچھے چلتے گئے انکے ساتھ ساتھ لائیٹس آن ہوتی جا رہی تھیں جس کی وجہ سے انھیں لان صاف دکھائی نہ دے رہا تھا

انکے لان میں پہنچنے کی دیر تھی کہ اچانک وہ سارے لائیٹس ہوتے ساتھ ان پر سرپرائیز کہتے ٹوٹ پڑے

وہ دونوں تو بس ڈیکوریشن کو ہی دیکھ رہے تھے جو کمال تھی

انکی نظر سامنے پڑی تو سامنے ٹیبل پر کیک رکھا تھا جس پر ان دونوں کے نام کے ساتھ کانگریچولیشنز لکھا تھا

حمائل کے لیے تو یہ سب کسی بہت بڑے تحفے سے بھی بڑھ کر تھا ازمیر بھی حیرت میں مبتلہ تھا وہ جب پہلی بار باہر سے آیا تھا تو الٹا اسی کو پارٹی پڑی تھی کہ پہلی کمائی ہے تو ساروں کو کھلاؤ مگر یہاں تو سارا حساب الٹا تھا

حمائل باری باری ان ساروں سے ملی ازمیر تو لڑکوں میں گھرا کھڑا تھا جہاں, زین وہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب بس. اس سے بار بار یہی پوچھ رہے تھے کہ حمائل نے تنگ نہیں کیا

اور وہ اب جواب دے دے کر تھک چکا تھا حمائل نے اسکے حال پر رحم کھاتے اسے ان سے آزاد کروایا

پہلے وہ احد اور ازمیر کے ساتھ اندر گئی سب بڑوں سے ملنے اور فریش ہونے کے بعد وہ دوبارہ لان میں آئے جہاں اب کیک مکمل طور پر کینڈلز سے تیار ہو چکا تھا اور وہ سارے حملے کے لیے تیار کھڑے تھے

ایک طرف زرناب، منہل، نور، اِرج، ابیرا، حیام، عفہ، نیمل، ملئشا جبکہ دوسری طرف ساری لڑکا پارٹی لڑکیوں کے ساتھ میں سنو سپرے جبکہ لڑکوں کے ہاتھ میں پارٹی پیکرز تھے

احد اور ارشمان ان دونوں کے ساتھ ٹیبل کے قریب آئے پھر ان دونوں کو نائیفز تھمائیں

Be ready.......

حمائل نے اسکی طرف جھکتے اسے خبردار کیا وہ جانتی تھی انکو ایک بار پھر چیلنج کرنا پڑے

گا اسی لیے وہ ابھی تک انھیں کپڑوں میں تھی

ازمیر کے لیے انھوں نے اس حملے کے بعد کا انتظام کر رکھا تھا

ووووو.......انکے کیک کاٹتے ہی انھوں نے ہوٹینگ شروع کی پھر جوں سپرے اور پیکرز کی بارش ہوئی جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی

آخر کار ارشان اور احد کے روکنے پر وہ لوگ باز آئے

چلو یار میں چینج کر کے آتی ہوں.....حمائل نے اپنا کیک پیس ختم کرتے معذرت چاہی تو انھوں نے اسے قابو کیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

او وہیلو ابھی ہم نے پکچرز لینی ہیں اسی طرح......نیمل نے اسے پکڑا جو بھاگنے کے چکروں میں تھی

فوٹو شوٹ کے بعد انھیں اجازت ملی تو وہ دونوں چینج کر کے اے تب تک لان کی حالت بھی کافی درست ہو چکی تھی

اب ہم نہ گیمز کھیلیں گے.......انھوں نے لان صاف کرنے کے بعد سرکل میں ساروں کے بیٹھنے کے لیے کشنز رکھے تھے تاکہ سارے ایزی ہو کر بیٹھ جائیں

کچھ بھی کھیل لیتے ہیں انتا کشری کھیلتے ہیں......ملیشا نے مشورہ دیا تو انھوں نے اسے گھورا

دیکھو وہ دونوں سنگرز ہیں ہم نہیں یہ نہیں کھیلنا بس کچھ اور بولو.........ارج نے پہلی فرصت میں انکار کیا

زوہیب بھائی کہاں ہیں.......حمائل نے ساتھ بیٹھی زرناب سے پوچھا

اج بد قسمتی سے انکی نائٹ ڈیوٹی تھی اور انکے حساب سے ڈیوٹی پر نو

کمپرومائز.......زرناب نے اسے زوہیب کا بتایا جسے کوشش کے باوجود آف نہ ملا تھا اسی لیے وہ مجبوراً وہاں موجود نہ تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم نہ ترتھ اینڈ ڈیئر کھیلتے ہیں....اس بار نور نے مشورہ دیا

ہاں یہ سہی ہے......ملیشا، حیام، نیمل سب نے اسکی بات سے اتفاق کیا باقی تو بس یونہی بیٹھے فیصلے کا انتظار کر رہے تھے

اوکے میں بوٹل لاتی ہوں......حیام بوٹل لینے گئی وہ واپس آئی تو سارے سیدھے ہوئے

پہلی بار بوٹل ہادی نے گھمائی تو وہ ارشمان پر آکر رکی اسکی اوپوزیٹ سائیڈ ابیر اپر تھی جو بلکل اسکے سامنے بیٹھی تھی

چلیں بھئی اب ابیر اپو چھواپ....... حیام نے کہا تو اسنے اپنا فون سائیڈ پر رکھا

ترتھ یا ڈئیر.... ابیرا نے پہلے اس سے چوائس پوچھی جس پر اسنے ڈئیر کا انتخاب کیا

آپ ایک کام کریں کہ نہ ہادی کو ایک لگائیں....... اسنے ترتھ بتاتے شرارت سے ہادی کی طرف دیکھا جبکہ ارشمان ترتھ سنتا فوراً اٹھا اور ہادی کی طرف بڑھا

ابیر امیرے سے کیا دشمنی ہے..... ہادی نے گردن پر کھانے کے بعد اپنی گردن مسلتے دہائی دی ارشمان نے کافی ہلکے ہاتھ سے اسے لگائی تھی

اوکے دوبارہ گھماو....... حیام نے بوٹل ہادی کی طرف پھینکی اس بار بوٹل کا سرا نیمل پر رکا جبکہ اسکی الٹی سائیڈ زمان پر تھی

ہمم میں ترتھ...... نیمل اسکے پوچھنے سے پہلے ہی بتایا

اچھا آج کی اس ڈیکوریشن میں کتنا کام کیا ہے اپنے...... زمان کو کچھ اور سمجھ نہ آیا تو اسنے ملیشا کا سرگوشی کیا سوال اس سے کیا

میں نے بہت سارا جیسے کے ا مممم یہ سوال کس نے کہا ہے اپکو کرنے کو........اسنے پہلے سوچا مگر کچھ زہن میں نہ آیا تو اس پر الٹی پڑی

لو میں۔نے خود کیا ہے اپ جواب دو.....زمان نے ملیشا کو سیو کیا

میں نے ہاں یاد آیا فلاورز لے کر آئی تھی میں مین ڈور سے اٹھا کر ادھر تک.........نیمل نے اپنے زہن پر زور ڈالتے ایک کام نکالا جس پر وہ سب ہنسے

ہادی نے دوبارہ بوٹل گھمائی تو اس بار سرا احر پر ایا جبکہ الٹی سائیڈ حمائل پر تھی اسنے شرارت سے احد کو دیکھا

ڈئیر....احد نے اسکے ایکسپریشنز سمجھتے ڈئیر میں عافیت جانی

جسٹ چھوٹا سا کام آپ کو امان کو گود میں لے کر لان کا ایک چکر لگانا ہے.....اسنے ڈئیر بتایا تو احر نے انکھیں پھاڑے امان کو دیکھا جو کافی فٹ جسامت کا مالک تھا اسکو دیکھ کر کوئی اسے موٹا نہیں کہہ سکتا تھا وہ سمارٹ تھا مگر اتنا بھی ہلکا نہیں تھا احد کو امدازہ تھا کہ اسکا ڈئیر بھی اسان نہیں ہو گا مگر تر تھ چننے کا مطلب تھا اپنے کچے چھٹے کھلوانا

آجاو امان.....اسنے کھڑے ہوتے امان۔کو دعوت دی تو وہ ہنسی سے لوٹ پوٹ ہاتا اسکی

طرف ایا حال باقیوں کا بھی یہی تھا

گرا نا مت ڈئیر احد سنبھال کر اٹھانا........اسنے جان کر احد کو چھیڑا تو اسنے ایک مکہ اسکی کمر میں مارا

پہلے تو اس سے امان اٹھایا نہ گیا مگر اللہ اللہ کر کے اٹھایا تو چلنا محال تھا وہ اس ایک چکر میں امان کو پانچ بار گرا چکا تھا حمائل نے اس پر ترس کھاتے چکر ادھا کیا تو وہ بچا ورنہ نہ تو احد بچتا نہ امان

وہ دونوں بیٹھی تو ایک بار پھر وہ سارے ہنسی سے لوٹ پھوٹ ہوئے

پہلے کے مقابلی آج اِرج بھی کافی ایزی تھی حالانکہ زین وہی موجود تھا مگر آج اسے کوئی مسلہ نہ تھا وہ پوری طرح گیم انجوائے کر رہی تھی

اگلی بار بوٹل گھمائی تو وہ ارج پر آ کر رکی

اس سے سوال کرنے والا ہادی تھا

اسنے ہادی کے خطرناک تیور دیکھتے ترتھ کا انتخاب کیا جو کہ آسان نہ تھا

اچھا تو مس اِرج.....ہادی نے پہلے جان کر اسکا پورا نام لیا آپ یہ بتائیں کہ آپ شادی

کے بعد زین بھائی کو کتنا تنگ کریں گی......ہادی کے بے تکے سوال پر وہ تپی

اوکے اوکے سوری سیریس سوال پوچھتا ہوں اب....ہادی نے اسکے کچھ بولنے سے پہلے اپ۔ے الفاظ واپس لیے تو وہ کچھ رکی

اچھا تو اگر دو لوگ مجرم ہوں اور آپ کو ایک کو سزا دینی ہو مطلب آپ لائیر ہیں تو آپ کو ایک بندے کو پروسیکیوٹ کرنا ہے تو آپ ان میں سے کس کو کریں گی اگر وہ بندے ہوں ایک طرف زین بھائی اور ایک طرف ازمیر.........ہادی نے کافی سوچ سمجھ کر اپنے حساب سے مشکل سوال کیا

اچھا مطلب جرم دونوں نے کیا ہے اور مجھے ایک کو سزا دلوانی ہے تو کس کو کروں گی پروسیکیوٹ تو میں وہ کیس نہیں لوں گی.....ارج نے سمجھنے کے لیے اسکا سوال دہرایا پھر ایک نیا جواب دیا

زیادہ ہوشیار نہ بنو یہ تو میں نے اپشن ہی نہیں دیا........ہادی نے اسے گھورا جو اپنا ہی جواب نکال کر لائی تھی

اچھا پھر میں اسکو پروسیکیوٹ کروں گی جس کا جرم بڑا ہوگا اینڈ یا مسٹر ہادی ائی ایم ناٹ آ

لائیر آئی ایم آپر وسیکیوٹر...............اسنے جواب دیتے ہادی کی تصیح کی تو وہ ایک بار پھر ہنس پڑے

اچھا اچھا....اسنے بوٹل اٹھاتے جیسے اپنی غلطی تسلیم کی اس بار سرے کا شکار حیام ہوئی جبکہ مقابلے پر جہان تھا ایسا نہیں تھا کہ جہان تھا تو خطرہ تھا کوئی بھی ہوتا تو خطرہ ہی ہوتا

ڈئیر.....حیام نے سچ سے بہتر کچھ کرنا جانا

اوکے گڈ میں اسی کا انتظار کر رہا تھا چلو اٹھو شاباش اور سب کے لیے کافی بنا کر لاو.......جہان نے موقعے کا فائدہ اٹھایا ویسے بھی کافی کی طلب ہو رہی تھی

یہ چیٹینگ ہے یار....حیام نے ماننے سے انکار کیا

کیا چیٹینگ ہے ہم نے کیا زبر ستی کی تھی کہ ڈئیر لو اب اٹھو پورا کرو ڈئیر فوراً....ملیشا اور نیمل دونوں بر وقت بولیں

اانے مدد کے لئے ارشان کی طرف دیکھا

رولز آر رولز.....مگر اسنے بھی ہری جھنڈی کرائی

وہ اٹھی اور کافی بنانے گئی اتنے لوگوں کے لیے کافی بنانا بھی محال تھا اب اسے نور کا دکھ

سمجھا یا تھا جو اسے ہوتا تھا

کافی لے کر جب وہ واپس آئی تو وہ لوگ گیم ختم کر چکے تھے اور اب باتوں میں مصروف تھے حمائل تو ان سب لڑکیوں کو وہاں کا بتا رہی تھی اور لڑکے اپنی ہی کسی پولیٹیکس کی بحث میں پڑے تھے

اس نے لا لر کافی کی ٹرے ان سب لڑکیوں کے سامنے پٹکی

اووہیلو جا کر سرو کرو سب کو.....اسے بیٹھتا دیکھ نیمل نے آواز کسی تو اس نے بیچاری سی شکل بنائی اا کی ایسی شکل دیکھ کر ابیرا اس پر ترس کھاتی اٹھی اور سب لڑکیوں کو انکے کپ پکڑائے پھر ٹرے لیتی بوائیز کی جانب گئی اسنے بارے بارے سب کو انکے کپس پکڑائے

یار آپی کچن میں سے نہ کریم کا ڈبہ ہے فرسٹ کیبنٹ میں چولہے کے نیچے وہ لے آنا ھائی ایسے نہیں پیتے....اسنے ابیرا کو ارشمن کو کپ پکڑاتے دیکھ آواز لگائی تو ابیرا نے اثبات میں سر ہلایا مگر پھر ارشمان کے بلانے پر رکی

ٹھیک یو سوئیٹ میں لے آتا ہوں آپ بیٹھیں......ارشمان کہتا اپنا کپ لیتا اٹھا

ابیرا ابھی سمائل پاس کرتی ان سب کے پاس آگئی

گئی نہیں لینے....حیام نے اسے بیٹھتے دیکھ پوچھا

وہ انھوں نے کہا کہ میں خود ہی لے لوں گا تو میں آگئی....ابیرا نے بتاتے ٹرے میں سے اپنا کپ اٹھایا

گھر کب جانا ہے....ازمیر نے ٹائم دیکھا تو ہادی سے پوچھا

آج ادھر ہی آوور نائٹ سٹے ہے تم نے سونا ہے تو بتاو......اسنے آگاہ کیا پھر پوچھا جانتا تھا وہ فلائٹ کے دوران نہیں سوتا لازماً تھکا ہو گا

نہیں اٹس اوکے.....ازمیر کہتا اپنا موبائل کھول کر بیٹھ گیا کچھ اور دیر فون یوز کرنے کے بعد وہ بور ہونے لگے حمائل کے بھی قصے ختم ہو گئے تھے

کچھ کریں......ملیشا سے جب برداشت نہ ہوا تو اسنے سب سے پوچھا جس پر کافیوں نے حامی بھری

یار میوزیکل چیئر کھیلتے ہیں......اس نور نے ائیڈیا دیا تو سب کو بھایا وہ لوگ فوراً اندر سے چیرز لے آئے

ارشمان تو ویسے ہی کھیل سے انکاری تھا از میر بھی تھکا ہوا تھا اسی لیے اسکی بھی بخشش ہو گئی

وہ سارے چیئرز کے گرد تیار کھڑے تھے جبکہ میوزک سسٹم کی ذمے داری جہان نے لی

چلیں سٹارٹ کریں.....جب وہ سارے اپنی پوزیشن لے چکے تو حیام نے اسے اشارہ کیا جو سونگ لیلیکٹ کر رہا تھا

اسنے گانا سٹارٹ کیا تو وہ سارے چلنے کے بجائے اسے گھرنے لگے

گانا کچھ یوں تھا

😂 بابل کی دعائیں لیتی جا........اگے اپکو پتہ ہی ہو گا نہ

کیا ہے....اسنے سب کو اپنی طرف دیکھتے پاہ کر سنجیدگی سے پوچھا

یہ کیا گانا ہے....حمائل اس پر بھڑکی

اچھا سوری.....اسنے کانوں کو ہاتھ لگاتے سونگ چینج کیا اب کے اسنے سلو سونگ کا انتخاب کیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو چلو....حیام ان میں سب سے اگے کھڑی تھی اسی لیے فوراً چلی

اسنے گانا سٹاپ کیا تو وہ سارے بیٹھے

ملیشا جو حمائل کی سیٹ پر بیٹھنے والی تھی زین کے دھکے کی وجہ سے زمین پر پڑی

یہ چیٹ ہے....اسنے اٹھتے زین کو جوں مکے مارنا شروع کیے آخر فیصلہ ہوا کہ وہ دونوں ہی آؤٹ ہو گئے

اچھا چلو چلو نیکسٹ کرو اب.....ارج نے انکو مسلسل ایک ہی لڑائی میں پڑے دیکھ کہا

اب وہ چودہ بچے تھے

انھوں نے دوبارہ سٹارٹ کی مگر اس بار دھکے کا شکار ابیرا ہوئی جو حقیقتاً غلطی سے ہوا تھا بھاگتے ہوئے نیمل کا پاؤں اسکے فلیپر میں اٹکا تھا اسنے سہارا لینے کے لیے اگے ہاتھ بڑھایا تو وہ ابیرا کو لگا جس کی وجہ سے وہ بھی گری

ان دونوں کے گرنے پر وہ سارے رُک کر اسے دیکھنے لگے

یار آپی تم ٹھیک ہو.....حیام فوراً اسکے پاس بیٹھی

ہمم لگتا ہے مڑ گیا ہے......ابیرا نے اپنے پاوں کو ہلاتے اندازہ لگایا

یار تمھیں نظر نہیں آرہا تھا......حیام اب کی بار نیمل پر بھڑکی

میں نے جان کر نہیں کیا.....اسنے شرمندہ ہوتے کہا مگر حیام نے سر جھٹکا

یار اسنے کچھ نہیں کیا میں خود گری ہوں.......ابیرا نے اپنا پاؤں دباتے حیام کو منع کیا

کیا ہوا ہے یار.......ازمیر اور ارشان آگے ائے ابھی تو انکو پتہ لگا تھا وہ دونوں تو ہیڈ فونز لگائے بیٹھے تھے

...اسنے اب ازمیر کو حوصلہ دیا جو جناب ایمبولینس کو کال......کچھ نہیں ہوا ازمیر کرنے لگے تھے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پکا.....ارشان نے تصدیق چاہی

ہمم......ابیرا نے اثبات میں سر ہلایا

رکو ہلاؤ پاؤں.......ازمیر نے اسکا پاؤں اوپر کرتے اسے کہا تو اسنے ازمیر کو گھورا

گائیز آئی ایم کا ڈاکٹر.........اسنے جیسے باور کروایا

تو اٹھو چلو یہاں. بیٹھو.....ہادی نے اسے جھڑکتے کرسی اسکے پاس رکھی

.......وہ کرسی کا سہارا لیتی اس پر بیٹھی

نیمل یار مجھے کچھ نہیں ہوا ٹینشن نہ لو......ابیرا کی نظر نیمل پر پڑی تو وہ پیچھے کھڑی آنسو بہا رہی تھی

میری وجہ سے ہی گری ہو.....اسنے جیسے ماننے سے انکار کیا

ارے نہیں یار ویسے بھی کچھ نہیں ہوا...ابیرا نے اسے حوصلہ دیا

اچھا موو کرو پاؤں کو....ہادی نے اسکا پاؤں سنیکرز سے آزاد کرتے حکم جاری کیا اسنے پاؤں ہلایا تو اچانک درد کی لہر اسکی پوری ٹانگ میں اٹھی

ن.. نہیں ہلایا جا رہا مجھے لگتا ہے کوئی جوائنٹ ہل گیا ہے....حیام نے اندازہ لگایا

ہاسپٹل لے کر چلتے ہیں ارشمان ہے نہ....از میرمی ارشمان سے کہا تو اسنے بھی حامی بھری

ارے نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے پلیز اور ہاں۔کچھ کھلا دو ہاسپٹل جانے کی پڑ گئی ہے.....ابیرا نے معاملہ ٹھنڈا کرنا چاہا جسے وہ سارے زیادہ ہی سیریس لے رہے تھے

او وہاں.....رکو ہم لاتے ہیں........حیام ملیشا کو اپنے ساتھ لیتی اندر گئے پھر ان

سب نے مل کر کچھ وقت میں ہی ساری ٹیبل تیار کی

کھانے کے بعد بھی ازمیر کی وہی رٹ تھی اسی لیے اسے مجبوراً ہاسپٹل جانا پڑا

سپیشل ایمیرجنسی کیس میں اسے لے جایا گیا

چیک آپ کے بعد پتہ لگا کہ حیام کا اندازہ سہی تھا اسکے پاؤں کا ایک جوائنٹ ہل گیا تھا

جس کو بہتر ہونے کے لیے ریسٹ درکار تھا

آپ کو ایک ہفتہ بیڈ ریسٹ کرنا ہے.....ڈاکٹر نے ایکسرے رپورٹ ازمیر کو دیتے

اسے تلقین کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر میری ڈیوٹی......اج ایمیرجینسی میں جس ڈاکٹر کی ڈیوٹی تھی وہ قسمت سے اسے

جانتی تھی وہ خاص طور پر انکو اپنی ہاسپٹل لائی تھی

میں سینیر کو ایپلیکیشن دے دوں گی دونٹ وری اور ہاں بیڈ ریسٹ سے مراد ہے کہ

اٹھنا نہیں ہے ابیرا......اس ڈاکٹر نے جیسے اسے باور کروایا

تھینک یو سو مچ.....وہ دونوں اسکا شکریہ کرتے اسکو سہارا دیتے گاڑی تک لائے

...انکارخ اب خان ولا کی طرف تھا وہ کال کر کے ان سب کو بھی گھر آنے کا کہہ چکا تھا

ائی ایم سوسوری میری وجہ سے آپ لوگوں کا سارا پلان کینسل ہو گیا......ابیرا نے زرناب اور منہل کے سہارے گاڑی سے اترتے ارشان سے معذرت کی تو اس نے نفی میں سر ہلایا

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ کی وجہ سے کچھ نہیں ہوا....اسنے ابیرا کو ایزی کیا

اوکے از میر اللہ حافظ اوکے ابیرا اینڈ یا ٹیک کیئر.....اسنے جاتے جاتے نصیحت کرنا لازمی سمجھا تو ابیرا نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا

اسکے پاؤں کی چوٹ کی اطلاع سب کو صبح ہوئی

رات وہ لوگ آتے ساتھ اپنے کمروں میں چلے گئے تھے اسی وجہ سے کسی کو انکے آنے کا نہ پتہ تھا مگر انکو ناشتے کی ٹیبل پر موجود دیکھ سارے حیران تھے ابیرا کی غیر موجودگی جا دریافت کیا تو انھوں نے رات جو پیش آنے والا واقع بتایا جس پر ان سب کی اچھی خاصی کلاس ہوئی

حد ہے مطلب اپ لوگوں کو زرا بھی خیال ہے اپنی عمریں دیکھیں سارے اور پھر اپنے کھ دیکھیں مطلب اب بھی اپ لوگوں کو ہم سمجھائیں تو آپ باز ائیں گے

ہن.......یاثر خان نے ان سب کو لپیٹے میں لیا قسمت سے زوہیب بچ گیا تھا

دادجی ابھی ہم بڑے نہیں ہوئے....زرناب نے اپنے ہی دھیان میں احتجاج کیا تو منہل نے اسے نیچے سے چٹکی بھری اسنے فوراً یاثر خان کے تاثرات دیکھے جو بلکل سرد تھے

سوری دادجی....اسنے فوراً سر جھکاتے معذرت کی

اِرج بیٹا آپ ہی جچھ خیال کر لیتیں سب سے بڑی تھیں آپ ان میں......اب کی بار انھوں نے اِرج کو پکڑا

وہ ائیندہ نہیں ہوگا دادجی....اس سے جب کوئی بہانہ نہ ہوا تو بات ختم کی

ازمیر مجھے ابیرا کے پاس لے کر چلو.....دادجی نے سلائس کھاتے ازمیر سے کہا تو وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا

برخوردار ناشتہ تو کرلو....انھوں نے اسے فوراً اٹھتے دیکھ کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتا واپس بیٹھا

ناشتے کے بعد وہ اور زوہیب یاثر خان کو سہارا دیتے اوپر لائے رات کو جب وہ ابیرا کو

لائے تھے توانکا ارادہ اسے نور کے کمرے میں ٹھہرانے کا تھا جو کہ نیچے تھا مگر اسکا کہنا تھا کہ وہ رہے گی تو منہل کے روم میں اسی لئے وہ اسے مجبوراًاوپر لائے تھے

یاثر خان کے لیے اپنی سٹک کے ساتھ ویسے ہی سیڑھیاں چلنا محال تھا اوپر سے ڈاکٹرز نے بھی خاص طور پر منع کیا تھا وہ جب کبھی بھی مجبوری میں اوپر جاتے توانھیں سہارے کی ضرورت ہوتی

ابیر دادا جی....از میر نے کمرے میں انٹر ہوتے اسے الرٹ کیا جو آرام سے لیٹی تھی وہ فوراً انور کی مدد سے اٹھ کر بیٹھی

کیسی ہے میری بچی...انھوں نے پاس آتے اس کے سر پر پیار دیا پھر از میر کی رکھی چیئر پر بیٹھے

دادا جی میں بلکل ٹھیک ہوں......اسنے انھیں حوصلہ دیا

ابھی وہ اس سے یہی بات کر رہے تھے کہ خدیجہ ہلکان ہوتیں اندر داخل ہوئیں

اللہ خیر کرے کیا ہو گیا ہے میری بچی کو.....وہ فوراً ابیر اکی طرف بڑھیں اور اسے سینے سے لگایا

انکے ساتھ گھر کے باقی بڑے بھی اندر آئے

سب اسکا حال دریافت کر رہے تھے

یار اپ سب تو ایسے بی ہیو کو رہے ہیں جیسے میرا پاوں ٹوٹ گیا ہو یا خدانخواستہ میں معزور ہو گئی ہوں....وہ رات سے اس سپیشل پروٹوکول سے تنگ آگئی تھی اسی لیے بولی

وہ سب اسے کسی چھوٹی بچی کی طرح ٹریٹ کر رہے تھے

مما بلکل ٹھیک ہے یار یہ صرف اور صرف جوائینٹ ایفیکٹ ہوا تھا دس دن کے بعد بلکل ٹھیک ہو جائی گے پھوپھو.....اسنے سائمہ کی انکھوں میں نمی دیکھ انھیں حوصلہ دیا مگر نظر خدیجہ پر پڑی تو انھیں پکارتا انکی طرف بڑھا جن کے گال آنسوؤں سے مکمل بھیگ چکے تھے

اللہ یار کچھ نہیں ہوا.....ہادی بھی انکی طرف بڑھا

آپ سارے نہ چلیں نیچے فضول میں روئی جا رہے ہیں.....ارج کو اب ان سب کے رویوں سے کوفت ہونے لگی تھے اسی لیے انھیں جانے کا کہا اور وہ بھی ابیرا کے آرام کے خیال سے چل پڑے

توبہ ہے....اسنے انکے جاتے دروازہ بند کیا پھر دھپ سے بیڈ پر بیٹھی

ابیرا یار حیام کی کال ہے.....ابھی ایک دو منٹ ہے گزرے ہوں گے کہ زرناب اسکا موبائل لیتی آئی جورات سے اسکے پاس ہی تھا

اسنے فون پکڑتے کال اٹھائی پھر اسکے کچھ بولنے سے پہلے بولی

خدا کا واسطہ مجھ سے یہ نہ پوچھنا کیسی ہو میں بلکل ٹھیک ہوں کچھ نہیں ہوا ایک چیز کے علاوہ کے میں پک گئی ہوں جس کو دیکھو حال پوچھ رہا ہے.....ابیرا نے اسکی فکر کو بریک لگائی

اچھا سوری مگر درد تو نہیں ہو رہی صرف اسے لیے پوچھ رہی ہوں کہ نیمل شرمندہ ہے.....اسکی تسلی کے لیے...اسنے اخر پر وضاحت دی

یار ایک تو نہ تم اسکو فون دو......ابیرا نے اپنا سر پیٹا

نیمل نے فون پکڑتے سلام کیا

یار میں نے پہلے بھی بتایا ہے میں ٹھیک ہوں تمھاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا اب دوبارہ اس طرح کا کچھ کہا نہ تو قسم سے جب چلنے کے قابل ہو جاؤں گی نہ تو ایل تھپڑ ضرور

لگاؤں گی بلکہ آج ہی آ کر کھا جانا......اسنے بات کو مذاق کا رنگ دیا نیمل خوامخوا

شرمندہ ہتق رہی تھی حالانکہ سب کچھ غلطی سے ہوا تھا

اانے فون رکھتے لیٹنا ہی مناسب سمجھا مگر اس گھر میں اسکو سکون کہاں میسر تھا

ابھی اسکو لیٹے پانچ منٹ ہوئے تھے کہ ہلکی سی دستک کے ساتھ وہ سارا ٹولا اندر داخل

ہوا اور وہ صرف خان ولا نہیں بلکہ شاہ مینشن کے بھی بدمعاش تھے

ہائی......انھوں نے آتے ساتھ لائیٹس آن کیں

ابیرا انکو دیکھ کر زبر دستی مسکرائی مطلب ایک منٹ کا بھی چین نہیں ہے

ہم نے سوچا تم نہ لیٹی لیٹی بور ہو جاو گی اسی لیے ہم تین ہارر موویز سیلیکٹ کر کے لائے

ہیں اور اب آپ کی ایل سی ڈی پر دیکھیں گے........جہان نے اسے سب کے پلان

سے اگاہ کیا

موسٹ ویلکم....وہ منہل کے سہارے بیٹھتی بولی تو وہ سارے ہی نیچے کارپٹ پر بیٹھ

گئے اوپر بیٹھنے سے خاص حیام نے منع کیا تھا کہ کہیں ابیرا کے پاؤں کو کچھ نہ لگ جائے

مگر اسکے بہت اصرار پر احد، منہل، ازمیر، ارشمان بیڈ پر بیٹھ گئے

انکی سیلیکٹڈ موویز کچھ یوں تھیں

(anabela).....اینابیلا

(the conjuring)....دی کنجرنگ

اور ساتھ

(escape room).......ایسکیپ روم

سب سے پہلے انھوں نے انیبیلا کا انتخاب کیا

کمرے کی ساری لائیٹس آف کرتے ایل سی ڈی کے بجائے پروجیکٹر کا استعمال کرتے

انھوں نے کمرے کو سینیما کا ماحول دیا اور رہی سہی کسر پاپ کارنز نے پوری کر دی

شروع میں تو ابیرا بور ہی ہوئی مگر کچھ دیر بعد اسے بھی مزہ آنے لگا

ان سب کے لیے سائمہ اور شائلہ نے کھانے کا خاص انتظام کروایا

ارادہ بڑوں کا بھی تھا آنے کا مگر انھیں رات کو آنا تھا اور مقصد ابیرا کی خبر لینا تھا

مزہ آرہا ہے یا بور ہو رہی ہو......ارشان جو ازمیر کے بعد بیٹھا تھا اسنے پوچھا کیونکہ یہ

مووی اسی نے سیلیکٹ کی تھی

نہیں اب مزہ آرہا ہے پہلے بور ہو رہی تھی....ابیرا نے صاف گوئی کی تو وہ مسکرایا مگر پھر ملیشا کے چپ رہنے کے اشارے پر بلکل خاموش ہو گیا جبکہ ازمیر اور ابیرا دونوں ہنسے

مووی دیکھنے کے بعد انکا ارادہ کھانا کھانے کا تھا انھوں نے ینگ پارٹی کے۔لیے خاص طور پر منہل کے روم میں دستر خوان لگایا تھا تاکہ ابیرا کو اکیلے نہ کھانا پڑے

سب لڑکیوں نے مل کر نیچے کی ٹیبل لگائی جبکہ لڑکوں نے کمرے میں کھانا پہنچایا

وہ سب چاہتے تھے کہ وہ بور نہ ہو بھلا بیڈ ریسٹ کرنا کوئی آسان کام تھا کھانے میں اسکی فیوریٹ ڈیشیز ہی بنائی گئی تھیں جن۔میں زیادہ تر چائینیز ہی تھا چائینیز رائس کریم سیلیڈ

پاستا وغیرہ زیادہ ائیٹیمز اس طرح کی تھیں مگر بڑوں کے لیے بریانی وغیرہ بھی موجود تھی

کھانے کے بعد نور ملیشا کو لیے کچن میں کوفی بنانے چلی گئی پہلے انھوں نے تمام بڑوں کو

کہوہ بنا کر پیش کیا پھر کافی لیے اوپر آئیں

ابھی وہ کچھ اور کرنے کا سوچتے کے نیچے سے بلاوا آگیا

اچھا بیرا اب ہم چلیتے ہیں..... حیام نے اسکے پاس آتے اجازت لی تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

سب اس سے باری باری ملے پھر نیچے چلے گئے ارشان جو ازمیر سے کوئی بات کر رہا تھا

وہ انکے بلانے پر ایا پھر ابیرا کو ملنے کے خیال سے ازمیر کے ساتھ ہی روم میں آیا

اللہ حافظ ٹیک کیئر.... اسنے الوداعی کلمات ادا کیے پھر خود بھی چلا گیا ازمیرا سکے پیچھے جانے کے بجائے ابیرا کے پاس ہی آگیا کیونکہ وہ اکیلی تھی

اب کافی اچھی بونڈنگ ہو گئی ہے ان سب کے ساتھ.... ازمیر نے بیٹھتے تبصرہ کیا تو اسنے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا

ازمیر یار میں کھڑی تو ہو ہی سکتی ہوں.... تھک گئی ہوں صبح سے.... اسنے آس پاس کسی کو نہ دیکھ کر فیور چاہی

بلکل بھی نہیں.... اگے سے پہلی فرصت میں انکار ہوا

یار......کیا مسلہ ہے...وہ اب کی بار چڑھی

اچھا اسکو چھوڑو بریکنگ نیوز دوں تمھیں....ازمیر نے اسکا دھیان دوسری جانب لگایا

کیا نیوز.....ابیرا نیوز کے نام پر فوراً الرٹ ہوئی

تمھارا رشتہ آیا ہے اور پھوپھو کافی سیریسلی اس کے بارے میں سوچ رہی ہیں میرے خیال سے اس بار ہاں کر دیں گی.......ازمیر نے اسکے سر پر بمب پھاڑا

کس کا........ابیرا نے فوراً پتے کی بات پوچھی

فاروق انکل کے فرینڈ ہیں انکا بیٹا......ازمیر اسکو جانتا تو نہیں تھا بس جو سنا تھا وہی اسے بتایا

اف وہ توبہ ہے مما بابا کو بھی کیا ہو جاتا ہے تم جانتے ہو وہ ہاشم کتنا نیر و مائینڈڈ کا ہے.......اسنے اپنا سر ہاتھوں میں لیا

نہیں جانتا......ازمیر نے نفی میں سر ہلایا

شٹ اپ تم ایک کام کرو انھیں کہو کہ میری طرف سے انکار ہے....ابیرا نے اسے اٹھانے کے لیے دھکا دیا

اف اللہ اچھا چلا جاوں گا کہ بھی دوں گا پر وجہ تو بتاو...ازمیر وہی ٹکا رہا

وہ بہت ائیڈیٹ ہے اسی لیے........ابیرا نے تپتے جواب دیا

ایڈیٹ معنی.....ازمیر جان کر بات کو لمبا کر رہا تھا

مطلب وہ مجھے کبھی بھی جوب نہیں کرنے دے گا.......ابیرا کو سمجھ نہ ائی کہ ازمیر سیریس کیوں نہیں ہو رہا

اچھا چلو پھر میں پھو پھو سے کہتا ہوں.....ازمیر اٹھتا باہر گیا مگر جاتے جاتے لائٹ آف کر گیا اسے اب ریسٹ کی ضرورت تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھو پھو یار اپنے ایک رشتے کا بتایا تھا جو ابیرا کے لیے آیا ہے.......ازمیر جو خدیجہ کو ڈھونڈنے کا ارادہ رکھتا تھا اسے وہ لاونج میں اکیلی بیٹھی مل گئیں تو وہ انکے ساتھ والے صوفے پر بیٹھا

ہمم تو.....خدیجہ نے اسکے آنے پر فون بند کیا وہ جانتا تھا وہ لازمی فاروق سے بات کر رہی ہوں گی

تو یہ کہ آپ نہ انکار کر دیں اس رشتے سے.....ازمیر نے نارملی مشورہ دیا

کیوں....خدیجہ کا انداز بھی اتنا ہی نارمل تھا جس پر ازمیر حیران ہوا

آپ کو نہیں لگتا آپ کی دونوں بیٹیاں اگر ایک ہی گھر میں جائیں تو زیادہ اچھا ہو گا.....ازمیر نے گھما کر بات کی تو خدیجہ نے حیرت سے اسے دیکھا

مطلب....انھیں کچھ خاص سمجھ نہ ایا تو اگے بات جاری کی

مطلب آپ کو پتہ ہے....اسنے خدیجہ کے بازو پر شرارت لیے اپنا بازو مارا

بھئی صاف بات پوچھ رہی ہوں لڑکا کون ہے اور تمھیں یہ کس نے کہا ہے......خدیجہ نے اب کی بار صاف بات کی وہ فضول میں پہیلیاں بجوا رہا تھا

یہ بتا دیا تو سسپینس کس بات کا بس آپ ایک ادھا ہفتہ رک جائیں جلدی کچھ ہو گا ادھر سے میرا یقین کریں اور ہاں اس رشتے سے آج ہی انکار کر دیں........ازمیر نے اخر پر اٹھتے انھیں یاد کروایا یا کہیں باور کروایا

ناجانے اس لڑکے کے دماغ میں کیا چل رہا ہے کس کی بات کر رہا ہے....خدیجہ نے اسے دیکھتے خود کلامی کی...............

مگر وہ نہیں جانتی تھیں کہ ازمیر کیا جانتا ہے

وہ رات کو دیر سے واپس آنے کی وجہ سے سوئے بھی لیٹ تھے اسی لیے انکھ بھی دیر سے ہی کھلی

مرد حضرات تو سارے کام پر جا چکے تھے

گھر پر ینگ پارٹی میں سے صرف عفہ، حمائل اور نیمل تھیں عفہ نے تو آج اپنی بوتیک بند رکھنے کا ارادہ کیا تھا البتہ نیمل ناشتے کے بعد آفس جانے والی تھی وہ تینوں ناشتے کے لیے نیچے گئیں تو سامنے ہی لاونج میں عزیر انور شاہ کے ساتھ بیٹھے چائے پی رہے تھے وہ تینوں انور شاہ سے سلام کرتیں عزیر سے ملیں حمائل تو انکے ساتھ ہی بیٹھ گئی

...ہم ناشتہ لگوا کر تمھیں بلاتے ہیں

وہ دونوں ناشتہ تیار کروانے کے لیے کچن میں گئیں

بابا آپ نے میرے کانسرٹ دیکھے....... حمائل نے ان کے سینے سے لگے پوچھا

جی بلکل سپیشل نکال نکال کر مجھے پتہ تھا آپ کی آواز اچھی ہے مگر اتنی اچھی ہے یہ نہیں پتہ تھا..... انھوں نے حمائل کے سر پر پیار دیتے اسے سراہا

جی اس بات پر تو میں بھی حیران تھا......انور شاہ نے بھی تعریف کی جس دن سے وہ ائی تھی اس سے بات ہی نہ ہو سکی تھی

سچی آغا جان.....وہ خوشی سے اچھلی انور شاہ کب آرام سے تعریف کیا کرتے تھے

جی مجی.....انور شاہ نے مسکراتے اسے کنفرمیشن دی

حمائل آجاو یار.....عفہ نے اسے بائر آکر آواز دی تو وہ اجازت لیتی ناشتے کے لیے گئی

ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھی اسنے ملیحہ کو مخاطب کیا

......مما بابا ہمیں لینے آئے ہیں

جی بلکل......ملیحہ نے برتن شو کیس میں لگاتے اسے بتایا

یار تم ایک دو دن اور رک جاتی.....عفہ نے اصرار کیا وہ کون سا زیادہ دن رکی تھی

ہاں تاکہ تمھارے ساتھ میں بھی آغا جان سے چھترول کرواوں جناب کتنے دنوں سے آپ کی بوتیک بند پڑی ہے بتائیں گی......حمائل نے ائیبر واٹھاتے اس پوچھا تو اسکا موڈ بگڑا

دفعہ ہو جاو اپنے گھر......عفہ نے شکل بگاڑتے اسکی طرف پانچ انگلیوں کا اشارہ کیا

اسکی بات پر نیمل اور ملیحہ دونوں کا قہقہا چھوٹا

ابھی حمائل کوئی جوابی کاروائی کرتی کہ نیمل نے انھیں ٹوکا

اب بس شروع نہ ہو جانا تم دونوں......نیمل نے زور سے خالی پلیٹ میں چمچ مارا

اچھا حمائل جلدی ناشتہ کر واور جاو پیکینگ کرو فوراً بابا انتظار کر رہے ہیں......ملیحہ اسے ہدایت دیتی خود کچن میں انیزہ اور حریم کا ہاتھ بٹانے گئیں

مہر النسا تورات کو ہی جاچکی تھیں

پھو پھو پھوپھا دوپہر کا کھانا نہیں کھائیں گے....عفہ نے انکو باہر سے ہی آواز لگائی

نہیں بیٹا انکی کوئی میٹینگ ہے تو پہنچنا ہے اگلی بار انشاءاللہ.....ملیحہ نے مجبوری بتائی

پھو پھو پہلے ہی آپ اتنی دیر مطلب پوری دو مہینوں بعد ائی ہیں...اب جلدی ایئے گا نہ.....نیمل نے بھی شکایت کی

اچھا اچھا ویسے اب اپ آؤ سارے مزہ کریں گے......انکے بجائے حمائل نے پیشکش کی

مما چلیں گے نہ ہم......عفہ نے حریم کو بیچ میں گھسیٹا

جی جی چلیں گے....انھوں نے بھی اسے ٹالنے کے لیے حامی بھری

....

وہ ایک بجے گھر پہنچی اور سیدھا اپنے روم میں گئ

کتنے دنوں بعد اپنے بیڈ پر لیٹنا نصیب ہوا ہے.....اانے بیڈ پر ڈھیر ہوتے بولا

اسکا ارادہ شاور لینے کا تھا جس میں خلل فون کال نے ڈالا

نمبر انوں تھا پہلے تو اسنے بجنے دیا مگر جب پانچ منٹ بعد دوبارہ فون بجا تو سکرین پر ازمیر کا نام تھا حمائل نے کال اٹھاتے سلام کیا

حمائل آپ کال کیوں نہیں اٹھا رہی ڈائیریکٹر کی.......ازمیر نے اسکے فون اٹھاتے پوچھا

کونسا ڈائیریکٹر......حمائل کو اسکی بات کا مفہوم سمجھ نہ ایا

یار ابھی کال آرہی ہو گی نہ کوئی وہ ڈائیریکٹر کی تھی انھوں نے آپ کا نمبر لیا تھا مجھ سے اٹھا کیوں نہیں رہی تھی.....ازمیر نے بتاتے اپنا سوال دیرایا

وہ سوری میں انون نمبر سے کال نہیں اٹھاتی مجھے کیا پتہ تھا کہ وہ ہیں اچھا میں اٹھاتی ہوں

اپ رکھیں....اسنے فون بند کرتے اسی نمبر پر بیک کال کی جو پہلی بیل پر ہی اٹھالی گئی

جی مس حمائل عزیر....انھوں نے پہلے تصدیق چاہی

جی جی.....حمائل نے کنفرمیشن دی

وہ آپ کو ایک اڈریس سینڈ کرتے ہیں آپ ادھر پہنچ جائیں اپسے ایک کانٹریکٹ کی بٹ کرنی ہے....ڈائیریکٹر صاحب نے سیدھا آرڈر دیا

میں نہیں آسکتی آپ بتائیں اپکو کیا کام ہے....حمائل نے کچھ بھی سوچے بغیر پہلی فرصت میں انکار کیا

لیکن ہمیں آپ سے ایک کانٹریکٹ پر بات کرنی ہے.....ڈائیریکٹر کو اسکا انکار نہ بھایا

تو میں آپ کو ایک اڈریس سینڈ کرتی ہوں آپ اس پر آجائیں اور کرلیں بات......حمائل نے مسلی کا حل بتایا

کس جگہ کا ایڈریس...ڈائیریکٹر صاحب نے فوراً دریافت کیا

میرے گھر کا اپ آکر بات کرلیں......حمائل نے کلئیر کیا پھر انکے حامی بھرنے پر کال کاٹی

ابھی اسے شاور لیے پندرہ منٹ ہی ہوئے تھے کہ ملازم نے آکر اسکے روم کا ڈور ناک کیا

جی آجائیں.... حمائل نے ڈرائیر ڈرار میں واپس رکھتے اجازت دی

وہ بیٹا آپ کو نیچے ملیحہ بی بی بلا رہی ہیں کوئی لوگ ملنے آئے ہیں.... ان بوڑھی خاتون نے اسے اطلاع دی تو وہ ڈوپٹہ اچھے سے سیٹ کرتی انکے ساتھ ہی نیچے ائی

میں نے ڈرائینگ روم میں بٹھا دیا ہے یہ ہیں کون.... ملیحہ نے چائے تیار کرواتے اس سے پوچھا

مما یہ ڈائیریکٹر ہیں جنہوں نے بھجوایا تھا مجھے کوئی کام تھا تو میں نے بلا لیا....... حمائل نے انھیں اگاہ کیا

کیا مطلب تمھیں کیا کام تھا ان سے اور بندہ بتا ہی دیتا ہے کوئی آرہا ہے..... ملیحہ اس پر بھڑکیں

مما یار مجھے نہیں انھیں کام تھا اور اپکو کیا بتاتی انکی کون سے بہت خاطر تواضع کرنی ہے بس چائے کے ساتھ کچھ رکھ دیں.... حمائل انھیں کہتی خود ڈرائینگ روم کی طرف گئی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسنے اندر انٹر ہونت ساتھ سلام میں پہل کی وہ تینوں سلام کا جواب دیتے واپس اپنی جگہوں پر بیٹھے

جی آپکو کوئی کام تھا.......حمائل نے صوفے پر بیٹھتے ان سے پوچھا

ہمم کام تھا میں نے بتایا تھا کہ کانٹکریکٹ ہے ڈرامے کا ہے مین رول ہیروئین کا.......انھوں نے کانٹریکٹ پیپرز اسکے سامنے ٹیبل پر رکھے

اچھا اچھ.....حمائل نے پیپرز کھولتے ان پر نظر دوڑائی

وہی بوڑھی خاتون چائے لے کر ائیں پھر انھیں سرو کیں

ڈائیریکٹر صاحب اپنے ساتھ دو اور لڑکوں کو لائے تھے جن کو وہ نہیں جانتی تھی

اچھا یہ دونوں....حمائل نے سوالیہ نگائیں انکی طرف گھمائیں

یہ ڈرامہ کے رائٹر ہیں انھوں نے اپکا کانسرٹ دیکھا اور یہ ہمارے پروڈیوسر.......ایکچولی یہ ڈرامہ ایک چھوٹے سے چینل کے لیے ہے جو انکا ہی ہے.....اسنے اخر میں پروڈیوسر کی طرف اشارہ کرتے اسے بتایا

ہیرو کون ہے.....حمائل نے مین بات پوچھی

وہ ہے ایک لڑکا دو تین ڈرامے کر چکا ہے...انھوں نے بتایا مگر حمائل کہاں اسے جانتی تھی

مگر میں تو اسے نہیں جانتی....حمائل کچھ انکمفرٹیبل ہوئی

جی اپ نہیں جانتیں مگر کام کرو گی تو جان جاو گی نہ.....اس آدمی نے حمائل کو ایزی کرنا چاہا

اچھا یہ آپ رکھیں میں آپکو سوچ کر بتاوں گی اور ہاں پلیز آپ مجھے ہیرو کا گر نام بتا دیں تو.....حمائل فائل انکے سامنے واپس رکھتے ریکویسٹ کی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی جی اور یہ اپ اپنے پاس رکھیں ہیرو کا رول اختر خان کر رہے ہیں تین ڈرامے کر چکے ہیں وہ پہلے بھی....ڈائیریکٹر نے اسے ہیرو کا نام بتایا

پھر وہ لوگ جانے کے لیے اٹھے

جاتے وقت ڈائیریکٹر اور پروڈیوسر صاحب تو سلام کرتے گزر گئے مگر رائیٹر صاحب نے حمائل کے سامنے آتے ہاتھ پھیلایا

سوری اللہ حافظ.....اسنے انکا ہاتھ اپنے الفاظ سے جھٹلاتے باہر کا رخ کیا

میں انتظار کروں گا آپ کی کال کا......انھوں نی جاتے جاتے باور کروایا

جی میں آپ کو ایک دو دن تک بتاتی ہوں....حمائل انھیں سی آف کرتی واپس ائی

وہ اندر ائی تو سامنے ملیحہ سوالیہ انداز لیے کھڑی تھیں

حمائل نے انکو دیکھ کر دانت نکالے

دانت کیوں نکال رہی ہو بتاؤ کیا کہ کر گیا ہے وہ.....ملیحہ نے اسے جھڑ کا وہ سیر یس تھیں اور بیٹی دانتوں کی نمائش کر رہی تھی

مما کیا ہو گیا ہے یار بس ڈرامے کی آفر کرنے آئے تھے.......حمائل نے انھیں انکے آنے کی وجہ بتائی

تو کیا تم نے کیا کہا ہاں تو نہیں کر دی....ملیحہ بے صبری ہوئیں

نہیں مما یار ٹائم مانگا ہے دو تین دن کا ابی از میر سے بات کروں گی اس سے مشورہ لوں گی پھر کچھ کہوں گی.......اسنے انھیں آگے کا پلان بتایا اور وہ بھی بیچ میں از میر کا نام سن کف کچھ پر سکون ہوئیں

ہاں اس سے لازمی پوچھنا وہ جانتا ہو گا نہ سب کو....انھوں نے پھر بھی تلقین کی تو وہ

دانت نکالتی اوپر چلی گئی

عجیب لڑکی ہے میں کوئی بھی سیریس بات کروں اسکے دانت باہر آجاتے ہیں.....ملیحہ نے اسکے بارے میں خود سے ہی تبصرہ کیا

اوپر جاتے سکرپٹ پڑھنے کے بعد اسنے ازمیر کا نمبر ڈائل کیا مگر اسنے کال نہ اٹھائی

حمائل نے دوبارہ ٹرائی کیا تو پہلی بیل پر فون اٹھایا گیا

حمائل بس ایک منٹ میں اپ کو ابھی بیک کال کرتا ہوں...اسنے معذرت کرتے فون کاٹا تو حمائل بھی اسکی کال کے انتظار میں بیٹھ گئی

ٹھیک تین منٹ بعد اسکی کال ائی سلام میں اسی نے پہل کی

جی حمائل وہ نہ ایکچولی مجھے کال آئی تھی تو اسی لیے آپ بتاو کیا کام ہے.....اسنے ایک بار پھر معذرت کرتے کال کرنے کی وجہ پوچھی

آپ سے مشورہ لینا تھا ایک.....حمائل نے بات کا اغاز کیا

کس بارے مُں اور ہاں وہ کیا بنا وہ لوگ چلے گئے.....ازمیر کو یاد ایا تو اسنے انکا بھی پوچھا

جی ائے تھے چلے بھی گئے اسی بارے میں مشورہ کرنا ہے اگر آپ فری ہیں

تو.....حمائل نے اس کا وقت مانگا

جی جی میں فری ہوں آپ پوچھو....ازمیر ٹیرس میں رکھی ایزی چیئر پر بیٹھتا بولا

وہ لوگ آئے تھے اور ایک کانٹریکٹ دے گئے ہیں لیڈ رول ہے ایک ڈرامے

میں......حمائل نے اسے کانٹریکٹ کے بارے مُن بتایا

اچھا تو اپنے ہاں کر دی...ازمیر نے سوال کیا

نہیں نہ یہی تو پوچھنا تھا کہ کیا کروں......حمائل نے اصل بات بتائی

اچھا سب سے پہلے آپ نے اپنی سکرپٹ پڑھی......ازمیر نے پہلا پوائنٹ پکڑا

جی پڑھی ہے کافی ولگر ہے مطلب مجھے اچھی نہیں لگی آوور ہے تھوڑی.......حمائل

نے سکرپٹ کے بارے میں اپنا خیال ظاہر کیا

اچھا اور اپکو میل لیڈ رول کا پتہ ہے کون کر رہا ہے....ازمیر نی اب کی بار دوسری مین

بات پوچھی

جی نام پتہ ہے کوئی اختر خان ہے بس یہ نہیں پتہ کون ہے انھوں نے کہا ہے ایک دو

ڈرامے کر چکا ہے وہ.... حمائل نے انکی بتائی باتیں جوں کی توں ازمیر کو بتائیں

آپ ایک کام کرو آپ نے کہا مشورہ چاہیے تو اگر میں مشورہ دوں تو فوراً اس پر عمل

درآمد بھی کرو گی.... ازمیر نے کچھ بھی کہنے سے پہلے پوچھنا لازمی سمجھا

جی ضرور کروں گی.... حمائل نے حامی بھری

آپ انکار کر دو کانٹریکٹ مت لو منع کر دو آج ہی بناٹائل ویسٹ کیے وجہ بھی اپکو بتاتا

ہے اور دوسرا جو آپ نے میل (vulgar) ہوں ایک تو اپ نے کہا سکرپٹ ولگر

لیڈ کا بتایا ہے وہ بھی کافی ولگر ہے تو اپکو سوٹ نہیں کرتا یہ......ازمیر نے اسے مشورہ

دیتے ساتھ ساری بات سمجھائی

اوکے میں ابھی منع کر دیتی ہوں اپ رکھیں..... حمائل نے اسے فون کاٹنے کا کہا

نہیں ایک سیکینڈ رکو میری بھی سن لو.... ازمیر نے اسے فون بند کرتے دیکھ روکا

جی جی...... حمائل نے بھی آرام سے دریافت کیا

آپ کے لیے نہ مجھے ایک سپورٹنگ رول کی آفرائی تھی مگر ساتھ ہی یہ والی کال آگئی تو

میں نے کہا کہ اپکی مرضی مگر اب اپ یہ نہیں کر رہی تو وہ کر لوا گرایزی لگے تو سکرپٹ

بھجوا دوں آج ہی......ازمیر نے اسکی مرضی جاننا چاہی

کیسی ہے....اسنے کچھ اور کہنے کے بجائے اسی سے پوچھا

اچھی ہے کوئی آوور پن نہیں ہے اور سسٹر کا کیریکٹر ہے وہ بھی سنگل تو میرے خیال سے آپ کو سوٹ کرے گا کیا خیال ہے.......ازمیر نے اسے کیریکٹر کے بارے میں بتایا

سسٹر کس کی.....حمائل نے مذید جاننا چاہا

میل لیڈ کی....ازمیر نے بھی سکون سے بتایا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور مین لیڈ رول کون کر رہا ہے.....حمائل نے اب کی بار خاص سوال پوچھا

میں.....ازمیر کے جواب پر اسے حوصلہ ہوا

او کے مجھے سکرپٹ پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے اپ انھیں او کے کر دیں......حمائل نے اپنی طرف سے ڈن کیا یہ رول اسکے لئے کافی اچھا تھا

چلو صحیح ہے....ازمیر نے بھی او کے کیا

اچھا اگر اپکو ڈسٹرب کیا ہو تو سوری.....حمائل نے آخر پر تکلفانہ رویہ اختیار کیا

ایسا کچھ نہیں ہے میں ڈسٹرب نہیں ہوا.....ازمیر نے اسے ایزی کیا

اچھا آپ انھیں اوکے کریں میں انھیں منع کرلوں اللہ حافظ....حمائل نے کہتے کال بند کی پھر اسی نمبر پر کال کی جس سے کال آئی تھی

اسنے کچھ بھی سنے بغیر انکار کیا اور انھیں کانٹریکٹ واپس لے جانے کا کہہ کر کال کاٹ دی

....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ازمیر نے اسکا کانٹریکٹ اوکے کیا تو ڈائیریکٹر تو کافی خوش ہوا کیونکہ ازمیر نے اسے کوئی امید نہیں دلائی تھی اور اب یوں فوراً مان جانا اس کے لیے غیر متوقع تھا

اسنے ازمیر کے کہنے پر اسے سکرپٹ بھی بھیج دی تھی جو وہ کل ہی حمائل کی طرف بھجوا چکا تھا

اسنے پہلے خود جانے کا ارادہ کیا مگر ہادی اور امان بزنس کے سلسلے میں کوئی سائیٹ دیکھنے ابہیں کی سوسائیٹی میں جا رہے تھے اسی لیے انھیں یہ کام سونپا

انھوں نے پہلے کافی مشکل سے گھر ڈھونڈا گھر کا تو ازمیر کو بھی نہیں پتہ تھا اسنے ان دونوں کو حمائل کا نمبر دیا تاکہ اڈریس پوچھ لیں ساتھ خاص تلقین کی کے کال سے پہلے اسے میسج کر کے اپنا نام بتا دیں تاکہ وہ کال اٹھا لے

وہ لوگ پوچھتے پچھاتے اسکے گھر پہلچے تو وہ گھر پر نہیں تھی وہ دونوں باہر سے ہی سکرپٹ ملیحہ کو تھماتے بھاگے اپنے کام سے وہ دونوں پہلے ہی لیٹ تھے

اب ازمیت کو انتظار تھا کہ وہ کب کانٹریکٹ پر سائین کرنے کی بات کرے گی

کہاں جا رہے ہو؟........سائمہ نے اسے مین گیٹ کی طرف جاتے دیکھ پوچھا وہ اس وقت وہ یعقوب کے ساتھ لان میں بیٹھیں کوئی اہم بات کر رہی تھیں جب انکی نظر ازمیر پر پڑی

مما یار حمائل کو پک کرنے اسکے بعد اسے لے کر ڈائیریکٹر کے پاس جانا ہے کانٹریکٹ سائین کرنا ہے....اسنے ادھر ہی کھڑے بلند آواز میں انھیں بتایا پھر گاڑی سٹارٹ کی

اگلے پندرہ منٹ میں وہ حمائل کے گھر کے باہر تھا اسنے پہنچتے اسے کال کی تو حمائل نے پانچ منٹ کا وقت مانگا اور حیرت یہ تھی کہ وہ پانچ منٹ بعد آ بھی گئی

وہ سوری مماانویسٹیگیٹ کر رہی تھیں.....حمائل نے دیری کے لیے معذرت چاہی

جبکہ اسکی بات پر ازمیر ہنسا

آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟.....حمائل کو تو کوئی بات فنی نہ لگی تھی پھر اسکی ہنسی؟؟

کیونکہ میں بھی انسپیکشن کے بغیر باہر نہیں نکل سکتا........ازمیر نے ہنستے کہا

لیکن کیوں اپ تو لڑکے ہیں.....حمائل نے بے تکی بات کی

مس حمائل ماں باپ کے لیے یہ فرق فرق نہیں ہوتا....ازمیر نے جیسے اسے باور کروایا

اور وہ کہاں یہ سب جانتی تھی وہ تو تھی ہی اکلوتی

ہمم یہ بھی بات سہی ہے آپ کی....حمائل نے اسکی بات مانی

انفیکٹ اتنی انسپیکشن وہ زرناب اور منہل کی نہیں کرتیں جتنی میری کرتی

ہیں......ازمیر دوبارہ ہنسا

کیوں؟.....حمائل کو وجہ کچھ سمجھ نہ آئی

انھیں لگاتا ہے کہ میں ان سے پوچھے بغیر کوئی ایسی فلم نہ کر لوں اور یو کانٹ

وہ میری سکرپٹ میرے سے زیادہ غور سے (you can't believe).بیلیو

پڑھتی ہیں......ازمیر بتاتے ایک بار پھر ہنسا یہ سب کچھ تھوڑا بہت ایمبیر سنگ تھا مگر پھر بھی وہ شئیر کر رہا تھا خاموش بیٹھنے سے تو بہتر تھا

How sweet!!!

انٹی تو بہت کیوٹ ہیں اچھی بات ہے نہ نظر رکھنی چاہیے کیا پتہ آپ......حمائل نے اچانک اپنے آپ کر بریک لگائی ایک تو یہ فضول بولنے

یہ سب احد کی غلطی ہے اسی کی وجہ سے اتنی بکواس کرتی ہوں میں....اسنے رخ موڑتے احد کو کوسا جس نے اسے اتنا کانفیڈینٹ کیا تھا

نہیں بکواس تو نہیں ہے سہی بات ہے نظر رکھنی چاہیے کچھ پتہ نہیں ہوتا....ازمیر جو اسکی سرگوشی سن چکا تھا لہجے میں شرارت لیے بولا

ہے نہ دیکھا میں بھی یہی کہہ رہی تھی....حمائل نے بھی شرمندگی زائل کرنے کی خاطر دانت نکالتے کہا

مگر ازمیر کی شکل دیکھ کو وہ پھر خاموش ہو گئی جو خاموش مسکراہٹ کیے اسکی بات سن رہا تھا

اس بار وہ پوری کی پوری ونڈو کی طرف مڑ کر بیٹھ گئ

سیٹ آگیا ہے...ازمیر نے گاڑی روکتے اسے بتایا جو کب سے چپ تھی

کیا مطلب آج سے ہی شوٹنگ ہو گی...وہ ازمیر کی بات پر پریشان ہوئی ایسی تو کوئی بات نہ ہوئی تھی

ارے نہیں بس کانٹریکٹ سائین کرنا ہے اسی کے لیے آئے ہیں.......ازمیر اسے تسلی دیتا گاڑی سے اترا تو اسکے پیچھے وہ بھی اتری

وہ ابھی گاڑی سے اتری تھی کہ سامنے ظفر کھڑا انھیں ہی دیکھ رہا تھا اسے فوراً پہلے والا واقعہ یاد آیا

وہ فوراً ازمیر کی طرف بڑھی

یہ بھی اسکا سیٹ ہے.....اسنے ازمیر کے ساتھ ہوتے سرگوشی کی

اسکے اور بھی تین سیٹ ہیں ہم ساری شوٹنگز زیادہ تر ادھر ہی کرتے ہیں.....ازمیر نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا پھر ظفر سے آگے جا کر ملا

حمائل بھی اسکے پیچھے گئی

حمائل کے پاس آتے ظفر نے دور سے سلام کیا تو حمائل نے مسکراتے سلام کا جواب دیا

جبکہ ازمیر اس چینج پر اندر ہی اندر ہنسا اسے تو لگا تھا کہ اس بار بھی ظفر ذلیل ہو گا

بس سائین ہی کرنا ہے نہ کچھ کر کے تو نہیں دکھانا..... حمائل نے اسکے ساتھ اندر

اتے پوچھا تو ازمیر نے اسکی طرف دیکھا

ایک بہت چھوٹا سا اوڈیشن..... ازمیر کا انداز کافی نارمل تھا جبکہ اسکی بات پر حمائل کے

تاثرات بگڑے

آپ نے کہا تھا بس سائین.... اسنے ازمیر کی کہی بات یاد کروائی

تو اور کیا کہتا اس کام کے لیے تو آپ پریکٹیس بھی نہیں کر سکتی تھی بتانے کا کوئی فائدہ ہی

نہیں تھا..... ازمیر نے الزام لینے سے انکار کیا

وہ دونوں اگے گئے تو ڈائیریکٹر ان سے آ کر ملا

مس آپ ادھر آ جائیں.... اسنے حمائل کو مخاطب کرتے ایک سٹیج کی طرف اشارہ کیا

جس کا بیک گراؤنڈ بلیک تھا

حمائل نے پہلے ایک تیکھی نظر ازمیر پر ڈالی پھر اسکے مسکرانے پر وہ سٹیج پر گئی

احل میم کو سکرپٹ دو......اس نے دور کھڑے لڑکے کو آواز دی جو ہاتھ میں کافی کاغذات لیے کھڑا تھا وہ یس سر کہتا حمائل کی طرف ایا پھر انھیں میں سے ایک چھوٹا سا پیج اسے پکڑایا

میم آپ یہ ڈائیلوگ پڑھیں اور یہ بتائیں یہ کا موڈ میں بولا گیا ہے اور کس نے بولا ہے.....ڈائیریکٹر ھاد نے اسے ٹاسک دیا حمائل نے اسے کہنے پر وہ کاغز پڑھا

یہ لڑکی کا رول ہے اور غصے میں بولا گیا ہے......حمائل نے ڈائیلوگ پڑھتے کافی آرام سے گیس کیا پھر انھیں بتایا

گڈ...اب آپ یہ ڈائیلاگ بول کر دکھادیں ود ایکسپریشنز......انھوں نے نئ فرمائش کی

میں....حمائل نے اپنی طرف انگلی کرتے جیسے تصدیق چاہی

جی آپ...ھاد نے آرام سے ہاں کی وہ ایک 2827 سال کا لڑکا تھا

حمائل نے اسکے حامی بھرنے پر دوبارہ ان ڈائیلو گز کو دیکھا جو کچھ یوں تھے

آپ کو کیا لگتا ہے آپ لوگوں کے اکسانے پر میں اس سے شادی کرلوں گی تو بھول ہے

آپکی مر جاوں گی مگر اس سے شادی نہیں کروں گی اور اگر مر نہ سکی تو بھاگ جاوں گی

......اس گھر سے......اس جیل سے

پہلے تو ڈائیلو گز ہی حمائل کو اچھے نہ لگے مگر اب مجبوری تھی تو اسنے بولنا شروع کیا

مگر اسکی آواز میں کافی لڑکھڑاہٹ تھی

ازمیر ابھی اسے کچھ کہتا اس سے پہلے وہاں موجود ایک کو ایکٹریس اسکے پاس آئی

دیکھو سوچو کہ آس پاس کوئی نہیں ہے اور تم کسی اس طرح کی سچو ئیشن میں پھنس گئی ہو

اور پھر بولو......اس لڑکی نے حمائل کو طریقہ بتایا

مگر میں ایسے بول ہی نہیں سکتی....حمائل نے کاغذ اسکے آگے کرتے کہا

ہاں پتہ ہے بس ایک بار بول دو پھر تم جیسے چاہو گی ویسے ہی رول ملیں گے......اس

لڑکی نے حمائل کو سمجھایا اور نتیجتاً وہ سمجھ بھی گئی اسنے ھادسے ازمیر سے کہ کر پانچ

منٹ کا وقت مانگا پھر سٹارٹ کیا اب کی بار اسکے لہجے میں سختی کے ساتھ روانی بھی تھی

تھینکس پلوشہ.....ازمیر نے ساتھ کھڑی اسی لڑکی کا شکریہ ادا کیا

ویلکم مگر یہ لڑکی زیادہ دیر ٹکی نہیں رہے گی یہاں....پلوشہ نے صاف گوئی کی

کیوں.....ازمیر اسکی بات پر حیران ہوا

اپنی وجہ سے وہ یہ سب کچھ نہیں کر سکتی بہت سو کو ذلیل کرے گی.....پلوشہ کی بات پر ازمیر مذید الجھا

مطلب.....اسنے اپنی الجھن سلجھانا چاہی

مطلب یہ کہ کسی نے اسے سیٹ پر ہاتھ بھی لگا دیا ئی تو شرط لگا لو تھپڑ مست ہے....پلوشہ کہتی اس لڑکے کے بلانے پر اسکی طرف بڑھی

ازمیر کی اسکی بات میں دم لگا یہ بات تو سچ تھی کہ وہ غصہ کرے گے مگر تھپڑ والی بات پر اسے یقین نہ تھا

ھادنے اسکے سائین لیتے پیمینٹ کنفرم کی جو ایکچولی ازمیر نے ہی ڈسائیڈ کی تھی ورنہ وہ تو اپنا اچھا خاصہ نقصان کر لیتی

وہ وہاں سے نکلے راستے میں وہ بلکل خاموش رہی شاید غصہ تھا

بہر حال ازمیر نے زیادہ نوٹس نہ کیا تھا

وہ اسے ڈراپ کرتا خود گھر چلا گیا

اسلام علیکم !.....حمائل نے ڈائینیگ ٹیبل پر بیٹھتے اپنا بیگ وہی ٹیبل پر پٹکا

کیاہوا ریجیکٹ ہو گئی....ملیحہ نے اسے ٹھنڈا جوس کا گلاس دیتے پوچھا

نہیں سائین کر کے آئی ہوں بس تھک گئی ہوں اب سونے جا رہی ہوں.....اسنے جوس ادھا پی کر چھوڑا پھر اپنا بیگ وہی چھوڑتی اوپر چلی گئی

....

ازمیر.......سائمہ نے اسے لاونج میں جاتے دیکھ کچن سے آواز لگائی

جی مما.....اسنے کچن کے دروازے میں کھڑے پوچھا

وہ تمھاری پھوپھو بلا رہی تھیں تمھیں.....انھوں نے اسے اطلاع کی

کب....ازمیر نے پوچھا

کال آئی تھی خدیجہ کی کہ رہی تھی آئے تو بھیجیے گا.....سائمہ نے اسے کال کے بارے میں بتایا تو وہ سر ہلاتا مدیجہ کی طرف نکلا

اسکو دیکھتے ہی چوکیدار نے مین گیٹ کھولا تو وہ انھیں سلام کرتا اندر گیا

خدیجہ حسب عادت کچن میں مصروف تھیں اسنے جاتے انھیں آواز دی توانھوں نی اسے کچن میں ہی بلالیا

وہ کچن میں جاتا وہیں سلیب پر انکے پاس بیٹھ گیا

کیوں یاد کیا تھا مجھے....ازمیر نے ٹوکری میں سے سیب اٹھاتے ان سے پوچھا

میں نے فاروق کو کہا تھا کہ انکار کر دیں مگر وہ کہ رہے ہیں کہ کوئی سولڈ وجہ دو مجھے میں نے تھاری والی بات بتائی تو کہتے ہیں کہ اندازوں پر کچھ نہیں ہوتا میں ایسے انکار نہیں کر سکتا....کہتے ہیں ابیرا سے پوچھوں گا اور میں نے ابیرا کو کال کی تھی پوچھا کہ تم انکار کرو گی تو کہ رہی تھی کہ میں نہیں کروں گی انکار برا لگتا ہے اب مجھے بتاو کیا کروں میں....انھوں نے اپنا مسلہ اسکے آگے رکھا

اچھا تو پھوپھا کہاں ہیں میں خود انھیں بتاتا ہوں کہ اندازہ نہیں ہے....ازمیر نے فاروق کا پوچھا

اپنے کمرے میں ہیں....خدیجہ نے بتایا تو وہ سیب وہیں چھوڑتا انکے کمرے کی طرف گیا جو گراونڈ فلور پر تھا

میں اندر آ جاوں؟...ازمیر نے اندر جھانکتے پوچھا فاروق جو کسی کتاب کا مطالعہ کر رہے تھے اسکی آمد پر انھوں نے کتاب پرے رکھی اور اسے اندر آنے کی اجازت دی

ازمیر نے اندر اتے سلام کیا تو انھوں نے جواب دیا

پھوپھا میں نے سنا ہے کہ آپ ابیرا کے رشتے سے انکار نہیں کر رہے.....ازمیر نے لہجا نرم کرتے پوچھا

جی بلکل.....فاروق صاحب نے اگے سے فوراً جواب دیا

لیکن اگر بہتر رشتہ ہو تو.......ازمیر کے سوال پر وہ سیدھے ہوئے

کس کا....انھوں نے سیدھا سوال کیا

ہے کسی کا.....ازمیر نے بات مخفی رکھی

ایسے تو نہیں نہ پہلے نام بتاو پھر سوچوں گا.....فاروق نے بھی شرط رکھی

ہمم پھر آپ بھی وعدہ کریں نام اپکے اور میرے درمیان رہے گا......ازمیر نے انکے سامنے ہاتھ پھیلایا جسے انھوں نے فوراً تھام لیا

ارشان.....ازمیر نے انکے ہاتھ تھامتے ساتھ نام بتایا

تمھیں کیسے پتہ....فاروق صاحب اس نام پر حیران ہوئے اور اپنی جگہ سے مذید اگے آئے

بس اب کیا یہ بھی بتادوں....ازمیر نی بھنویں اچکائیں

جی بتاو.....فاروق نے اسرار کیا

سمپل پھوپھا پہلے تو یہ بات کہ آپ کوئی ایسے باپ نہیں ہیں کہ اگر اپکی بیٹی کو کوئی پسند. کرے تو اپ اڑ جائیں کہ نہیں کرنی شادی اور دوسری اور مین بات اسنے مجھ سے سیکریٹلی پوچھا تھا کہ ابیرا کی منگنی تو نہیں ہوئی کہیں یا کوئی رشتہ تو نہیں تہ تو میں نے کہا نہیں بس پھر اسکی جناب کی باچھیں کھل گئیں....ازمیر نے لنڈن سے واپسی کی رات پر ہونے والی بات بتائی یہ تب تھا جب وہ دونوں ابیرا کو لے کر ہاسپٹل گئے تھے

تمھیں کیسے پتہ کہ وہ اپنے لیے بات کر رہا تھا....فاروق نے ایک اور سوال داغا

پھوپھا کیونکہ اسنے کہا تھا کہ اور کسی کو مت بتانا فضول میں تنگ کریں گے......ازمیر نے ارشمان کی کہی بار دہرائی

تو اپکو کیسا لگتا ہے لڑکا اب تو انکار کر دیں گے نہ......ازمیر نے اسکو خیال میں گم دیکھ

پوچھا

مگر آپنے دوست کو کیا جواز دوں رشتے سے انکار کا.....فاروق نے ایک اور مسلہ پیش کیا

یہ ہی کہ اسکا رشتہ تو پہلے ہی ایا ہوا تھا اسی لیے سوری وہ لڑکے والے دیکھ کر گئے تھے انھوں نے ہاں کر دی ہے بابا بات ختم...ازمیر نے دوسرے مسلے کا بھی حل پیش کیا

اچھا چلو میں کرتا ہوں مگر تم شیور ہو نہ.....فاروق صاحب نی ایک بار پھر پوچھا

پھوپھا کی خبر ہے.....ازمیر نے انکھ مارتے انھیں اعتماد میں لیا

اسے خود ذاتی طور پر ارشان ابیرا کے لیے پرفیکٹ لگا تھا اسی لیے اب اُسکا مخفی طور پر ساتھ دے رہا تھا

وہ فاروق سے بات کرتا کچن میں ایا تو خدیجہ اسی کے انتظار میں کھڑیں تھیں

کیا بنا.....انھوں نے اسکے آتے ہی پوچھا

مھر ازمیر کی اتری شکل کچھ اور ہی پتہ دے رہی تھی

کیا ہوا ہے بتاو نہ.....انھوں نے بے صبری کا مظاہرہ کیا

پھوپھا تو کچھ سن ہی نہیں رہے....ازمیر نے واپس سلیب پر بیٹھتے غم کا اظہار کیا

اللہ اب کیا کروں اور کوئی تو انکو منا بھی نہیں سکتا.....خدیجہ پریشانی سے کرسی پر بیٹھیں

پھوپھو پھر کروا دیتے ہیں اسی سے شادی ابیرا کی کیا خیال ہے....ازمیر نے لہجے میں غم کا انصر شامل کیا مگر انکھوں میں شرارت تھی

کیا کہہ رہے ہو ازمیر....انھوں نے اسے ڈپٹا

تو اب کیا کریں گی...ازمیر جان کر انکا امتحان لے رہا تھا

مجھے لگتا ہے کہ ایک ادھی لڑائی اس بات پر پو کر رہے گی میرے فاروق صاحب سے بھلا میں بھی اسکی ماں ہوں میری بھی مرضی ہے....خدیجہ پر اعتماد لہجہ لیے بولیں

مطلب آپ میرے پھوپھا کو ماریں گی.....ازمیر انکے سامنے آتے گھٹنوں کے بل بیٹھا

ابھی وہ کچھ بولتیں کہ ازمیر کی مسکراتی صورت کو دیکھ کر ٹھٹکیں

مسکرا کیوں رہے ہو....انھیں اس وقت اسکی مسکراہٹ پر غصہ ایا

پھوپھو یار کم ڈاون پھوپھا مان گئے ہیں....اانے اخر کار اصل بات بتائی ورنہ خدیجہ پتہ

نہیں کیا کچھ پلان کر لیتیں

اسکی بات سن کر پہلے انھوں نے اطمینان کا سانس لیا پھر ہاتھ میں پکڑا اچمٹا اسکے ہاتھ پر مارا

پہلے نہیں بول سکتے تھے.... خدیجہ کا دل نہ بھرا تو انھوں نے اسکا کان مڑوڑا

پھوپھو یار بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں ہے چھوڑیں میرا کان ایک تو آپ کے لیے ایک اچھا کام کیا اوپر سے اپ مار رہی ہیں..... ازمیر نے اپنا کان آزاد کرواتے دہائی دی

.... انھوں نے اسکا کان چھوڑتے سر پر چت لگائی.. بد تمیز

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کا کھانا کھا کر جانا بریانی بنائی ہے....... خدیجہ نے اٹھتے اسے آرڈر دیا

اور میری بیٹھی کب واپس کرنی ہے.... انھوں نے ابیرا کے بارے میں پوچھا

ابھی سات دن بعد اسے سیڑھیاں اترنے کی اجازت ہے تو مطلب سات دن بعد..... ازمیر نے اسکے بقایا دن بتائے

پروسیکیوٹر صاحبہ کدھر ہیں.... ازمیر نے اپنا وہی سیب واپس پکڑتے اِرج کے بارے میں پوچھا

وہ آج نہ ملیشا اور حیام نے اسے کھانے کی دعوت دی تھی وہ کیا کہتے ہیں ہاں ٹریٹ دی تھی ساتھ زین بھی تھا تو انکے ساتھ گئی ہے......خدیجہ نے اسے اِرج کے بارے میں بتایا

ہمم مطلب ڈیٹ پر گئیں ہیں پروسیکیوٹر صاحبہ....ازمیر نے جان کر انھیں چھیڑا

شرم کرلو بہن ہے تمھاری....خدیجہ نے اسے دور سے ہی چمٹاد کھایا تو وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا ہنسا.....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منہل کی انکھ صبح فون بیل کی وجہ سے کھلی اانے اٹھ کر اپنے فون کو پکڑا تو وہ بلکل سائیلینٹ پر تھا پھر اسکی نظر ابیر اوالی سائیڈ پر پڑی جہاں اسکا فسن زور وشور سے بج رہا تھا اور وہ سارے گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہی تھی

پہلے اسنے ابیرا کو اٹھانے کا سوچا مگر پھر اسکی سائیڈ پر جھکتے اسنے فون پکڑا

فون پر ارشان کا نام جگمگا رہا تھا اسنے ٹائم دیکھا تو بارہ بج چکے تھے اسے اندازہ ہوا کہ کتنی دیر ہو گئی ہے دوبارہ رنگ ہوئی تو اسکا دھیان ہاتھ میں پکڑے فون کی طرف گیا

اسنے کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر فون اٹھایا فون اٹینڈ ہوتے ہی ارشمان نے سلام کیا تو منہل نے سلام کا جواب دیا

غالباً آپ ابیرا نہیں ہیں....اانے آواز پہچانتے اندازہ لگایا

جی بلکل میں ابیرا نہیں منہل ہوں ابیرا ابھی سو رہی ہے.......منہل نے کہتے ابیرا کی طرف دیکھا جو کروٹ بدلے اب موندی موندی انکھیں کھولے اسے دیکھ رہی تھی

کون ہے ؟....اسنے منہل کے ہاتھ میں اپنا فون دیکھ کر پوچھا

ارشمان بھائی ہیں یہ پکڑو.....منہل اسکا فون اسکے حوالے کرتی بیڈ سے اتری اسکا ارادہ فریش ہونے کا تھا

ابیرا نے فون پکڑتے سلام کیا تو اسکی آواز اچھی خاصی بھاری نکلی

کیسی ہیں اپ سوری آپ کو ڈسٹرب کر دیا مجھے لگا تھا اپ جلدی اٹھ جاتی ہو....ارشمان نے معذرت کی

جی میں جلدی ہی اٹھ جاتی ہوں ابھی ٹائم......ابیرا نے کہتے دیوار پر نظر دوڑائی

بارہ بج گئے ہیں.....ارشمان نے اسے وقت کا بتایا تو ایک منٹ کے لیے ہلی اے نی دیر

...کیسے سو گئی وہ

پتہ نہیں کیسے میں تو جلدی اٹھ جاتی ہوں آج پتہ ہی نہیں لگا.....ابیر اخوا مخواشر مندہ ہوئی

آپ کو کوئی کام تھا.....ابیرا نے کال کی وجہ پوچھی

جی جی وہ اپکی خیریت معلوم کرنی تھی وہ ایکچولی نہ نینل بہت پریشان تھی.....ارشمان نے نیمل کا نام استعمال کیا جو ابھی تک سوئی ہوئی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آج اسنے آفس نہیں جانا

اسے کہیں ٹینشن نہ لے اسکی وجہ سے کچھ نہیں ہوا اور میں بلکل ٹھیک ہوں اب تو چل بھی سکتی ہوں مگر کوئی چلنے دے تب نہ....ابیرا آخر میں کُڑی

اگر آپ ابھی ریسٹ کر لیں گی تو اچھا ہو گا بعد میں کوئی مشکل نہ ہو......ارشمان کی نصیحت پر اسنے شکل بنائی مطلب حد ہے..

کم سے کم آپ تو مجھے یہ اب کچھ نہ کہیں میں. پک گئے ہوں یہ سب سن سن کر.....ابیرا نے اعتراض کیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوکے چلیں میں رکھتی ہوں اور نیمل کو بتائیں کہ میں بلکل ٹھیک ہوں.........ابیرا نے بات ختم کرتے فون کاٹا

کیوں ایا تھا فون؟....منہل نے اپنے بال ڈرائی کرتے ابیرا سے پوچھا جو ابھی سائمہ کا لایا جوس پی رہی تھی

وہ حال پوچھ رہے تھے....ابیرا نے گھونٹ بھرتے بتایا تو منہل نے مشکوک نگاہوں سے اسے دیکھا

کیا ہے؟....اسکو اس طرح اپنی طرف دیکھتے پاہ کر ابیرا نے پوچھا

وہ کیوں پوچھ رہے تھے حال آپ کا ابیرا......منہل نے اسے بھی شک میں مبتلا کرنا چاہا

ایک تو نہ التو فالتو نہ بولا کرو نیمل پریشان تھی اسکے لیے پوچھ رہے تھے حال.....ابیرا نے اسے ڈپٹا

تو بھلا اس کے لیے نیمل نے خود کیوں نہیں کال کر لی.....منہل نے ایک اور پوائنٹ پکڑا

میں نے نہ یہ پلواٹھا کر مارنا ہے جو اور تم ۔نے فضول بولا.....ابیرا نے اٹھتے اسے دھمکی دی تو وہ اسکی طرف اسے سہارا دینے بڑھی

یار منہل میں چل سکتی ہوں....اسنے منہل سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا

یار ابیرا اگر آپ کو کسی نے چلتے دیکھ کیا تو شامت میری آنی ہے....ابیرا نے اسی کے انداز میں جواب دیتے اسے واش روم کے دروازے پر چھوڑا

جاؤں...اسنے مڑتے طنزیہ انداز میں اجازت مانگی تو منہل ہنسی

جی جائیں آج اپ سب کے ساتھ نیچے ناشتہ کریں گی کیونکہ کل بھائی کی ڈاکٹر سے بات ہوئی تھی انھوں نے کہا ہے کہ ریکور کر رہی ہیں آپ تو چل سکتی ہیں مگر سہارے سے....منہل نے اخر پے اسے باور کروایا

مگر ابیرا کے لیے ابھی یہ ہی خوشی بہت تھی کہ وہ کمرے سے باہر نکل سکتی تھی اور چل سکتی تھی

وہ فریش ہو کر آئی تو زرناب اور منہل دونوں اسکے انتظار میں کھڑی تھیں

چلیں...انھوں نے اس سے پوچھا تو وہ اپنا ڈوپٹہ سیٹ کرتی ان دونوں کے ہاتھ پکڑتے

باہر ائی سیڑھیاں اترنے میں اسکی مدد ہادی اور از میر نے کی جو کہ دادجی کا خاص آرڈر تھا

اسکا پاؤں اب کافی بہتر تھا

ناشتے کی ٹیبل پر آتے اسنے سب کو سلام کیا

کیسا ہے ہمارا بچہ..... دادجی نے اس سے پیار سے پوچھا

بلکل ٹھیک فضول میں آپ لوگ مجھے زیادہ ہی پروٹوکول دے رہے ہیں....ابیرا نے ان سے شکایت کی

ملنا بھی چاہیے...... شمائلہ نے بیچ میں مداخلت کی انکا انداز روب جمانے والا تھا

ناشتے کی ٹیبل پر فاروق اور خدیجہ کے ساتھ امان زمان اور اِرج بھی موجود تھے

ابیرا بچے شروع کرو.... سائمہ نے اسکے آگے پلیٹ کی تو اسنے بریڈ کے ساتھ املیٹ اپنی پلیٹ میں رکھا اور کھانا شروع کیا

ابھی وہ ناشتہ کرنے میں مصروف تھی کہ دادجی نے اسے مخاطب کیا ان کے بلانے پر وہ فوراً سیدھی ہوئی

بیٹا آپ سے ایک بات کرنی تھی...... دادجی نے تکلفانہ انداز میں بات شروع کی

اور ہاں اگر آپ تحمل سے سنو تو.....ابھی وہ کچھ بولتی اس سے پہلے یاثر خان نے ٹوکا

دادجی آپ کو اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے...اسکا یہ جملہ انکا مان اور اعتماد دونوں بڑھا گیا

بیٹا اپکے لئے ایک رشتہ آیا ہے....انھوں نے بات کا آغاز کیا جبکہ رشتے والی بات پر ابیرا کے تاثرات بگڑے مگر وہ چھپا گئی

یہ نہیں پوچھو گی کہ کس کا....دادجی نے اسے خاموش دیکھ پوچھا

کس کا؟...انکے کہنے پر وہ بولی اسے اندازہ تھا کہ دادجی فاروق کے دوست والے رشتے کی بات کرنے والے ہیں مگر پھر بھی صبر سے کام لیا

ارشان کا......یاثر خان کے نام لینے پر اسکے سر پر بمب گرا

ارشان کا؟...اسنے حیرانی لیے سوالیہ انداز میں پوچھا

"جبکہ ساتھ بیٹھی منہل نے سرگوشی کی....."میں نے تو کہا تھا غور کرو گڑبڑ ہے

جی بیٹا اپکو اچھا نہیں لگتا وہ؟....یاثر خان نے اس سے فرینڈلی لہجے میں پوچھا جبکہ سب کی نظریں اس پر تھیں

نہیں دادی جی اچھا لگنے کی بات نہیں ہے میں نے کتنی بار کہا ہے کہ ابھی شادی نہیں کرنی پھر کیوں اپ لوگ رشتے دیکھتے رہتے ہیں.....ابیرا نے لہجے کو نرم رکھتے حدود میں رہتے ان سے شکایت کی

بیٹا ہم نے نہیں دیکھا رشتے تو آتے رہتے ہیں اب ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کونسا اچھا ہے اور باقی ہوتا تو وہی ہے جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے...یاثر خان نے اسے پیار سے سمجھایا

وہ مکمل طور پر پھنس چکی تھی انکار کیا تو بری اور اقرار وہ کرنا نہیں چاہتی تھی

آپ کو کوئی مسلہ ہے ارشان سے.....یاثر خان نے دوبارہ اس سے پوچھا

دادی جی مسلہ ارشان کا نہیں ہے مسلہ میرا ہے میں ابھی نہیں کرنا چاہتی ان سے نہیں کسی سے بھی نہیں...اسنے اپنا مسلہ انکے سامنے رکھا

تو ہم ابھی شادی نہیں کریں گے بس بات پکی کر لیتے ہیں شادی جب آپ کہو گی تب کر لیں گے...یاثر خان نے اسے ایک اور آپشن دیا وہ اسے ہر طرف سے پھنسا رہے تھے

مگر دادی جی....اسنے احتجاج کیا مگر کوئی جواز نہیں تھا جو جواز تھا وہ کسی نے سننا نہیں تھا

اسی لیے وئ خاموش ہو گئ

مطلب میں اپنی بیٹی کی طرف سے ہاں سمجھوں......یاثر خان نے اسے پھر مخاطب کیا

جو بات ختم. کر چکی تھی

جو آپ لوگوں کی مرضی دادجی.....اسنے دل برداشتہ ہوتے کہا پھر ناشتے کی پمیٹ

سائیڈ پر کی

منہل یار چائے ڈال دو مجھے.....اسنے ساتھ بیٹھی منہل سے کہا تو اسنے پلیٹ کو گھورا

پہلے کھا تو لو.....اسنے ہلکی آواز میں کہا

بھوک مر گئی ہے میری......ابیرا نے کہتے اسکے ہاتھ سے چائے کا کپ لیا

اانے چائے کے گھونٹ بھرتے سب کے چہرے دیکھے جو خوشی سے چمک رہے تھے

اسنے دوبارہ سر جھکایا

چلیں اب....جب منہل وغیرہ سارے برتن اٹھا چکیں تو ابیرا نے ان سے پوچھا

ہم چلیں....منہل اور زرناب نے آ کر اسے ہاتھ دیا تو وہ انکے سہارے واپس کمرے

میں آئی

زرناب ازمیر کو بلاو.....اسنے بیڈ پر بیٹھتے زرناب کو آرڈر دیا تو وئی فوراً ازمیر کر بلانے بھاگی وہ واپس آئی تو اکیلی تھی

وہ بھائی تو چلے گئے...اسنے ان دونوں کو اطلاع دی

کہاں؟...ابیرا نے آوازار ہوتے پوچھا

حمائل کو سیٹ دکھانا تھا ڈرامے کا تو وہاں گئے ہیں انکا بھی وہی پر کام تھا مما کہہ رہی ہیں شام تک آجائیں گے.........زرناب بتاتی ڈور بند کرتی باہر نکلی

یار میں نے تو پہلے ہے اپکو خبردار کیا تھا مگر میری کہاں سننی تھی آپ نے.....منہل نے ڈریسینگ سمیٹتے دوبارہ وہی بات بولی

منہل قسم سے مار کھالو گی ایسی تمھاری منحوس زبان ہے ابھی بولا تھا تم نے یہ سب اور ابھی ہو بھی گیا.....اسنے غصے میں آتے منہل کو کوسا تو وہ اسے گرم ہوتا دیکھ کمرے سے کھسکی مبادہ اسکی شامت نہ آجائے

وہ باہر نکلی تو سامنے اسے ہادی نظر ایا جو اسی طرف آرہا تھا

رکو اندر مت جانا خطرہ ہے اندر.......منہل اسے وارن کرتی خود نکل گئی اسنے

منہل کی بات کو ہوا میں اڑایا اور دروازے کی طرف بڑھا

دروازے کے ہینڈل کو گھماتے اسکے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی تو اسکی بناپر اسنے زرا کا زرا دروازہ کھول کر اندر جھانکا تو ابیر اپلو کو بیڈ پر ادھر ادھر مارنے میں مصروف تھی اسمے واپس مڑنے میں ہی عافیت جانی وہ تو مبارک دینے ایا تھا مگر یہاں تو مبارک والا کوئی سین ہی نہیں تھا

سب کے ساتھ ہی مبارک دوں گا....وہ خود کلامی کرتا نیچے گیا

.....کیونکہ اسی میں بہتری تھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپی آپی ابیر آپی....زرناب کسی طوفان کی طرح بھاگتی ہوئی بنا دستک دیے کمرے میں گھسی

کیا ہے؟....منہل نے ایک غصیلی نظر اس پر ڈالتے پوچھا مطلب اب یہ کوئی طریقہ تھا

از مئر بھائی آ گئے...اسنے پھولے سانس کے ساتھ اطلاع دی

اور پیغام تو تم ایسے لائی ہو جیسے انڈیا پاکستان نے جنگ کا اعلان کر دیا ہو......منہل ایک بار پھر بولی

اسے بلاؤ.....ابیرا نے ان دونوں کی لڑائی کو نظرانداز کرتے زرناب سے کہا ابھی پریشان ہونے کے لیے اس کے پاس بہت سی وجوہات پہلے ہی تھیں

.....دوبارہ جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو ساتھ ازمیر بھی تھا

کیا بات ہے کوئی کام تھا....ازمیر اسکے پاؤں کی طرف بیڈ پر بیٹھتا پوچھنے لگا

ابیرا نے منہل کی طرف دیکھا تو وہ سمجھ کر فوراً اٹھ کر دروازہ بند کرتی زرناب کو لیتی باہر چلی گئی

تم نے کہا تھا کہ کینسل کروا دیا ہے سب کچھ بابا سے بات کر لی ہے تو اب یہ کیا نیا سین ہے اور تم صبح کچھ بولے بھی نہیں میرے حق میں بس تماشائی کی طرح دیکھ رہے تھے کہ کیا ہوتا ہے سمجھ نہیں آئی مجھے تمھاری......ابیرا اس پر اوپر سے پڑی

ریلیکس ابیرا یار تم .نے ہی تو کہا تھا کہ تمھیں اس سے شافی نہیں کرنی.....ازمیر نے اسکی کہی بات اسے یاد دلائی

تو میں نے یہ بھی تو نہیں کہا تھا نہ کہ کوئی اور رشتہ آجائے تو اس سے کرنی ہے.....ابیرا نے اپنا ماتھا پیٹا

تو یار ارشان کا کیا مسلہ ہے اب وہ تمھیں. جاب سے نہیں روکے گا جو کرنا چاہتی ہو کرنے دے گا.....ازمیر نے ارشان کی سائیڈ لی

مطلب تم یہ سب کچھ جانتے تھے پہلے سے ہی.....ابیرا نے اسکے پر اعتماد. لہجے سے اندازہ لگایا

ہاں میں جانتا تھا انفیکٹ میں نے پھوپھا کو بھی اسی طرح منایا تھا.....ازمیر نے صاف گوئی کی

کیا کس طرح....ابیرا نے فوراًاس سے پوچھا

یہ کہ کر کہ تمھارے لیے ارشان کا رشتہ زیادہ اچھا ہے تو پھوپھا مان گئے.....ازمیر نے فاروق سے کہی بات اسی بتائی

مجھ سے پوچھے بغیر مشورہ تو کر کیا ہوتا ازمیر.......ابیرا چڑھی کیسے وہ اس سے پوچھے بغیر یہ سب کر سکتا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو پھر کر لینی تھی نہ اسی سے شادی اور مجھے سمجھ نہیں آ رہا کیا رٹ لگائی ہوئی ہے کہ ابھی شادی نہیں کرنی نہیں کرنی مسلہ کیا ہے سٹڈیز کمپلیٹ ہیں جوب کر رہی ہو اگلا بندہ تمھیں جاب سے نہیں روک رہا اچھا خاندان ہے مسلہ کیا ہے؟.....اب کی بار ازمیر بھی گرم ہوا وہ خوامخوا میں بات کو زیادہ سنگین کر رہی تھی

کوئی مسلہ نہیں ہے تم جاو.....ابیرا نے بات ختم کرنا ہی مناسب سمجھا کیونکہ بات اب بحث میں بدل رہی تھی

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا سوری یار مطلب مجھے بھی تو غصہ آ سکتا ہے نہ.....ازمیر نے اسکا موڈ خراب ہوتے دیکھ معذرت چاہی

تمھیں کیسے پتہ تھا یہ سب کچھ دادجی نے تو کہا کہ آج صبح کال ائی ہے مگر تم نے تو کل بات کی تھی بابا سے.....ابیرا نے بھی اپنا دماغ تھوڑا ٹھنڈا کیا

وہ جس دن ہم تمھیں ہاسپٹل نہیں لے کر گئے تھے اس دن جب تمھاری ڈریسنگ ہو رہی تھی تب ارشان سے مجھ سے پوچھا تھا.....ازمیر نے پر اعتماد ہوتے اسے بتانا شروع کیا مگر اسنے بیچ میں ہی بات کاٹ دی

کیا پوچھا تھا....وہ اچھی خاصی بے صبری ہوئی

بتا رہا ہوں حوصلہ کرو....ازمیر نے اس پر چوٹ کی مگر اسنے کوئی اثر نہ لیا

اسنے پوچھا تھا کہا بیرا کی کہیں منگنی تو نہیں ہوئی یا بات تو نہیں تہ ہوئی.......ازمیر نے اسکا سوال ابیرا کو بتایا تو اسنے اچھنبے سے ازمیر کی طرف دیکھا

تو اس سے کیا ہوتا ہے؟...ابیرا کو اسکی بات سمجھ نہ آئی

اور پھر اسنے پوچھا تم یہ سوچ سکتے ہو کہ ابیرا اگر ہمارے گھر آجائے تو خوش رہے گی

میں نے پوچھا کہ کیوں آئے گی تو اسنے کہا کہ میں نے آغا جان اور مما بابا سے بات کی ہے ابیرا کے بارے میں مگر مشورہ لینا تھا کسی سے تم ابیرا کے کلوز ہو.....پھر میں نے کہا ہاں ٹھیک ہے باقی ابیرا کی مرضی.......ازمیر نے اسے ساری بات بتائی پھر اسکی طرف دیکھا تو وہ ہونقوں کی طرح ازمیر کو دیکھ رہی تھی

مطلب ارشان نے یہ بات خود کی تھی.....اسنے حیرانی لیے پوچھا تو ازمیر نے اثبات میں سر ہلایا

مطلب منہل صحیح کہ رہی تھی کہ نیمل نے نہیں پوچھا تھا وہ انھوں نے ہی پوچھا تھا

جھوٹے......ابیرا نے خود کلامی کی تو ازمیر اسکی طرف متوجہ ہوا

کیا کہا تھا منہل نے....اسنے ابیرا کی بات سنتے پوچھا

کچھ نہیں تم جاؤ اور منہل کو واپس بھیج دینا.....ابیرا نے اسے پیغام دیتے بھیجا

ابھی ازمیر نکل کر گیا کہ اسکا فون بجنے لگا اسنے سکرین پر دیکھا تو نیمل کا نام جگمگا رہا تھا

اسنے پہلے کاٹنے کا سوچا مگر پھر اٹھا لیا

اسکے فون اٹھاتے ہی نیمل نے سلام کیا جس کا اسنے بجھے لہجے میں سلام کا جواب دیا

کیسی ہیں....نیمل نے اسکا لہجہ محسوس کرتے پوچھا

ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو؟.....ابیرا نے اب کی بار لہجہ نارمل کیا

میں ٹھیک اپ کو مبارک ہو ہم سب کی طرف سے....نیمل نے حال بتاتے مبارک دی

کس بات کی؟....ابیرا کا دماغ اس وقت بلکل معاوف ہوا پڑا تھا

آپ کی بات پکی ہونے کی....نیمل نے وضاحت کی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اووا چھا تھیکس اچھا نیمل میں نہ رکھتی ہوں بعد میں بات ہوتی ہے اللہ حافظ......اسنے کچھ بھی سنے بغیر فون کاٹا

کس کا فون تھا؟....دروازے میں کھڑی منہل نے پوچھا

نیمل کا؟......اسنے مختصر جواب دیا

کیا کہہ رہی تھی...منہل اسکے پاس آکر بیٹھی

مبارک دے رہی تھی اسکو چھوڑو تم بلکل سہی تھی ارشان صاحب کی نیت .ہی خراب تھی اسنے جھوٹ ہی بولا تھا.....ابیرا نے افسردہ چہرہ لیے اسے بتایا روہ وہ ہنسی

اب کس بات کا سوگ منا رہی ہیں اٹھیں جائیں تیار ہو جائیں پھو پھو کہہ رہی کہ آپ کو آج گھر لے کر جانا ہے....منہل نے اسے خدیجہ کا پیغام پہنچایا تو وہ بجھے دل کے ساتھ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھ گئی

وہ واپس آئی تو زرناب منہل کے ساتھ مل کر اسکا بیگ تیار کر چکی تھی

وہ انھیں کے ساتھ نیچے آئی تو خدیجہ اسکے انتظار میں کھڑیں تھیں

اسکے آتے ہی وہ دادجی سے ملتیں باہر بڑھیں

اس بارے میں ٹھنڈے دماغ سے سوچنا میرا آپشن غلط نہیں تھا....وہ سائمہ سے مل رہی تھی تب اسکے پیچھے کھڑے ازمیر نے کہا

ابیرا اسکی بات کا بنا کوئی جواب دیتی باہر نکل گئی

لگتا ہے ناراض ہے...اسکے پیچھے کھڑے ہادی نے تبصرہ کیا

ناراض نہیں غصہ....ازمیر نے اسکی اصلاح کی

میں نے مبارک نہیں دی....ہادی نے افسردہ ہوتے کہا تو ازمیر اسکی طرف مڑا

اچھا ہوا نہیں تو ہمیں تیری خیریت پوچھنے اب کی بار تیرے کمرے میں انا پڑتا...ازمیر اسکا کندھا تھپتھپاتا کچن میں گیا جہاں زرناب اسکے لیے کافی تیار کر رہی تھی

بھائی کیا ابیرا آپی خوش نہیں ہیں اس رشتے سے....ازمیر کچن سلیب پر اسکے پاس بیٹھا تو زرناب نے دماغ میں گردش کرتا سوال کیا

یہ بات اسے بھی نہیں پتہ اور تم مجھ سے پوچھ رہی ہو....ازمیر نے مشکل الفاظ کا چناو کیا تو وہ خاموش ہو گئی اگر مطلب پوچھتی جو ازمیر خوامخواہ میں اسکی اردو کا ٹیسٹ لینے لگ جاتا حالانکہ الفاظ مشکل نہیں تھی مگر بات کا مفہوم سمجھنا مشکل تھا

اچھا تو اب ابیرا آپی کی شادی بھی اِرج کے ساتھ ہو گی.....زرناب نے ایک اور سوال کیا

یہ کیا لوجک ہے بھلا ابیرا آپی اور اِرج کو اِرج ان دونوں میں بس ایک سال کا فرق ہے.....ازمیر نے اسکی بات کا جواب دینے کے بجائے اسکی بات پکڑی

وہ ایکچولی نہ ابیرا آپی کے لیے نہ عزت والی فیلینگ آتی ہے مگر اِرج کے لیے دل میں رتی برابر بھی احترام نہیں آتا قسم سے اسی لیے اب بھئی جیسا انسان اندر سے ہوتا ہے ویسا ہی اسے ظاہر کرنا چاہیے نہ.....زرناب نے بھی جواباً اپنا بے تکہ لاجک بیان کیا

یہ بھی سہی ہے....ازمیر اسکو بولتا اپنا کوفی کا کپ لیتا لان میں آیا

جہاں زوہیب پہلے سے بیٹھا کوئی فائل کھنگال رہا تھا

کیا کر رہا ہے؟...ازمیر نے اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے اس سے پوچھا

یار ایک کیس ہے وہ دوبارہ کھلوایا ہے اسکی فائل نہیں مل رہی وہی ڈھونڈ رہا ہوں کتنی بار نور سے کہا ہے کہ میری فائیلز کو نہ چھیڑا کرے مگر اسکی یہ صفائی پسندی والی عادت مجھے بھاری پڑ جاتی ہے...اب اللہ جانے کہاں کس ڈھیر میں رکھ دی ہو گی....زوہیب

نے دوسری فائل کھولتے اسے اپنی پریشانی بتائی

اب بھلا بندہ کہے کہ صفائی کی عادت ہے اچھی بات ہے مگر اپنے تک رکھو یہ کیا ہے کہ سارے گھر کے سارے کمروں میں گھس جاؤ....زوہیب ازمیر کو پاہ کر دوبارہ

تم اور تمھارے مسلے...ازمیر بولتا کوفی پینے لگا

اچھا میں ہیلپ کروا دوں...ازمیر نے اسے مسلسل پریشان پاہ کر آفر کی

نہیں یار تھینک یو تم کیا کروگے پہلے میں تمھیں سمجھاوں گا اور جتنی دیر میں میں نے تمھیں سمجھانا ہے اتنی دیر میں میں نے دو اور فائیلز دیکھ لینی ہیں....زوہیب نے مدد لینے سے انکار کیا

اوکے ایزیو وش.......وہ کہتا خالی کپ لیتا اندر گیا

ازمیر یار تمھاری شوٹینگ کب سے شروع ہے؟....وہ ابھی اوپر جا رہا تھا کہ پیچھے سے اسے ہادی نے آواز دی

پرسوں سے کیوں....ازمیر نے بتاتے پوچھا آج سے پہلے تو اسنے کبھی نہ پوچھا تھا تو آج کیوں پوچھ رہا تھا

وہ میں نے نہ میکنگ میں حمائل کی ایکٹنگ دیکھنی ہے.....ہادی کی فرمائش پر وہ حیران. ہوا

بد تمیز آدمی میری تو کبھی تو میکینگ دیکھنے آیا نہیں اسکی دیکھنے آئے گا...ٹائم مل جائے گا تجھے....ازمیر نے اسکی طرف بڑھتے صوفہ سے کشن اٹھا کر اسے مارا

ہاں تو میری بہن ہے وہ میں کیوں نہ دیکھوں......ہادی نے ریزن دیا

اچھا تو میں کیا ہوں تیرا.....ازمیر نے اسکے بلکل ساتھ بیٹھتے بھنویں اچکاتے پوچھا

تو تو یار تیرا تو مجھے پتہ ہے اچھی ہی کرتا ہے اس پر ڈاوٹ ہے اسی لیے بس سیکھنے آنا تھا......ہادی نے اسکا ارادہ جان کر اپنا بیان بدلہ

بہت ہی کوئی ڈیش آدمی ہے تو......ازمیر اٹھتا اسے سناتا اوپر کی طرف بڑھا

اور تو بھی وہی ہے........ہادی نے پیچھے سے آواز کسی جسے وہ نظر انداز کرتا سیڑھیاں چڑھ گیا

....

بھائی مجھے لگتا ہے ابیرا کو نہ یہ اچھا نہیں لگا کہ ہم نے انکا ہاتھ مانگا ہے....اس وقت وہ

تینوں لان میں بیٹھے پکوڑوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے جو خاص طور پر مہر النساء بنا رہی تھیں

تب نیمل نے اپنا لگایا ہوا اندازہ اسکے غوش گزار کیا

کیوں ہم نے ایسا کیا کیا ہے بس رشتے کی بات ہی تو کی ہے......ارشان سے پہلے انکے ساتھ بیٹھی عفہ بولی

عفہ ایک سیکنڈ ہاں تم بتاو کیوں لگا تھا تمھیں ایسا.....ارشان نے اسے چپ کراتے نیمل کو مخاطب کیا

صبح میں نے انکو مبارک دینے کے لیے کال کی تو انکا لہجہ اتنا بجھا بجھا تھا اور پھر جب میں نے مبارک دی تو بس فون بند کر دیا یہ کہ کر فون بند کر دیا کہ بعد میں بات کرتی ہوں.....نیمل نے صبح ہوئی گفتگو کے بارے میں بتایا

لو یار کیا پتہ انکو سچ میں جلدی ہو.....ارشان نے اسکی بات رد کی

پتہ نہیں پر مجھے ایسا نہیں لگا تھا....نیمل نے دوبارہ وہی بات کی

تو ارشان سوچ میں پڑ گیا

اچھا اسکو چھوڑیں آپ آپ نے کہا تھا ایک بار رشتہ پکا ہو تو بتاؤں گا کہ کیسے منایا تھا آغا جان کو اب بتائیں.....عفہ نے اسے اسکا وعدہ یاد دلایا

اچھا اچھا بتاتا ہوں...ارشان نے حامی بھری تو وہ جو چوکڑی مارے بیٹھی تھی فوراً آگے کو ہوئی

میں بس آغا جان کے پاس بیٹھا تھا انھوں نے کہا کہ بیٹا جہان کی شادی تو ہو جائے گی اب مگر تمھاری بھی اب شادی کی عمر ہے میں سوچ رہا ہوں کہ کروادوں تمھاری بھی کیا .....خیال ہے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر....ارشان بیچ میں رکا تو عفہ بے چین ہوئی

پھر کیا میں نے کیا جو اپکی مرضی پھر آغا جان نے پوچھا کہ کوئی لڑکی ہے نظر میں.....وہ ایک بار پھر رکا

بھائی نہ کریں نہ جلدی بتائیں.....عفہ اس بار چڑھ کر بولی وہ جان کر بار بار بریک لگا رہا تھا

تو میں نے کہا جی نظر میں تو ہے پھر میں نے ابیرا کا نام لیا رو آغا جان اتنے خوش ہوئے

کہ بائی گوڈ انھوں نے مجھے گلے سے لگا لیا.....ارشان نے آخر پر ہنستے بتایا تو وہ دونوں حیران ہوئیں

یہ بات درست تھی کہ انور خان اپنے پوتوں پوتیوں کی خوب فکر کرتے تھے مگر آج تک کسی کو اس طرح اتنا جذباتی ہو کر سینے سے نہ لگایا تھا

کیا چل رہا ہے یہاں....احد کو ابھی باہر سے آیا تھا ان سب کو ادھر بیٹھے دیکھ انکی طرف آیا

بھائی اپنی لو وسٹوری سنا رہے تھے.....عفہ نے شرارت کی تو احد نے گھور کر ارشان کو دیکھا

یہ کب ہوا؟...وہ مشکوک ہوتا اسکی طرف جھکا

اور جناب یہ اب عشق معاشوقی نہ چھوڑ دی اب ایرا بھابھی ہی ہماری بھابھی بنیں گی...احد نے اسکے جواب کا انتظار کیے بغیر اسے خبر دار کیا

ارے بھائی وہی تو تھیں بھائی کی محبوبہ.....عفہ نے کہتے دوڑ لگائی جانتی تھی اب کی بار شامت پکی ہے

ڈر دیکھو زرا جوتے کے بغیر ہی بھاگ گئی ئے.....احد نے اسکی کرسی کے نیچے اسکا جوتا

پڑا دیکھ کہا پھر ارشمان کی طرف مڑا

یہ سچ تھا....اسنے مشکوک لہجے میں پوچھا

فضول بولی جا رہی ہے کوئی محبوبہ نہیں تھی بس پسند تھی تو بتہ دیا فضول کا سکینڈل بنا

رہی ہے....ارشمان نے اسکا شک دور کرنے کی کوشش کی

جی نہیں کوئی تو بات ہے.....احد نے دوبارہ اسی لہجے میں اسکی طرف جھکتے سرگوشی کی

دفع ہی ہو جاو بھاڑ میں جاؤ سارے میری بلا سے....ارشمان بھی اسے سناتا منظر سے

غائب ہُوا جبکہ اسکی باتوں پر احد اور نیمل دونوں کے قہقہے بلند ہوئے

بندہ بڑوں کو بھی پوچھ لیتا ہے....احد نے اسے پکوڑوں کی پلیٹ گود میں رکھے دیکھ

چوٹ کی

تو بڑے منہ سے مانگ لیں نہ..... نینل نے پلیٹ اسکے سامنے رکھتے جتایا

....

اِرج جاؤ ابیرا کو کہو آ کر کھانا کھا لے......خدیجہ نے پلیٹس ٹیبل پر رکھتے سامنے بیٹھی اِرج سے کہا اسنے ایک نظر خدیجہ کو دیکھا اور پھر اپنے فون میں لگ گئی

سمجھ نہیں آ رہی کہ پھینکوں یہ......خدیجہ نے اسے سٹل بیٹھے دیکھ سامن والا چمچ اٹھاتے اسے دھمکی دی

اماں یار وہ صبح سے بھوکی شیرنی بنی ہوئی ہے کوئی بھی بات کرتا ہے تو گلے پڑ جاتی ہے بد تمیز میں نہیں جا رہی اسکو بلانے.........ارج صوفے کے اوپر ہوتی اپنا بچاو کرتی بولی

اٹھ جاو اِرج میرا دماغ نہ کھاو.......خدیجہ نے اسکی بات ان سنی کی

مما یار کیا ہو گیا ہے؟.........امان جو ابھی سامنے والے روم سے باہر آیا تھا اسنے خدیجہ کو چلاتے دیکھ پوچھا

عجیب بد تمیز لڑکی ہے دماغ کھاتی رہتی ہے کہ رہی ہوں آپی کو بلاو مگر کہاں اسکو سمجھ آتی ہے.....انھوں نے امان کو اسکی شکایت کی

اِرج یار چلی جاؤ نہ مما کہ رہی ہیں تو....اسنے اِرج کے ساتھ صوفے پر بیٹھتے پیار سے کہا

زیادہ نہ میرے ساتھ بڑے نہ بنا کرو اٹھو خود بلا لاؤ اور ہاں مجھے نصیحتیں نہ کیا کرو.....ارج نے اپنے پیچھے رکھا کشن اٹھا کر اسے دے مارا

مما آپ سچ کہ رہی ہیں یہ ہے ہی بد تمیز سسرال جائے گی نہ تو پتہ چلے گا جب ساس کے سامنے اس طرح بکواس کرے گی نہ تو پھر ساس سے مار کھائے گی دیکھیے گا ہاں زرا......امان اس پر چلاتا ابیرا کو بلانے اوپر گیا

یہی حل ہے اسکا....نیچے اترتے زمان نے بھی اپنی رائے پیش کی یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ کوئی بھی بات کا موقع جانے دیتا

تو آجا نیچے بلا لیا ہے میں نے آپی کو کہ رہی ہیں ابھی آتی ہوں....زمان نے اسکے کندھے پر ہاتھ ڈالا وہ دونوں ابیرا کو آپی کہنے کے بجائے آپی بلاتی تھے

ہاں تمھیں مسلہ ہے....ارج اس پر بھی گھر کی مگر فاروق کے روم سے نکلتے ہی اسکی زبان تالو سے چپک گئی

اب بولو نہ....زمان نے ڈائیننگ ٹیبل پر اسکے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے اسکے نیچے سے پاؤں مارا

بابا کو جانے دو بتاتی ہوں....وہ منہ پر مسکراہٹ سجائے ہلکی آواز میں بولی

کچھ دیر بعد ابیرا ابھی نیچے آئی تو سب سے پہلے وہ فاروق سے ملی وہ جب سے گھر آئی تھی کمرے میں بند تھی

اسکے بعد خدیجہ کے گلے لگتے وہ انکے ساتھ ہی بیٹھ گئی

ڈالو....خدیجہ نے بریانی کی ڈش اسکے سامنے کی انھوں نے خاص طور پر اسکے کیے اسکا پسندیدہ کھانا بنایا تھا آخر کو وہ اتنے دنوں بعد گھر واپس آئی تھی

مما میں نے نہیں کھانا مجھے بھوک نہیں ہے....ابیرا نے انکار کیا مگر اسکی بات ان سنی کرتے خدیجہ نے خود ہی اسکی پلیٹ میں چاول ڈالے

موڈ کیوں خراب ہے آپی....زمان نے اسکا موڈ آف دیکھ کر پوچھا

ہمم نہیں موڈ تو نہیں خراب میرا......ابیرا نے انکار کیا

ابیرا بچے کیا مسلہ ہے جب سے ائی ہو تب سے ٹیز ہو آپ بتاو مجھے......زمان کے

پوچھنے پر فاروق کا بھی شک صحیح ثابت ہوا

بابا کچھ نہیں ہوا ایسے ہی بس طبعیت تھوڑی ڈوان ہے....اسنے بہانہ بنایا

جھوٹ بول رہی ہیں بابا آپی انکو مسلہ شادی والے فیڈ لے سے ہے....امان نے اسکی چوری پکڑی تو اسنے امان کو گھورا

آپ کو ارشان پسند نہیں ہے.....فاروق نے سیدھا سوال کیا

بابا ایسی کوئی بات نہیں ہے....ابیرا نے امان کو پھر گھورا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر بیٹا مسلہ کیا ہے بتاو نہ مجھے.....خدیجہ نے بھی اب بات پکڑی

مما یار کتنی بار بتایا ہے ابھی نہیں کرنی شادی آپ کو کہا تھا نہ کہ جب کرنی ہو گی تب بتا دوں گی ایک دو سال کا ہی ٹائم مانگا تھا مگر نہیں آپ لوگوں کو پتہ نہیں کیا جلدی تھی...اب کی بار ابیرا بھی کھل کر بولی

اوووو ہماری بیٹی کو غصہ بھی آتا ہے....فاروق نے اسکا یہ لہجا پہلی بار سنا تھا وہ تو ہمیشہ آہستہ اور صوبر لہجے میں بات کرتی تھی

بابا سب کو ہی آتا ہے....ابیرا نے شرمندگی مٹانے کو کہا

تو ابھی تو صرف منگنی کا کہا ہے بس اسکے بعد شادی تو سال بعد ہی ہو گی....خدیجہ نے اسے بڑوں کا فیصلہ بتایا

مگر نیمل نے تو کہا تھا کہ اب جلد آپ کی شادی ہو گی.....ابیرا نے انھیں نیمل کی بتائی بات بتائی

اوہو بچے وہ تو بچی ہے اسکو کیا پتہ میری بات ہوئی تھی اپ کی اور اِرج کی شادی اس سال دسمبر میں ہو گی اور ابھی تو جنوری ہے مطلب پورا سال پڑا ہے.......فاروق نے بھی اسے تسلی دی

سچی میں.....وہ روٹھی روٹھی سی پوچھتی اماں زمان کو بھی بہت کیوٹ لگی

جی سچی میں...فاروق نے بھی ہنستے اسے اعتماد میں لیا تو اسکا موڈ بھی کچھ صحیح ہوا

چلو شکر ہے اس تپتے صحرا میں بہار تو آئی....ارج نے اسکے ہنسنے پر چوٹ کی تو اسنے بیچارگی سے داروق کی طرف دیکھا

اِرج...انھوں نے اسکا مان رکھنے کی خاطر اِرج کو تنبیہ کیا

ہاں ہاں اِرج کونسا کسی کے لیے ضروری ہے اسکی باری دیکھیں ہاں زرا کس طرح

سارے پوچھ رہے ہیں پسند ہے کہ نہیں اور میری بار میں چیخ چیخ کر تھک گئی کہ مجھے وہ بندہ نہیں پسند پھر بھی نہیں سنی میری اِرج کو تو کہیں سے اٹھایا تھا اپ لوگوں نے.....اسکو موقع ملتے اسنے جلی کٹی سنانا شروع کیں

ہاں یار اب بندہ عقلمند بندوں سے ہی فیصلے کی منظوری لیتا ہے نہ......امان نے بھی اس پر طنز کیا

جبکہ خدیجہ انکی نوک جھونک پر مسکراتی ابیرا کے لیے دعا گو تھیں

....

بھائی یار کال کریں نہ بھابھی کو.......نیمل نے ایک بار پھر زور دیا وہ تینوں کب سے اسکے سر پر بیٹھیں تھیں

چلی جاؤ تینوں یہاں سے ورنہ بہت برا کروں گا میں.....ارشان نے دھمکی دی جو بلکل کار آمد ثابت نہ ہوئی

کال کریں فضول ڈینگیں نہ ماریں....حیام نے فون اسکے ہاتھ میں تھمایا

حیام....اسنے تنبیہ کیا مگر اثر کس کو تھا

کریں نہ....اس بار عفہ بولی

اچھا بھئی کرتا ہوں. دو ادھر...اسنے ہار مانتے فون حیام جے ہاتھ سے لیا پھر ابیرا کا نمبر ڈائل کیا اور انکے کہے کے مطابق فون سپیکر پر ڈال دیا

فون ریسیو ہوتے ہی ارشان نے سلام کیا جس کا فوراً جواب آیا

کیسی ہیں؟...ارشان نے ان تینوں کی طرف دیکھتے سوال کیا

کیسی ہو سکتی ہوں بندہ ایک بار صرف ایک بار اگلے سے مشورہ کر لیتا ہے میں نے کونسا آپ پر کوئی بمب گولوں کی بارش کر دینی تھی انسان بات نہیں کرتا ہنٹ دے دیتا ہے تا کہ اگلے بندے کو اتنا شوک نہ لگے بہر حال ٹھیک ہوں میں آپ کو کوئی کام تھا؟....ابیرا نے اپنے اندر کی بھڑاس نکالتے آخر میں شیریں لہجہ اختیار کیا

نہیں. کوئی کام نہیں تھا بس یہی پوچھنا تھا اچھا میں رکھتا ہوں اللہ حافظ....ارشان نے کہتے فون کاٹا اتنی سننے کے بعد اب وہ کیا بات کرتا

میں نے تو کہا تھا اس کو اچھا نہیں لگا....نیمل نے فوراً اپنی صبح والی بات دہرائی

بھائی یار فکر نہ کریں میری بیسٹ فرینڈ ہے وہ میں اسے منا لوں گی کوئی مسلہ نہیں ہے

اور آخر میں اسنے اچھے سے بات کی تھی کیا پتہ وقتی غصہ ہو......حیام نے اسے تسلی دی

مجھے تو لگتا ہے یہ شادی مشکل ہے....عفہ بنا کسی کا لحاظ کیے اپنی بولتی روم سے نکل گئ

بکواس کر رہی ہے ایسا کچھ نہیں ہو گا آغا جان کہ رہے تھے کہ منگنی کی ڈیٹ دادجی نے فکس کر دی ہے اب کچھ نہیں ہو گا......اور آپ بعد میں اسے خود ہی راضی کر لیجیے گا........حیام نے عفہ کو کوستے سچویشن انڈر کنٹرول کی جبکہ نیمل بھی وہاں سے کھسکی

ارشان پہلے تو بہت اپ سیٹ ہوا مگر حیام کی منگنی والی بات اسے حوصلہ دلا گئی اتنا تو وہ بھی جانتا تھا ابیرا ایسی لڑکی نہیں ہے جو اپنی ضد کی پکی ہو اسی لیے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں تھی

....

مبارک ہو پھوپھو.....ہادی نے اندر آتے مٹھائی خدیجہ کے منہ ڈالی خیر مبارک خیر مبارک ویسے ہوا کیا ہے.....زمان نے مٹھائی کے ڈبے سے گلاب جامن اٹھاتے پوچھا

منگنی کی ڈیٹ.....ہادی جو کافی خوشی سے انھیں خبر سنانے والا تھا سیڑھیوں سے اترتی

ابیرا کو دیکھ کر اسکی زبان کو بریک لگی

کیا ڈیٹ... خدیجہ نے اس سے پوچھا

بول یار موسم خاصا ٹھنڈا ہو گیا ہے.... زمان نے اسے کیری آن کا اشارہ کیا وہ جانتا تھا وہ کس وجہ سے رکا ہے

وہ منگنی کی ڈیٹ فکس ہو گئی ہے اس اگلے ہفتے یعنی فرسٹ فروری.... ہادی نے انھیں بریکینگ نیوز دی

چلو پھر تو اور بھی مبارک ہو.... زمان نے دوسرا گلاب جامن اٹھاتے دوبارہ مبارک دی

آپ کو بھی مبارک..... ہادی نے ابیرا کو اپنی طرف آتے دیکھ ہلکی آواز میں کہا

واو جی واہ جس کی منگنی ہونی ہے اسکو تو مٹھائی کا پوچھا نہیں..... ابیرا نے مٹھائی کے ڈبے کی برف اشارہ کیا تو اسنے ڈبہ اسکے آگے کیا

اور پھو پھوا پکو نہ دادجی نے نہ گھر بلایا ہے پھوپھا کے ساتھ کوئی بات کرنی ہے اِرج کے بارے میں..... اسنے مٹھائی کا ڈبہ ڈائینینگ پر رکھتے انھیں پیغام دیا اچھا ر کو پھر گاڑی

میں آئے ہو.....خدیجہ نے اس سے پوچھا

جی جی...ہادی نے فوراً اثبات میں سر ہلایا

اچھا پھر ہمیں ساتھ لے جانا اور ہاں واپس بھی چھوڑ دینا......خدیجہ کہتیں فاروق کے روم کی جانب بڑھیں مگر پھر زمان کے بلانے پر رکیں

مما ہم بھی چلتے ہیں نہ......زمان نے ابیرا کو اشارہ کیا تو اسنے اسے گھورا

ابھی صبح تو آئے ہو....انھیں اسکی عقل پر حیرت ہوئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی بات نہیں پھوپھو تم لوگ چلو.....ہادی نے انکی بات پر زمان کی سائیڈ لی

اچھا جی چلے جاؤ ہادی تم ہمیں لیتے ہوئے جانا یہ لوگ آجائیں گے بعد میں.....خدیجہ نے خاص اسے رکنے کا کہا

میں نے نہیں جانا....ابیرا کہتی سیڑھیوں کی طرف بڑھی

کیوں....زمان نے اسے روکا

میرا دل نہیں کر رہا.....وہ بولتی اوپر چلی گئی تو ان دونوں نے بھی فورس نہیں کیا اِرج بھی ابھی سو رہی تھی تو اسکا بھی کوئی پلان نہیں تھا زمان نے اپنی جگہ ہادی کی گاڑی میں

ہی بنالی تھی امان تو ویسے ہی اپنے فرینڈ کے ساتھ باہر نکلا تھا

وہ جب خان ولا پہنچے تو دس بج چکے تھے آگے کھانے کی ٹیبل بلکل تیار تھی پہلے انھوں

نے کھانا کھایا پھر دادا جی نے سب بڑوں کو اپنے کمرے میں بلایا

جی ابو کیا بات ہے.....خدیجہ نے اسکے ساتھ بیٹھتے پوچھا

دیکھو بات یہ ہے کہ آج میری انور سے بات ہوئی تھی ابیرا کی منگنی کی ڈیٹ رکھنی تھی

تو اسکی کال آئی تھی اسنے ایک اور فرمائش کی ہے اور وہ یہ کہ اسی دن اِرج اور زین کا

نکاح کر دیا جائے.....یاثر خان نے انھیں انور شاہ کی خواہش کے بارے میں خبر دار کیا

مگر ابو انھوں نے تو کہا تھا سال بعد...یعقوب صاحب نے اعتراض کیا

ارے نہیں نہ وہ رخصتی کی بات نہیں کر رہا بس نکاح کا کہہ رہا ہے.....یاثر خان نے

بات سنبھالنی چاہی

مگر ابو اِرج کبھی نہیں مانے گی.....خدیجہ نے اپنا مسلہ بتایا

اسے منانا میرا کام ہے اور کوئے مسلہ تو نہیں ہے نہ.....یاثر خان نے اس بار خدیجہ کے

بجائے فاروق سے پوچھا آخر کو وہ باپ تھے

نہیں کوئی مسلہ نہیں ہے......انھوں نے نفی میں سر ہلایا

مگر ابو کوئی وجہ ایسے اچانک نکاح کی.......جہانگیر نے سوال اٹھایا

ہمم ہے وجہ زین کے والد میکال اسکا کہنا ہے کہ نکاح ہی ہونا چاہیے سب کی اپنی اپنی سوچ ہے وہ چاہتا ہے نکاح ہو جائے پھر رخصتی ایک سال بعد اب انور بھی کیسے انکار کرتا اسنے کون سا کوئی غلط بات کی تھی.........یاثر خان نے انھیں اصل وجہ بتائی جو کہ جائز تھی تو نکاح کا بھی فیصلہ ہوا

کنور سیشن ختم ہوئی تو جہانگیر باہر جانے کے لئے بند دروازے کی طرف بڑھے

انھوں نے دروازہ کھولا تو سامنے ہادی, زمان, نور اور منہل دروازے کو کان لگائے کھڑے تھے دروازہ کھلنے کی وجہ سے سب سے آگے کھڑے نور اور زمان کا بیلینس خراب ہوا اور وہ دونوں گھٹنوں کے بل جہانگیر کے سامنے گرے

ابو انکی کیا سزا ہے....ان کو سب ہی دیکھ چکے تھے جہانگیر نے پیچھے مڑتے یاثر خان کو مخاطب کیا

انکی یہ سزا ہے کہ اب نکاح میں کوئی ویٹر نہیں ہو نگا اور سارا کام یہ سب خود کریں

گے......یاثر خان نے سزا سنائی تو ان سب نے اچنبھے سے انکو دیکھا

دادجی ایسا آپ کر نہیں سکتے.......ہادی نے سوالیہ مگر پراعتماد انداز میں کہا تو یاثر صاحب مسکرائے

چلو اب نکلو ساری پارٹی ادھر سے.....جہانگیر نے انکو منظر سے غائب کیا

ہادی......وہ لوگ ابھی جانے کے لیے مڑے تھے کہ خدیجہ نے اسے آواز دی

جی پھوپھو.....اسنے مڑے بغیر پوچھا

ہمیں تو چھوڑ آؤ....وہ اٹھتے سب سے ملے بارہ بجے تک وہ گھر تھے گھر کی ساری لائیٹس آف تھیں مطلب وہ تینوں ہی سو چکے تھے ابھی ایک بڑا طوفان تو ارج بی بی نے صبح مچانا تھا جس کے وہ سب منتظر تھے.........

چلیں چلیں چلیں اٹھیں دونوں گاڑیاں نکالیں اتنے کام ہیں اور اپ لوگ گھوڑے گدھے بیچ کر آرام کر رہے ہیں........وہ ساری انکے سر پر تیار کھڑیں تھیں

اووہیلو ڈرائیور کو لو اور نکلو بازار ہم سے امید نہ رکھنا.......ہادی انکو ہری جھنڈی کراتا

میچ کی طرف متوجہ ہوا

بھائی ہم دادجی سے بات کر کے آئے ہیں انھوں نے کہا ہے آپ لوگ جائیں گے......زرناب نے ہادی کے بجائے زوہیب کو مخاطب کیا

تو میں کیا کر سکتا ہوں ابھی تو آیا ہوں. یار سکون تو کرنے دو نہ....زوہیب نے دوسرا طریقہ آزمایا

جی نہیں اٹھیں ورنہ ابھی ابھی میں دادجی کو آواز دوں....نورالعین نے بنالحاظ کیے اسے دھمکی دی

دوشاباش......ہادی نے اسے چیلینج کیا

اوئے پاگل دماغ خراب ہے دادجی نے تجھے تو کرنا ہی ہے ہمیں بھی ساتھ ہونا پڑے گا

چلو اٹھو میں چلتا ہوں اور کون جائے گا ساتھ....زوہیب نے کھڑے ہوتے ہارمانی اور ان سے پوچھا جو اب میچ کو گھور رہے تھے

میں تو نہیں جاوں گا ابھی ابھی شوٹ سے آیا ہوں تھک گیا ہوں....ازمیر نے چوڑا ہوتے بہانہ بنایا

اور میں تو ویسے ہی نہیں جاوں گا....ہادی بھی سائیڈ پر ہوا

بھاڑ میں جائیں سارے چلو یار میں ایک سیکینڈ زمان کو کال کرتی ہوں....منہل نے انھیں بھاڑ میں جھونکتے زمان کو کال ملائی

اسکے فون اٹھاتے ہی منہل نے خواہش کا اظہار کیا

اچھا بس ایک سیکینڈ میں ابھی آتا ہوں....زمان نے حامی بھرتے کال رکھی

کہا تھا نہ بھاڑ میں جائیں سارے اور اب دیکھیے گا کیسے کارٹونز والے کپڑے لاتے ہیں آپ دونوں کے........منہل نے پھر انھیں مخاطب کیا

او ہیلو ہم کیوں پہنیں گے تم لوگوں کے لائے ہوئے کپڑے.......ہادی نے ٹی وہ کا والیم کم کیا

کیونکہ دادجی کا آرڈر ہے کہ آپ وہی پہنیں گے جو ہم لائیں گے اور دادجی کے آرڈر کے خلاف آپ جا ہی نہیں سکتے.........زرناب نے اتراتے اسے احساس دلایا

اگر نہ مانیں تو........ہادی نے پھر احتجاج کیا

تو جناب اپکے پاس اتنے پیسے بھی نہیں ہونگے کہ ایک وقت کا کھانا کھا

سکیں.........نور نے ہاتھ میں پکڑا پرس اسے مارا

اووجناب میں ایک بزنس مین ہوں.....ہادی نے باور کروایا

اور جناب یہ بزنس دادا جی، بابا اور طایا آبا کا ہے.........نور نے اسکی خوش فہمی دور کی

تو سمبھالتے تو ہم ہیں نہ.......ہادی نے پھر احتجاج کہا

لیکن ابھی کچھ بھی ہمارے نام نہیں ہے.....اندر آتے زمان نے اسے یاد دہانی کروائی

اوہو ایک تو میرے مخالف بڑے ہیں اس گھر میں...ہادی نے اسے اتے دیکھ سر پکڑا

چلیں....زمان نے گاڑی کی چابی انکے سامنے لہرائی

چلیں چلیں وہ تینوں باہر کی طرف بڑھیں

اچھا اِرج بھی آئی ہے...زمان نے باہر نکلتے انھیں بتایا

اچھا ہے نہ وہ اپنا ڈریس نکاح کا خود پسند کریں گی اور ہم نے تو پھو پھو کو بھی کہا تھا وہ نہیں

مانیں نہ ہی ابیر امانی....منہل نے اسے بتایا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

اچھا بھائی آپ نے مما اور طائی جان کو لانا ہے ساتھ وہ اندر ہیں آرہی ہو نگی

بس.....انھوں نے کار میں بیٹھتے زوہیب سے کہا تو اسنے بھی اثبات میں سر ہلاتے گاڑی سٹارٹ کی خواتین آئیں تو دونوں گاڑیاں اکٹھی خان ولا سے نکلیں

وہ دادجی سے سارے پیسے لے ائیں تھیں انکار داہ سب لڑکوں کی شاپنگ خود کرنے کا تھا ساتھ ہی ساتھ انھیں اِرج کے نکاح اور ابیرا کی منگنی کا سوٹ لینا تھا

ایک بات بتائیں ابھی تک اِرج کو نہیں پتہ کہ اسکا بھی نکاح ہے.......منہل نے آگے ہوتے زمان کے کان میں سرگوشی کی تو اسنے نفی میں سر ہلایا

اسی لیے اتنی خاموشی ہے....اسنے مسکراتے دوبارہ بولا تو زمان بھی مسکرایا

ایک بات بتائیں کب بتانا ہے....اسنے ایک اور سوال کیا

وہاں پہنچ کر اسکی دادجی سے بات کروادیں گے دادجی نے یہی کہا تھا....زمان نے بھی اسی کے انداز میں سرگوشی کرتے جواب دیا

اوو دادجی تو منا ہی لیں گے نہ....منہل نے اپنی طرف سے اندازہ لگایا

یہ کیا ہو رہا ہے کیا کھسر پھسر لگائی ہوئی ہے تم دونوں نے.....ارج جو کب سے ان دونوں کو نوٹ کر رہی تھی اب بول پڑی

کک....کچھ نہیں کچھ بھی نہیں میں پوچھ رہی تھی کہ کتنا ٹائم ہے ابھی پہنچنے

میں....منہل اسکے بولنے پر فوراً سیدھی ہو کر بیٹھی اور بہانہ لگایا گراسے یہ معلوم ہو

جاتا کہ وہ دونوں کیا بات کر رہے تھے تو وہ ان میں سے کسی کو نہ چھوڑتی

اچھا....ارج تو بس انھیں چھیڑ رہا تھا اور وہ سیریس ہی ہو گئی تھی

مال کی پارکنگ میں انھوں نے گاڑی پارک کی تو وہ ساری گاڑی سے اتریں

اِرج یہ دادا جی کی کال ہے...زمان نے انکے ساتھ لفٹ میں انٹر ہوتے اِرج کو فون تھمایا

جو دادا جی...اسنے فون پکڑتے دریافت کیا

بیٹا اپنے نکاح کا سوٹ بھی لیتی آنا....یاثر خان نے سیدھی بات کی

مگر دادا جی اسمیں تو ابھی پورا سال پڑا ہے....ارج کو انکی بات بے تکی لگی

نہیں اسی ہفتے منگنی کے ساتھ ہے لیتی آنا آؤ تو بات کرتے ہیں...یاثر خان نے حکم دیتے

فون بند کیا پہلے تو اسے فون کو گھورا پھر مشکوک نگاہوں سے ان سب کو دیکھا جن میں

سے کوئی ایک بھی اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا

کس کس کو یہ نکاح والی بات پتہ تھی....اسنے بنا انکے نظریں ملائے سوال کیا

کونسا نکاح کس کا نکاح ابیرا کی تو منگنی ہے بیٹا آپ کو غلط سنائی دیا ہوگا.......شمائلہ نے مہارت سے کنڈیشن سنبھالی کہ اگرانھیں نہ پتہ ہوتا تو وہ بھی یہ اندازہ نہ لگا پاتے کہ وہ جھوٹ بول رہی ہیں

ہم نہیں مجھے غلط نہیں سنائی دیا لگتا ہے دادجی نے کسی کو بھی نہیں بتایا.......ارج نے کچھ سوچتے اندازہ لگایا

اچھا موڈ صحیح کرو نہ ہم شاپنگ کرنے آئے ہیں یہ نہ ہو اب اس بات کے وجہ سے شاپنگ خراب ہو گھر جا کر بات کر لینا نہ دادجی سے....منہل نے اسکا موڈ بگڑتے دیکھ اسے سنبھالا

ہم بات کرتی ہوں گھر جا کر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا میرے ساتھ.......ارج نے پختہ عزم لیے کہا

ہم ایسا ہی ہے کون آپ کے ساتھ زبردستی کر سکتا ہے........نور نے بھی اسے چڑھاوا دیا جبکہ شمائلہ اور سائمہ نے اپنے مسکراتے منہ چھپائے

چلو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں اب چلنا ہے کہ نہیں....زوہیب جوانکے ڈرامے دیکھ رہا تھا لفٹ کھلنے پر اسنے سب کو اس جانب متوجہ کیا

اووہاں ہاں...نور اور زرناب بولتیں فوراً باہر نکلیں

جب انکو شاپنگ کرتے گھنٹا گزرا تو زوہیب کی بس ہو گئی

مما کب تک اور چلنا ہے.....اسنے شائلہ کو مخاطب کیا

نیٹا ابھی تو شاپنگ شروع ہوئی ہے ابھی تو بس لڑکوں کے کپڑے ہوئے ہیں بچیوں اور ہمارے تو ابھی رہتے ہیں اور ارج کے سسرال والوں کو بھی تو کپڑے دینے ہیں نکاح پر وہ بھی لینے ہیں....شائلہ۔نے اسے اچھی خاصی لمبی لسٹ بتائی تو وہ چکرا گیا اسنے ساتھ چلتے زمان کو دیکھا جو ان سب کے ساتھ کافی انٹرسٹ کے ساتھ شاپنگ کر رہا تھا ہر سوٹ کے بارے میں مشورے دے رہا تھا

بھیا یہ دیکھیں.....زرناب نے اسکے سامنے ایک نیوی بلیو کلر کا ڈریس کیا تو زوہیب اپنے خیالوں سے باہر آیا

پتہ نہیں کیسا ہے....اسنے لاپرواہی سے ڈریس سمیت زرناب کو سائیڈ پر کیا

زرناب یہ والا رہنے دو اس پر یہ وائٹ پر لز اچھے نہیں ہیں کوئی اور دیکھتے ہیں.... زمان نے ڈریس لیتے واپس ہینگ کیا

اور پھر اسکے پیچھے سے ایک سکن اور پنک کلر کا کنٹراس نکال کر اسکے سامنے کیا

اوا یہ کتنا پیارا ہے..... زرناب نے فوراًوہ ڈریس ہاتھ میں لیا

چلو پھر یہ پیک کروا لیتے ہیں..... زمان نے وہ ڈریس بھی کاونٹر پر رکھا

اسنے ایک ہی شاپ سے ان تینوں کو ڈریس دلوائے

مگر ارج اور ابیر کا ڈریس انھیں سپیشل برائیڈل شاپ سے لینا تھا اور اب باقی بھی بس وہی تھے

برائیڈل ڈریس اِرج نے تو اپنی مرضی سے مہندی کلر میں لیا شائلہ اور سائمہ نے اسے اور بھی ڈریس دکھائے مگر اسنے اب کونسا کسی کی سننی تھی مگر وہ ڈریس بھی اچھا تھا اسی لیے وہ دونوں خاموش ہو گئیں

جبکہ ابیر کا ڈریس ان سب نے مل کر اپنی پسند سے لیا وہ روز ریڈ اور روز پنک کلر کے کنٹراسٹ میں کام والا سوٹ تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جسکے ساتھ ریڈ کلر کا ہلکے سے کام والا ڈوپٹہ تھا

بس اب کچھ کھاتے ہیں.... شاپنگ ختم ہونے کے بعد زرناب نے فوراً اظہار کیا تو

انھوں نے فوڈ کواٹر کا رخ کیا

جبکہ زوہیب نے شکر ادا کیا

کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ سیدھا گھر آئے

زمان تو باہر سے ہی اِرج کو لیے گھر چلا گیا کیونکہ دادجی نے اسے پیغام بھجوادیا تھا کہ اب

.... صبح بات ہوگی

مما یار یہ کیا ہے.... اسنے گھر میں انٹر ہوتے ساتھ ہنگامہ شروع کر دیا

کیا؟.... خدیجہ جانتی تھیں کہ کیا ہوا ہوگا اسی لیے کافی نارمل انداز میں پوچھا

یہ نکاح والی بات بتائیں.... اسنے شاپنگ بیگ صوفے پر پٹکتے پوچھا

پہلے تو آپ زرا تمیز سے بات کرو اِرج امی ہیں آپ کی اور دوسری بات ہم پر کوئی فرض نہیں ہے کہ ہر فیصلہ آپ سے پوچھ کر لیا جائے ہم آپ کے ماں باپ ہیں ہمیں جو صحیح لگے گا ہم آپ کے لئے وہ فیصلہ کریں گے اور آئیندہ آپ اپنی امی سے اس طرح بات

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کر تیں نظر نہ ائیں......فاروق صاحب جو ابھی ابھی گھر آئے تھےاِرج کو یوں چیختے دیکھ کر اس کو گھر کا

بابا مگر اسلام میں بھی ہے نہ کہ بچوں سے ہو چھ کر انکے بارے میں فیصلہ کیا جائے....ارج نے احتجاج کیا

بیٹا جی اسلام میں یہ نہیں ہے کہ بچوں کی بے تکی ضد مانو اور ساتھ انکی بد تمیزی برداشت کرو....فاروق صاحب نے بھی اسکی ٹانگ کھینچی

بابا مگر.....ارج بھی اپنی بات پر اڑی تھی

ارج بس کر دو آپ بابا سے بات کر رہی ہو....زمان اسکی مسلسل بولنے پر اس پر چلایا

ہاں بس سارے میرے پیچھے ہی پڑے ہیں اسنے انکار کیا تو کسی نے کچھ نہیں کہا.....اسنے ابیرا کو بیچ میں گھسیٹا

ابیرا نے انکار نہیں کیا بلکہ اس نے باباما کے فیصلے کا احترام کیا ہے.....زمان نے ایک بار پھر اسے ٹوکا

ہاں اسی کی سائیڈ لینا تم......ارج اسے بولتی خود سیڑھیاں چڑھ گئی

اوپر سے ڈھرم کی آواز آئی تو پتہ چلا کہ دروازہ بند ہو گیا ہے

آپ کو اس طرح نہیں کہنا چاہیے تھا اسے اپکو پتہ ہے جزباتی ہے وہ کچھ اس پر اپنی جوب کا اثر ہے عادتیں صحیح ہو جائیں گی آپ نہ کرتے ایسا....خدیجہ نے فاروق کو پانی کا گلاس پکڑاتے کہا

کیسے نہ کہتا کچھ بدتمیزی کر رہی تھا........اور پروفیشن کا کیا ہے وہ تو سب کا ہے تو کیا ویسا ہی مزاج بنا لیں........فاروق نے انکی بات کا انکار کیا پھر اپنے کمرے میں چلے گئے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جاؤ بیٹا اسے دیکھو.......خدیجہ نے زمان سے کہا تو وہ نفی میں سر ہلاتا صوفے پر بیٹھا

مما یار مجھے نہ کوئی شوق نہیں ہے بھوکے شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کا وہ جنگلی بلی پنجے جھاڑ کر میرے پیچھے پڑ جائے گی.....زمان نے انکا مزاج صحیح کرنا چاہا

اچھا میں ابیرا کو کہتی ہوں.......وہ کہتی اوپر گئیں

ابیرا بچے اندر آ جاؤں...خدیجہ نے ڈور پر کھڑے ہوتے اسے آواز دی مگر کوئی جواب نہ پاکر خود ہی دروازہ کھولا

انھوں نے دروازہ کھولتے اندر جھانکا تو لائیٹس آف تھیں اور وہ کمبل میں دبکی سوئی تھی

یار مما مجھے لگتا ہے آپی سو گئی ہے.... حیام جو مہر النساء کے ساتھ کچن میں بیٹھی تھی اسنے فون بند کرتے تبصرہ کیا

کیا مطلب تو تم کیوں اتنی لیٹ کال کر رہی ہو..... مہر النساء نے الٹا اسی پکڑا

مما یار ہمیں لگتا ہے کہ وہ ارشان بھائی کے لیے نہیں مانی اب مجھے اسے منانا ہے..... حیام نے انھیں اپنا ارادہ بتایا

نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے ایسے کام مجبور کرنے سے نہیں ہوتے.... مہر النساء نے فوراً اسے منع کیا

مما لیکن.... ابھی حیام کچھ بولتی کہ پھر اسکی بات کاٹی گئی

مما صحیح کہ رہی ہیں ابیرا ایک سمجھدار لڑکی ہے یار وہ اپنے فیصلے خود اور اچھے طریقے سے

کر سکتی ہے تم بات کر کے یہ سارا کچھ نہ بگاڑو......زین جو کچن کے دروازے پر کھڑا تھا وہ انکی بات سنتا اندر داخل ہوا

اچھا اپ لوگ کہ رہے ہیں تو نہیں کہتی کچھ.....حیام نے انکی بات ماننا بہتر سمجھا وہ بڑے تھے زیادہ سمجھتے تھے کہ کیا بہتر ہے اسی لیے انکی بات ماننے میں ہی عافیت تھی

اچھا مما میں جا رہی ہوں سونے....حیام ان سو اجازت لیتی اپنے روم میں گئ

ابھی وہ ئ لیٹی ہی تھی کہ اسکا فون رنگ ہوا

فون اٹھایا تو اگلی طرف عفہ تھی

یار کل شاپنگ کا سین ہے کیونکہ نکاح بھی ہے تو شاپنگ تو لازمی ہے.........عفہ نے اسے کل کا پلان بتایا

اوکے آجاوں گی اچھا ہے ہمیں کرنی بھی ہے شاپنگ اچھا چلو گڈ نائٹ.....حیام نے اوکے کرتے فون رکھا

....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

صبح ناشتے کی ٹیبل پر اِرج انکے ساتھ موجود نہیں تھی جو اسکی ناراضگی کا اظہار تھا مگر فاروق صاحب کو یہ بات غصہ دلا رہی تھی وہ کہاں جانتے تھے کہ وہ اتنی ضدی ہو چکی ہے خدیجہ نے ہمیشہ انکے سامنے اسکا پردہ رکھا تھا اور اب جب وہ اٹھا تھا تو اِرج کا رویہ دیکھ جرا انھیں دکھ کے ساتھ اسکی فکر بھی لاحق ہوئی تھی

خدیجہ یہ اس رویے کے ساتھ اپنے سسرال میں کیسے رہے گی کوئی برداشت نہیں کرے گا اتنے نخرے........فاروق نے معاملہ سنجیدہ لیتے خدیجہ کو مخاطب کیا جو اب ابیرا کو نیچے بلا رہی تھیں

ہم میں سمجھاتی ہوں اسکو آپ اپنا موڈ خراب نہ کریں...انھوں نے پھر وہی کیا

مما آپ نے ہی اسے چھوٹ دے دے کر اس طرح کا کیا ہے شروع سے بابا کو پتہ ہوتا تو ابھی تک سیدھا کر چکے ہوتے.....امان نے بھی فاروق کا ساتھ دیا

اچھا اب آپ لوگ میری نہ جان چھوڑ دیں اِرج بیٹا آجاو ناشتہ تیار ہے...خدیجہ نے انکو چپ کرواتے ارج کو آواز دی

خدیجہ آپ اسکو اب آواز نہیں دیں گی اور اب مجھے یہ بات دوبارہ نہ کہنی پڑے اسنے آنا

ہوگا خود آجائے گی ورنہ رہے بھوکی اب آپ اسے آواز نہیں دیں گی اتنی اکڑ اچھی نہیں ہوتی....فاروق نے سختی سے کہتے اپنی بات ختم کی تو خدیجہ بھی بے بس ہوکر انکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئیں

میں سمجھالوں گی نہ...انھوں نی آخری کوشش کی

اب میں اسے اپنے طریقے سے ہی سمجھاوں گا.......فاروق کا لہجہ اٹل تھا اسی لیے خدیجہ بھی خاموش ہو گئیں اب بحث کا کوئی فائدہ نہ تھا

اسلام علیکم ! بابا مما میں نے اِرج سے کہا تھا مگر وہ نہیں اٹھی...ابیرا نے فاروق کو سلام کرتے خدیجہ کو بتایا تو انھوں نے فاروق کی طرف دیکھا

نہیں...انھوں نے انکی سوالیہ نظریں خود پر پاہ کر منع کیا

آج میں سارا دن گھر پر ہوں زرا دیکھوں تو کتنی اکڑ ہے میری بچی میں...انھوں نے منع کرتے کہا تو خدیجہ نے سر جھکا لیا

....

چلیں نہ اٹھ بھی جائیں بھائی اب مجھے غصہ آرہا ہے....عفہ نے ایک بار پھر احد کو ہلایا جو

گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہا تھا

اٹھ رہا ہوں مسلہ کیا ہے یار...اس نے ٹائم مانگتے وجہ پوچھی

رات کو ابھی آپ سے بات ہوئی تھی اپنے کہا تھا میں لے جاوں گا شاپنگ پر اور اب پوچھ رہے ہیں کہ کیا مسلہ ہے....عفہ اس پر بھڑکی

تو وہ تو رات کی بات تھی نہ رات گئی بات گئی.........احد اب اٹھ تو چکا تھا مگر جان کر لیٹا انکو تنگ کر رہا تھا جو اسکے سر پر کھڑی تھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب تو مجھے بھی غصہ آرہا ہے احد بھائی اٹھ جائیں اب......ابکی بار نیمل بھی بولی اخر وہ دونوں کب سے کھڑی تھیں مگر اسکے کان پر جوں تک نہ رینگ رہی تھی

تو کیا میں ڈر جاوں تم سے....احد نے معصومیت سے کہتے کروٹ لی

اچھا جی تو اب اخری اور انتہائی حل ہی رہ گیا ہے اب نتیجے جے ذمے دار آپ خود ہونگے...... نیمل نے کیتے پاس پڑا جگ اٹھایا مگر اس سے پہلے ہی احد انکی طرف مڑا

دفع ہو جاو دونوں باہر خبر دار جو میرا کمرہ گندا کیا آتا ہوں دس منٹ میں جاو ناشتہ تیار کرو میرا......احد نے انکو وارن کرتے کمبل اپنے اوپر سے ہٹایا

ایک تو لڑکیاں اور انکے چونچلے لڑکیاں ہونی چاہییں حمائل جیسی جو ملے پہن لیں کم سے کم بھائیوں کی جان تو نہ کھائیں.....احد نے اٹھتے ان دونوں کو کوسا ساتھ ہی حمائل کی مثال دی وہ اپنی کوئی شاپنگ خود نہ کرتی تھی نہ ہی انٹرسٹ رکھتی تھی اسکی ساری شاپنگ ملیحہ ہی کرتی تھیں

یہ آپ آج کل حمائل کی زیادہ ہی کچھ سائیڈ لیتے ہیں تعریفیں بھی کر رہے ہیں اسکی مدد بھی بہت کرتے ہیں یہ کیا چکر ہے.....عفہ اور نینل کا شک کا کیڑا جاگا

استغفراللہ توبہ توبہ کیسا کیسا سوچتی ہو تم دونوں کہاں سے تم دونوں اکیس بائیس سال کی لڑکیاں لگتی ہو ہاں محلے کی شاطر عورتوں سے بھی تیز اور فسادی دماغ ہیں تم دونوں کے....وہ انکی شان میں قصیدے پڑھتا فریش ہونے گیا

ایک تو بستی کرواو پھر جاہ پناہ کے لیے ناشتہ بھی بناو کہا بھی تھا آغا جان کو کہ ڈرائیور کے ساتھ چلے جاتے ہیں...اب ان دونوں کا رخ کچن کی طرف تھا

جب دیکھو حمائل کی تعریفیں کر رہے رہتے ہیں....نیمل نے فریج سے آٹا نکالتے اپنی بھڑاس نکالی

ایک بات بتاؤ تمھیں مسلہ حمائل سے ہے یا بھائی سے یا ناشتہ بنانے سے یا بھیا کی اسکی سائیڈ لینے سے......عفہ نے شیک گرینڈ کرتے اسکے بات پکڑی

سب سے......نیمل نے گرم چمٹے کا رخ اسکی طرف کرتے خطرناک تیور لیے جواب دیا

اوکے اوکے ریلیکس......عفہ نے بچت کی خاطر اسے ٹھنڈا کیا ورنہ کوئی شک نہ تھا کہ وہ جس کام کا اشارہ کر رہی تھی کر دیتی

یہ لو پراٹھا.....اسنے پراٹھا غصے سے پلیٹ میں پٹکتے عفہ کو پکڑایا تو اسنے سالن ٹرے میں سالن اور شیک رکھتے ٹرے اٹھائی

باہر ڈائیننگ پر وہ ناشتے کے لیے تیار بیٹھا تھا عفہ کے پیچھے ہی نیمل بھی منہ پھلائے آئی

کیا آج کیا پراٹھے میں زہر تو نہیں ملا دیا....احد نے پراٹھے کی بائٹ لیتے ایک بار پھر نیمل کو تنگ کیا

ملا دیتی اگر آپ نے ہمیں لے کر نہ جانا ہوتا.....اسنے بنا کوئی لحاظ لیے جواب دیا

کہا بھی تھا تمھیں ارشان بھائی سے کہتے ہیں وہ لے جائیں گے........نیمل نے اسکے

ساتھ بیٹھتے سرگوشی کی

ارشمان بھائی کو ساتھ لے کر جانے کا مطلب ہے کہ ہر چیز انکی پسند کی لو ہمیں وہ بندہ چاہیے جو بس منہ بنا کر ہمارے ساتھ چلے اور کچھ نہ بتائے......عفہ نے بھی واپس سرگوشی کی مگر انکی آواز اتنی تھی کہ احد آرام سے سن سکے اسکے بلکل ساتھ بیٹھ کر تو وہ لگی ہوئی تھیں

چلو جی چلیں....اسنے ناشتہ ختم کرتے چابیاں اٹھائیں تو ان دونوں نے شکر کا کلمہ پڑھا

اچھا جاتے جاتے حیام کو بھی لینا ہے....عفہ نے باہر نکلتے ازے بتایا تو اسنے بریک لگاتے رخ انکی طرف کیا

مطلب میں پہلے ہی دو خودکش بمبوں کو ساتھ لے کر جا رہا ہوں اور اب تمھارا کہنا ہے کہ تیسرا خودکش بم میں سپیشل اسکے اڈے سے جا کر پک کروں....احد نے انکو بمب سے تشبیہ دیتے کہا تو نیمل کا خون کھول گیا مگر ابھی برداشت کرنا تھا ورنہ لے کر کون جاتا

جی ایسا ہی ہے....اسنے دانت پیستے جواب دیا تو احد سر ہلاتا آگے بڑھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دوسری طرف مڑا تو نیمل نے گلہ دبانے والے انداز میں اپنے ہاتھ اسکی گردن کے

. واپسی پر یہ نیک کام بھی کردوں گی میں ....اسنے ہاتھ ..... طرف بڑھائے

واپس لاتے عفہ سے کہا تو وہ مسکرائی اور کرتی بھی کیا جانتی تھی احد جان کر تیز کر رہا ہے

اسنے پہلے حیام کو پک کیا پھر انکو لیے مال گیا

آپ گاڑی میں بیٹھیں ہم ایک دو گھنٹوں میں آئے.... عفہ اسکو کہتی گاڑی سے اتری تو

اسنے انھیں روکا

او وہیلو میں ساتھ جاوں گا اندر سارا ٹائم ساتھ رہوں گا ایسے کیسے اکیلے جانے

دوں.........احد نے جار لاک کرتے آرڈر دیا تو حیام بھی سر پیٹ کر رہ گئی

کیا کوئی مسلہ ہے تو چلو واپس....اسنے ان تینوں کو لٹکی شکلیں بناتے دیکھ دھمکی دی

نہی مسلہ کیا ہونا ہے یہ تو ہے یہ تو ہمارے لیے اعزاز کی بات ہے کہ آپ ہمارے ساتھ

اندر جائیں....حیام نے اپنا غصہ قابو کرتے اسکی آؤ بھگت کی کہ ابھی یہی مجبوری تھی

اچھا اب آپ شاپ کے بائر کھڑے ہوں ہم اتے ہیں..... نیمل.نے شاپ میں انٹر

ہوتے کہا تو وہ اسکی ان سنی کرتا ان سے پہلے اندر داخل ہوا پھر انھیں انے کا اشارہ کیا

وہ تینوں اپنے تاثرات چھپاتیں اندر داخل ہوئیں

یہ کیسا ہے حیام.....عفہ نے ایک گرے کلر کے فراک پر ہاتھ رکھتے حیام سے پوچھا تو وہ اسکی طرف آئی

فارغ ہے یہ تو بکواس لگ رہا ہے....اس سے پہلے ہی احد نے اپنی رائے پیش کی

آپ سے پوچھا ہے......عفہ نے آس پاس کا لحاظ کرتے آہستہ آواز میں کہا

اگر بد تمیزی کی نہ تو ابھی گھر لے جاوں گا تم تینوں کو.....اسنے اسکے لہجے پر پھر اسے دھمکایا

بھائی میرا مطلب ہے کہ آپ رہنے دیں ہم خود کر لیں گے.....عفہ نے دھمکی کا اثر لیتے اپنا لہجہ نارمل کیا

لیکن یہ نہیں لینا....احد نے اسکے ہاتھ سے ڈریس لیتے واپس ہینگ کیا

اور سنو تینوں اسی شاپ سے ڈریس پسند کرو اور کسی شاپ پر نہیں جانا.....اسنے انکو بلاتے آرڈر دیا تو حیام نے منہ کھول کر اسکی شکل دیکھی

یہ ہو ہی نہیں سکتا.....حیام نے ماننے سے انکار کیا

چلو پھر دو اب اور نہیں بس ورنہ چلو گھر......اسنے محلت دیتے دوسرا آپشن بھی رکھا

چلیں گھر آپ.....حیام ہائیپر ہوتی بولی

نہیں نہیں حیام آج لاسٹ ڈے ہے کل سے بند ہے یہ مال یہاں احتجاج ہو نا ئے تو نہیں کھلے گا پلیز کوئی بات نہیں ہم دو سے ہی پسند کر لیں گے..........ان دونوں نے اسے سائیڈ پر کرتے سمجھایا تو اسنے اثبات میں سر ہلا یا

اسی شاپ سے عفہ اور نیمل نے اپنا ڈریس پسند کیا مگر حیام کو کچھ اپنے لیے پسند نہ ایا تھا تو انھوں نے دوسری شاپ کا رخ کیا

خوش قسمتی سے اس شاپ سے ایک ڈریس حیام کی ناک پر چڑھا تو انھوں نے وہ پیک کروایا

ایک بات بتاو زرا تم تینوں کے اباجان نے پیسی بنانے کی فیکٹری کھولی ئے جو ایسے پیسے کی بربادی کر رہی ہو.....احد نے اس شاپ سے نکلتے ان تینوں کو ہی مخاطب کیا وہ تو پچھلی شاپ پر عفہ اور نیمل کے ڈریس کی پیمینٹ کر کے حیران تھا اور اب حیام بی بی نے تو اور بھی مہنگا ڈریس پسند کیا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مطلب ابھی تک تم لوگوں نے تین سوٹ لیے ہیں اور میرا اوہو میرا مطلب آغا جان کا

لاکھ روپیہ لگ چکا ہے......احد نے حیرت کا غوطہ لیے پوچھا

اور تم دیکھو ہاں زرا انکے تو چلو بیس بیس ہزار کے ہیں مگر تم بی بی نی تم نے اکٹھا ہی ساٹھ

ہزار کا ہاتھ مارا ہے ایسا کیا ہے اس سوٹ میں.....احد نے فضول خرچی پر اسکی کلاس لی

آپ کی جیب سے تو نہیں جا رہا نہ تو آپکو کیا مسلہ ہے.....حیام نے بنا لحاظ کیے جواب دیا

ہاں میری جیب سے جا رہا ہوتا نہ تو قسم سے تم لوگوں کو پانچ پانچ دس دس ہزار والے

......احد نے بھی اسکو برابر کا جواب دیا...سوٹوں پر فارغ کرتا

اب کہاں جناب....اسنے انکو لفٹ کی طرف جاتے دیکھ پوچھا اسے تو لگا تھا اب بس کام

ختم

بھیا بس تھوڑی سی جیولری لینی ہے...عفہ نے آرام سے اسے بتایا تو اسنے کانوں کو ہاتھ

لگایا

وہ لوگ جیولر کی دکان میں انٹر ہوئے تو عفہ اور نیمل دونوں ارٹیفیشل کی طرف

بڑھیں......ان دونوں نے فوراً اپنے سوٹ کے ساتھ میچنگ جیولری سیٹس پسند

کرتے احد کو دی ئے حیام کا فیصلہ ابھی نہیں ہوا تھا ہو شروع سے اپنی چیزوں کے معاملے میں کافی چوزی تھی

اسکا بل بنا دیں آپ اسکا الگ بنا دیجیے گا....احد کو اندازہ تھا کہ شاید اسے اس شاپ سے کچھ پسند نہ آئے اسی لیے اسنے ان دونوں کا بل بنوایا

بل شاپ کیپر نے اسے پکڑایا تو وہ بنا پے کیے نیمل اور عفہ کی طرف بڑھا

یہ کیا تم دونوں نے گولڈ لیا ہے......اسنے ان دونوں کو سائیڈ پر کرتے پوچھا

نہیں کیوں...عفہ نے انکار کرتے پوچھا

تو پھر یہ ایک سیٹ دس ہزار کا ہے اور ایک بارہ کا......احد نے انکو بل دکھایا

بھیا اتنے کا ہی ہوتا ہے....عفہ نے مسکراتے اسے بتایا تو وہ بل پے کرنے کاونٹر پر گیا

واپس ایا تو وہ اسکے انتظار میں کھڑی تھیں بس لا دٹ شاب پکا وہاں سے حیام کو لازمی کچھ پسند ہو جائے گا....عفہ نے اسکی سفارش کی

وہ دوسری شاپ پر گئی تو وہاں. حیام نے اپنا کام شروع کیا

ابھی نہ بھیا کس حیام کا بل دیکھ کر ہول پڑنے ہیں وہ تو گولڈ ہی پہنتی ہے بس.....نیمل

نے عفہ سے کہا تو وہ منہ چھپاتی مسکرائی

یہ والا.... حیام نے سارا سیٹ ارینج کرتے احد کو دیا تو وہ شکر کرتا کاونٹر کی طرف گیا

ان. تیوں نے ایک ہی شاپ سے سارا کچھ لینا ہوتا تھا چوڑیاں دغیرہ سب کچھ

اس شاپ کیپر نے کیلکولیٹ کرتے احد کس بلا یا جو انکے پاس کھڑا تھا

کتنے بنے....احد نے اپنا والٹ نکالتے پوچھا

Sir 70thousand

NEW ERA MAGAZINE .com

شاپ کیپر نے بل احد کو پکڑایا تو اسکے ہوش اڑ گئے اسنے مڑ کر حیام. کو فیکھا جو کافی تسلی سے کھڑی انسے باتوں میں مصروف تھی پھر واپس مڑتے کریڈیٹ کارڈ نکالا کہ اب کیش تو اسکے پاس اتنا نہ تھا

پے کرتے وہ انکو لیتے پارکنگ میں آیا اور گاڑی نکالی

بھیا یار کچھ کھلا ہی دیں..... عفہ نے اسکو گاڑی باہر نکالتے دیکھ کہا تو اسنے خونخوار نظروں سے انکی طرف دیکھا

پہلے تم لوگوں نے کم کباڑا کروایا ہے کہ ابھی کچھ کھانا پینا بھی ہے ہاں..... اسنے خاص

طور پر حیام کو سنائی تھیں

رہنے دیں اپ نہ کریں پے ہم آغا جان کے پیسوں سے کھالیں گے......نیمل نے اسکا احسان لینے سے انکار کیا

میں کروں گا بھی نہیں پتہ چلے یہ مہارانی کھانا بھی پچاس ہزار کا کھائیں.....اسنے حیام کو چوٹ کی

آپ کتنے کنجوس ہیں.....حیام کو پہلی بار اسکے ساتھ یہ ایکسپیر ینس ہوا تھا اسنے آخر تنگ آکر کہا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بات کنجوسی کی نہیں ہے حیام بات ہے پیسا ضائع کرنے کی کیا فرق تھا ان ڈریسیز میں جو انھوں نے لیے اور جو تم نے لیا صرف تھوڑا سا کام زیادہ ہے اور ضرورت کیا ہے شادی سے پہلے ارنا گولڈ پہننے کی ہاں بات کنجوسی کی بلکل بھی نہیں ہے یہ جو تم ضائع کرتی ہو نہ اسکا روزِ حشر جواب مانگا جائے گا تو کیا کرو گی اتنے پیسے لگاتی ہو حد ہے یار........احد نے اب سیر یس ہوتے اسے سمجھایا جو اس کے لیے ضروری تھا

بس رہنے دیں آپ......حیام نے اسکی باتیں ہوا میں اڑائیں

جہاں شادی ہو گی نہ وہ لوگ اتنے نخرے نہیں اٹھائیں گے پھر پتہ چلے گا ہمیشہ جو بھی کرنا چاہیے حد میں رہ کر کرو شاپنگ مگر حد میں رہ کر مجھے تو آج پتہ چلا ہے آغا جان کا اکاونٹ اتنی جلدی کیسے کم ہوتا ہے....احد جانتا تھا سکو کوئی اثر نہیں ہونا مگر سمجھانا اسکا کام تھا اسنے عفہ کے کہے کے مطابق ایک ریسٹورینٹ کے سامنے گاڑی روکی

اندر جاتے انھوں نے اپنے لیے ٹیبل سیلیکٹ کی اور آرڈر کیا کھانا کھانے کے بعد اس نے پہلے حیام کو اسکے گھر ڈراپ کیا پھر عفہ اور نیمل کو لیے گھر آیا

دوپہر دو بجے کے نکلے انکی واپسی رات آٹھ بجے ہوئی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بیٹا کھانا کھالو...... حریم نے اسکو اوپر جاتے دیکھ کہا

نہیں مما کھا کر آیا ہوں میں اب روم میں جا رہا ہوں ریسٹ کروں گا بہت تھکا دیا ہے انھوں نے مجھے......وہ کہتا اپنے کمرے میں گیا

حریم نے ان دونوں کا موڈ خراب دیکھ کر انسے ہو چھا..........کچھ ہوا ہے؟

آتے وقت کھانا بھی انھوں نے کافی پر سکون ماحول میں کھایا تھا کیونکہ موڈ خراب ہونے کی وجہ سے نہ احد بولا تھا نہ حیام تو وہ دونوں بھی خاموش رہی تھیں

نہیں مما تھک گئے ہیں.....عفہ نے انکو تسلی دی

چلو نیمل روم میں چلیں.....عفہ نے شاپنگ بیگز اٹھاتے کہا تو نیمل بھی اپنا سامان لیتی اسکے پیچھے ائی

وہ دونوں شروع سے ایک ہی روم میں رہتی تھیں اور کافی سکون سے رہتی تھیں........

کیا ہوا ہے ان دونوں کا بھی موڈ آف تھا تم بھی خاموش ہو........حریم کھانے کے بعد اوپر آئیں

مما یار کچھ نہیں ہوا ہے......احد نے بات ٹالی

کچھ ہوا ہے مجھے یہ تو پتہ ہے یہ بتاو کہ ہوا کیا ہے...انھوں نے اسے مجبور کیا

مما یار حیام وہ لڑکی بہت فضول خرچ ہے مما وہ آغا جان کا کتنا پیسہ ضائع کرتی ہے آپ کو پتہ ہے اسنے اج ساٹھ ہزار کا سوٹ لیا ہے اور ساتھ ستر ہزار کا سیٹ صرف ایک فنکشن کے لیے....احد نے شکایت لگانے والے انداز میں انھیں بتایا تو وہ مسکرائیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو بیٹا وہ تو ہمیشہ ایسے ہی شاپنگ کرتی ہے اتنے ہی پیسے لگاتی ہے اب آغا جان کچھ نہیں کہتے تو ہم کیا کریں......انھوں نے پیار سے اسے سمجھایا

مما لیکن یہ غلط بات ہے اتنا پیسے کا ضیاء تو ویسے ہی گناہ ہے......احد نے بات کی سنگینی انھیں سمجھائی

تو میں کیا کر سکتی ہوں بیٹا میں کچھ کہوں گی تو انھیں لگے گا میں بیٹھیوں میں فرق کر رہی ہوں ایسے رشتوں میں چپ رہنا بہتر ہوتا ہے.......حریم نے اسے پھر سمجھایا

مما آپ مجبور ہیں میں نہیں میں صبح ہی بی جان سے بات کروں گا اس بارے میں مجھے یقین ہی آغا جان انھیں یہ سب نہیں بتاتے ہونگے.....احد نے ارادہ کیا

اچھا جی کر لینا اب کچھ کھانے کو لاوں....انھوں نے اجازت دیتے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا

ہمم بھوک تو لگی ہے.....احد نے مسکراتے بتایا تو انھوں نے اسکے سر چت لگائی

رکو لاتی ہوں آج میں نے خاص بریانی بنائی تھی اور جناب نے کہ دیا کھانا ہی نہیں ہے......حریم شکایت کرتیں اسکے لیے کھانا لینے گئیں

حیام بی بی تمھاری تو میں کل کلاس لگواتا ہوں تمھیں بھی پتہ چلے....احد نے خود کلامی کی

....

چلو ابیرا بچے کھانا لگا لو بابا کو بھی بلا لو.......خدیجہ نے ٹرے میں چاول ڈالتے ابیرا سے کہا تو وہ سیلیڈ تیار کر کے فاروق کے روم میں گئی

امان اور زمان ہالیوڈ مووی دیکھنے میں مصروف تھے

بابا کھانا لگ گیا ہے....ابیرا نے روم کا ڈور ناک کرتے انھیں بتایا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا بیٹا میں آتا ہوں........فاروق صاحب نے کہتے اسے بھیجا

بابا اِرج کو بلا لوں....ابیرا نے انکے آتے ہی پوچھا صبح سے وہ کمرے میں بند تھی دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا

نہیں بیٹھو کھانا کھاو...فاروق نے اسے منع کرتے کرسی کی طرف اشارہ کیا تو وہ خاموشی سے اس پر بیٹھ گئی

اسلام علیکم !.....ابھی ابیرا نے انکو کھانا ڈال کر دیا تھا کہ پیچھے سے آواز ائی اسنے مڑ کر

پیچھے دیکھا تو اِرج سیڑھیوں میں کھڑی تھی

وعلیکم السلام !......فاروق صاحب نے ہی بس سلام کا جواب دیا باقی سب خاموش تھے

آؤ بیٹھو کھانا کھاو....فاروق نے اسے وہی کھڑے دیکھ کہا

بابا آئی ایم سوری ائندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا وہ مجھے غصہ آگیا تھا اور غصے میں میرا دماغ خراب ہو جاتا ہے....ارج نے انکے پاس آتے معذرت کی

تو غصے کا مطلب ہے امی اس طرح اٹھ کر سوال کرو....فاروق نے بنا اسکی طرف دیکھے سوال کیا

نہیں بابا سوری مما سوری....اسنے انکار کرتے خدیجہ سے بھی معافی مانگی

بیٹا بات یہ ہے کہ یہ غصہ ہم تو برداشت کرلیں گے مگر اگلے نہیں کریں گے آپ کے اس بن بات غصے کی وجہ سے یہ نہ ہو کہ مستقبل میں آپ کے گھر پر اثر پڑے....فاروق صاحب نے اسے سمجھاتے کرسی کی طرف اشارہ کیا تو وہ سر جھکاتی آ کر بیٹھی

اِرج یہ لو.....ابیرا نے الوقیمے کی ڈیش اسکے سامنے کی تو اسنے سالن اپنی پلیٹ میں ڈالا

کھانا کھانے کے فاروق نے اِرج کو چائے بنانے کا کہا تو اسے حوصلہ ہو یہ اس بات کا سائن تھا کہ اب وہ ناراض نہیں ہیں

....

حمائل آپ اب ریڈی ہو یہ لاسٹ سین ہے اسکے بعد بیک اپ ہو گا........ھادنے حمائل کو کہتے احل کو حکم دیا

جی ریڈی ہوں...حمائل اپنی دکھتی ٹانگیں لیے اٹھی آج انھیں کافی کام کرنا پڑا تھا

ڈن گڈ اب کل کا بریک ہے پھر پرسوں کرتے ہیں...ھادنے بیک اپ کا اشارہ کرتے ان سب کو بتایا تو حمائل سر ہلاتی اپنا بیگ لیتی باہر آئی

ابھی تک ڈرائیور نہیں ایا.....حمائل نے باہر نکلتے ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی نہ تھا اسنے تو یہی ٹائم دیا تھا کچھ سوچتے اسنے ملیحہ کو فون کیا

مما یار ڈرائیور کدھر ہے میں فری ہو گئی ہوں....حمائل نے انکے فون اٹھاتے ہی پوچھا

اگے سے ملیحہ نے پتہ نہیں کیا کہا کہ حمائپ نے غصے میں آتے فون بند کیا

اب اس وقت کہاں سے ٹیکسی لوں میں....اسنے پکر کو کک مارت اپنا غصہ اتارنا چاہا

اب تواز میر بھی چلے گئے ہیں...اسنے اندر دیکھتے کہا جہاں اب چند لوگ ہی موجود تھے

ابھی وہ اسی سوچ میں تھی کہ اسے اپنے پیچھے قدموں کی آواز آئی وہ فوراً پیچھے مڑی تو

پلوشہ فون کان سے لگائے اسی کی طرف آرہی تھی اسنے اتے آتے فون بند کرتے بیگ

میں ڈالا

حمائل ابھی تک یہی ہوں کوئی پروبلم ہے.......اسنے پاس آتے حمائل سے پوچھا

ہمم ڈرائیور نہیں آیا کام سے گیا ہے بابا کے اب ٹیکسی کہاں سے کروں اسکے لیے مین

روڈ پر جانا پڑے گا......حمائل نے اسے اپنی پروبلم بتائی

تو میں ڈراپ کردیتی ہوں تمھیں...پلوشہ نے افر کی تو حمائل نے اسے دیکھا

نہیں تھینک یو میں چلی جاوں گی....حمائل نے اسکی افر ریجیکٹ کی

اووہو کیوں میں چھوڑ دیتی ہوں کوئی بات نہیں....پلوشہ نے فورس کیا

نہیں مگر مما بابا کو کیسے بتاوں گی فون تو آف ہے بابا غصہ کریں گے....حمائل نے ایک

www.neweramagazine.com

اور مسلہ بتایا

اووہ تو نمبر بتادو بابا یا مما کا....پلوشہ نے فون نکالتے پوچھا

نمبر تو یاد نہیں مجھے دونوں کے.....حمائل نے فون آن کرنے کی کوشش کرتے اسے بتایا

اچھا پھر ایک سیکینڈر کو.........اسنے اپنا فون آن کرتے حمائل سے کہا تو وہ ھاد کی گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی ٹانگوں میں پہلے ہی جان نہیں تھی

ہاں ازمیر کہاں ہو یار ایک بات پوچھنی تھی بلکہ بتانی تھی وہ نہ میں حمائل کو اسکے گھر ڈراپ کر رہی ہوں اسکے پیرینٹس کو بتادینا......پلوشہ نے ازمیر کو کال کرتے بتایا

جبکہ ازمیر کا نام سن کر حمائل نے اسے اشارے سے روکا وہ نہیں چاہتی تھی وہ ازمیر کو پر وقت ڈسٹرب کرے

نہیں پلوشہ سیٹ پر ہو آپ لوگ...ازمیر نے اسکو فون آف کرتے دیکھ روکا

ہمم سیٹ پر ہی ہیں...پلوشہ نے فوراً جواب دیا

میں پاس ہی ہوں بس پانچ منٹ میں پہنچتا ہوں آپ زرا اسکے ساتھ ہی رہنا تب

تک....ازمیر نے کہتے فون بند کیا

لو جی جناب خود آ رہے ہیں..پلوشہ نے فون واپس رکھتے حمائل کو بتایا

اپ نے انکو کیوں کال کی....حمائل نے شکایت کی

لو جی ایک تو میں نے ہیلپ کی اور اب یہ بات بھی سنو.....پلوشہ نے بھی الٹی شکایت ہی کی

ویسے تم کافی لکی ہو حمائل.....پلوشہ نے اسکی طرف دیکھتے کہا تو حمائل الجھی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں؟...اسے جب بات کی سمجھ نہ آئی تو پوچھا

کیونکہ دیکھو نہ ازمیر وہ ایک روکسٹار ہے اتنا گڈ لوکنگ، اسکی ڈریسینگ، اسکا وے آف ٹالک سب کچھ کمال ہے.........پلوشہ نے ازمیر کی شان میں قصیدے پڑھنا شروع کیے

تو تو کیا پلوشہ....حمائل نے اسکو بریک لگائی

تو یہ کہ ایسا بندہ تمھیں پسند کرتا ہے تمھارے ساتھ ساتھ رہتا ہے تمھاری فکر کرتا ہے ازمیر میرا ائیڈیل ہے مگر وہ تمھیں پسند کرتا ہے افسوس.........پلوشہ نے کہتے آخر

میں افسوس کا اظہار کیا

ایسا کچھ نہیں ہے پلوشہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ہم صرف فیملی فرینڈز ہیں اور کچھ نہیں اور وہ میری کیئر بھی اسی رزتے سے کرتے ہیں........حمائل نے اسکی باتیں سنتے حیران ہوتے اسکی غلط فہمی دور کی

ایسا کچھ نہیں ہے اور ساتھ ہی ساتھ وہ ظفر اس سیٹ کا اونر جانتی ہو نہ اسے ازمیر کا دوست ہے وہ بھی تمھیں پسند کرتا ہے...پلوشہ نے اس پر ایک اور بمب پھاڑا جبکہ حمائل تو اس سوچ میں تھی کہ ابھی اسے یہاں آئے بس تین دن ہوئے تھے اور یہ سارا کچھ پلوشہ کیسے جانتی تھی

آپ کو کیسے پتہ کہ ظفر بھائی....حمائل نے بات ادھوری چھوڑی

کیونکہ اس نے مجھے کہا تھا کہ تم اسکی ائیڈیل ہو...پلوشہ نے ظفر کی کہی بات اسے بتائی

ایسا تو نہیں ہوتا نہ ازمیر بھی تو آپ کے ائیڈیل ہیں اسکا مطلب یہ تھوڑی نہ ہے کہ آپ انکو پسند کرتی ہیں.....حمائل نے اسکی بات غلط ثابت کرنا چاہی

ایسا ہی ہے اوو چلو بعد میں بات ہوتی ہے ازمیر آگیا ہے.....اسنے ازمیر کی گاڑی دیکھتے

بات ختم کی

اللہ حافظ !....حمائل کہتی گاڑی کی طرف بڑھی پلوشہ بھی اسکے پیچھے پیچھے تھی

تھینکس پلوشہ....وہ ازمیر کی انڈو والی سائیڈ پر آئی تو اسنے اسکا شکریہ ادا کیا

او و کوئی مسلہ نہیں بلکہ مجھے بہت مزہ ایا اور حمائل سے بات کر کے....پلوشہ نے حمائل کی طرف دیکھتے کہا تو ازمیر نے بھی حمائل کی طرف دیکھا

ان دونوں کو اپنی طرف دیکھتے پاہ کر حمائل نے اپنے ہونٹ مسکرانے کے انداز میں پھیلائے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹیک کیئر ہم نکلتے ہیں...ازمیر نے کہتے کار سٹارٹ کی

بھلا خود کال کر لیتی حمائل اپ نے پلوشہ سے کیوں کال کروائی.....ازمیر نے گاڑی روڈ پر ڈالتے شکایت کی

وہ میں نے تو آپ کو بلانا بھی نہیں تھا وہ انھوں نے بلا دیا....حمائل نے اپنی ہی سوچ میں غرق اسے جواب دیا وہ پلوشہ کی باتوں سے کافی الجھ گئی تھی

تو پھر کیسے جاتیں آپ.....ازمیر نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا

میں ٹیسکسی کر کیتی.... حمائل نے کہتے منہ موڑا

ہاں شاباش تاکہ جب آغا جان اور دادجی کو پتہ چلتا تو میری کلاس ہوتی ....ازمیر

نے دانت پیستے کہا

آپ سے ایک بات پوچھوں... حمائل نے اسکی بات اگنور کرتے پوچھا

ہمم پوچھو...ازمیر نے بھی بات جانے دی

آپ میری کئیر بس اسی لئے کرتے ہیں نہ کہ ہم فیملی فرینڈز ہیں..... حمائل نے کچھ

جھجھکتے سوال کیا

نہیں جی....ازمیر نے فوراً جواب دیا

ت... تو پھر کیوں کرتے ہیں... حمائل نے انکھیں پھیلاتے گھبراتے پوچھا تو کیا پلوشہ

صحیح تھی

میں آپ کی کئیر اسی لیے کرتا ہوں کیونکہ اگر آپ کے حوالے سے کوئی بھی شکایت یا

بات دادجی تک پہنچی تو اُنھوں نے میری کلاس لینی ہے اور انکی کلاس نارمل نہیں ہوتی

مجھے اپنی عزت کافی پیاری ہے اس وجہ سے اپکی کئیر کرتا ہوں تاکہ اپنی کئیر کر سکوں

اپ سمجھ لو ان ڈائیریکٹ میں اپ کی نہیں بلکہ اہبی کیئیر کر رہا ہوں سمجھی اور اب کیا میں اس سوال کی وجہ جان سکتا ہوں......ازمیر نے سارا کچھ کلئیر کرتے آخر میں سوال کیا

ک...کوئی وجہ نہیں ہے میں نے تو بس ایسے ہی پوچھا تھا....حمائل نے پلوشہ والی بات بتاتے شرمندگی محسوس کی اسی لیے بات پلٹی

ازمیر جانتا تھا یہ بات اسکے دماغ میں ایسے ہی نہیں ائی یہ ضرور کسی کی ڈالی ہوئی بات تھی مگر کس کی یہ وہ ابھی نہیں جانتا تھا

چلو اترو آگیا گھر...ازمیر نے گھر کے سامبے گاڑی روکتے کار کی ڈور انلاک کیے

اللہ حافظ !....حمائل نے کہتے ڈور بند کیا

عجیب پاگل عورت ہے.....اندر داخل ہوتے ساتھ اسنے پلوشہ کو کوسا جس کی وجہ سے اسنے یہ احمقانہ سوال ازمیر سے کیا تھا

بابا مما کہاں ہیں؟....حمائل نے اندر آتے پوچھا کہ اسے ملیحہ کہیں نظر نہ آئیں

بیٹا آگئی چلو جلدی سے فریش ہو جاو.....عزیر نے اسے دیکھتے فوراً کہا

کیوں کیاہواہے....حمائل نے انکوپریشان دیکھ پوچھا

وہ بی جان کی طبعیت خراب ہے ادھر ہی گئی ہیں آپ کی مماہمیں بھی جاناہے....عزیر نے اسے بتایاتووہ بھی پریشان ہوئی

بابامیں ریڈی ہی ہوں آپ چلیں....حمائل اپناشوٹنگ کے لیے لیابیگ رکھتی فوراً انکے ساتھ باہر نکلی

....

ماماکیاہواہے بی جان کو؟......شاہ مینشن پہنچتے اسنے ملیحہ سے پوچھا

بیٹاکچھ نہیں ہوا صرف کمزوری کی وجہ سے چکر آئے تھے توڈرپ لگوالی ہے اب بلکل ٹھیک ہیں...ملیحہ کے بجائے مہرالنساءنے اسے بتایا

توپھر ہم اتنی جلدی میں کیوں آئے ہیں...اسنے مڑتے عزیر سے سوال کیا

کیونکہ آپ کی مماکافی پریشان ہوگئی تھیں انھوں نے پوری بات سنے بغیر ہی فون کاٹ دیاتھا....اس بار بتانے والیں حریم تھیں

اچھااچھاتواب بی جان ٹھیک ہیں اور کہاں ہیں؟....اسنے فوراًخیریت پوچھی

جی بلکل ٹھیک ہیں اور سو گئی ہیں..... کمرے سے نکلتی عنیزہ نے بتایا تو ان کو کچھ چین آیا

او کے اچھا ممانی حیام اور عفہ کدھر ہیں.... اسنے بیگ صوفہ پر رکھتے حریم سے پوچھا تو انھوں نے اوپر کا اشارہ کیا

کیا کر رہی ہو؟..... حمائل نے بنا نوک کیے کمرے میں داخل ہوتے پوچھا

بلکل ٹھیک تم بھی اسی ہفرا تفری میں آئی ہو کہ بی جان کو پتہ نہیں کیا ہوا ہے...... حیام نے سوال کا جواب دیتے پوچھا جس سے ظاہر تھا وہ بھی حمائل کی طرح ہی غلط فہمی کا شکار ہوئی تھی

ہممم.... حمائل کہتی انکے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھی

کیا ہوا اپ سیٹ لگ رہی ہو........ نیمل نے اسکی اتری شکل دیکھ کر پوچھا

ہمم اپ سیٹ تو ہوں..... حمائل انکی طرف رخ کرتی بیٹھی جس کا مطلب تھا وہ بتانے والی ہے ویسے وہ زیادہ باتیں احد سے شیئر کرتی تھی مگر ساری نہیں کم سے کم وہ نہیں.... جن پر وہ کافی شرمندہ ہو

کیا بول بھی دو...عفہ نے اسکو سوچ میں غرق دیکھ کہا سسپینس پھیلا کر وہ اب خود چپ ہو گئی تھی

اچھا بتاتی ہوں مگر یہ بات یہی تک رہنی چاہیے.....حمائل نے بتانے سے پہلے شرط رکھی جس پر ان تینوں نے زور و شور سے سر ہلایا

میرا مسلہ ہے وہ پلوشہ.....حمائل شروع میں ہی ہائپر ہوئی پلوشہ کا نام لیتے اسے غصہ ایا

وہ پلوشہ اپنے آپ کو سمجھتی کیا ہے ہاں فضول کی ڈینگیں مارتی ہے تو بہ تمھیں پتہ ہے کل مجھے کتنا ایمبیرس ہونا پڑا ازمیر کے سامنے صرف اس ایڈیٹ کی وجہ سے وہ ایک نمبر کی جھوٹی اور مکار لڑکی ہے خدا جانے کیا کیا سوچتی ہے اور اب خدا جانے ازمیر میرے بارے میں کیا اندازے لگا رہا ہو گا کہ میں نے وہ سوال کیا ہی کیوں تھا ایکچولی مسلہ پتہ کیا ہے میں خود ایک بہت بڑی ڈفر ہوں.......حمائل نے پلوشہ کو سناتے آخر پر ساری بات اپنے اوپر لی

You Are Definitely Right......

اسکے ساتھ بیٹھی حیام اس سے متفق ہوئی تو حمائل نے خونخوار نظروں سے اسکی طرف دیکھا

اوکے سوری مزاق تھا پھر کیا ہوا؟...حیام نے اسکس ایسے دیکھتے کہا

پھر اور کچھ ہونا باقی ہے حد ہے مطلب اور اب اسکی وجہ سے میں نے ازمیر سے پوچھ لیا کہ وہ میری......حمائل بولتی بولتی رکی

کیا پوچھا ازمیر بھائی سے......عفہ نے صکوا ایسے بیچ میں بریک مارتے دیکھ پوچھا

کچھ نہیں تم لوگوں کے لیے اتنا جاننا کافی ہے.....حمائل نے کہتے اپنا فون آن کیا

یہ کیا بدتمیزی ہے؟...نیمل اس پر بھڑکی

کیا؟...حمائل فوراََ انجان بنی

جب بتانا ہی نہیں تھا تو شروع کیوں کیا تھا حمائل یہ بدتمیزی ہے اور تم اور ازمیر دونوں جاؤ بھاڑ میں تم دونوں میں سے کوئی کافی پیے گا....نیمل نے اسکو ازمیر سمیت بھاڑ میں جھونکتے ان دونوں سے ہوچھا تو انھوں نے اثبات میں سر ہلایا

مجھے بھی....حمائل نے بنا کسی بات کا لحاظ کئے کہا

کتنے چمچ زہر.....نیمل نے کافی سیریس انداز میں پوچھا تو اسنے دو انگلیاں نیمل کے سامنے کیں

اچھا یار یہ سب چھوڑو جو بھی ہوا ہے یہ بتاو شاپنگ ہو گئی.....عفہ نے بات کو چھوڑتے حمائل سے پوچھا

مما نے کر لیا ہے سب کل بتایا تھا انھوں نے...حمائل نے رات میں ملیحہ کی کی گئی بات بتائی

تم ایکسائیٹڈ نہیں ہو؟...عفہ نے اسکو انٹرسٹ نہ لیتے دیکھ پوچھا

ہوں یار ڈیفینیٹلی ہوں وہ دونوں میرے کزنز ہیں کیوں نہیں ہوں گی خوش.....حمائل نے اسکا خدشہ زائل کیا

مگر تم خوش نہیں لگ رہی....حیام نے بھی اعتراض کیا

یار سمپل سی بات ہے آج شوٹ میں میں اتنا تھک گئی ہوں کہ مت پوچھو اوپر سے وہ پلوشہ کی باتیں.....حمائل نے انھیں اپن پروبلم بتایا

یہ پلوشہ ہے کون؟....عفہ نے پلوشہ کے بارے میں پوچھا اتنی دیر میں اسے پلوشہ کی

پہچان نہ ہوئی تھی

وہ ہماری کو ایکٹر ہے اور بہت بد تمیز اور ایڈ یٹ ہے....اسکا تعرف کرواتے حماہل کا پارا آخر پر پھر چڑھا

....

یار جلدی اٹھو آج فنجشن ہے اور تم لوگ دیکھو زرا ایسے سو رہی ہو جیسے ہمارے نہیں بلکہ ہمسائیوں کے گھر میں ہو فنکشن.....منہل نے انکے کمرے میں آتے انکے اوپر سے بلینکٹ کھینچا

یار منہل قسم سے بس دس منٹ.......نور نے بند آنکھوں سے ہاتھ ادھر ادھر مارتے بلینکٹ تلاش کرنا چاہا جو وہ تہ کر کے الماری میں بھی رکھ چکی تھی

اٹھو میں نے کہا ہے.......منہل نے دوبارہ اسے جھنجوڑا

یار زرناب اسے کہو جائے ابھی بہن ہے نہ تمھاری.....نور نے مسلسل ہاتھ مارتے زرناب کو ہلایا

یہ بہن نہیں ہے بلکہ جلاد ہے معصوم لوگوں کی نیند کی دشمن.....زرناب نے نور کا

ہاتھ سائیڈ پر کرتے منہل کی شان میں قصیدہ پڑھا

زرناب، نور اٹس لاسٹ وارننگ اب پانچ منٹ بعد تم دوناں کو اٹھانے بابا آئیں گے.... منہل نے انکو ویسے ہی لیٹے دیکھ ایک ناممکن سی دھمکی دی مگر وہ دونوں فوراً اٹھیں

یہ جو دھمکیاں ہیں نہ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے پتہ ہے گناہ ملتا ہے.......زرناب نے اٹھتے اسے انگلی دکھاتے ڈرانے کی کوشش کی

میرا گناہ میرے سر فوراًاٹھو دونوں میرا دماغ پہلے ہی بہت گرم ہو گیا ہے اب مذید مت کرو.....اس نے اب کی بات کرٹنز ہٹاتے مذید نور کی نیند میں خلل ڈالا

قسم زرناب کی اگر تم میری بہن نہ ہوتی نہ تو کسی کانٹریکٹ کلر کو تمھارے پیسے دے کر تمھیں چلتا کرتی اس دنیا سے.......نور نے اٹھتے دانت چبا کر کہا

اوہیلو میری کیوں قسم کھا رہی ہو پتہ چلے تمھاری وجہ سے میں مر جاوں ویسے بھی وہ تمھاری بہن نہیں ہے.......زرناب نے اپنا پِلو اس کی طرف اچھالا جو اناب شناب بک رہی تھی

اٹھو دونوں...... منہل اس بار اونچا چینخی تو وہ دونوں جھٹکے سے بیڈ سے اتریں

پہلے تم جاو....... نور نے زرناب کو باتھروم کی طرف دھکیلتے کہا اور خود ڈریسنگ ٹیبل پر چڑھ گئی

زرناب یار مجھے ایک بات یاد آئی ہم نے تو ابھی ڈانس پریکٹیس بھی کرنی ہے رات کے لیے...... نور نے اسے باہر نکلتے دیکھ کہا

لگتا ہے تم نے اپنی ٹانگیں تڑوانی ہیں داد جی بی بی اکیلی کرناڈانس میں نہیں کر رہی اور ہاں دوسری بات مجھے ایسے چھوٹے موٹے کاموں کے لیے پریکٹیس کی ضرورت نہیں پڑتی..... زرناب نے اپنا بالوں والا گیلا ٹاول اسکی طرف اچھالا جو اسنے وقت رہتے کیچ کر لیا ورنہ اسکا شکار سارے پرفیومز تھے جو نور کے فیوریٹ تھے

ہاں ہاں بس کرو.... نور بھی اپنے کپڑے لیتی واش روم کی طرف گئی منہل تو پہلے ہی جا چکی تھی

وہ دونوں تیار ہو تیں ناشتے کے غرض سے نیچے آئیں ناشتہ کرتے ہی انھیں پہلے خدیجہ کی طرف سے ارج اور ابیرا کو لینا تھا اور پھر سیلون جانا تھا

چلو اب جلدی کھالو پیٹو پھر میں نے لے کر نہیں جانا........زوہیب نے انکے سر پر کھڑے ہوتے دھمکی دی

اچھا کھا رہے ہیں اب کیا ایسے ہی ثابت اندر ڈال لیں بتائیں زرا........نور نے نوالہ بناتے چوٹ کی

اچھا چلو باتیں نہ کرو جلدی منہ چلاو.....زوہیب نے ایک بار پھر کہا

ہاہ ایک منہ ہی تو ہے جو انکا تیز چلتا ہے......ازمیر جو ابھی ابھی وہاں ایا تھا اسنے زوہیب کی بات سنتے ان دونوں کو سنائی جو ناشتے میں مگن تھیں

ہاں اور باقیوں کو فنکاری کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے.......زرناب نے اسکا تیر اسی پر چلایا

او ہیلو فمکاری نہیں محنت کرتا ہوں سمجھ آئی ایکٹینگ آسان نہیں ہوتی بد تمیز لڑکی....اپنے پیشن کی بے عزتی ازمیر کے دل کو لگی تھی

اسکو کیا ہوا ہے؟....ہادی نے آتے اپنے لیے کرسی کھینچی

اسکی پیشن کی ٹیل پر کسی نے پاؤں رکھ دیا ہے......زوہیب نے مناسب الفاظ کا

استعمال کرتے ہنستے بتایا ایک عام سی بات اسکے الفاظ کی وجہ سے بہت مزاحیہ ہو گئی کہ وہ دونوں بھی ہنس پڑیں جبکہ ازمیر فوراً اٹھا اور موقع سے غائب ہوا اگر وہ اور دیر بیٹھا رہتا تو وہ لوگ اسکے پیشن کی مل کر مدر سسٹر ایک کر دیتے

چلو اٹھو میں اور انتظار نہیں کر رہا....زوہیب نے آخری آواز لگائی وہ منہل کو آتا دیکھ چکا تھا

بس اٹھ گئے.....زرناب نے برتن سمیٹتے کہا پھر فوراً اٹھی وہ واپس آئی تو اسکے ہاتھ میں دو ڈریسز تھے جن میں سے ایک نور کا تھا

بھائی پہلے نہ ابیر اا ور اِرج کو لینا ہے.....منہل نے نکلتے زوہیب کو بتایا

نہیں وہ میری زمان سے بات ہو گئی تھی وہ ان دونوں کو ڈراپ کر دے گا اور وہ لوگ تو نکل بھی چکے ہیں پانچ منٹ ہوئے ہیں.....زوہیب بتاتا باہر ا یا وہ بھی اسکے پیچھے ہی تھیں

انکو سیلون چھوڑ تا وہ زمان کے ساتھ دوسرے کام کو نکلا ابھی کتنے کام تھے جو انھیں فنکشن سے پہلے نمٹانے تھے

بیوٹیشن کی مہارت کی بدولت وہ ساری دو گھنٹے میں تیار تھیں بس اب ابیرا رہتی تھی وہ لوگ زرناب کو ابیرا کے ساتھ چھوڑتی خود گھر کے لیے نکلیں تاکہ پیچھے انھیں رسیو کرنے کے لیے کوئی تو موجود ہو

زرناب سمیت ابیرا ابھی اگلے ایک گھنٹے میں گھر پر موجود تھی انھوں نے زیادہ ہیوی میک اپ نہ کروایا تھا جس وجہ سے ٹائم کی بھی کافی بچت ہوئی تھی اِرج کا تو موڈ خراب تھا جس کی وجہ نکاح نہیں بلکہ فاروق کی ناراضگی تھی جس کی ذمہ دار وہ خود تھی

یار تم اپنا موڈ صحیح کرو دیکھنا پھوپھا خود ہی صحیح ہو جائیں گے آخر انکی بیٹی کا نکاح ہے......منہل نے اسے تسلی دی اسکی شکل دیکھ کر ہر کوئی یہ ہی سمجھتا کہ یہ نکاح زبردستی ہو رہا ہے حالانکہ اب ایسا کچھ نہیں تھا

مگر یار میں نے بہت بد تمیزی کی تھی.....ارج نے شرمندگی کا اظہار کیا

تو بد تمیزی کرنے سے پہلے سوچنا تھا نہ......نور نے بنا لحاظ کیے اسے سنائیں

وہ اِرج کے اس بے وجہ کے غصے سے ہمیشہ سے تنگ تھی

سوری نہ کہ تو رہی ہوں...ارج نے اسکی بات کا بنا برا مانے جواب دیا

پھوپھا دے کہو مجھ سے نہیں... نور کہتی باہر نکلی اسکا رخ زرناب کے روم کی طرف تھا ابیرا اسی کے ساتھ تھی

کیا ہوا تمھیں کیوں غصہ ایا ہوا ہے؟.... زرناب نے اسکا اترا منہ دیکھ کر پوچھا

اِرج کی باتوں نے دماغ خراب کر دیا ہے فضول بولی جا رہی ہے......... نور نے وجہ بتائی

وہ سچ میں ڈیریسڈ ہے یار ایسے نہ کہو.... ابیرا گھر سے نکلنے سے پہلے بھی اسے سمجھا کر آئی تھی مگر کوئی فرق نہ پڑا تھا

اچھا یار اسکو چھوڑو میری ابھی حیام سے بات ہوئی ہے وہ لوگ نکل گئے ہیں بس پندرہ منٹ میں پہنچ جائیں..... نور نے معاملہ رفع دفع کرتے انھیں اطلاع دی

تو تیاری تو ساری پوری ہے نہ....... زرناب نے فوراً پوچھا

ہم سب کچھ سیٹ ہیں انڈر کنٹرول بھائی نے سارا کچھ دیکھ لیا ہے اب اگر انکے ڈیپارٹمنٹ سے کال نہ آئے تو وہ سکون سے پورا فنکشن دیکھ لیں...... نور ایک بار پھر چڑھی

اوہو کیا ہو گیا ہے نور اتنا غصہ کس بات کا ہے....ابیرا نے اسکا موڈ مستقل خراب دیکھ پوچھا تو وہ سر نفی میں ہلاتی باہر چلی گئ

اسکی فرینڈ سے لڑائی ہوئی ہے صبح صبح اوپر سے منہل نے بھی اسے صبح صبح اٹھا دیا تھا اب سارا کچھ مکس ہو گیا ہے......زرناب نے اسکا مسلہ بتایا

اچھا اچھا.....ابیرا نے بھی بات جانے دی اب وہ لڑائی کا کیا پوچھتی

....

جلدی چلائیں بھائی ایسا لگ رہا ہے اپکو کوئی خوشی نہیں ہے........حیام نے ارشان کو دلو سپیڈ پر کار چلاتے دیکھ للکارا وہ تو اتنی ایکسائیٹڈ تھی کہ اسکا دل کر رہا تھا کہ اڑ کر پہنچ جائے

ہاں ہاں یہ نہ ہو میں منگنی کے لیے وہاں پہنچ ہی نہ سکوں.....ارشان نے اسکی بات فوراً رد کی

ہاں بھائی کو بڑی جلفی ہے مگر لگتا ہے ابیرا اسے ڈر لگ رہا ہے اسکا موڈ جو خراب تھا اس دن بھی........نیمل نے بھی حیام کا ساتھ دیا

تم دونوں خاموش ہو جاو نہیں تو سپیڈ مذید سلو ہو سکتی ہے....ارشمان نے اسکو چپ کروانے کے لیے دھمکی دی جس پر وہ دونوں چپ ہو بھی گئیں ملیشا تو خاموش آگے اسکے ساتھ بیٹھی تھی

خان ولا کے باہر سب سے پہلے آغا جان اور ملائکہ کی گاڑی رکی

انکے پیچھے ہی باقی گاڑیاں تھیں

وہ سارے گاڑی پارک کرتے نکلے

ایسے تھا جیسے پوری بارات آئی ہو

انکے استقبال کے لیے سب باہر نکلے تھے

دادجی نے انکا پرزور استقبال کروایا

انکے اندر آتے ہی ان پر پھولوں کی برسات کی گئی

اندر کا سارا ڈیکوریشن قابلِ تعریف تھا

واو بھائی کتنا اچھا ڈیکوریٹ ہوا ہے نہ.....ملیشا نے ادگرد ھر دیکھتے ارشمان سے کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا انکا بیٹھنے کا انتظام لان میں کیا گیا تھا ازمیر اور زوہیب کی مرضی

کے مطابق ساری ڈیکوریشن گرے اور بلیک تھیم میں تھی

سٹیج پر سپیشلی دو کپلز کے لیے انتظام تھا

ان سب کے علاوہ فھر بس کچھ رشتے دار اور کچھ کولیگز تھے فنکشن بہت بڑے پیمانے پر نہ رکھا گیا تھا

ارشان اور شاہ زین کو وہ سب گھیر کر سڑتج پر لے گئ تھیں انکا ارادہ آج شاہ زین سے دودھ پلائی بٹورنے کا تھا اور ارشان کے لیے الگ ہی منصوبے تھے

انکے کچھ دیر بعد ابیرا اور اِرج کو لایا گیا اور انکے ساتھ ہی سٹیج پر بٹھا دیا گیا نکاح سٹیج پر کرنے کا فیصلہ بی جان کا تھا وہ یاثر خان اور انور شاہ سے پہلے ہی بات کر چکی تھیں مولوی صاحب نے انکے آتے ہی نکاح پڑھوایا تو وہ سب شاہ زین کے آگے بیٹھ گئیں

چلیں تو اب یہ ہے دودھ اور اب آپ بہت آسان کام ہے پیسے نکالیں اور یہ دودھ پی لیں...... نور نے دودھ کا گلاس اسکے آگے کرتے اسان حل پیش کیا

یہ دودھ پکائی والی رسم تو بارات پر نہیں ہوتی.... شاہ زین کے پیچھے کھڑے جہان نے احتجاج کیا

پہلی بات تو یہ کہ دودھ پکائی نہیں بلکہ پلائی اور دوسری بات آپ سے مانگیں ہیں پیسے....نور نے اسکی تصحیح کرتے آخر پر سوال کیا تو وہ بیچارہ اسکی تیزی دیکھ کر چپ ہوا

نہیں آپ نے زین سے مانگیں ہیں مگر بھئی ہمارا تو حق ہے نہ زین پر کیوں بھائیوں......احد نے کہتے انکی حامی لینا چاہی

ہاں ہاں ایسا ہی ہے....جہان نے تھوڑی سی چھوٹ ملتے ہی پھر بات شروع کی

اچھا بھائی انکو چھوڑیں یار آپ بس ایک کام کریں ستر ہزار دے دیں اور بات ختم کریں......نور نے انکو دفع کرتے اپنی بات شروع کی

او ہیلو ستر ہزار مذاق نہیں ہوتا بندہ تھک جاتا ہے کماتے اور آپ کو مزاق لگ رہا ہے.......احد اتنی رقم سن کر بولا

کوئی اتنی زیادہ نہیں ہے فضول میں نہ بولیں......نور نے تلملا کر کہا وہ لوگ اسے بات ہی کرنے نہیں دے رہے تھے

بھابھی آپ ہی کچھ کہیں اتنی بڑی آفر......احد نے اِرج کو بیچ میں گھسیٹا

اِرج کا موڈ اب بہتر تھا جس کی وجہ زوہیب تھا جس نے فاروق صاحب سے اسکی بات

کروا کر سارا کچھ صحیح کیا تھا

اتنی زیادہ تو نہیں ہیں دے دیں آپ......ارج نے انکا ساتھ دیتے احد کو پر اعتماد جواب دیا

اللہ بھابھی آپ کو ہمارے ساتھ ہونا تھا....جہان نے پیچھے سے آواز لگائی

ابھی نہیں ہونا شادی کے بعد سوچوں گی پارٹی بدلنی ہے کہ نہیں کیوں گرلز......ارج نے اسی طرح جواب دیتے ان سے پوچھا تو ان سب مے زور و شور سے گردن ہلائی جبکہ اسکے اس کانفیڈ ینس پر ازمیر, ہادی, امان اور زمان نے ہوٹنگ کی

میں نے سنا تھا آپ مجھ پر غصہ ہیں...ارشمان نے ابیرا کو انکی طرف متوجہ دیکھ کر کہا

ایک بار وہ سب رسم سے ہٹ جاتے تو بات کرنا مشکل تھا یہی صحیح موقع تھا

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے.....ابیرا نے اسکی بات سے انکار کیا

تو آپ نے کیوں کہا تھا کہ فون رکھ دیں......ارشمان نے وجہ طلب کی

کیونکہ اس وقت یہ سب کچھ بہت جلدی تھا مگر اب سب ٹھیک ہے.....ابیرا نے صاف گوئی کی

مطلب آپ کو مجھ سے مسلہ نہیں تھا نہ....ارشان نے ٹینشن دور کرنا چاہی

نہیں میں بس یہ سب کچھ جلدی ہونے سے پریشان تھی....ابیرا نے کانفیڈینٹ ہو کر جواب دیا ارشان کو اندازہ ہوا تھا کہ اس خاندان کی لڑکیاں کچھ زیادہ ہی پر اعتماد ہیں

تو مطلب میں آپکو پسند ہوں....ِارشان نے شرارتی لہجہ اپناتے سوال کیا

بندے کو کچھ بھی ہو مگر غلط فہمی نہ ہو....ِابیرا نے اپنا رخ واپس انکی جانب موڑتے جواب دیا جواب پیسے نکلوا کر اٹھ رہی تھی اور زین صاحب منہ کا ذائقہ خراب ہونے پر اپنے پیسے واپس لینے کا مطالبہ کر رہے تھے

دودھ میں کیا تھا....ارشان نے زین کو شکل بگاڑتے دیکھ ابیرا سے پوچھا

کیچپ....اسنے بنا اسکی طرف دیکھے جواب دیا تو اسنے حیرت سے انکھیں کھول کر اسے دیکھا

میری دفعہ کیا ہو گا......اس نے گھبراتے سوال کیا

کچھ مذید خطرناک...ِزرناب جو ساتھ ہی کھڑی انکی باتیں سن رہی تھی اسنے اپنے تاثرات بگاڑتے اسے جیسے وارن کیا

پھر ہنستی انکے پیچھے نیچے اتر گئی اسکی بات اور انداز پر ابیرا کی بھی کھل کر ہنسی نکلی

مما یار منگنی کی رسم کب کرنی ہے یہ نہ ہو ارشمان بھائی انتظار میں سوکھ جائیں.....ملیشا نے نیچے آتے مہرالنساء سے پوچھا تو وہ اسکی بات پر مسکراتیں دادجی سے اجازت لیتیں عنیزہ کے ساتھ سٹیج پر آئیں

سب بڑوں کی موجودگی میں رنگز ان لڑکیوں نے ایک پیالی میں ڈالیں

انکا ارادہ دودھ میں ڈالنے کا تھا مگر دادجی سے ہو چھنے پر انھوں نے دودھ کا استعمال منع کیا تو انھوں نے پانی میں رنگ ڈال کر اس سے ہی کام چلایا

سب کے سامنے انھوں نے رنگز اندر ڈالیں پھر وہ باول ان کے سامنے کیا

اندر ہاتھ ڈالتے ہی ابیرا نے دونوں رنگز پھرتی سے پکڑیں تو ارشمان حیران ہوا اسکا ہاتھ تو سب ادھے باول میں لگا تھا اور بیچ میں اسے کچھ چبھا تھا

چلیں چلیں اب آپ پچاس ہزار نکالیں........زرناب نے رنگز ابیرا کے ہاتھ سے لیتے ہاتھ ارشمان کے آگے پھیلایا

نہیں پہلے یہ باول خالی کرو میرے سامنے.....ارشمان نے شک کی نگاہ سے دیکھتے اپنا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مطالبہ پیش کیا تو ہادی نے جزباتی ہو کر باول کا پانی سٹیج کے ساتھ گراس پر گرایا

باول کے اندر کارڈ بورڈر کھ کر دو حصے بنائے گئے تھے جن میں سے ایک میں ارشمان کا

ہاتھ گیا تھا

اللہ کتنی تیز لڑکیاں ہیں....احد نے انکی چال سمجھ کر توبہ کی تو ابیر اہنس پڑی اسنے انکے

کہے کے مطابق رائٹ سائیڈ پر ہاتھ ڈالتے فوراً رنگز نکالیں تھیں کہ رنگز تھیں ہی اسی

پورشن میں

زرناب نے کڑے تیور لیے ہادی کو دیکھا تو اسنے باول بھی چھوڑ دیا

تو اپنا پلان بتانا تھا نہ مجھے کیا پتہ تھا.....ہادی نے خود کشی بچانے کی خاطر احتجاج کیا

پھر کافی بحث مباحثے کے بعد انکی ہاتھ تیس ہزار لگا فنکشنز کا اختتام ہوا تو انھوں نے بھی

واپسی کا رخ کیا باقی لوگ پہلے ہی جا چکے تھے انکے ساتھ ہی فاروق بھی ان کو لیتے گھر کو

نکلے

اب سب جو ریسٹ کی ضرورت تھی سب کچھ سمیٹتے وہ لوگ فوراً اپنے کمروں میں

گئے........

چلو بھئی اب شاہ زین تو پرایا ہو گیا ہے اب اسکا ہم کنوارے لڑکوں سے تو کوئی تعلق نہیں رہا........گھر پہنچتے ہی سب لڑکوں نے اسکا تو الگا نا شروع کر دیا

اووہیلو اس میں پرایا ہونے والی کوئی بات نہیں ہے......شاہ زین نے احتجاج کیا

تو اور کیا آغا جان جس کی شادی ئو جاتی ہے وئی پرایا ئو جاتا ہے نہ...جہان نے انور شاہ کو ساتھ ملایا تو وہ مسکرائے

اوہو کیوں میرے بچے کو تنگ کر رہے ہو تم سب......مہر النساء نے جہان کو چت لگائی

نہ کریں

نہ کریں پھو پھو اب اس نے آپ کے ہاتھ بھی نہیں آنا انھوں نے بس اِرج بھابھی کی سنا کرنی ہے.....احد نے انھیں مستقبل بھیانک کر کے دکھایا

فضول نہ بولو اتنی اچھی بچی ہے اِرج.....حریم نے اسکی بات سے انکار کرتے اِرج کی تعریف کی

ہاں یہ تو آپ کو پتہ لگے گا جب ہمارے زین صاحب بھابھی کے اشاروں پر سارا کچھ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کریں گے.....جہان نے پھر لقمہ دیا

مما چھوڑیں انکو بکواس کرتے رہیں گے یہ تو آپ لوگ جائیں آرام کریں تھک گئے ہوں گے....شاہ زین نے انکو بھیجنا چاہا

ہاں صحیح بات ہے اب سب جاؤ ہم بھی اب آرام کریں گے....ملائکہ بھی حامی بھرتی اٹھیں

میں بی جا رہا ہوں بس اب......احد بھی انکے اٹھتے ہی اٹھا

سب ہی اب اٹھ جائیں باقی ہلا گلا کل کر لیجیے گا....انور شاہ نے ان سب کو بھیجا

....

تم کدھر.......صبح دس بجے حمائل کو گھر سے نکلتے دیکھ احد نے اس سے پوچھا جو پانی پینے نیچے ایا تھا

شوٹنگ پر آج ارلی مورننگ ہے....حمائل نے ہلکی آواز میں بتایا مبادہ کوئی اٹھ نہ جائے

رکو میں چھوڑ اتا ہوں....احد کہتا مڑا

نہیں آپ جاکر سو جائیں میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاوں گی....حمائل نے اسکے آرام

کے خیال سے انکار کیا

کوئی مسلہ نہیں ہے میں آتا ہوں ویٹ کرو....احدا سے وہیں رکنے کا کہتا خود اوپر گیا پانچ منٹ بعد وہ ریڈی ہاتھ میں کیز لیتا نیچے آیا

چلیں...احد نے اسکو سٹل دیکھ پوچھا

آپ کتنی جلدی تیار ٹو جاتے ہیں....اسنے حیرانی کے ساتھ کہا تو احد ہنسا

آپ ویسے فضول میں آ گئے اتنا دور ہے آپکی نیند خراب ہو گی...گاڑی گھر سے باہر نکلی تو حمائل نے احد سے کہا

نہیں میں نے سوچا تمھارے سیٹ کو دیکھ لوں اور لوگوں سے بھی مل لوں.....احد نے انے کی وجہ بتائی

مطلب میری جاسوسی کرنے آئے ہیں...حمائل نے مشکوک ہوتے پوچھا

ہمم ایسا ہی سمجھ لو.....احد نے اسی کے انداز میں جواب دیا

وہ لوگ سیٹ پر پہنچے تو از میر سامنے کھڑا ظفر اور پلوشہ سے مخاطب تھا پلوشہ کو دیکھ کر حمائل کے اندر آگ لگی تھی

احد اسکے ساتھ اتراان دونوں کارخ ازمیر کی جانب تھااحد کو دیکھاازمیر انسے معذرت کرتااحد کی طرف بڑھا ظفر بھی اسکے پیچھے آیا جبکہ پلوشہ اندر چلی گئ

تم یہاں احد خیریت....ازمیر نے اسکو دیکھ کر دریافت کیا

جی جی خیریت ہے بس ایسے ہی سیٹ دیکھنے آیا تھااور اسکا کام....احد نے بتاتے حمائل کی طرف دیکھا تو وہ مسکرائی

اچھا اچھااو وظفران سے ملو یہ حمائل کے کزن اور ایکچولی میرے دوست احد اور احد یہ ظفر ہے اس سٹوڈیو کے اونر اور میرے دوست.....ازمیر نے ان دونوں کا تعارف کروایا تو وہ دونوں سلام کرتے بغل گیر ہوئے

آؤاندر چلیں...ازمیر انکو لیتا اندر آیا

اووحمائل آپ تو جلدی ادھر آؤاسکو ریڈی کرو حمائل آج سب سے پہلے اپکا سین ہے.....اسکے اندر آتے ہی ھادنے اسے مخاطب کیا تو وہ احد سے کہتی بیوٹیشن کی جانب گئ

وہ ادھے گھنٹے بعد سین کے لیے ریڈی تھی احد ازمیر اور ظفر کے ساتھ کافی انجوائے

کرتا باتوں میں مصروف تھا

ھادنے زور کی طرح باقیوں کے ساتھ مل کر سین شوٹ کیا سین کچھ یوں تھا کہ پلوشہ اور حمائل جو کسی بات پر لڑ ناتھا

سین ختم ہوا تو ھادا انکی طرف آیا

حمائل آپکی پرفورمینس بہت زیافہ اچھی اور ریل تھی... ھادنے اسکی تعریف کی تو وہ مسکراتی سائیڈ پر ہوئی

جب بندے کو کسی پر اصل میں غصہ ہو تو اسی طرح اتر سکتا ہے.... حمائل نے سائیڈ پر ہوتے خود کلامی کی وہ سین میں ہی پلوشہ پر بہت اونچا چیخی تھی کہ ایک منٹ کے لیے پلوشہ بھی حیران ہوئی تھی مگر پھر فوراً نارمل ہوئی

حمائل.... ابد نے اسکو آواز دی تو وہ اس طرف آئی

یار میں چلتا ہوں اب مما کی مس کال آئی ہی وہ ویٹ کر رہی ہیں انھوں نے ٹیلر سے کچھ سوٹ اٹھانے ہیں اور پھر انکا اتار کر میں نے بھی آفس پہنچنا ہے.... احد نے اسکے آتے ہی بتایا پھر وہ ظفر اور راز میر سے ملتا باہر نکل گیا

کافی اچھا سین کیا ہے حمائل آپ نے تو سین میں جان ڈال دی ہے.... ظفر جو انکے ساتھ بیٹھا شوٹنگ پر نظریں رکھے ہوئے تھا اسنے حمائل کو داد دی

شکریہ.... حمائل کہتی واپس اپنی جگہ پر گئی اسے نیجبسٹ ٹیک کے لیے تیار رہنا تھا ھاد کا ارادہ تھا کہ ڈرامہ دو مہینوں میں پورا شوٹ کر لیا جائے کیونکہ یہ ایک شارٹ ڈرامہ تھا اسی لیے یہ ٹاسک انکے لیے ناممکن نہ تھا مگر آسان بھی نہ تھا

شوٹ کے بعد ھاد نے سب کو اپنی طرف متوجہ کیا

یار رائٹر نے سکرپٹ میں کچھ چینجیز کی ہیں اور وہ بھی حمائل کے رول کے حساب سے...... اسنے انکو ابھی ابھی ملنے والی اطلاع دی

کیا؟... حمائل نے فوراً دریافت کیا

پہلے تو آپ کا سارا کام سنگل تھا مگر اب سٹوری میں چینجیز اس طرح ہیں کے اب نہ آپ کا بھی کپل ہے..... ھاد نے کافی اطمینان سے اسے بات بتائی جبکہ یہ سن کر حمائل تو حمائل ازمیر بھی پریشان ہوا

ایسا ممکن نہیں ہے میرا مطلب ہے آپ اس طرح سکرپٹ میں کیسے چینج کر سکتے ہیں یہ

انھیں پہلے سوچنا چاہیے تھا نہ.......ازمیر نے فوراً احتجاج کیا

اب میں کیا کر سکتا ہوں میں نے تو کہا ہے مگر انکا کہنا ہے کہ اس طرح کیریکٹر مضبوط ہو گا.....حاد نے اپنے آپ کو بیچ سے نکالا

میں یہ کانٹریکٹ کینسل کر دوں گی.....حمائل نے اٹھتے فیصلہ کیا وہ یہ تو ابھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کرنا تو دور کی بات

تم نہیں کر سکتی....پلوشہ بھی اسکے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی

تو رائٹر بھی یہ نہیں کر سکتے یہ بھی غلط ہے جواب ہو رہا ہے....ازمیر نے بھی حمائل کا ساتھ دیا

میں رائٹر سے بات کرتا ہوں دیکھتا ہوں.....ظفر نے ازمیر کو حوصلہ دیا

تم کچھ نہیں کر پاؤ گے میں بات کر کے دیکھ چکا ہوں...حاد نے اس سے وہ امید بھی چھینی

ازمیر میں یہ نہیں کروں گی.....حمائل نے ان دونوں کا ساتھ چاہا

ہم مجبور ہیں حمائل......حاد ایک بار پھر بولا

ہم مجبور نہیں ہیں....ازمیر نے اسکی بات سے انکار کیا

کیا مطلب؟...ھاد اچانک حیران ہوا پتہ نہیں وہ کیا کرنے جارہا تھا

مطلب یہ کہ اگر یہ سب ہوا تو کانٹریکٹ کینسل ہو گا.......ازمیر نے صاف گوئی کی

یار صاف بات ہے تم کانٹریکٹ کے مطابق چھوڑ نہیں سکتے اور رائٹر کو میں کچھ کہ نہیں سکتا کیونکہ اس طرح کی کوئی بات ہم نے کانٹریکٹ میں نہیں لکھوائی تھی....ھاد نے انکو ساری سچویشن سمجھائی

مگر....حمائل ابھی کچھ بولتی کہ پلوشہ نے بھی ھاد کی بات پر حامی بھری

تو اب....ظفر بھی پریشان ہوا اب پتہ نہیں حمائل کیا کرتی

کوئی اور راستہ نہیں ہے ھاد بھائی....حمائل نے ایک آخری کوشش کی

نہیں بس ایک کام ہو سکتا ہے کہ سین ہم لوگ اپنی مرضی سے سیٹ کریں مطلب انکے ڈائلوگز لے لیں مگر وہ سچویشن نہ رکھیں......ھاد نے حل پیش کیا

مطلب یہ کہ انکے ڈائلوگز ہوں مگر حرکت ہماری مرضی کی ہو........ظفر نے مطلب نکالا

ہاں یہ ہو سکتا ہے.....پلوشہ نے بھی حامی بھری

ازمیر نے انکی بات پر سوالیہ نظروں سے حمائل کی طرف دیکھا

میرے لیے یہ بہت مشکل ہے ازمیر.....حمائل نے اسکو اپنی طرف دیکھتے پاہ کر بیچارگی سے کہا

مگر اب کرنا کیا ہے؟...ازمیر نے پریکٹیکل ہونا چاہا

میں ٹرائے کروں گی مگر مجھے پتہ تو چلے اب اگلا بندہ کون ہے....حمائل نے بھی حامی بھری

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے وہ لڑکا ہائیر کیا ہے ازمیر تم جانتے ہو لاسٹ جو تمھارا ڈرامہ گزرا ہے اس میں تھارے کو لیگ جا رول پلے کیا تھا احمر نام تھا......ھادنے ازمیر کو بتایا

لڑکا تو وہ اچھا تھا آئی تھینک وہی صحیح رہے گا......ازمیر کو بھی کچھ سکون ہوا

کب کرنا ہے اب یہ سارا سین؟...حمائل نے پوچھا

پرسوں سے...ھادنے کافی آرام سے بتایا

ہمم اچھا ازمیر آج ڈرائیور نے نہیں آنا آپ مجھے گھر ڈراپ کر دیں....حمائل نے اس

....بات کو چھوڑتے ازمیر سے فیور مانگا تو اسنے حامی بھری

اوئے تو کس بات پر دانت نکال رہا ہے ؟...امان جو بنا اجازت ہافی کے کیبن میں گھس آیا تھا اسکو یوں مسکراتا دیکھ کر وہ کچھ مشکوک ہوا یوں اکیلے میں ہنسنا اسے شک میں مبتلہ کر گیا تھا

تمیز نہیں ہے یار ایک تو بندہ نوک کر کے آتا ہے...ہادی نے بنا اسکی بات کا نوٹس لیے اسے کچھ مینیرز سکھانے چاہے

بات کا جواب دے مینرز تو ہم دونوں جانتے ہیں کس میں ہیں کس میں نہیں...امان نے اسکو بات بدلتے دیکھ پکڑا

کس بات کا جواب ؟...ہادی انجان بنا

چل اب یہ ڈرامے نہ کر ایسے اکیلے میں ہنسنا کسی اچھی خبر کی علامت ہے

شاید.......امان نے اندازہ لگایا

مطلب اب بندہ اکیلے میں ہنس بھی نہیں سکتا اس ڈر سے کہ کوئی جناب شک نہ کر لیں...ہادی نے بات کا رخ ایک بار پھر موڑا

اچھا چل بتا کیوں ہنس رہا تھا....امان تو اسکے پیچھے پڑ گیا تھا

تجھے کیوں بتاؤں...ہادی بھی اب سیدھا ہوا

کیونکہ میری جانِ جگر میں تیرا راز رکھوں گا نہ اور کیا پتہ سیٹینگ میں مدد بھی کروا دوں....امان کہتا اسکے سامنے ہی ڈیسک پر بیٹھا

بکواس نہ کر......جانِ جگر لفظ سن کر ہادی کا دل متلا یا تھا

اچھا چل بتا نہ......امان نے پھر زور دیا

اوہو کچھ نہیں ہے یار.....ہادی اسکو دیکھ کر حیران تھا وہ کیوں پیچھے پڑ گیا تھا

چل نہ بتا ابھی پر یاد رکھیں جیسے ہی تجھے مدد کی ضرورت پڑی تو میرے پاس ہی آئے گا دیکھ لینا اور پھر میں تجھے لفٹ نہیں کرواوں گا سمجھا........امان دھمکی دیتا اسکے سامنے سے اٹھا

اور اگر میں کسی اور سے شیئر کروں تو.....ہادی نے اسکے جاتے جاتے کہا

بچو تجھے پتہ ہے کوئی بھی بات راز نہیں رکھ پائے گا بات اس صورت میں پھیلی گی ہی....امان اپنی طرف سے پر اعتماد تھا اور ہادی بھی اسکی بات سے متفق تھا

اچھا سن ابھی نہیں ایک بار میں خود کوشش کر لوں پھر اگر کچھ ہوا تو بتاوں گا.......ہادی نے جیسے ابھی وقت مانگا تو امان نے دے بھی دیا وہ اسے سیلیوٹ کرتا باہر نکلا

ابھی اپنی بات کا پتہ نہیں ہے اسکو بتادوں تاکہ کام خراب کرے میرا.....ہادی نے اسکے جاتے ہی خود کلامی کی

اچانک ایک خیال کے آتے وہ پھر مسکرانے لگا

عفہ.......ایک نام پکارتا وہ اپنی کرسی سے اٹھا اور باہر نکلا

تم کہاں سے آرہے ہو؟......زمان نے امان کو کیبن میں آتے دیکھ پوچھا وہ دو بار امان کو بلوا چکا تھا مگر اسکا کیبن خالی تھا

رومیو کے کمرے سے.....امان نے بیٹھتے کہا

کون رومیو؟...زمان اسکی بات پر الجھا آفس میں کونسا رومیو آگیا

کوئی نہیں بتائیں جاہ پناہ کیوں یاد کیا آپ نے مجھے.........امان نے بات ٹالتے بلانے کی وجہ دریافت کی

شاید آپ کو یاد ہو کل آپ نے کہا تھا کہ زمان فکر نہ کرو تین بجے والی میٹینگ میں دیکھ لوں گا اور اب ڈھائی بج گئے ہیں اور یقیناً آپ کو یاد نہیں ہے؟......زمان نے کڑے تیور لیے اسکی کل والی بات یاد کروائی

وہ وہ مجھے بس ابھی یاد آہی جانا تھا میں جاتا ہوں تیاری کرتا ہوں....امان اٹھتا بناشر مندہ ہوئے باہر نکلا

سر اگر آپ نے یہ سارے کام ان دونوں پر چھوڑ دیے تو یہ تو کمپنی کا دیوالیہ نکلوائیں گے.....زمان کے ساتھ کھڑے اسکے سیکریٹری نے کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ وہ سیکٹری اسکا دوست بھی تھا اسی لیے اس بات پر وہ بھڑکا نہیں تھا

صحیح بات ہے بہت غیر ذمہ دار ہیں مگر حمزہ ایک بات ہے جو بھی کرتے ہیں ٹھیک کرتے ہیں مطلب اگر ایک کام یاف کرواکر بھیج دوا سکے لیے تو ماشاللہ ناکام نہیں آتے واپس......زمان نے ساتھ ہی انکی تعریف بھی کی اخر یہ اتنی بڑی کمپنی وہ اکیلا تو چلا نہیں رہا تھا آج بھی یعقوب اور جہانگیز صاحب ہفتے میں دو دن لازمی کمپنی کا چکر لگاتے تھے

یہ تو بات ہے سر.......حمزہ نے بھی حامی بھری

....

کیا ہوا ہے حمائل کل جب سے تم آئی ہو تب سے کچھ پریشان سی ہو.....احد نے حمائل کو کسی سوچ میں گم چینل چینج کرتے پکارا

ہمم نہیں کچھ نہیں...حمائل نے بات بتانے سے منع کیا

پھر بھی کچھ تو ہوا ہے...احد جانتا تھا کوئی بات ضرور ہے اسی لیے فورس کیا

وہ نہ جو ڈرامہ میں کر رہی ہوں نہ اس میں اب میرے ساتھ ایک میل رول بھی ایڈ کر دیا ہے حالانکہ ہم نے اتنی کوشش کی کہ یہ نہ ہو مگر اب یہی ہو گا......حمائل نے اسکے والے صوفے پر آتے آہستہ آواز میں اپنا مسلہ بتایا

تو از میر نے کچھ نہیں کہا؟...احد بھی اسکی طرف مڑا

کہا تھا مگر کچھ نہیں ہو سکا.....حمائل نے پریشان ہوتے بتایا

تو اب؟...احد نے اگلا سوال کیا

اب کیا کرنا پڑے گا اور کیا....حمائل کہتی سیدھی ہوئی

تو کیا رول ہے اس لڑکے کا یہ پتہ چلا ہے اور کون ہے جو یہ رول کر رہا ہے...احد نے

ایک کی بعد ایک سوال کیا

ہاں ازمیر جانتا ہے اسکو کہ رہا تھا اچھا لڑکا ہے مگر اسکا رول میرے منگیتر کا ہے.....حمائل نے اب کہ تسلی سے بتایا

تو اب کیا ہو گا؟...احد نے پوچھا

ھاد بھائی کہ رہے تھے کہ ڈائلاگ رائٹر کے رکھ لیں گے مگر کنڈیشن اپنے حساب سے رکھیں گے یعنی دور دور....حمائل نے ھاد کی کہی بات بتائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو یہ اچھا ہے پھر ٹھیک ہے مگر آئندہ اس بارے میں پہلے ہی بات کر لینا......احد کو اسکی سن کر کچھ اطمینان ہوا

پتہ نہیں اب ہم نے گھر کب جانا ہے....حمائل سیدھی ہوتی بولی

پھوپھو کہ رہی تھیں کہ آج رات کس نکلنا ہے.....احد نے اسے سنی سنائی بات بتائی تو اسے کچھ سکون ہوا

....

یار ملیشا تم سے ایک بات شیئر کروں......عفہ جو ملیشا کے ساتھ بیٹھی مووی دیکھ رہی

تھی اسنے مووی سٹاپ کر کے ملیشا کو بلایا

جلدی بولو.....ملیشا نے سکرین کی طرف دیکھتے ہی کہا بھلا یہ کونسا وقت تھا کوئی بات کرنے کا

وہ جو نور کا بھائی نہیں ہے ہادی اسکے بارے میں ہے بات مھر وعدہ کرو کسی کو نہیں بتاو گی.........عفہ نے بات بتانے سے پہلے وعدہ لینا لازمی سمجھا ہادی کا نام سن کر ملیشا کس بھی انٹرسٹ ہوا

اچھا اچھا نہیں بتاتی تم بولو....اسنے عفہ کے ہاتھ سے ریموٹ لے کر مووی آف کی

وہ نہ یہ نکاح والے دن ایک تو جب وہ لوگ رسم کر رہے تھے تو بار بار مجھے دیکھ کر دانت نکال رہا تھا تب مجھے لگا ماحول ایسا ہے تو اسی لیے ہنس رہا ہے سب کو دیکھ کر مگر بعد میں کھانے جے وقت جب ہم ٹیبل کے پاس کھڑے کھا رہے تھے تب بھی ساتھ والی ٹیبل پر وہ امان بھائی اور زمان بھائی کو لے کر بیٹھ گیا تھا......عفہ نے کل محسوس کی ہوئی بات ....اسے بتائی اور ملیشا تو ایسے سن رہی تھی جیسے بہت ہی کوئی راز کی بات ہو

پھر کیا ہوا؟...اسکے خاموش ہوتے ہی ملیشا نے پوچھا

پھر جب ہم واپس آ رہے تھے تو میں ارشمان بھائے کے ساتھ تھی حیام بھی میرے ساتھ تھی بلکل ساتھ کھڑی تھی... تو وہ پہلے ارشمان بھائی سے ملا پھر اسنے میرا نام لے کر کہا کے خدا حافظ جبکہ حیام بھی ساتھ کھڑی تھی اسکو نہیں کہا.......عفہ نے ایک اور بات بتائی جس سے اسکا شک مذید پختہ ہوا تھا

اسکا مطلب ہے کہ ہادی بھائی تم پر لائن مار رہے تھے.......ملیشا نے ساری بات کا آسان مطلب نکالا

بد تمیز میں نے یہ تو نہیں کہا تمیز کرو تھوڑی اور زبان کو قابو میں رکھو یہ لفظ ہے بڑوں کے لیے استعمال کرنے والا.......ملیشا کی بات سن کر وہ بھڑکی ایک تو اسکے استعمال کردہ الفاظ عفہ کو پسند نہ آئے تھے دوسرا وہ اس بات کا ابھی تک اتنا سیدھا مطلب نہ نکال پائی تھی کیونکہ وہ نکالنا نہیں چاہ رہی تھی

تو یار اور کیا کہوں اس بات کا مطلب ہی یہ بنتا ہے.....ملیشا نے اعتراض کیا

اچھا سنو ایک کام کرتے ہیں......ملیشا نے اسکو سوچ میں گم دیکھ کر بلایا تو وہ اسکی جانب متوجہ ہوئی

کیا کام ؟...ملیشا کے شرارتی تاثرات دیکھ کر عفہ نے فوراً پوچھا

ہم نہ ایک پارٹی رکھتے ہیں گھر پر ان سب کو بلاتے ہیں پھر دیکھیں گے کہ ہادی بھائی کیا کچھ کر رہے ہیں...ملیشا نے اپنی طرف سے بیسٹ ائیڈیا دیا

دماغ خراب ہے آغا جان نے نہ ڈانٹنا ہے ابھی اتنے فنکشن ہوئے ہیں اور اب یہ پارٹی وہ بھی بلاوجہ دماغ خراب ہے تمھارا تو ایسا کچھ نہیں ہونا....عفہ نے منٹ سے پہلے اسکے پلان پر پانی پھیرا

یار آغا جان کو میں منا لوں گی....ملیشا نے یہ ذمہ داری لی

کیسے ؟...عفہ نے فوراً پوچھا

یہ کیرا مسلہ ہے بس صحیح ہے یہ ڈن ہے.....ملیشا نے بتانے سے انکار کیا

نہیں یار مجھے نہیں لگ رہا یہ صحیح اگر انکو شک ہو گیا تو اچھا نہیں ہو گا ہمارا کیریکٹر انکی نظروں میں خراب ہو گا رہنے دو تم......عفہ نے ڈرتے اس سب سے باز رہنے کا کہا

تم چپ کرو کچھ نہیں ہو گا بس سب ڈن ہے اب چپ کرو اور مووی لگاؤ....ملیشا نے اسکی بات رد کرتے اسکی گود سے ریموٹ اٹھایا

....

چلو یار ریڈی ہو سب...ھادنے کیمرہ مین کے پاس سے آتے ان سب سے پوچھا

ازمیر اس لڑکے سے حمائل کا تعارف کروا چکا تھا

کس کا سین ہے؟...ازمیر نے اٹھتے ھاد سے پوچھا

ان دونوں کا...ھادنے حمائل اور اس نئے لڑکے کی طرف اشارہ کیا

وہ لڑکا جس کی پہلے بات ہرئی تھی وہ کسی مصروفیت کی وجہ سے نہ آسکا تھا اسی لیے انھوں نے اپنے ہی ایک جاننے والے ایکٹر ریان کو اس رول کی پیشکش کی تھی جس پر وہ خوشی خوشی مان گیا تھا ازمیر کی اس سے اچھے جان پہچان تھی اسی لیے اسے زیادہ مسلہ بھی نہیں تھا

ظفر یار سین کیا ہے؟...ازمیر نے سائیڈ پر ہوتے ظفر سے پوچھا تو اسنے سکرپٹ ازمیر کے ہاتھ میں تھمائی

حمائل کو بس میک آپ آرٹسٹ آخری ٹچ دے رہی تھی جبکہ پلوشہ تیار بیٹھی تھی

سین کچھ یوں تھا کہ پلوشہ کو حمائل پر ہاتھ اٹھانا تھا اور اسی وقت گھر کے اندر داخل

ہوتے ریان نے یہ دیکھتے انکی طرف بڑھتے حمائل کو اسکے تھپڑ سے محفوظ کرنا تھا کیونکہ وہ دونوں بھی دروازے کے پاس تھیں اسی لیے یہ ممکن بھی تھا

میں نے وضاحت اسی لیے دی ہے کہ آپ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ انڈین ہیرو کی طرح (😂.....وہ تین چار منٹ کی دوری ایک سیکینڈ میں ختم کرلے

چلو سٹارٹ کرتے ہیں...انھوں نے اپنی پوزیشنز لیں تو ھاد نے کیمرہ مین سے کہا وہ گھر جس میں وہ فلحال شوٹنگ کر رہے تھے وہ بھی ظفر کی ہی ملکیت تھا

انھوں نے کیمرہ سٹارٹ کیا تو ادھر پہلا ڈائلوگ پلوشہ کا تھا

تمھیں کیا لگتا ہے امبر کہ ہارون کو میں یوں ہی تمھارا ہونے دوں گی تمھاری بھول ہے یہ"....پلوشہ نے کیریکٹر میں آتے اپنی لائن بولی

ارم اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ تم ہارون کو مجھ سے چھین لو".......حمائک بولتی" بیچ میں رکی اور اسنے ھاد کی طرف بیچارگی سے دیکھا

کیمرہ مین نے کٹ کیا تو حماہل فوراً بولی

ھاد بھائی مجھ سے یہ نہیں ہو گا......حمائل نے معذرت چاہی

مگر آپ کو کرنا ہے حمائل از میر یار تم ہی کچھ سمجھاو.....ھادنے کہتے رخ از میر کی جانب کیا تو وہ اٹھ کر اسکی طرف ایا

حمائل یہ مت سوچو کہ یہ سب اصل ہے سب کچھ فیک ہے یار بس ایک ہے ایسا ڈائلوگ ہے نہ بول کر کام ختم کرو ٹھیک ہے نہ...از میر نے کہتے آخر میں پوچھا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا ایک بار پھر شوٹ لیا گیا

ارم اور تمھیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ تم ہارون کو مجھ سے چھین لو گی وئ مجھ سے محبت" کرتا ہے او...ر تم ایسا نہیں کر سکتی"......حمائل نے ہمت کرتے ڈائلوگ کمپلیٹ کیا تو ھادنے کٹ کروایا

شاباش اسی طرح بس ایک سین رہ گیا ہے اسکے بعد آپ فری ہو...ھادنے اسکی تعریف کرتے حوصلہ دیا

اور تمھیں پتہ ہے کیا ارم تم ایک پنچ سوچ رکھنے والی لڑکی ہو جس کو بس اپنی انا اور اکڑ" کی فکر ہے"....یہ والا ڈائلوگ پچھلے کی نسبت کافی آسان تھا

پلوشہ نے امبر چلاتے اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کیا تو سین کٹ ہوا

اوکے ریان اب آپ آجاو.. حماد نے ریان کو ہدایت دیتے اس طرف بھیجا

وہ ان سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑا ہوا

سین دوبارہ سٹارٹ ہوا تو ریان نے فوراً پلوشہ کا بلند ہاتھ تھاما اور پیچھے کو جھٹکا

خبر دار جو دوبارہ امبر پر ہاتھ اٹھانے کی جُرت کی ہاتھ توڑ دوں گا".......کیونکہ وہ"

ایک اچھا ایکٹر تھا اسی لیے اس نے پورا سین ایک ہی ٹیک میں دیا جبکہ اسکے ان ڈائلوگز

پر حمائل نے شکل بگاڑی یہ کیا مصیبت اسکے گلے پڑ گئی تھی آگے سین بس پلوشہ اور

ریان کا تھا اسی لیے وہ فوراً منظر سے غائب ہوتی ازمیر اور ظفر کی طرف آئی

آپ نے اچھا کیا حمائل.... ظفر نے اسکے آتے ہی حوصلہ بڑھانے کی خاطر کہا تو اسنے

ایک خونخوار نظر ظفر پر ڈالی

مجھے یہ سب بہت اکوارڈ لگ رہا ہے.......وہ ازمیر سے ایک سٹول چھوڑ کر بیٹھتی بولی

ظفر کو اسنے اگنور کیا تھا

ہم تمھارے لیے ئو گا مگر آگے ایزی ہو جاؤ گی کوئی بات نہیں...ازمیر نے بھی حوصلہ

ہی دیا

مجھے نہیں ہونا ائیندہ میں اس طرح کارول کروں گی ہی نہیں........حمائل کہتی وہاں سے اٹھی

ریان اپنا سین کرنے کے بعد انکی طرف ایا تو ازمیر اس سے ہاتھ ملاتا اپنے سین کے لیے گیا

وہ ازمیر کی چھوڑی جگہ پر بیٹھا حمائل اپنی پانی کی بوتل لیے واپس اپنی جگہ پر آ بیٹھی

حمائل کو بیٹھتا دیکھ وہ اسکی طرف مڑا جو ھاد سے بات کرتے ازمیر نے بھی دیکھا

آپ کافی اچھا کام کرتی ہیں حمائل....ریان نے اسکو مخاطب کیا

حمائل کو اسکی بات پر کچھ اور سمجھ نہ آیا تو مسکرا دی

نہیں سچ میں حمائل........اسنے کوئی جواب نہ پاہ کر کہا

مسٹر ریان پہلی بات تو یہ کہ آپ مجھے مس حمائل کہ کر مخاطب کریں تو زیادہ بہتر ہے اور دوسرا یہ میرا کام ہے تو آپ کو ضرورت نہیں ہے بتانے کی اور تیسری بات یہ کہ میرے ساتھ آپ فری نہ ہی ہوں تو بہتر ہے کیونکہ میں بہت بدتمیز ہوں.......حمائل کہتی وہاں سے اٹھی اور میک اپ آرٹسٹ کے ساتھ جا کر بیٹھ

گئی

کیا ہوا ہے؟.... ظفراز میر کے پاس آکر کھڑا ہوا تو از میر نے اس سے پوچھا

بیستی..... ظفر نے کہتے اسے ساری بات بتائی تو از میر مسکرایا

آج موڈ خاصہ خراب ہے....احد جو حمائل کو سیٹ سے لینے آیا تھا اسکو خاموش دیکھ کر بولا ملیحہ نے اسے حمائل کو پک ڈراپ دینے کا کہا تھا کیونکہ ڈرائیور کسی کام سے اپنے گجر گیا تھا اور اسکا روز روز از میر کے ساتھ آنا نہ تو انھیں پسند تھا اور نہ ہی حمائل کو

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ نہیں بس ایسے ہی تھک گئی ہوں..... حمائل نے بہانہ بنایا

جھوٹ تھکنے پر تمھاری شکل ایسے تو نہیں لٹک جاتی....احد نے فوراً اسکا جھوٹ پکڑا

یار وہ نہ اس نئے لڑکے ریان کے ساتھ لڑ کر آئی ہوں..... حمائل نے اب کے صاف بات بتائی جب تک وہ بات ٹالتی رہتی احد زور دیتا رہتا

کیوں؟...احد نے اسکی سنتے فوراً گاڑی روڈ کے سائیڈ پر روکی

اوہو گاڑی کیوں روکی ہے.... حمائل نے اسکو کار روکتے دیکھ ٹوکا

بات بتاؤ تم....وہ انجن بند کرتا حمائل کی طرف مڑا جس پر حمائل نے کندھے اچکائے

اسے دیکھا

کیوں ہوئی تھی لڑائی کیا بد تمیزی کر رہا تھا کہ کچھ اور ہوا ہے....احد نے پھر دریافت کیا

اللہ آپ تو ایسے پریشان ہو رہے ہیں جیسے پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے یا جیسے میں اسکا سر پھاڑ آئی ہوں....حمائل نے اسکا رویہ دیکھ کر کہا

حمائل جلدی بتاو مذاق مت کرو....وہ سیریس ہوا

اچھا کچھ نہیں ہوا تھا ایسا بس وہ میرے ساتھ آکر بیٹھ کر میری تعریف کر رہا تھا بلکہ میری نہیں میری ایکٹنگ کی تو بس مجھے پہلے ہی غصہ آیا ہوا تھا تو میں نے اسکو سنا دیں بس اتنی سی بات تھی.....حمائل نے بتاتے اسے نارمل کیا

مجھے لگا پتہ نہیں کیا ہوا ہے اگر وہ کوئی بد تمیزی کرے تو فوراً مجھے بتانا اور اگر میں فون نہ اٹھاوں تو ازمیر کو بتانا....احد نے اسے ہدایت دیتے کار سٹارٹ کی

میں تیسرا آپشن چوز کروں گی....حمائل نے رخ موڑتے جواب دیا

تیسرا آپشن کیا؟...احد نے اسکی طرف دیکھتے پوچھا

میں خود اسکا سر پھاڑ دوں گی.....حمائل نے اتراتے آپشن بتایا تو وہ مسکرایا ان کے

خاندان کی وہ واحد لڑکی تھی جو معاملہ فہم تھی مگر بہادر بھی خوب تھی ورنہ باقی تو بس لڑنے کے در پر ہوتی تھیں

احد کو شروع سے اپنے خاندان کی نسبت خان ولا کی لڑکیاں زیادہ سلجھی ہوئی لگتی تھیں

مگر خود کی کزنز میں اسکی موسٹ فیوریٹ حمائل تھی اور حمائل کا بھی یہی حال تھا

چلو بھئی تمھاری منزل آگئی.........احد نے گھر کے باہر گاڑی روکتے اسے اترنے کا اشارہ کیا

میری تو آگئی آپ کی منزل کب آنی ہے؟...حمائل نے دروازہ کھولتے شرارت سے پوچھا اسکا ارادہ احد کی شادی کی طرف تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب آپ چاہیں تب ہماری منزل آجائے گی...اس نے بھی حمائل کے انداز میں ہی جواب دیا

اچھا جی اندر نہیں آئیں گے آپ....اسنے ڈور بند کرتے کارونڈو سے جھانکتے پوچھا

نہیں ابھی سیدھا آفس جانا ہے شاہ زین اکیلا ہے........اسنے انکار کیا

تو ارشان بھائی.....حمائل نے وئی کھڑے پوچھا

آغا جان نے اس سے بات کی تھی وہ نہیں مانا اسنے ایبر وڈ ہی بزنس کرنا ہے اسنے نہیں رہنا یہاں......احد نے اسے ارشمان کا فیصلہ بتایا

مطلب وہ ابیرا کو لے کر ادھر چلے جائیں گے......حمائل حیران ہوئی

تب کا تو پتہ نہیں ابھی تو اس سنڈے کی ٹکٹ کروائی ہے اسنے.......احد نے اسے اطلاع دی تو وہ سر ہلاتی اندر گئی وہ پہلے ہی لیٹ ہو رہا تھا

....

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی ہادی بات سن یار ایک کام تھا......ابھی وہ گھر سے نکلا تھا کہ امان گاڑی سے ٹیک لگائے اسکے انتظار میں کھڑا تھا

کیا کام؟...اس نے کار انلاک کرتے پوچھا

یار وہ نہ مجھے ایک گفٹ لینا ہے ابیرا کے لیے تو تیری اس معاملے میں چوائس اچھی ہے تو چلے گا میرے ساتھ آج....امان نے اس سے فیور مانگا ایک تو اسکی چوائس اچھی تھی دوسرا وہ سب سے زیادہ ابیرا کے قریب تھا اسی لیے اسکی پسند اچھے سے جانتا تھا

مگر ابھی ٹائم پر افس نہ پہنچے تو زمان بھڑکے گا....ہادی نے ڈور کھولتے کہا

اوہوا بھی کونسا مال کھلا ہو گا یا کونسے جیولر کی شاپ شام میں چلیں گے نہ واپسی پر زمان آج اپنی کار لائے گا اس سے میں نے رات میں بات کر لی تھی...امان نے اسے سارا پلان بتایا

اچھا چل ٹھیک ہے پھر آفس میں ملاقات ہوتی ہے...ہادی کہتا گاڑی میں بیٹھا

آج صبح والی میٹینگ اسکے ذمے تھی اسی لیے اسے جلدی پہنچنا تھا

میٹینگ اٹینڈ کرنے کے بعد وہ اپنی آفس میں آیا

ٹیک لگائے رولنگ چیئر پر بیٹھے اچانک اسکے دماغ میں ایک خیال آیا

امان کے ساتھ جانا ہے ابیرا کے لیے کوئی جیولری لینے گڈ....اسنے خود کلامی کی اسنے اپنے لیے کافی آرڈر کی پھر مذید ٹیک لگائی

ابھی کافی کا کپ ہادی نے رکھا ہی تھا کہ امان ہمیشہ کی طرح بنا ناک کئے اندر داخل ہوا

چل اٹھ چلیں بات کر لی ہے میں نے زمان سے وہ کہ رہا ہے کہ سنبھال لے گا....امان نے آتے اسے اطلاع دی

چل میں آتا ہوں ہادی نے سٹینڈ سے اپنا کوٹ اتارتے اسے کہا پھر کیز لیے اسکے پیچھے نکلا

تیری ہی گاڑی میں چلتے ہیں واپسی پر میں گاڑی لے لوں گا پارکنگ سے......امان اسکے ساتھ اسی کی کار بیٹھا

ہادی نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہی میوزک سسٹم آن کیا

اوہاں بڑے گانے سنے جارہے ہیں ہمنوا میرے ہیں....امان نے اسکا چوز کیا سونگ دیکھ کر چوٹ کی

بکواس نہ کر میں پہلے بھی ایسے ہی گانے سنتا ہوں بس اب جو تیرے اندر شک کا کیڑا ہے وہ ہر جگہ جاگ جایا کرے گا......ہادی نے بھی جوابا سنائیں

جیولر پر پہنچتے اسنے کار روکی پارک کرتے وہ دونوں شاپ کے اندر داخل ہوئے

ہادی نے کسی مال کے بجائی ایک جیولر شاپ کا انتخاب کیا تھا جہاں سے پہلے بھی وہ اکثر نور کے لیے تحائف لے چکا تھا

اندر داخل ہوتے ہی امان بریسلیٹس کی سائیڈ بڑھا

ہادی بھی اسکے پیچھے آیا

کافی بحث مباحثے کے بعد ان دونوں نے ایک بریسلیٹ پسند کیا جو وائٹ گولڈ کے ساتھ

بیبی پنک کلر کے ڈائمنڈز سے تیار شدہ تھا کیونکہ یہ ابیرا کی منگنی کا گفٹ تھا اسی لیے وہ

اپنے پیسوں میں سے لینا چاہتا تھا قیمت کی بھی اسے کوئی پرواہ نہیں تھی

تک ابھی مجھے بھی کچھ لینا ہے....ہادی نے اسکو کاونٹر کی طرف بڑھتے دیکھ روکا تو اسنے

ایک بار پھر اپنی مشکوک نظریں ہادی پر ٹکائیں

کیا بھابھی کے لیے لینا ہے؟......امان نے اسکے پاس آتے اسے چھیڑا

ہاں تجھے مسلہ ہے؟...ہادی نے بنا کوئی بات مخفی رکھے پوچھا

نہیں مجھے کیا مسلہ ہونا ہے بس ایسے ہی پوچھا تھا...امان نے مسکراتے جواب دیا

کافی محنت کے بعد ہادی نے ایک رنگ پسند کی وہ بھی وائٹ گولڈ کی تھی جس پر وائٹ

ڈائمنڈز کا کام تھا

وہ دونوں پے کرتے واپس گاڑی میں آئے

اوئے زیادہ مہنگی نہیں ہوگئی مطلب میں نے بریسلیٹ لیا ہے اور وہ لاکھ کا آیا ہے مگر

تیری یہ اتنی سی انگوٹھی میرے اس بریسلیٹ سے بیس ہزار زیادہ ہے......امان نے

اچھی طرح اسے قیمت باور کروائی

تو تیری جیب سے تو نہیں نا جا رہے ؟....ہادی نے چڑھ کر پھر الٹا جواب دیا اسنے امان کو بتا کر اپنے سر عجیب مصیبت ڈال لی تھی

....

آغا جان ہم اندر آجائیں........ملیشا نے دروازے پر دستک دیتے پوچھا

آجاو...اندر سے آغا جان کے بجائے ملائکہ کی آواز آئی تو وہ دونوں اندر داخل ہوئیں عفہ کو ملیشا اپنے ساتھ گھسیٹ کر لائی تھی

آغا جان کدھر ہیں بی جان......ملیشا نے اگے ہوتے ان سے پوچھا تو انھوں نے سٹڈی کی طرف اشارہ کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام علیکم! آغا جان.....ملیشا نے سٹڈی میں داخل ہوتے سلام کیا سٹڈی کا کوئی دروازہ نہیں تھا جو وہ کھٹکھٹاتی اسی لیے ایسے ہی اندر داخل ہوئی

وہ بس کمرے کا ایک کارنر روم تھا جسے سٹڈی کا نام دیا گیا تھا

انھوں نے سلام کا جواب دیتے ان دونوں کو آگے کی طرف بلایا

بیٹھو....انور شاہ نے ہاتھ میں پکڑی کتاب سائیڈ پر رکھتے انکو بیٹھنے کا اشارہ کیا تو وہ

دونوں فوراً انکے سامنے کارپٹ پر بیٹھیں

کیا بات ہے آج جو میری بچیاں خود چل کر میرے کمرے میں آئی ہیں کھانے کا بھی انتظار نہیں کیا......انور شاہ نے لاڈ سے پوچھا تو ملیشا کا کچھ حوصلہ بڑھا

وہ آغا جان اپکو یاد ہے کہ لاسٹ ٹائم جب میرا اسمسٹر کا رزلٹ ایا تھا تو آپ نے ہمیں سیلیبریشن نہیں کرنے دی تھی کہ رمضان ہے اور آپ نے وعدہ کیا تھا کہ بعد میں کریں گے جب ارشان بھائی ائیں گے.....ملیشا نے انکو انکا وعدہ یاد دلایا

یاد آیا ہو یا نہ آیا ہو انھوں نے بس اثبات میں سر ہلایا

تو آغا جان اب ہم اس سنڈے نہ کر لیں وہ سیلیبریشن......انکے نارمل رویے پر اسنے بات جاری رکھی

ہمممم اس سنڈے.....انور شاہ نے اسکے الفاظ دہرائے تو اسنے زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا

چلیں رکھ لیتے ہیں کیا کہتی ہیں آپ اس بارے میں ملائکہ ....انور شاہ نے اب ساتھ صوفے پر بیٹھی ملائکہ سے پوچھا جو ابھی آئی تھیں

اچھا ہے رکھ لیتے ہیں ہلا گلا ہو جائے گا گھر میں.....انھوں نے بھی حامی بھری

چلیں پھر ڈن ہے....اغا جان نے فیصلہ کیا

مگر آغا جان ایک اور بات تھی.....ملیشا نے انکو اٹھتے دیکھ کہا

وہ کیا؟....انور شاہ واپس اپنے صوفے پر بیٹھے

وہ ہم نے نادا دجی کی پوری فیملی کو بلانا ہے وہ ساری ہی تو میری فرینڈز ہیں وہ نہیں ہوں گی تو مزہ کیسا.........ملیشا نے اب کے وہ بات کی جو اسکا مقصد تھا جبکہ عفہ بلکل چپ بیٹھی تھی وہ اکثر چپ چاپ ہی رہتی تھی سب جانتے تھے

تو اس میں تو کوئی مسلہ نہیں...انور شاہ نے کھلے دل سے اجازت دی تو وہ فوراً اٹھی

تھینک یو آغا جان.....ملیشا نے اٹھتے شکریہ ادا کیا جبکہ عفہ ابھی بھی بیٹھی تھی ملیشا نے اسے اٹھنے اور شکریہ کرنے کا اشارہ کیا تو وہ فوراً اٹھی

تھینک یو آغا جان....اسنے ملیشا کے کہنے پر شکریہ ادا کیا تو انور شاہ مسکرائے

ویلکم بیٹا اور آپ بولا کرو اچھا ہوتا ہے ایسے چپ نہ رہا کرو.........انور شاہ نے کہتے اٹھتے اسکے سر پر ہاتھ رکھا

....

دیکھا میں نے کہا تھا نہ کہ میں منا لوں گی......ملیشا نے روم میں آتے فرضی کالر جھاڑا

مگر تم نے جھوٹ بولا ہے اس طرح کا کوئی وددہ نہیان کیا تھا آغا جان نے.....عفہ نے اپنا ہاتھ اس سے چھڑوایا

ہاں مگر انھوں نے یہ تو کہا تھا نہ کہ بعد میں دیکھیں گے.....ملیشا نے اپنا جھوٹ کور کیا

تم نے جھوٹ ہی بولا ہے اچھا اب کور نہ کرو.....عفہ نے اسے پکڑا

اچھا چھوڑو اب ہمارا مشن ہے ہادی بھائی کو جج کرنا.....ملیشا نے اسے اپنا مقصد بتایا تو وہ مسکرائی

مس ملئشا ہمارا نہیں آپ کا مشن میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی......عفہ نے اپنا پتہ صاف کیا

دفعہ ہو جاو میں خود ہی کر لوں گی پتہ.....ملیشا اسے بیڈ پر دھکا دے کر کمرے سے بھاگی کہ اب وہاں رکتی تو شامت تھی

....

چلو فوراً پوزیشن لو آج یہ تینوں سینز شوٹ کرنے ہیں... ھادانکو ہدایت دیتا کیمرہ مین کی طرف بڑھا

سین اس وقت پلوشہ, حمائل اور ریان کا تھا جس کے بارے میں حمائل کو صرف ڈائلوگز پتہ تھے

ریڈی ہو تینوں.... ھادنے کمرہ مین کے پاس سے واپس آتے ان سے پوچھا تو وہ تینوں تیار کھڑے ہوئے

اوکے چلو اسی روم میں یہ والا سین ہے اور دوسرا اگلے روم میں ہے..... ھادنے انکو سین کا بتایا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلایا

ٹیک لیا گیا تو روم میں ریان کو حمائل سے کوئی بات کرنی تھی

وہ شوٹنگ سٹارٹ ہوتے ہی ک.رے میں داخل ہوا

اف امبر تم کدھر چلی گئی تھی میں کتنا پریشان تھا..... ریان نے اندر آتے اپنی لائنز بولیں

میں ماموں جان کی طرف تھی..... حمائل نے اپنی لائنز بولیں ابھی وہ آگے کی لائنز

بولتی اس سے پہلے اسے دھچکا لگا جس پر پہلے تو اسے کچھ سمجھ نہ آئی مگر جب آئی تو اسکا کھون کھولا گیا

ریان نے سین کے دوران اگے بڑھتے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے یہ دیکھ کر دور بیٹھے

ظفر اور ازمیر دونوں اپنی جگہ اسے اٹھے مگر ان کے کچھ کہنے یا کرنے سے پہلے ہی حمائل اپنا کام کر چکی تھی اسنے پوری فورس لگا کر ریان کے منہ پر ایک تھپڑ جڑا

یار یہ کیا سین میں تھا.....ھاد نے ساتھ کھڑے لڑکے سے پوچھا تو اسنے ہونقوں کی طرح نفی میں سر ہلایا

ریان کو جب احساس ہوا تب اسنے بھی اپنا ہاتھ ہوا میں بلند کیا مگر اب دیر ہو چکی تھی ازمیر نے آتے اسکا ہاتھ پکڑ کر جھٹکتے اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا

ریان کو قابو کرنے کے لیے ھاد اور کیمرہ مین نے آگے آکر اسے پکڑا جواب ازمیر پر چڑھ دھوڑنے کو تیار تھا

کیا حرکت ہے یہ کیا تماشہ لگ دیا ہے.....ھاد تنگ آکر چینخا تو ریان سید ھا ہوا جبکہ

حمائل اور از میر ابھی بھی اسے کھا جانے والی نظروں سے اسے گھور رہے تھے

یہ کیا تھا سب کچھ.......حاد نے انکو رکتے دیکھ پوچھا

اس نے میرے اوپر ہاتھ کیسے اٹھایا اس لڑکی کا دماغ خراب ہے کیا اگر یہ سب کرنا نہیں آتا تو اس فیلڈ میں کیوں آئی ہے.....ریان حمائل کے اوپر چینخا جو از میر کے پیچھے چھپنے کے بجائے اسکے برابری پر کھڑی تھی

یہ کیا تھا اس میں سے کیا سین میں تھا کیا نہیں فوراً بتاو مجھے.....حاد نے اس سکرپٹ والے لڑکے کو پاس بلایا تو وہ پیپرز سنبھالتا اسکی طرف آیا

ج..جی س...سر....اس سارے حالات سے وہ بیچارہ اچھا خاصا ڈر گیا تھا

او و یار تم کیوں ڈر رہے ہو میں کھانے تھوڑی نہ لگا ہوں بتاو اس میں سے کیا سین میں تھا کیا نہیں.....حاد نے اسکو ریلیکس کرنا چاہا

سر یہ ریان سر نے جو ہاتھ پکڑا ہے یہ ڈسائڈ نہیں تھا یہ انھوں نے خود پکڑا ہے اور نہ ہی میم کا تھپڑ.....اسنے معصومیت سے بتایا کہ کہیں اسکو بھی نہ پڑ جائیں

تو مسٹر ریان اپنے حمائل کا ہاتھ کیوں پکڑا تھا......حاد نے ریان سے دریافت کیا

میں..میں نے سوچا تھا سین میں تھوڑی جان آجائے گی مگر یہ پاگل لڑکی.......اس سے پہلے وی ئ حمائل کو مذید کچھ بولتا ازمیر نے اسکی بات کاٹی

اگر حمائل کے بارے میں ایک بھی بکواس اور کی نہ تو میں بھول جاوں گا کہ کبھی ہمارا آپس میں اچھا تعلق تھا ریان.......ازمیر نے اسے دھمکایا

ازمیر کم ڈاون میں بات کر رہا ہوں نہ........ھادنے ازمیر کو سنبھالنا چاہا

تمھیں کس نے کہا تھا سین میں جان ڈالنے کو ہم ہیں نہ سب کچھ کرنے کے لیے تو تمگیں کیا ضرورت تھی.....ھادنے ریان کی کلاس لی اصل غلطی اسکی تھی

میں نے شوق سے نہیں کیا مجھے یہ مشورہ پلوشہ نے دیا تھا......ریان نے پلوشہ کی طرف اشارہ کیا تو اسکے رنگ اڑے

پلوشہ تم جانتی تھی یہ سب کچھ حمائل برداشت نہیں کرے گی تو تم نے ایسا کیوں کیا...اب کی بار ھادنے اس سے پوچھا

مجھے ایک بات سمجھ نہیں آتی اس لڑکی میں ایسا کیا خاص ہے یہ یہاں پیسے لے کر کام کر رہی ہے فری نہیں ہے جو آپ سب اسکی ساری باتیں مانتے ہیں....پلوشہ نے اپنے

اندر بھرا اختاس نکالا

تمھارا اس سب سے کوئی تعلق نہیں ہے پلوشہ....ازمیر نے اسے ٹوکا

میرا تعلق ہے اس سب سے یہ سب میرے سامنے ہو رہا ہے تو میرا تعلق ہے اتنا

پروٹوکول کس خوشی میں ہاں....پلوشہ بھڑکی

چلو حمائل یہاں رکنا ہی فضول ہے......ازمیر حمائل کو پیچھے انے کا کہتا باہر نکلا

وہ بھی فوراً اسکی پیچھے گئی

ازمیر یہ چابیاں لے لے تیری گاڑی تیرا ڈرائیور لے کر گیا ہے..... ظفر مے ازمیر کو

غصے میں نکلتے دیکھ پیچھے سے آواز لگاتے چابی اسکی طرف پھینکی

وہ حمائل کا لیتا باہر نکلا

اسنے حمائک کو بیٹھنے کا کہا تو وہ فوراً گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی ازمیر نے بیٹھتے فل

فورس سے دروازہ مارا کہ حمائل کس شعبہ ہوا کہ کہیں ٹوٹ کر الگ نہ ہو جائے

گاڑی چلاتے اسکے سٹیرینگ پر رکھے ہاتھوں کی رگیں تنیں ہوئی تھیں جس سے صاف

ظاہر تھا وہ اپنا غصی سٹیرینگ پر اتار رہا تھا

حمائل کو شک ہوا تو اسنے کچھ دیر بعد منہ کھولا

مجھے لگتا ہے میں نے آوور ریکٹ کر دیا مجھے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا.....حمائل نے اپنی نہ کردہ غلطی قبول کی

تم نے کچھ غلط نہیں کیا بلکہ منہ توڑ دینا چاہیے تھا اسکا اور اس پلوشہ کو تو میں دیکھ لوں گا....ازمیر نے کہتے گاڑی کی سپیڈ بڑھائی تو حمائل کا دل ڈرنے لگا

یہ نہ ہو کہ ہم دونوں ہی نہ بچیں کچھ کرنے کے لیے...حمائل نے اسے مستقل تیز ڈرائیو کرتے دیکھ خود کلامی کی جو اچھی خاصی آواز میں تھی ظاہر تھا وہ ازمیر کو سنا رہی ہے اور پھر کچھ دیر بعد اس نے خود ہی سپیڈ سلو کی

گاڑی حمائل کے گھر کے سامنے روکتے اسنے حمائل کو اترتے دیکھ رکنے کا اشارہ کیا

ابھی ایک ہفتے سے پہلے شوٹ پر مت آنا.....ازمیر نے جیسے آرڈر دیا

مگر پھر.....حمائل اس سے پہلے کچھ کہتی ازمیر نے اسکی بات کاٹی

باقی کام میرا ہے یہ ڈرامہ ہو کر رہے گا جانتا ہوں بس جو کہا ہے وہ کرو اللہ حافظ.....ازمیر نے کہتے گاڑی سٹارٹ کی تو اسنے بھی پیچھے ہوتے ڈور بند کیا

....

حمائل بیٹا احد آیا ہے.....ملیحہ نے ڈور ناک کرتے اسے اطلاع دی شام سے وہ گھر تھی مگر ایک بار بھی باہر نہ آئی تھی ملیحہ کے بلانے پر اسنے تھکن کا بہانہ کر کے دروازہ نہ کھولا تھا اسی لیے پریشان ہو کر انھوں نے احد کو کال کی تھی جواب وہاں تھا

آپ جائیں میں آتی ہوں.....حمائل کہتی بیڈ سے اٹھی اسے تھپڑ مارنے کا افسوس نہیں تھا اسے اب ڈر یہ تھا کہ کہیں اسکی وجہ سے ازمیر کا بھی پروجیکٹ خراب نہ ہو جائے اور اسکا کیریئر سٹارٹ ہونے سے پہلے ہی ختم نہ ہو جائے

جی کیا کام تھا اپکو مجھ سے یا پھر اپکو 1122 سمجھ کر ماما نے بلایا ہے.....حمائل نے سیڑھیاں اترتے اسے سامنے بیٹھے دیکھ طنز کیا

جی میں ہوں ہی اپکی 1122 بندہ وقت دیکھ کر موڈ خراب کرتا ہے میں میٹینگ چھوڑ کر آیا ہوں.....احد نے اسے بتانا لازم سمجھا

میں نے تو نہیں نہ بلایا.....حمائل نے بات اپنے سر سے اتاری

جی مگر حرکتیں تمھاری ہی ہیں...اب کے وہ تم پر آیا

کیامسلہ ہے؟...احد نے اسکے بیٹھتے دریافت کیا

ایسا کوئی مسلہ نہیں ہے جو مما نے آپ کو بلالیا ہے... حمائل نے چڑھتے کہا

توپھر روم کیوں بند کر کے بیٹھی تھی.....احد نے بھی فوراً پوچھا تو پھر حمائل نے شروع سے لے کر آخر تک اسے ساری بات بتائی

توجب از میر نے کہا ہے کہ وہ دیکھ لے گا تو تم کیوں نظر بند ہو گئی ہو....احد نے اسکی ساری بات تحمل سے سنتے آخر پر اسے پکڑا

اوہو میں کوئی نظر بند نہیں ہوئی تھی سوچ رہی تھی مسلے کا حل مگر مما بھی نہ بس.....حمائل ایک بار پھر اوازار ہوئی

اچھا چھوڑو پھر اس بات کو اٹھو نگٹس بنا کر دو کچھ کھائے پیے بغیر آیا ہوں میں....احد نے بات ختم کرتے آرڈر جاری کیا

اوہیلو خود کچن میں ائیں مجھے کمپنی دیں تو سوچ سکتی ہوں....حمائل نے بھی اسکی ٹانگ کھینچی

ہاں ہاں آہی رہا تھا...احد اٹھتا اسکے پیچھے کچن میں گیا

کام چور لڑکی کرنا کیا ہوتا پھوپھو نے بنا کر رکھے ہوتے ہیں تم نے بس فرائی ہی کرنے ہوتے ہیں....احد نے اسکو فریزر میں سے نگٹس کی ٹرے نکالتے دیکھ چوٹ کی

تو اپکی بہن کونسا کام کرتی ہے....حمائل نے بھی جواباً طنز کیا

وہ تو ہے ہی نکمی میں تو شروع سے کہتا ہوں خان ولا کی لڑکیاں دیکھو وہ ساری کیسے ساری کام کرتی ہیں اور تم لوگ ناکارہ ہو.......احد نے کہتے اسکو بھی ساتھ چھیڑا

اچھا جی کون سی لڑکی ہے اور کونسا کام کرتی ہے.....حمائل نے نگٹس پین میں ڈالتے چیلینجنگ انداز میں پوچھا

عینا کو دیکھو وہ کتنی اچھی کافی بناتی ہے اسکی کافی کا ٹیسٹ اتنا اچھا ہوتا ہے جس کی کوئی حد نہی......احد نے نور کی کافی کی تعریف کی

تو آپ ایک کام کریں عینا سے شادی کر لیں.....حمائل نے اسکی طرف دیکھتے سیریس انداز میں اسے مشورہ دیا

اوو بیوقوف لڑکی وہ مجھ سے نو سال چھوٹی ہے بلکل بچی ہے ابھی تم بھی نہ حمائل......احد کو اسکی عقل پر شعبہ ہوا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہو تو کیا ہوا؟....حمائل نے جان کر دوبارہ بات کی

چلو نگٹس نکالو دماغ نہ کھاو میرا....احد نے اسکا دھیان پین کی طرف کیا

....

سب کچھ فائنل ہے یار میں نے ابیر ابھا بھی کو بھی کال کر دی تھی انھوں نے کہا کہ ٹھیک ہے یہ سارے آجائیں گے اب اس سنڈے فنکشن ہے میں نے بھائی سے بات کی ہے سارا انتظام وہ کریں گے......ملیشا نے فون پر عفہ کو خبر دی

تو تم آجاؤ یہاں آج کہیں باہر چلتے ہیں..عفہ نے بور ہوتے گھڑی پر نظر ڈالتے کہا

نہیں یار مجھے آج نہ اسائمنٹ بنانی ہے پتہ ہے لاسٹ سمسٹر ہے تو اب سختی زیادہ ہو گئی ہے میں نہیں آسکتی........ملیشا نے معذرت چاہی اسکا آخری سال تھا جسکے بعد اسنے جوب کرنی تھی اور اب تو بس آخری مہینہ ہی تھا جو اسی مہینے کے آخر پر اسکے پیپرز تھے جس کے بعد اسے ڈگری مل جانی تھے

اچھا چلو ٹھیک ہے...عفہ نے فون رکھنا چاہا

تو تم نیمل کے ساتھ چلی جاؤ....ملیشا نے اسے ائیڈیا دیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں اللہ حافظ...عفہ نے آرام سے انکار کرتے فون رکھا

....

اسلام علیکم!....انور شاہ نے فون اٹھاتے سلام کیا

وعلیکم السلام!کیسے ہوانور....یاثر خان نے سلام ک جواب دیتے انکی خیریت طلب کی

میں بلکل ٹھیک ہوں...انور شاہ نے جواب دیا

اچھا ایک بات پتہ چلی ہے ابیر اسے بات ہوئی ئے میری اسکا کہنا ہے کہ ملیشا کی کال آئی ہے سارے بچوں کو بلایا ہے یہ کیا معاملہ ہے......یاثر خان نے ابھی ابھی پتہ چلنے والی بات پوچھی

ہاں یاثر ایسا ہی ہے بچوں کی چھوٹی چھوٹی خوشیاں ہیں....انور شاہ نے حامی بھری

اچھا مگر ایک بات تھی کہ خدیجہ اِرج اور ابیر اکو بھیجنے پر راضی نہیں ہے...یاثر خان نے اب کے اصل بات کی

کیوں؟...انور انکی بات پر حیران ہوئے

وہ کہتی ہے کہ ایک بچی کا نکاح ہوا ہے اور دوسری کی منگنی مناسب نہیں لگتا کوئی دیکھے گا

توکیا کہے گا......یاثر خان نے خدیجہ کی بات بتائی

یاثر یقین کرو یہاں ایسا کوئی مذاق یا کچھ ایسا نہیں ہو گا جس سے بچیاں غیر محفوظ محسوس کریں باقی خدیجہ کی مرضی ہے......انور شاہ نے انھیں یقین دلاتے معاملہ خدیجہ پر چھوڑا

اچھا چلو میں دیکھتا ہوں....یاثر خان نے کہتے فون بند کیا

خدیجہ کو کہو شام کو فارغ ہو کر چکر لگائے ادھر......یاثر خان نے فون جاہنگیر کو دیتے کہا

شمائلہ خدیجہ کو فون کر کے کہو آج دادجی نے بلایا ہے.....جہانگیر نے آتے انکو فون پکڑایا

....

فاروق آپ میرے ساتھ چلیں زرا.....خدیجہ نے کمرے سے باہر آتے فاروق صاحب کو مخاطب کیا

کہاں جانا ہے؟...انھوں نے ٹی وی آف کرتے ان سے پوچھا

ابو نے بلایا ہے یہ نہیں پتہ کیوں بلایا ہے....انھوں نے بتاتے اپنا دوپٹہ صحیح کیا

چلیں پھر...فاروق نے اٹھتے انھیں پیچھے آنے کا اشارہ کیا

وہ لوگ جب خان ولا پہنچے تو شمائلہ اور سائمہ برتین اٹھانے میں مصروف تھیں

دادجی کدھر ہیں بھابھی....خدیجہ نے انکے پاس آتے پوچھا تو انھوں نے کمرے کی طرف اشارہ کیا فاروق انکے کمرے کی طرف گئے دروازے پر کھڑے ہوتے انھوں نے اجازت لی تو انھوں نے اندر انے کی اجازت دی

جی ابو آپ نے بلایا تھا....بیٹھتے ہی خدیجہ نے پوچھا

وہ میری نہ انور سے بات ہوئی تھی وہ کہہ رہا تھا کہ ابیر اا ور ارج اگر اتی ہیں تو کوئی اس طرح کی شرارت نہیں ہو گی کہ کوئی بات بنے اگے تمھاری مرضی.....یاثر خان نے انھیں انور شاہ کا پیغام دیا

ابو آپ کیا کہتے ہیں اس بارے میں؟...خدیجہ نے اب کے یاثر خان سے مشورہ لیا

اس میں کوئی مسلہ نہیں ہے کیوں فاروق....انھوں نے بات کرتے فاروق کو مخاطب کیا

جی دادجی بلکل میں نے تو پہلے ہی خدیجہ کو کہا تھا کہ جانے دو...انھوں نے بھی حامی بھری

تو پھر ٹھیک ہے چلی جائیں یہ بھی کوئی مسلہ نہیں ہے....خدیجہ نے بھی اجازت دی

....

کھانا لگاوں فاروق بھائی.....شمائلہ نے دروازہ نوک کرتے کھولا

نہیں بھابھی ابھی ابھی کھا کر آئے ہیں. بلکہ دادجی آپ کو پتہ ہے اج اِرج نے اپنے ہاتھوں سے کڑاھی بنا کر کھلائی ہے کہ رہی تھی رات میں جاوں گی دادجی طرف لے کر.....فاروق نے انکار کرتے یاثر خان کو بتایا تو وہ مسکرائے

اس کا مطلب ہے اب اِرج دل سے راضی ہے؟...انھوں نے فاروق کے بجائے خدیجہ سے پوچھا

جی ابو فضول کے نکھرے تھے لڑکی کے اب سیٹ ہے اور اس میں ایرا کا بھی بڑا ہاتھ ہے وہ بہت سمجھاتی ہے اسے.....خدیجہ نے بتاتے کریڈیٹ ایرا کو دیا

ایرا تو ہمارا سب سے سمجھدار بچہ ہے...انھوں نے فخر سے کہا تو دروازے پر کھڑا

زوہیب اندر آیا

بس دادجی آپ نہ ہمیں نکال دیں لسٹ سے....اسنے آکر گلے ملتے شکوہ کیا

ارے نہیں یہ توماشاللہ بہت بہادر سپاہی ہے ہمارے گھر کا جس کی وجہ سے کوئی فضول بندہ ہمارے گھر کارخ نہیں کرتا.....یاثر خان نے اسے ساتھ بٹھاتے اسکی بھی تعریف کی وہ اپنے تمام پوتے پوتیوں سے ایک ساپیار کرتے تھے

....

اسلام علیکم!.....ہادی نے ان نون نمبر دیکھتے فون اٹھایا

کیسے ہیں ہادی بھائی آپ؟.......اگے سے کوئی نسوانی آواز ابھری

میں ٹھیک ہوں معذرت کے ساتھ میں نے آپ کو پہچانا نہیں.....ہادی نے اگلے بندے کا پوچھا

میں ملیشا بات کر رہی ہوں شاہ زین بھائی کی بہن.......ملیشا نے اپنا تعارف کروایا

اچھا اچھا ملیشا آپ کو اپنا تعارف زین کے ذریعے کروانے کی ضرورت نہیں ہے بولیں آپ کو کوئی کام تھا؟....ہادی نے کہتے اس سے کام پوچھا

کام تو کوئی نہیں بھائی بس ایک ریکویسٹ تھی آپ سے....ملیشا کہتے رکی

جی ملیشا آپ بولو کیا ریکویسٹ ہے؟...ہادی نے اسے کسی چھوٹی بہن کی طرح ٹریٹ کرتے پوچھا

بھائی وہ نہ آپ کو تو پتہ ہو گا کہ سنڈے کو پارٹی ہی تو اس میں آپ نے ضرور آنا ہے...ملیشا نے اپنی خواہش اسکے سامنے رکھی تو وہ مسکرایا

تو اس میں ریکویسٹ والی کیا بات ہے.......ہادی نے ہنستے کہا اسے ملیشا کی بات کافی بچوں والی لگی تھی

نہیں میرا مطلب تھا کہ یہ نہ ہو آپ کسی کام کی وجہ سے نہ آ سکیں دراصل آپ اتے ہیں نہ تو ہلا گلا زیادہ ہوتا ہے اور مجھے ہلا گلہ بہت پسند ہے..........ملیشا نے ساتھ ہی وجہ بھی بتائی کہ کوئی خوش فہمی ہی نہ ہو جائے

اچھا جی ٹھیک ہے میں ضرور آؤں گا شکریہ آپ نے مجھے خاص طور پر انویٹیشن دیا....ہادی نے الوداعی کلمات ادا کرتے فون رکھا

نور جو اسکے ساتھ کی بیٹھی تھی اسے اسے فون انے لر اٹھ کر جاتا...کس کی کال تھی؟

دیکھ چکی تھی اسکی واپسی پر اس نے پوچھا

ملیشا کی...ہادی نے واپس لیپ ٹاپ پکڑتے اسے بتایا

اسنے کیوں کال کی تھی اپ کو؟..عینہ فوراً کارپٹ سے اٹھ کر اسکے ساتھ بیڈ پر بیٹھی

کہ رہی تھی کہ پارٹی پر لازمی آنا ہے...ہادی نے نارملی بتایا

یہ کیا بات ہوئی بھائی یہ کچھ مشکوک سا نہیں ہے......عینہ نے ابرو اچکاتے پوچھا تو

ہادی نے نفی میں سر ہلایا

عینہ بچے وہ مجھے ہادی بھائی کہ رہی تھی.....ہادی نے اسکی بات کا مفہوم سمجھتے بات ختم

کی

میرا یہ مطلب تو نہیں تھا....عینہ نے شرمندگی زائل کرنے کی خاطر کہا

مجھے بڑی اچھے طرح پتہ ہے کیا خرافات دماغ میں چلتی رہتی ہیں تم سب

کے........ہادی نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

اچھا آپ کو کافی چاہیے بناوں آپ کے لیے؟...عینہ نے اپنی جان چھڑانے کی خاطر

پوچھا

ہاں جاو بھاگو جلدی کہیں کچھ اور نہ پوچھ لوں اور سنو کریم بھی ڈال دینا......ہادی نے

اسے باہر کی طرف بھاگتے دیکھ ٹوکا

اسکے باہر جاتے ہادی مسکرایا

....

یار ہادی تونے جانا ہے آج؟..امان اور ہادی جو ساتھ ہی گھر سے نکلے تھے پارکنگ میں

گاڑی پارک کرتے امان نے اس سے پوچھا زمان عادتاً

پہلے پہنچ چکا تھا

کہاں جانا ہے؟...ہادی نے کار لوک کرتے پوچھا

وہی پارٹی پر میں تو سوچ رہا ہوں کہ کوئی بہانہ لگادوں اور دوستوں کے ساتھ نکل جاوں

تو چلے گا......امان نے کہتے اپنا ارادہ بتایا

میں تو جاوں گا مجھے تو سپیشل انویٹیشن آیا تھا میں رد نہیں کر سکتا...ہادی اسے بتاتا لفٹ

کی طرف بڑھا

کس نے دیا ہے؟..امان نے اسکے پیچھے آتے پوچھا

ملیشا کی کال آئی تھی کہ رہی تھی آپ نے لازمی آنا ہے آپ شگل لگاتے ہیں...ہادی نے اسے ملیشا کی کال کا بتایا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

اب تو آرہا ہے؟...ہادی نے سیکینڈ فلور چوز کرتے پوچھا

ہم اب تو جارہا ہے تو میں بھی آؤں گا ہی....امان نے حامی بھری

اوکے پھر شام میں ملتے ہیں گھر سے سب اکٹھے نکلیں گے اور ٹائمینگ شام سات بجے کی ہے........ہادی کا رخ اب اپنی کیبن کی طرف تھا

....

بھائی سب کچھ دیڈی ہے نہ.......ملیشا نے نیچے آتے زین سے پوچھا جس کے ذمے ساری ارینجمینٹس تھیں

ہم چلو تم لوگوں کو آغا جان کی طرف چھوڑ دوں....زین نے کہتے ان دونوں کو بلایا جو تیار تھیں

ایک منٹ بھائی میں حیام کو بلا لاوں.........ملیشا کہتی حیام کے روم کی طرف گئی

اوکے جلدی آؤ میں گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں...زین کہتا باہر نکلا

چلو حیام یار بھائی کہ رہے ہیں کہ آجاو.......ملیشا نے اسکے روم میں جاتے کہا جو بال سٹریٹ کررہی تھی

تم چلو میں آرہی ہوں...حیام کہتی وارڈروب کی طرف بڑھی

اوئے ہیل کیوں پہن رہی ہو؟..........ملیشا نے اسے بلیک ہیلز چڑھاتے دیکھ پوچھا

تو کیوں اچھی نہیں لگ رہیں کیا.....حیام نے جوتا ہاتھ میں لیتے اس سے پوچھا

یار ہم نے ویٹرین ڈریسنگ کا کہا تھا نہ تم نے ٹوپ اور جینز پہنی ہے اور ساتھ ہیل حد ہے حیام کوئی شوز نکالو وہ تمھارے سنیکرز نکالو..........ملیشا نے اسے مشورہ دیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا رکو ایک سیکینڈ....حیام کہتی دوبارہ وارڈروب کی طرف گئی اور اپنے وائٹ سنیکرز نکال کر لائی تو ملیشا اوکے کا سائن دیتی باہر نکلی

چلیں بھائی....ملیشا نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے کہا حیام اپنی مرضی سے پیچھے بیٹھی تھی

کس کو کال کررہی ہو؟.......زین نے اسے فون کان کے ساتھ لگائے دیکھ پوچھا

میں نہ اِرج آپی کو کال کررہی ہوں تاکہ پوچھ سکوں کے کب تک ائیں گے......ملیشا نے بتاتے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا

آپ لوگ کب پہنچ رہے ہیں.....اسکے فون اٹھاتے ہی ملیشا نے پوچھا

ملیشا ہم پندرہ منٹ تک اتے ہیں...ارج کو حیرت ہوئی نہ سلام نہ دعا سیدھا سوال مگر اسنے آرام سے جواب دیا

اوکے بائے.....ملئشا نے فون رکھتے زین کی طرف دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا

بھائی روڈ پر نظریں رکھیں یہ نہ ہو آپ اپنی وجہ سے ہمیں بھی مروا دیں....ملیشا نے اسکا منہ تھوڑی پکڑتے سامنے کی طرف کیا

شاہ مینشن پہنچتے انھیں بس اندر جانے کی جلدی تھی اندر داخل ہوتے اسکی نظر سیدھا عفہ پر پڑی جو نیمل کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھی باتیں کر رہی تھی

وہ شارٹ بیبی پنک فراک کے ساتھ جینز پہنے ساتھ ہلکا سا لپ گلوز لگائے بہت پیاری لگ رہی تھی.....

اووو ہیلو گرلز.....ملیشا نے انکی طرف جاتے آواز دی تو عدہ اسکی طرف بڑھی

کیسی لگ رہی ہوں میں؟....عفہ نے اسکے سامنے اتے پوچھا

ایسا نہیں تھا کہ آج مسلہ ہادی کا تھا اسی لیے وہ پوچھ رہی تھی اسکا ماننا تھا کہ سب سے

زیادہ اچھی ڈریسنگ سینس ملیشا کی ہے تو وہ ہر فنکشن پر اس سے ایسا ہی پوچھا کرتی تھے

بہت کیوٹ لگ رہی ہو.....ملیشا نے اسکا گال کھینچتے تعریف کی

ہم دیکھا نیمل میں نے کہا تھا نہ میک اپ نہیں کرنا چاہیے مجھے.....اسنے مڑتے نیمل کو مخاطب کیا

مگر میں تو کرتی ہوں بھئی مجھے اچھا لگتا ہے........نیمل نے آتے اکڑ کر کہا وہ ان میں سے ایسی ھتھی جو میک آپ کرتی بھی تھی اور اسے پسند بھی تھا

تم بھی اچھی لگ رہی ہو اور تمھیں میک اپ سوٹ کرتا ہے...ملیشا نے اسکو غور سے دیکھنے کے بعد اسکی تعریف کی

وہ نیوی بلیو کلر کی گھٹنوں تک آتی کھلی شرٹ کڑھائی والی شرٹ کے ساتھ جینز پہنے ساتھ آئی لائنر آئی شیڈ اور لپسٹک لگائے پوری طرح تیار نظر آ رہی تھی

اسلام علیکم !...زین نے اندر آتے انھیں سلام کیا

واہ بھائی آج تو آپ بھی اچھے لگ رہے ہیں....عفہ نے اسکو تنگ کرنے کی خاطر کہا

جی بلکل میں ویسے تو ہمیشہ ہی اچھا لگتا ہوں مگر آج میری زوجہ محترمہ آ رہی ہیں اسی لیے

زیادہ اچھا لگ رہا ہوں....زین نے اسکا مطلب سمجھ کر الٹا حملہ کیا تو وہ تینوں ہنسیں حیام

تو آتے ساتھ اندر چلی گئی تھی

حیام ساتھ نہیں آئی؟...عفہ نے حیام کو نہ پاہ کر پوچھا

وہ اندر مامی ماموں سے ملنے گئی ہے کہ رہی تھی آتی ہوں ابھی سب سے مل کر.....ملیشا

نے انھیں بتایا

اچھا اچھا.....ان دونوں نے اثبات میں سر ہلایا

اچھا میں زرا آغا جان سے مل آؤں پھر آکر کرتے ہیں باقی تھوڑی سی جو بچی کچی

ڈیکوریشن ہے.......زین کہتا اندر گیا

سنا ہے کہ اِرج آپی اور ابیرا آپی نے آنے ست انکار کر دیا تھا.......عفہ نے ان دونوں

سے پوچھا

نہیں انھوں نے نہیں کیا تھا وہ خدیجہ انٹی نے منع کیا تھا مگر پھر اب وہ مان گئی

ہیں....ملیشا نے اسکی غلط فہمی دور کی

ان رشتوں کی وجہ سے بس ایک تبدیلی آئی تھی کہ وہ ان دونوں کو احترامً آپی کہنے لگ

......گئی تھیں باقی سب ویسا ہی تھا

زین واپس ایا تو ان چاروں میں مل کر فلاور بکس انکی جگہ پر سیٹ کیے

سب کچھ ریڈی ہے؟......ارشمان جو ابھی ابھی تیار ہو کر آیا تھا اس نے ان چاروں کو
بحث میں مبتلا دیکھ پوچھا

ہم بس ایک بات ڈسکس کر رہے ہیں کہ یہ والا بو کے کدھر رکھیں اب تو سارا کچھ فل
ہے......ملیشا نے اسے مسلہ بتایا حالانکہ یہ کوئی بڑا مسلہ نہیں تھا مگر انکے لیے تھا

تو ایک کام کرو ان میں سے ایک اور لو اور وہ دونوں بکیز اپنی بھابھیوں کو دے دینا کیا
خیال ہے؟...ارشمان نے حل پیش کیا

بیسٹ ائیڈیا ہے بھائی کا بس صحیح ہے ایسا ہی کرتے ہیں........نیمل نے حامی بھری

اوئے یہ لو انکے استقبال کی تیاری ہو گئی........احد باہر ہاتھ میں دو شاپنگ بیگز اٹھاتا
گاڑی سی نکلتا انکی طرف ایا

کیا ہے اس میں؟....زین نے بھرے شاپنگ بیگز دیکھ کر پوچھا

پارٹی پوپرز......احد نے بیگز انکو پکڑائے

بھائی یہ استقبال کے لیے نہیں ہیں بلکہ یہ کیک کاٹتے وقت یوز ہوں گے.... عفہ نے بے گ ٹیبل پر رکھتے کہا تو اسنے اثبات می سر ہلایا

مگر ٹھیک یو سوچ یہ ہمارے سیٹ اپ میں نہیں تھا دماغ میں ہی نہیں ایا... ملیشا نے شکریہ ادا کیا

تو مہمان کب تک پہنچ رہے ہیں.... احد نے وہی کرسی پر بیٹھتے پوچھا عفہ اسکے لیے پانی لینے اندر گئی

بس آتے ہی ہوں گے.... ملیشا نے ٹائم دیکھتے بتایا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابھی اسنے پانی پی کر گلاس رکھا تھا کہ باہر گاڑیوں کے ہارنز کی آوازیں ائیں اور پھر سکیورٹی گارڈ نے مین گیٹ کھولا

ان سب کا پرزور استقبال کیا گیا سب سے ملتے ملیشا کی نظر ابیرا کے ساتھ گاڑی سے نکلتے ہادی پر تھی

وہ بھی ابیرا کے ساتھ اسکی طرف آیا تو ملیشا نے پہلے ابیرا کو سلام کرتے پھر ہادی کو سلام کیا

کیا حال ہے آپ کا ابیرا آپی؟..ملیشا نے ابیرا سے خیریت پوچھی

میں بلکل ٹھیک ہوں آپ کیسی ہو؟...ابیرا نے اسے گلے لگاتے پوچھا

میں بلکل ٹھیک تھینکس بھائی اپ آئے...ملیشا نے اب کی بار ہادی کی طرف دیکھتے شکریہ ادا کیا

بھلا سپیشل انویٹیشن پر کون نہیں آتا...ہادی نے مسکراتے جواب دیا تو وہ بھی مسکرائی

عفہ کو اسنے جان کر باہر نہ انے کا کہا تھا جس پر وہ بولی تھی مگر ملیشا نے زور لگا کر اسے منا لیا تھا

ہادی نے وہی کھڑے ادھر ادھر نظر ڈھوڑائی تو ملیشا نے اچھنبے سے اسکی طرف دیکھا

بھائی آپ کس کو ڈھونڈ رہے ہیں؟...پھر اسنے قریب آتے ہادی کو مخاطب کیا

ہمم نہیں میں کسی کو نہیں ڈھونڈ رہا ڈیکوریشن دیکھ رہا تھا بس....ہادی کہتا آگے بڑھا

ملیشا آج تم سب پتہ لگا لو گی.....اسنے خود سے عہد کیا

آپ سب یہیں بیٹھ جائیں یاں اگر پہلے ملنا ہے سب سے تو اندر آ جائیں....نیمل نے آپشن دیا تو ان سب نے پہلے بڑوں نے ملنے کا کہا انھیں ڈرائنگ روم میں بٹھاتے نیمل

.....اور ملیشا انکے لیے کولڈ ڈرنک لینے گئیں

چلو نیمل تم جاو ہم لے اتے ہیں...ملیشا نے نینل کو باہر نکالا

دیکھو ٹرے تم پکڑنا اور ٹرالی میں لے جاوں گی پھر میں دیکھتی ہوں ہادی بھائی کو

.....ملیشا نے گلاسز میں لو کڈ ڈرنک ڈالتے اسے ہدایت دی جو پیسٹریز اور پیٹیز ٹرالی میں سجا رہی تھی

بولو بھی سمجھ آئی کہ نہیں......ملیشا نے اسکی طرف مڑتے غصے سے پوچھا

ہاں اچھا سن لیا ہے.....عفہ فوراً بولی

اگر کوئی دوسرا دیکھتا تو لازمی یہ سمجھتا کہ عفہ ملیشا کے انڈر پریشر ہے اور یہ فلحال صحیح بھی تھا

چلو یہ پکڑو چلیں...ملیشا نے ٹرے عفہ کو تھماتے کہا اور خود ٹرالی گھسیٹتی باہر نکلی

ڈرائینگ روم میں انٹر ہوتے ساتھ ملیشا نے ساری چیزیں ٹیبل پر رکھیں اور پھر سائیڈ پر ہو کر کھڑی ہو گئی

عفہ کو سب کو ایسے بوٹل پیش کرنا نہایت ہی عجیب لگ رہا تھا مگر پھر بھی وہ آگے بڑھی

اسکے اندر آتے ہی ہادی نے دروازے کی طرف دیکھا پھر دوبارہ احد کی جانب متوجہ ہوا

عفہ سب کو بوتل دیتی ہادی کی طرف گئی پہلے اس نے ٹرے احد کے سامنے کی پھر اسکی گلاس اٹھاتے ہی اسنے ہادی کی طرف ٹرے بڑھائی

ہادی نے گلاس اٹھاتے اسکی طرف دیکھا

پھر شکریہ ادا کرتا پیچھے ہوا

عفہ ٹرے لیتی باہر نکلی تو ملیشا بھی اسکے پیچھے آئی

دیکھو دیکھو اور کسی نے تھینک یو نہیں کہا بس بھائی نے کہا ہے.... ملیشا نے کچن میں اسکے پیچھے آتے کہا

ملیشا یہ مینرز ہوتے ہیں کوئی اس میں ایسی بات نہیں تھی...... عفہ نے اسکا اندازہ غلط ثابت کرنا چاہا اسنے اپنا شک ملیشا کو بتا کر سب سے بڑی غلطی کی تھی

میرے خیال سے اب باہر چلتے ہیں.... احد نے انور شاہ کے اٹھ کر جانے کے بعد مشورہ دیا تو وہ سب باہر آئے

باہر آتے ہی لڑکیوں نے ڈی جے سٹارٹ کیا

اب سارے گامے میری مرضی کے ہونگے.....اپنا فون سپیکر کے ساتھ کنیکٹ کرتے حیام نے آرڈر جھاڑا

اوو ہیلو ایسا کچھ نہیں ہونا میرا ابھی ٹائم ہو گا...نیمل نے اسکے پاس آتے اسے اپنے ارادے کا بتایا

اچھا سب باری باری لگا لینا انکے سامنے تو مت لڑو...زین نے انکے پاس آتے انھیں چپ کروایا

بھائی یہ آپکے سسرال والے ہیں ہمارے نہیں ہم کیوں نہ لڑیں...حیام نے کہا تو زین سے تھا مگر اسکی آواز اتنی اونچی تھی کہ سب کے کانوں میں پڑی تھی

حیام کی بات سنتے وہ سب ہے ہنسے

لڑکوں نے اپنی الگ ٹیبل چوز کی تھی جس پر بیٹھے وہ کبھی سیاسی تو کبھی بزنس کے مسائل ڈسکس کر رہے تھے جبکہ لڑکیاں ساری یہ فیصلہ کرنے میں مصروف تھیں کہ ....کیا کیا جائے کافی محنت کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ انتاکشری کھیلیں گے

انھوں نے ڈیسائیڈ کرتے سب بوائز کو اپنی طرف بلایا لان میں انھوں نے نیچے بیٹھنے

کے لیے کشنز کا انتظام کیا تھا تو وہ سب اس طرح بیٹھے کہ ایک طرف لڑکیاں تھیاں اور دوسری طرف لڑکے

کھیل شروع لڑکیوں کی ُطرف سے ہوا ان میں سے سب سے پہلے گانے والی ملیشا ہی تھی

انھوں نے گانا ختم کرتے لفظ دوسری ٹیم کو دیا

اچھا جی تو "یہ" سے گانا گانا ہے میں گاتا ہوں.......زوہیب نے دلچسپی لیتے کہا

یہ موسم کی بارش یہ بارش کا پانی یہ پانی کی کرنیں تمھیں ہی تو ڈھونڈیں.....زوہیب نے گانا گانا شروع کیا تو وہ سب ہونقوں کی طرح اسکی طرف دیکھنے لگے

نہ میرے بھائی نہ ایسے نہیں رونا نہیں ہے پلیز اور ہمیں بھی نہیں رلانا....اسے مزید گاتے دیکھ ہادی نے کندھے پر زور دیتے اسے روکا

لوگانے تو دیتے........زوہیب نے روکے جانے پر شکوہ کیا

نہ میرا بچہ......ایک تو تو گانا غلط گا رہا ہے اوپر سے آواز بھی تیری بلبل جیسی سُریلی.........نہ....نہ..........اس بار بولنے والا جہان تھا

پہلے تو زوہیب خوش ہوا مگر اسکی بات اچھی طرح سے سمجھنے کے بعد اسنے ایک مکہ ہادی کے کندھے پر مارا اور دوسرا جہان کے بازو پر

ایک تو میں پولیس والا ہو کر تم لوگوں کا گانے میں ساتھ دے رہا ہوں اور تم لوگ مجھے ہی بست کر رہے ہو........زوہیب نے ساری لڑکیوں کو منہ پر ہاتھ رکھتے ہنستا دیکھ ان دونوں کو کوسا

بھائی ایک مشورہ ہے میرے پاس تیرے لیے........احد نے بھی ہنستے اسے مشورہ دیا تو دوسری طرف عینا کی بہن والی محبت جاگی

بس کریں مجھے بتائیں زرا آپ کونسے ارجیت سنگھ ہیں جس کی آواز میں کوئی کمی پیشی نہیں ہے ہاں ابھی آپ کی باری آئی گی نہ تو پوچھیں گے بھائی آپ سے اور ہادی بھائی آپ کونسا کوئی عاطف اسلم ہیں اپکی آواز کا بڑی اچھی طرح پتہ ہے مجھے فضول میں بولی جا رہے ہیں.......عینا نے ایک کے بعد ایک ان دونوں کو نشانہ بنایا

ایک دم سب خاموش ہوئے پھر احد اور ہادی کی شکل دیکھ کر ایک بار پھر انکے قہقہے بلند ہوئے جو بیچارے ہونقوں کی طرف عینہ کو دیکھ رہے تھے

ہاں ہاں اب بولو کیا بول رہے تھے......زوہیب نے بھی موقع کا فائدہ اٹھاتے ہادی کے کندھے سے کندھا ٹکرایا

بدلہ بنتا ہے نہ.......ہادی نے اپنی دوسری طرف بیٹھے ازمیر سے کہا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

.... چلو چلو اب آپ کی باری آپ کا گانا ہونا چاہیے م سے

ہادی نے انھیں لفظ دیا

کون گائے گا.......ان سب نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا

میرا خیال ہے عینہ کو گانا چاہیے......احد نے عینہ کی طرف دیکھتے انھیں مشورہ دیا تو اسنے کھا جانے والی نظروں سے احد کو گھورا جانتی تھی وہ اسکو گانے کا مشورہ کیوں دے رہا ہے مگر اب چپ رہنا بزدلی تھی

ٹھیک ہے میں گاتی ہوں....اسنے چیلینجنگ انداز میں احد کی طرف دیکھتے اسکا غیر واضح چیلینج ایکسیپٹ کیا

م سے نہ...حمائل نے تصدیق چاہی تو انھوں نے اثبات میں سر ہلایا

چلواب عینہ آگ لگادو یہاں.....حمائل نے اسکوپس اپ کیا

نہ آگ نہیں لگانی اس وقت پانی کہیں نہیں ہے.....ہادی نے کہتے اسکومزید بڑھاوادیا

میری راہیں تیرے تک ہیں

تجھ پے ہی تو میرا حق ہے

عشق میرا تو بے شک ہے

تجھ پے ہی تو میرا حق ہے

عینہ نے گاتے انکی فضول جگتوں کو بریک لگائی جبکہ اسکی اس شاندار آواز پر لڑکیوں سمیت زوہیب نے ہوٹنگ کی

تواٹھ بھائی ادھر ہی چلا جا....ہادی نے کڑھتے اسے آگے کو دھکا دیا

گیم کچھ دیر مزید کھیلنے کے بعد وہ لوگ کیک کاٹنے اٹھے کیک کاٹتے وقت ہر ایک کے ہاتھ میں پارٹی پوپر تیار تھا

لڑکوں نے تو ایک کے بعد ایک پارٹی پوپر کھولا تھا ہر جگہ اسکے ہی ذرات بکھرے پڑے تھے

مگر ملیشا کی ابھی تک تسلی نہ ہوئی تھی اب تو انکی واپسی کا وقت قریب تھا

کیک کھانے کے بعد وہ لوگ بس میوزک لگا کر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے

کچھ دیر مزید گزرنے کے بعد ان لوگوں نے نکلنے کا فیصلہ کیا

اتنی جلدی کیوں جا رہے ہیں آپ لوگ......وہ لوگ آغا جان اے ملنے اندر آئے تو

ہادی کے ساتھ چلتی ملیشا نے اعتراض کیا

ملئشا ایک بات بتاو زرا......ہادی اچانک رکا

جی پوچھیں.....ملیشا بھی باہر رکی

باقی سب اندر جا چکے تھے بس عفہ تھی جو اپنا فون ڈسکنیکٹ کر رہی تھی اور کچھ وائرز

لپیٹنے میں مصروف تھی اسکی نظران دونوں پر نہ پڑی تھی

جب سے ہم ائے ہیں اپ کچھ نوٹ کرنے کی کوشش کر رہی ہو مسلسل مجھے مشکوک

نظروں سے دیکھ رہی ہو......ہادی نے ائبرو اچکاتے سوال کیا

نہ..نہیں تو.....ملیشا نے فوراً انکار کیا اسے کہاں اندازہ تھا کہ ہادی نے فیل کیا ہے

نہیں کچھ تو ہے آپ بتا دو میں مائنڈ نہیں کروں گا کیا پتہ آپ کا مسلہ حل ہو

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جائے.......ہادی نے اسے فری ہینڈ دیا

آپ کو کیسے پتہ کہ آپ مائنڈ نہیں کریں گے.....ملیشا کچھ راضی ہوئی

مجھے پتہ ہے کیونکہ مجھے لڑکیوں پر غصہ نہیں آتا کسی بھی لڑکی پر نہیں.....ہادی نے اپنی بات پر زور دیا

اچھا.........ملیشا نے کچھ سوچتے بس یہی بولا

نہیں مجھے کیا پتہ آپ کچے نکلیں اور بات کسی اور کو بتادیں بلکہ آغا جان کو بتادیں تو میری خیر نہیں ہے...ملیشا نے کافی سوچنے کے بعد انکار کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسا کچھ نہیں ہوگا.......ہادی نے پھر یقین دلایا

پکا.....ملیشا نے ابرو اچکاتے کنفرم کرنا چاہا

بہت پکا.....ہادی نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا

اچھا پھر ایک بتائیں کہ بلکہ نہیں رہنے دیں....ملیشا اچانک بولتی بولتی رکی

اچھا پھر نہ بتاو میں جارہا ہوں....ہادی نے اب کی بار دوسرا طریقہ آزمایا

اوہور کیں تو.....ملیشا اچانک پیچھے سے بولی تو وہ مسکراتا مڑا

اوکے صرف ایک بات بتائیں کہ......ملیشا بولتی پھر رکی

کہ......ہادی نے اسکی بات پر زور دیا

کہ آپ عفہ کو کیوں گھور گھور کر دیکھتے ہیں اور اسکی طرگ دیکھ کر مسکراتے کیوں ہیں؟......ملئشا نے ہمت کرتے ایک ہی سانس میں اپنے سارے سوال جمع کیے

سوال کرتے اسنے ہادی کی طرگ دیکھنے سے گریز کیا تھا

مگر اسکی مسلسل خاموشی پر اسنے نظر اٹھا کر ہادی کو دیکھا جو اسکی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا بلکہ اگر کہا جائے کہ ہنسی روک رہا تھا تو زیادہ بہتر ہو گا

آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟...ملیشا نے اسے اتنی سیریس بات پر ہنستے دیکھ پوچھا

مطلب آپ سٹارٹ سے میرے اوپر نظر اسی لیے رکھ رہی تھی تا کہ یہ پتہ لگا سکو کہ میں عفہ کے بارے میں کیا سوچتا ہوں......ہادی نے اُسی طرح ہنستے سوال کیا

جی بلکل اور اس میں دانت نکالنے والی کیا بات ہے........اسکو مسلسل ہنستا دیکھ اب ملیشا کو غصہ آیا تھا

نہیں دانت نکالنے والی تو کوئی بات نہیں ہے مگر میں سوچ رہا تھا کہ آج کل کی لڑکیاں کتنی تیز ہیں....ہادی نے کہتے اسکو شرارت سے دیکھا پھر ایک نظر سپیکرز کی تار کے ساتھ الجھی عدہ پر ڈالی

آپ کو ہیرو بن کر اسکو اس مشکل سے نکالنے جی ضرورت نہیں ہے میری بات کا جواب دیں......اسکو عفہ کی طرف دیکھتے پاہ کر ملیشا نے طنز کیا

نہیں ایسا ارادہ نہیں تھا میرا اور جہاں تک جواب کی بات ہے تو یہ بتاو آپ جان کر کیا کرو گی......ہادی نے جان کر بات لمبی کی

میں ڈیفینیٹلی عفہ کو...میرا مطلب میں ڈیفینیٹلی عفہ کو سمجھاوں گی کہ آپ اچھے ہیں....ملیشا کے منہ سے اصل بات نکلتی اس سے پہلے اسنے بات پلٹی

نہیں عفہ کیا ایک سیکینڈ کیا عفہ کو یہ سب پتہ ہے آئی مین اسکو بھی شک ہے.....ہادی نے اچانک اسکا پوائنٹ پکڑا

ن..نہیں بلکہ ایک منٹ پہلے آپ میری بات کا جواب دیں پھر میں آپکی بات کا.....ملیشا نے شرط رکھی

اچھا تو بات یہ ہے کہ آپ کا شک بلکل ٹھیک ہے اب آپ بتا وعفہ کو پتہ ہے؟....ہادی نے کافی سکون سے بتاتے اب اپنا جواب مانگا جب کہ اسکے جواب پر ملیشا ہونق زدہ اسے دیکھ رہی تھی

کیا ہوا؟...ہادی نے اسکی انکھوں کی سامنے ہاتھ لہرایا

اپکو شرم نہیں آتی بندہ جھوٹ ہی بول دیتا ہے آپ تو دھڑلے سے مان گئے ہیں کہ ہاں جی میں کرتا ہوں پسند.....ملیشا نے اسے احساس دلانا چاہا جبکہ اب اسکی بات پر ہادی کا باقائدہ قہقہا بلند ہوا

لو آپ نے بولا سچ بولیں تو میں نے بول دیا اب آپ بھی سچ بولو.......ہادی نے اس کی شکل دیکھتے کہا

ہاں وہ جانتی ہے مگر جانتی نہیں ہے اسے بس شک ہے.......ملیشا نے سنبھال کر بتایا تاکہ عفہ کا کیریکٹر مشکوک نہ لگے

تو ایک بتاوں وہ ادھر ہی آرہی ہے........ہادی نے اسکے پیچھے دیکھتے ہلکی آواز میں کہا

اسکے کہتے ہی ملیشا پیچھے مڑی

کیا ہوا اد گر کیوں آئی ہو؟....ملیشا نے اسکے قریب آتے پوچھا

ملیشا یہ ہی اندر جانے کا راستہ ہے تو اِدھر سے ہی اندر جاؤں گی نہ......عفہ کو اسکی عقل پر شعبہ ہوا

او وہاں جاؤ اندر جاؤ آپ ہٹیں نہ راستے سے.....ملیشا نے مڑتے دروازے کے سامنے کھڑے ہادی کو کہا تو وہ مسکراتے سائیڈ پر ہوا

ویسے کافی سمجھدار ہیں آپ دونوں.........ہادی نے اسکے پاس سے گزرنے پر بولا

اسکی بات پر ملیشا نے اسے گھورا اور عفہ اسکی بات پر رکی

کیا مطلب ہے اپکی بات کا.....اس کے انداز سے ہادی کو زرا نہیں لگا کہ وہ گھبرائی ہے

میرا مطلب ہے...ہادی ابھی اپنی بات پوری کرتا اس سے پہلے

او وکچھ نہیں انکا کچھ مطلب نہیں تھا بس یہ کہ رہے تھے کہ ہم سمجھدار ہیں کیونکہ ڈیکوریشن ہم نے کروائی ہے تو بہت اچھی ہوئی ہے, ہے نہ ہادی بھائی.......ملیشا نے ہادی کو بری طرح گھورتے بات سنبھالنا چاہی

اممم ہمم یہی بات ہے....ہادی نے اس پر ترس کھاتے حامی بھری

میں آپکو اس بات پر شکریہ نہیں کہوں گی کیونکہ اگر اس نے آپ سے کہا ہے کہ ڈیکوریشن ہم نے کی ہے تو اسنے جھوٹ بولا ہے اسی لیے آپکی تعریف میرے لیے نہیں بلکہ زین اور جہان بھائی کے لیے ہونی چاہیے.........عفہ نے کہتے اندر کا رخ کیا

جہاں وہ سب اب آغا جان سے مل کر نکلنے کی تیاری میں تھے

انکو رخصت کرتے وہ سب بھی اپنے گھروں کو نکلے

بھائی میں صبح ارشان بھائی کے ساتھ آجاؤں گی........زین نے اسکو بلایا تو اسنے فوراً ٹائم مانگا اسے سب کچھ عفہ کو بتانا تھا اس کے لیے وہ کل تک کا انتظار نہیں کر سکتی تھی

مما ڈانٹیں گی.....زین نے اسے وارن کرنا چاہا

مما کو میں بتا دوں گی اللہ حافظ......اسنے کار کا ڈور بند کرتے ہاتھ ہلایا

عفہ عفہ ادھر آؤ جلدی ایک بات بتانی ہی فورا......کمرے میں آتے ساتھ ملیشا نے دروازے کو تالا لگایا اور عفہ کو لیتی بیڈ پر بیٹھی

کیا ہے ملیشا چینج تو کرنے دو.....عفہ نے محلت چاہی

نہیں پہلے میری بات سنو وہ میری ہادی بھائی سے بات ہوئی میں نے ان سے پوچھا تو

انھوں نے بتایا کہ یہ ہمارا شک صحیح تھا.....ملیشا نے ایک ہی دفع اسے ساری بات بتائی

کیا تم پاگل ہو تم نے ڈائریکٹ ہی پوچھ لیا دماغ خراب تھا تمھارا....عفہ بیڈ سے اٹھی

اوہو سنو تو....ملیشا نے اسکا بازو تھاما

اسی لیے وہ کہہ رہے تھے کہ دونوں بہت سمجھدار ہو ہاں تم تم کیا ہو یار.....عفہ ایک دم ہائپر ہوئی

کیا عزت رہ گئی ہو گی میری انکی نظر میں......عفہ نے اسکے بسلے سے پہلی ہی اسے چپ کروایا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار وہ تمھیں غلط نہیں سمجھ رہے تھے سنو تو.....ملئشا نے اسے پکڑ کر پھر بٹھایا

کیا سنو.......عفہ پھر چلائی

نہیں یار میں نے انھیں بتایا تھا کہ تمھیں بھی شک تھا اور انھوں نے کچھ بھی نہیں کہا........ملیشا نے اسے کول ڈاؤن کرنا چاہا

تم اب مجھ سے بات مت کرنا سمجھ آئی سو جاؤ بس اب چپ کر کے صبح اگر میرا دماغ ٹھنڈا ہوا تو بات کریں گے ورنہ گھر چلی جانا ایسی ہے.........عفہ نے اسے چپ کروایا

خود وہ ڈریسنگ روم کا دروازہ مارتی گئی

ایک تو کام کرواو پر سے باتیں سنوان کی......ملیشا نے اسے کوسا

....

تو جب سے آیا ہے تیرے دانت اندر نہیں ہو رہے مسلہ کیا ہے ایک بار بتا دے........امان کل سے اسے نوٹ کر رہا تھا جو بار بار مسکرانے لگتا تھا

کچھ نہیں......ہادی نے بات نے سے انکار کیا

تو نے کہا تھا کہ بتاؤں گا....امان نے زور دیا

میں نے کہا تھا جب وقت آئے گا تب بتاؤں گا....ہادی نے یاد دہانی کروائی

تو کب آنا ہے تیرا وقت.......امان نے اسکے ڈیسک کی طرف جُھکا

سنو تم دونوں....زمان بھی اسکے کیبن میں بلا اجازت داخل ہوا

کیا مسلہ ہے تم دونوں بھائیوں کو تمیز نہیں ہے بندہ ناک کر کے آتا ہے.....ہادی بھڑکا

اسکا کیبن تھا یا کوئی سائٹ جہاں جو چاہے بلا اجازت چلا آتا تھا

تمیز تم دونوں کو نہیں ہے آج میں بابا اور ماموں کو زرا بتاتا ہوں کہ کس طرح کام کرتے آپ دونوجوان.....زمان کہتا اسکے سامنے والی چیئر پر بیٹھا

کیوں جی کیا کیا ہے ہم نے.....امان نے مداخلت کی

امان صاحب آپ نے آج ایک کلائنٹ سے میٹینگ کے لیے جانا تھا جو کہ لنچ کے دوران تھی اور آپ ابھی تک یہاں بیٹھے ہیں اور آپ جناب آپ نے تو کہا تھا کہ فیکٹری کل میں چلا جاوں گا تو گئے کیوں نہیں ابھی تک مسلہ کیا ہے تم دونوں کا........زمان نے پہلے امان کی کلاس لیتے بعد میں ہادی کو مخاطب کیا وہ ہادی سے چھوٹا تھا مگر اسکی زمہ دار نیچر کی وجہ سے یاثر خان اور فاروق نے زیادہ ذمے داری اس پر ڈالی تھی

میں تو بھول گیا تھا اسکا مسلہ یہ ہے کہ یہ کسی کے عشق میں گرفتار ہے.........امان ہادی کو پھساتا خود باہر نکلا اسے گھورتے ہادی نے نظر اٹھا کر زمان کو دیکھا جو مشکوک نگاہوں سے اسے تاڑ رہا تھا

کیا مسلہ ہے...اسے مسلسل خاموش اپنی طرف دیکھتے پاہ کر ہادی نے پوچھا

میں یہ نہیں پوچھوں گا کہ کون ہے وہ کیونکہ جانتا ہوں ادھر ادھر ہی کی ہو گی یا تو اپنے

خاندان میں سے یا آغا جان جے مگر ایک بات سن لو یہ عشق معشوقی نہ گھر تک رکھو کام

پر نہ اسکو اثر انداز ہونے دو.....زمان جھتا باہر نکلا

زیادہ ہی بولنے لگ گیا ہے بڑا ہوں میں اس سے بدتمیز نہ ہو تو.....اسے تو گھر جا کر

پوچھتا ہوں.......ہادی نے اسکی بات سمجھ کر اسے ڈپٹا جو موجود بھی نہیں تھا

اور یہ امان اسکو تو میں دیکھتا ہوں نہ آفس کے بعد کتنے ملکے پیٹ کا ہے یہ اور اوپر سے

وعدہ خلافی کرتا ہے.......ہادی بھی اپنا کوٹ لیتا نکلا اسے فوراً فیکٹری پہنچنا تھا

....

صبح حمائل کی انکھ مسلسل بجتے فون سے کھلی اس نے انکھیں موندتے فون اٹھایا ازمیر کا

نام دیکھتے اسنے سیدھے ہوتے کال اٹینڈ کی جس دن سے اسنے شوٹ پر جانا چھوڑا تھا اسکی

ساری روٹین خراب ہوگئی تھی

فون اٹھاتے حمائل نے سلام کیا تو دوسری طرف سے جواب آیا

حمائل آپ پندرہ منٹ میں گیٹ پر آؤ میں آرہا ہوں لینے آپکو.........ازمیر کہتا اس

فون رکھتا اس سے پہلے حمائل بول پڑی

جانا کہاں ہے؟...اسنے سوال کیا

سیٹ پر ریڈی رہنا......ازمیر نے کہتے کال کاٹی

حمائل اسکے فون کاٹتے ہی اٹھی اسکو پندرہ منٹ میں ریڈی ہونا تھا

اپنے کہے کے مطابق ازمیر ٹھیک پندرہ منٹ بعد میں گیٹ پر تھا

مما میں جا رہی ہوں....حمائل نے چیئر سے اپنا بیگ اٹھاتے کہا تو ملیحہ فوراً باہر آئیں

ناشتہ کر لیا ہے؟..انھوں نے ٹیبل کی طرف دیکھتے پوچھا

مما ٹائم نہیں ہے وہاں پر کھالوں گی اللہ حافظ...وہ انکا ماتھا چومتی باہر کو بھاگی

اسکے گاڑی میں بیٹھتے ساتھ ہی ازمیر نے گاڑی سٹارٹ کی

کیا ہوا ہے کیا وہ لڑکا اب نہیں آئے گا ھادبھائی مان گئے ہیں کیا اب کیا کریں گے ہم اگر

وہ نہ مانے......حمائل نے بیٹھتے ساتھ سوالوں کی بوچھاڑ کی

سانس لے لو بتاتا ہوں...ازمیر نے اسکے مسلسل سوالوں پر اطمینان سے جواب دیا تو وہ

خاموش ہوئی

وہی لڑکا ہے مگر اب ھاد سب کچھ دیکھ لے گا اس وقت اسکو ریپلیس کرنا بہت مشکل تھا اسی لیے....ازمیر نے تحمل سے بتایا

اوکے...اِسے تو کسی سخت ریکشن کی امید تھی مگر حمائل کا جوان کافی تسلی بخش ثابت ہوا تھا اسکے لیے یعنی اب اسے حمائل کے ساتھ بحث نہیں کرنی تھی

سیٹ پر پہنچتے باہر ہی ظفر انکے انتظار میں کھڑا تھا وہ تینوں اکٹھے اندر داخل ہوئے تو سامنے کی پلوشہ اور ریان اپس میں بات کر رہے تھے ازمیر نے ایک سخت نظر پلوشہ پر ڈالی پھر ان کے ساتھ آگے نکل گیا انکا رخ ھاد کی طرف تھا

ویلکم گائز....ھاد نے انھیں سامنے پاہ کر شکر ادا کیا اسکا کتنا بڑا لوس ہونے سے بچ گیا تھا

میرے خیال سے اب وقت ضائع کیے بغیر شوٹنگ سٹارٹ کرنی چاہیے.....یہ مشورہ دینے والا ظفر تھا جس سے سب متفق تھے

اوکے سب سے پہلا سین ہم ازمیر اور پلوشہ کا شوٹ کریں گے...ھاد نے بتاتے پلوشہ کو اشارہ کیا تو وہ بھی انکی طرف آئی

پلوشہ اپ ریڈی ہو جاؤ آپ کا سین ہے...اسنے پلوشہ کو ہدایت دیتے اس لڑکے کا بلایا

سکرپٹ دو میم کو.....اسکے حلم کے مطابق اس لڑکے نے فوراً ایک کاغذ ساپلوشہ کے حوالے کیا جسے لیتی وہ میک اپ ارٹسٹ کے ساتھ ہولی

تم لوگ ابھی بھی ایک دوسرے کے دشمن ہو.....ظفر نے ناجانے کیوں یہ سوال کیا

جی بلکل...میں تو اسکو کبھی معاف نہ کروں...ازمیر سے پہلے حمائل کہتی منظر سے غائب ہوئی

اور تو.....اسنے اب کی بار ازمیر کی طرف اشارہ کیا

پلوشہ نے جو کیا ہے وہ اسکو بھگتے گی یہ یاد رکھنا.......ازمیر نے اس پر اپنے خطرناک ارادے اشکار کیے

نہ کر یار تو کیا کرے گا.......ظفر نے پریشان ہوتے پوچھا

جو بھی کروں گا یہ یاد رکھے گی.....ازمیر کہتا نکلا

چلو گائیز ازمیر تم ریڈی ہو....ھادنے سکرپٹ لیتے ان سے پوچھا پلوشہ تو پہلے ہی ریڈی تھی

ہمم ریڈی...ازمیر بھی کہتا اپنی پوزیشن پر پہنچا حمائل میک اپ ارٹدٹ کے پاس بیٹھی

تھی

سین سٹارٹ کرتے انھوں نے فوراً ہی اسے وائینڈ اپ کیا

اگلا سین کیونکہ ریان اور حمائل کا تھا تو ھاد کو خطرہ تھا

سین شوٹ کرنے سے پہلے اسنے سپیشل حمائل کو ہدایت دی تھی کہ غصہ مت کرنا

انکا سین بھی کافی آسانی سے شوٹ ہو گیا بظاہر انکا آپس میں کوئی تعلق نہ رہا تھا وہ یہ

سب بس اپنا کام سمجھ کر کر رہے تھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار تم لوگ اتنے سیریس کیوں ہو.....انھیں مسلسل خاموش سیکھ کر ھاد کو پریشانی سی

ہونے لگی تھی

تو کیا بات کریں....ازمیر نے اس سے پوچھا

پہلے کبھی سیٹ ہر اتنی خاموشی نہیں ہوئی تو آج کیوں؟...ھاد نے اعتراض کیا

پہلے سیٹ پر کبھی یہ سب کچھ بھی نہیں ہوا.....اب کے ازمیر کے بجائے ظفر بولا

Exactly....

ازمیر نے حامی بھری

حمائل آپ کا نیکسٹ شوٹ اگلے پندرہ منٹ میں ہے بی ریڈی.....ھاد اسکو ہدایت دیتا ان دونوں کے پاس ہی بیٹھ گیا

کیا لگتا ہے کہ غلطی کس کی تھی....ھاد نے ازمیر کے بجائے ظفر سے پوچھا

ڈیفینیٹلی پلوشہ اور ریان کی.....اسنے بلا جھجک جواب دیا

اوکے دین میں انکو اپنے طریقے سے اب ڈیل کروں گا.....ھاد نے کہتے انکو تسلی دینا چاہی

اب تمھیں ضرورت نہیں ہے ریان تمھارے ذمے پلوشہ کو میں خود دیکھ لوں گا......ازمیر نے اسکا ارادہ بدلا

دیکھ لو کچھ ایسا نہ کرنا کہ بعد میں پچھتانا پڑے...ھاد نے اسے وارن کیا

پچھتائے گی اب وہ جو کچھ اس نے حمائل کے ساتھ کیا ہے اسکے بدلے میں.....ازمیر کا لہجہ پر اعتماد تھا جس کا صاف مطلب تھا کہ اسکے ارادے پختہ ہیں

If you don't mind

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک بات پوچھوں.....ھادنے ازمیر سے سنبھلتے سوال کیا

پوچھو......ازمیر کا لاپرواہ سا جواب آیا

حمائل کی اتنی کئیر کیوں آئی میں اسکے لیے کیوں بدلہ لے رہے ہو........ھادنے بات سنبھالتے اپنا سوال کیا

جو تم سوچ رہے ہو ویسا کچھ نہیں ہے بس مسلۂ یہ ہے کہ اسکے ساتھ اگر کوئی ایشو ہوا تو داد جی اور آغا جان میری کلاس لیں گے اور یہ جو ہوا ہے اسکے بعد حمائل تو چھوڑو کوئی بھی ہوتی میں اسکا ساتھ ہی دیتا.......ازمیر نے اسکی منفی سوچ کا منٹ سے پہلے خاتمہ کیا وہ اس فیلڈ میں اس طرح کے رومر زافورڈ نہیں کر سکتا تھا

اچھا چلو میں چلتا ہوں....اپنے سوال کا جواب پاہ کر ھادا اٹھا

مجھے نہیں لگتا کہ تو اسکا اس وجہ سے خیال کرتا ہے....ھاد کے جاتے ظفر بولا

اس وقت میرا دماغ بہت گرم ہے یہ نہ ہو تو ایک ادھ کھالے اس لیے فضول گوئی نہ کر....ازمیر اسے دھمکاتا رخ موڑ کر بیٹھ گیا

اگلا شوٹ تیرا ہے... ظفر نے جاتے جاتے اسے اگاہ کیا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

ابھی وہ ریڈی ہوتا اس سے پہلے اسکا فون بجا سکرین پر داد جی کا نام جگمگا رہا تھا ازمیر نے بنا کچھ سوچے فون اٹینڈ کیا

جی داد جی....اسنے فون اٹھاتے دریافت کیا

بیٹا میں ہوں جلدی گھر پہنچو......یاثر خان کے بجائے اگے سے یعقوب صاحب بولے

بابا خیریت....ازمیر اچانک پریشان ہوا

بیٹا گھر پر کوئی نہیں ہے اور ابو کو ڈاکٹر پر لے کر جانا ہے بی پی لو ہے انکا تو زرا جلدی آ جاو......یعقوب صاحب نے بتاتے فون کاٹا

حمائل ایک ضروری کام ہے نکلیں جلدی.........ازمیر نے آتے حمائل سے پوچھا

کہاں ؟...وہ جو شوٹ کے لیے تیار تھی اسنے ازمیر سے پوچھا

یار گھر جانا ہے....ازمیر نے اسے وجہ نہ بتائی

ازمیر ابھی پاسیبل نہیں ہے سین جی ساری تیاری مکلمل ہے ایسے کیسے جا سکتی ہے.......اسکو اسکا ڈرائیور لے جائے گا نہ........ھادنے اعتراض کیا

یار میری ملیحہ انٹی سے بات ہوئی تھی نہ ڈرائیور آج چھٹی پر ہے اور انکل بھی گھر نہیں

ہیں احد بھی میٹینگ میں ہو گا.......ازمیر نے مسلہ بتایا پھر اچانک اسکے دماغ میں ایک ائیڈیا آیا

ظفر یار میرا ایک کام کرے گا......ازمیر ظفر کی طرف مڑا

حمائل آپ بھی ادھر آؤ...وہ ان دونوں کو لیتا سائیڈ پر ہوا

حمائل اپکو آج ظفر لے جائے گا کوئی مسلہ تو نہیں ہے....ازمیر نے اس سے پوچھا

لیکن ازمیر انکو تو راستہ ہی نہیں پتہ اور تو اور مجھے بھی نہیں پتہ.....حمائل نے اعتراض کیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار تو کیا کریں.......ازمیر اچانک پریشان ہوا

ہوا کیا ہے سب خیریت ہے؟.....حمائل بھی اسکی پریشانی دیکھ کر گھبرائی

نہیں دادجی کا بی پی ڈاؤن ہو گیا ہے......ازمیر نے اب اصل مسلہ بتایا

اچھا تو پھر کیا آپ انکو اڈریس سمجھا دیں نہ.....وہ ظفر کے ساتھ جانے پر راضی ہوئی

نہیں ایک کام کرو تم نہ اسکو نہ میرے گھر چھوڑ دو میں ڈاکٹر سے واپس آکر اسکو گھر چھوڑ آؤں گا....ازمیر نے حل نکالا وہ اسکو ہدایت کرتا خود نکلا

اور ہاں حمائل آپ انٹی کو فون کر کے بتا دو یہ سارا کچھ.... جاتے جاتے اسنے ایک بار پھر حمائل کو مخاطب کیا تو اسنے جواباً اثبات میں سر ہلایا

اسکے جاتے ہی ھادنے انھیں شوٹ کے لیے بلایا اسکا ارادہ آج کے دن میں تین سے چار شوٹس کرنے کا تھا

چلو چلو پیک کر و فوراً آج بس اتنا ہی اب کھانا کھانے کے بعد سب چلیں.......ھادنے پیک اپ کرتے کھانا آرڈر کیا

کھانے کے بعد ابھی حمائل اپنا بیگ لینے میک اپ ارٹڈٹ کے روم میں گئی تھی کہ سامنے ہی پلوشہ بیٹھی اپنے میک اپ کو ٹچ دے رہی تھی

حمائل بنا کچھ کہے ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھی اور اہنا بیگ اٹھاتی مڑی مگر اسکے قدم پلوشہ کی آواز پر رکے

ویسے حمائل ایک بات پوچھنی تھی تم سے بہت ضروری.......پلوشہ نے کہتے اپنی چیئر موڑی اب اسکا رخ حمائل کی جانب تھا جبکہ حمائل کا دروازے کی

حمائل نے آگے سے کچھ نہ پوچھا تو وہ خود ہی بولنے لگی

جیسا کہ ہم جانتے ہیں از میر تمھاری کیئر کرتا ہے....ابھی اسکی بات بیچ میں تھی کہ ظفر کیز لیتا اندر آیا

حمائل چلیں پھر مجھے بھی گھر پہنچنا ہے....اسنے پلوشہ کو نظرانداز کرتے حمائل کو مخاطب کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی اسکے ساتھ ہولی

ویسی حمائل بس ایک بات بتاتی جاؤ کہ ایک وقت میں تم تین تین لڑکوں کو کیسے پھسا لیتی ہو؟.........پلوشہ نے اب کے انکے آگے اتے سوال کیا اسکے سوال پر ظفر نے غضب سے اسکی طرف دیکھا جیسے کچا چبا جائے گا

اووو پلیز اتنا غصہ مت کرو یار میں ڈر جاؤں گی اور ویسے ظفر تمھیں شرم نہیں آتی اپنے دوست کے حق پر ڈاکا ڈالتے ہاں......پلوشہ کا رخ اب ظفر کی طرف ہوا

پلوشہ میں بہت برداشت کر رہی ہوں بہتر ہے تم پوائنٹ پر آؤ کہ یہ ساری بکواس تم کس وجہ سے کر رہی ہو ورنہ ریان کو مارا جانے والا تھپڑ کچھ بھی نہیں تھا تمھیں میں اس سے زیادہ ہولناک طریقے سے مار سکتی ہوں.......حمائل نے برداشت کی آخری حد پر پہنچتے کہا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ پلوشہ کا حشر برا کر دے مگر وہ دوبارہ کوئی تماشہ نہیں چاہتی تھی

چلو سیدھی بات پر آتی ہوں حمائل......پلوشہ کہتی ان دونوں کے سامنے کھڑی ہوئی

بڑی مہربانی.....حمائل نے اسکی بات پر طنز کیا

ازمیر کو چھوڑ دو اسکا پیچھا چھوڑ دو سمجھی......پلوشہ نے انگلی ہوا میں بلند کرتے جیسے

حمائل کو وارن کیا

اسکی بات سن کر حمائل نے مسکراتے اسکی ہوا میں بلند انگلی اپنے ہاتھ میں لی پھر پور از زور

لگا کر اسے جھٹکا

چلو پھر صحیح ہے اگر تم ازمیر کو لے سکتی ہو تو لے لو میری طرف سے اب ہمارا راستہ

چھوڑو ہمارے پاس اور بھی بہت کام ہیں اب میرے سامنے اپنی یہ میک اپ میں لدی

شکل تب لے کر آنا جب ازمیر کو لے لو سمجھی اب راستہ چھوڑو.....حمائل نے جیسے

اسے اوپن چیلینج دیا

پھر اسکو کندھے سے دھکیلتی باہر نکلی

امبفر اسکے اس جواب پر مسکرا تا اسکے پیچھے آیا اسے حمائل سے اتنے صبر کی امید نہیں

تھی

کافی انٹیلیجینٹ ہیں آپ حمائل مطلب بہت اچھا جواب دیا ہے پلوشہ کو..............ظفر نے اسکی تعریف کی

مجھے یہ سمجھ نہیں آتی کہ پلوشہ کو مجھ سے مسلۂ کیا ہے....حمائل پریشان ہوئی

وہ شروع سے ازمیر کی پیچھے ہے مگر ازمیر یہ بات نہیں سمجھ پایا تھا......ظفر نے اسے بتایا

ویسے صرف ایک بات بتائیں مجھے غلط مت سمجھیے گا مگر کیا اپ اور ازمیر بس کزنز ہیں........ظفر نے بات سنبھالتے پوچھا

ایسا کچھ نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں ہم کزنز اور اچھے دوست ہیں بس.....حمائل نے بنا برا مانے اسکی غلط فہمی دور کی جبکہ اسکی بات لر اسے تسلی ہوئی ازمیر کا بھی جواب یہی تھا کچھ سوچتے ظفر کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری جسے وہ فوراً چھپا گیا

چلیں خان ولا آگیا....خان ولا پہنچتے اسنے گاڑی روکی پھر فون نکالتے کسی کو فون کیا

ابھی حمائل گاڑی سے نکلی تھی کہ گیٹ کھولتی زرناب باہر آئی

......اسنے گاڑی میں ظفر کو بیٹھی دیکھ سلام کیا پھر حمائل کو لیتی اندر چلی گئ

حمائل.....ملیحہ نے سیڑھیاں چڑھتے اسے پکارا جو رات سے بس سوئے جا رہی تھی آج وہ شوٹ کے لیے بھی نہیں اٹھی تھی اسی لیے مجبوراً انھیں جانا پڑا

حمائل کیا نحوست پھیلائی ہوئی ہے یہاں دوپہر ہو رہی ہے اور تم دیکھو زرا ساری کھڑکیاں بند کیے پڑی ہو.....کمرے کا ہولناک اور اندھیرا حال دیکھ کر ملیحہ نے کرٹنز سائیڈ پر کیے

مما آج سونے دیں میں نے آج نہیں جانا میری چھٹی ہے....حمائل نے کمبل منہ تک تانتے کہا

تو اسکا مطلب ہے سارا دن بس بستر میں پڑے رہنا ہے جاؤ نانا کی طرف چلی جاؤ...ملیحہ نے اس پر سے کمبل کھینچا

مما آپ کو خدا کا واسطہ ہے سونے دیں مجھے....حمائل نے کمبل ایک بار پھر پکڑا مگر ملیحہ کے تاثرات دیکھ کر اسکا ہاتھ رکا جن میں واضح غصہ تھا.......

اچھا اٹھتی ہوں...وہ کمبل پیچھے پھینکتی بیڈ سے اتری

....

ہادی کہیں جا رہے ہو؟....ہادی کو اسکے کیبن سی جلدی میں نکلتے دیکھ زمان نے اس سے پوچھا وہ کچھ فائلز لے کر ہادی کے پاس ہی آ رہا تھا

ہم گھر جا رہا ہوں آج دادجی کو ڈاکٹر کی پاس مجھے لے کر جانا ہے پھر انھوں نے آغا جان سے بھی ملنے جانا تھا....ہادی نے بتاتے کیبن کی چابی اسے تھمائی اور خود نکل گیا

ڈاکٹر سے واپسی پر وہ یاثر خان کو لیے آغا جان کی طرف آیا

ابھی اسنے گاڑی مین گیٹ سے اندر کی تھی کہ اسکی گاڑی کے پیچھے ایک اور گاڑی اندر آئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسنے خود اترتے دادجی کے لئے گاڑی کا دروازہ کھولا

انھیں اتارتے اسکا رخ اب کے اندر کی طرف تھا

مگر ہارن کی آواز پر وہ رکا اور مڑا

دوسری گاڑی میں سے شاہ زین نکلا وئی سید ھا ہادی کی طرف آیا اسکے پیچھی ہی ملیشہ بھی تھی ہادی کو دیکھ کر اس نے سلام کیا پھر اندر چل دی

آپ کو کیا خبر تھی کہ ہم آ رہے ہیں؟...ہادی نے اسکے ساتھ چلتے پوچھا اسکے آتے ہی

ملیشا کا پہنچ جانا اسے یہ کوئی سازش لگی تھی

نہیں وہ تو ملیشا کی زد تھی کہ عفہ سے ملنا ہے......زین نے بتایا

اوو اچھا اچھا...ہادی جانتا تھا کہ زین اس سب سے بے خبر ہے

اندر وہ سیدھا ڈرائینگ روم میں گئے آغا جان بھی انکا سن کر وہاں آئے پھر ملیشا کو کچھ

لانے کو کہا تو وہ سب سے پہلے عفہ کو بلانے بھاگی

عفہ عفہ بات سنو.......ملیشا نے اسکے روم کا ڈور کھلوتے اسے آواز دی

تمھیں کہا تھا جب میں کہوں تب آنا اور تب تک اپنی شکل نہ دکھانا......عفہ جو اپنے

گیلے بال ٹاول سے سکھاتی ڈریسنگ سے باہر آرہی تھی ملیشا کو دیکھ کر بھڑکی

ابھی فضول کم بولو آغا جان نے کہا ہے کہ آکر مہمانوں کو سرو کرو تو جلدی نیچے

پہنچو.....ملیشا نے اسکی بات کو بظاہر اگنور کرتے اسے انور شاہ کا پیغام دیا

آتی ہوں...وہ اپنے گیلے بالوں کی وجہ سے ڈوپٹہ سر پر لیتی اسکے پیچھے آئی

انور شاہ کو گھر کی لڑکیاں گیلے بالوں کے ساتھ گھومتی سخت ناپسند تھیں

نیچے ارے وہ سیدھا کچن میں گئی تو ملیشا بھی اسکے پیچھے پیچھے آئی

کتنے لوگ ہیں؟....اسنے فرج سے اورنجیز نکالتے پوچھا

ایک آغا جان اور دادجی اور پھر دو اور مطلب چار لوگ ہیں......ملیشا نے اسے بندے گنوائے تو وہ سر اثبات میں ہلاتی جوس نکالنے لگی

فریش جوس تیار کرتے اسنے گلاسوں میں ڈالا پھر کچھ پیٹیز نکال کر رکھے ٹرالی لیتی وہ ڈرائینگ روم کی طرف بڑھی ملیشا اسکے ساتھ ہی تھی

اندر داخل ہوتے اس نے سر اٹھاتے سلام کیا مگر سامنے ہادی کی شکل دیکھ کر نا جانے کیوں وہ رک گئی شاید شرمندگی کا احساس تھا جس نے اسے گھیر لیا تھا

مگر پھر سب کی موجودگی کی وجہ سے اپنے آپ کو سنبھالتی آگے بڑھی البتہ اسنے اب نظر اٹھانے کی غلطی نہ کی تھی مگر ملیشا دیکھ سکتی تھی کہ ہادی صاحب بنا کسی کی پرواہ کیے دھڑلے سے اسے مسلسل دیکھ رہے تھے

آغا جان میں جاوں؟.....عفہ نے سب کو سرو کرتے انور شاہ سے پوچھا

بیٹا بیٹھ جاو دیکھو ملیشا بھی یہیں ہے.....انھوں نے ملیشا کی طرف اشارہ کیا جو سامنے صوفے پر بیٹھ گئی تھی

جی آغا جان.... مجبوراً وہ جا کر شاہ زین کے ساتھ خالی صوفے پر بیٹھ گئی

کیا ہوا ہے اتنی ڈری ہوئی کیوں لگ رہی ہو؟... شاہ زین نے اسکے بیٹھتے ہی پوچھا

کچھ نہیں بس اپکی بہن کی بیوقوفی بھگت رہی ہوں..........عفہ نے تپتے جواب دیا کو شاہ زین کے دوسری طرف بیٹھے ہادی کو بھی سنائی دیا

کیا؟... زین نے فوراً سوال کیا

کچھ نہیں بھائی آپ جوس پیئں......عفہ نے اسکی بات کا جواب نہ دیتے اسے جوس کی طرف لگایا

انور طبعیت ٹھیک نہیں لگ رہی تمھاری........یاثر خان نے انور شاہ کو مسلسل کھانستے دیکھ پوچھا

بھائی میں تو کب سے کہہ رہی ہوں ڈاکٹر پر چلتے ہیں چیک کروالیں مگر مجال ہے میری بات سنی ہو نہیں ایسے ہی ٹھیک ہو جاؤں گا اور تین دن سے بخار بھی ہے......ملائکہ نے موقع دیکھ انور شاہ کی شکایت کی تو انھوں نے شکایتی نظروں سے ملائکہ کو دیکھا پھر یاثر کو جو انھیں گھور رہے تھے

ہادی.......یاثر خان نے ہادی کو مخاطب کیا جو بڑے غور سے زین اور عفہ کی باتیں سننے میں مصروف تھا

جی دادجی....وہ انکی آواز پر فوراً سیدھا ہوا

آغاجان کے لیے اپوئنٹمنٹ لو ڈاکٹر سے کل کی میں خود لے جاؤں گا بھی اسکو آپ فکر نہ کریں....یاثر خان نے ملائکہ کو دلاسہ دلایا تو وہ مسکرائیں جانتی تھیں کہ اب انور شاہ انکار نہیں کریں گے

جی جی دادجی....ہادی نے فوراً حامی بھری پھر اپنا فون لیتا باہر نکلا

کلینک بند ہونے میں کم ٹائم تھا اور بعد میں اپوئنٹمنٹ ملنی نہیں تھی اسی لیے وہ فوراً اٹھا....لان میں آتے اسنے ڈاکٹر کا نمبر ڈائل کیا اور کل شام 7 بجے کا ٹائم لیا

عفہ چلو چلیں آغاجان ہم جائیں پھر.......ملیشا خود اٹھتی عفہ کی طرف آئی پھر انور شاہ سے اجازت لیتی باہر نکلی

کیا ہے......عفہ کی ناراضگی ابھی بھی قائم تھی

اچھا چلو میں تمھیں مناتی ہوں آؤ مناوں میں تمھیں.....ملیشا نے اسکا ہاتھ پکڑا اور

چلنے لگی اسکا رخ لان کی طرف تھا

کہاں جا رہی ہو؟....عفہ رکی

یار لان میں جھولے پر بیٹھ کر مناوں گی اور اگر نہ مانی تو اسی جھولے سے لٹکا دوں گی.....ملیشا نے ایک بار پھر اسے کھینچا

وہ لان میں پچھلی طرف سے داخل ہوئی جبکہ ہادی فرنٹ سائیڈ پر تھا اور اتفاق سے جھولا بھی

وہ اسلو لیتی جھولے کے پاس پہنچی پھر اسکو لیے جھولے پر بیٹھی

ابھی وہ بیٹھیں ہی تھیں کہ سامنے سے ہادی آتا ہوا نظر آیا اسکو دیکھ کر عفہ تو فوراً کھڑی ہوئی اسکے پیچھے ہی ملیشا بھی اٹھی

چلو ملیشا چلیں اوپر.....عفہ نے ملیشا کا ہاتھ پکڑا

ایک سیکینڈ میری بات تو سن لیں آپ دونوں....ہادی نے انکو اٹھتے دیکھ بلایا تو ملیشا رکی اسکی وجہ سے عفہ کو بھی رکنا پڑا

ملیشا چلو....عفہ نے زور دیا مگر بے سود

آپ کو اگر لگتا ہے کہ میں آپ کے بارے میں کچھ غلط سوچتا ہوں تو آپ غلط ہیں میں جانتا ہوں آپ اچھے لڑکی ہیں اور جو کچھ ملیشا نے مجھ سے پوچھا اس میں آپ کا کوئی ہاتھ نہیں تھا......ہادی انکور کتا دیکھ بولا ملیشا مڑی مگر عفہ سٹل کھڑی رہی

میں کوئی اور بات نہیں کرنا چاہا آئی میں کوئی امپریس نہیں کرنا چاہتا بس ایک بات پوچھنی ہے آپ سے....ہادی نے جیسے اجازت لی

مھر عفہ کی خاموشی پر وہ دوبارہ بولا

کوئی بات نہیں آپ اپنا ٹائم لو بعد میں صحیح....ہادی اسے ٹائم دیتا وہاں سے نکلا سکے

جاتے ہی عفہ پیچھے مڑی پھر فوراً جھولے پر بیٹھی

تم یہاں سے چلی جاؤ ملیشا.....وہ اچانک سر اٹھاتی غصے میں بولی

کیوں میں نے کیا کیا؟....ملیشا انجان بنی

تمھیں نہیں پتہ تھا کہ وہ یہاں ہیں....عفہ نے اسی انداز میں پوچھا

نہیں عفہ قسم سے نہیں پتہ تھا...ملیشا نے معصوم شکل بنا کر جواب دیا

پھر بھی ابھی چلی جاو......عفہ نے اسے دوبارہ جانے کو کہا تو اندر گئی

اندر آتے ہی وہ بھاگی اسکا رخ ڈرائینگ روم کی طرف تھا

رکیں ہادی بھائی بات سنیں....ہادی کو کچھ فاصلے پر دیکھ کر اسنے آواز لگائی

جی....ہادی اسکے بلانے پر مڑا

آپکی وجہ سے ایک تو میں ادھر آئی آپ کے کہنے پر میں عفہ کو وہاں لائی اور وہ مجھ سے اور ناراض ہو گئی اب کم سے کم ہفتہ تو میں یہاں نہیں آؤں گی اپکے لیے ایک شرط ہے پھر ہی اپکا اگلا کام ہو گا.........ملیشا نے رکتے اسے جیسے کوسا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کونسی شرط...ہادی نے فوراً دریافت کیا

شرط یہ کہ میں اپکو عفہ کا نمبر دوں گی اگر آپ اسے قائل کریں کے اس سب میں میرا کوئی ہاتھ نہیں تھا.....ملیشا نے شرط بتائی تو ہادی مسکرایا پھر مسکراتا سر اثبات میں ہلاتا اندر چلا گیا

....

کیا ہوا ہے عفہ؟.....نیمل کو اپنی سکیچ بک لے کر باہر آئی تھی عفہ کو سر ہاتھوں میں دیے دیکھ اس سے پوچھا اور عفہ کو کیا چاہیئے تھا سنی الف سے بے سارے داستان اسے

سنادی اسے اس وقت کسی ایک ایسے کی ضرورت تھی جو بان جزباتی ہوئے اسکا مسلہ

حل کر سکے اور نیل کافی معاملی فہم لڑکی تھی اسی لیے اس سے شئیر کرنا مناسب تھا

تو تم نے یہ بات ملیشا کو کیوں بتائی یار..... نیمل پریشان ہوئی ملیشا کی پیٹ میں کوئی

بات ٹکنا پکے آم کا درخت پر لگے رہنے کے مترادف تھا جو کسی بھی وقت گر سکتا تھا

مجھے لگا وہ میری ہیلپ کرے گی..... عفہ بھی پریشان تھی

اچھا سنو ٹینشن نہ لو ہم اس معاملے کو دھیان سے دیکھیں گے اور سولو کریں گے اور اب

یہ نات اور کسی کو نہ بتانا اوکے.... نیمل نے اسے حوصلہ دیا

اوکے........ عفہ نے حامی بھری

....

حمائل اب اور کوئی بات نہیں یہ سین تو آپ کو کرنا پڑے گا امپورٹنٹ

ہے........ ھادنے اس پر پریشر ڈالا جو ماننے کو تیار نہ تھی

نہیں ھاف بھائی یہ پاسیبل نہیں ہے..... حمائل نے ایک بار پھر انکار کیا

حمائل میں نے کہا امپورٹنٹ ہے تو بس اب..... ھادنے حتمی فیصلہ سنایا از میر بھی

سیٹ پر نہیں تھا کہ اسکی سائیڈ لیتا ظفر ویسے ہی خاموش تھا

مگر....حمائل نے اعتراض کرنا چاہا مگر حاد نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا جسکا

مطلب تھا اب بس اور کوئی بات نہیں ہو گی

تم اسے ریڈی کرو...حاد نے میک اپ آرٹسٹ کو آرڈر دیا

اگلے پندرہ منٹ میں وہ تیار تھی ظفر کچھ بھی نہ بولا تھا شاید اسے یہ سب کچھ لگ نہیں

رہا تھا اسکے لیے یہ عام بات تھی

......حمائل نے ظفر کی طرف دیکھا مگر بے سود

وہ مرے مرے قدموں کے ساتھ شوٹ کے لیے آئی

کوئی بات نہیں حمائل کر لو گی تم......پلوشہ نے جان کر بولا

چلو شوٹ کرو...حاد کیمرہ مین کی طرف بڑھا

سین شروع ہوا تو پہلے توریان ڈور میں کھڑا حمائل اے مخاطب تھا مگر جیسے ہی اسکے

ڈائلا گز آئے وہ آگے آیا اور حمائل کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے دبائے

وہ اپنے ڈائلا گز روانی سے بول رہا تھا مگر حمائل کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا

ابھی ریان اور آگے آتا اس سے پہلے ہی حمائل کا ہاتھ کسی نے پکڑ کر پیچھے کی طرف کھینچا اور پھر ایک زوردار دھکا ریان کو پڑا حمائل کو تو سمجھ بھی نہ آئی کہ کون ہے اس نے اس جگہ دیکھا جہاں ظفر کھڑا تھا مگر وہ اب غائب تھا

وہ نہ سنبھل پاتی اگر پیچھے ٹیبل نہ ہوتی اور پھر سامنی دیکھنے پر وہ ششدرہ رہ گئی ازمیر نے ایک کے بعد دو مزید مکے ریان کے پیٹ میں جڑے پھر اسے پیچھے پھینکتا حمائل کی طرف آیا

Are you okay?.....

اسنے اپنا لہجہ نارمل کرتے پوچھا

آپ تو آپ نے تو آج نہیں آنا اور یہ آپ نے کیا کیا؟... حمائل کو سمجھ نہ آئی کیا پوچھے پھر اسنے ایک بار پرھ ریان کی حالت دیکھی جو بیچارہ اوندھے منہ ٹیبل پر پڑا تھا

ازمیر یہ کیا بدتمیزی ہے... ھاد کو جب سچویشن سمجھ ائی تو وہ بھاگتا انکی طرف آیا اور ازمیر پر چِلاتے اسنے ریان کو اٹھایا

اور یہ جو میری غیر موجودگی میں یہاں ہو رہا تھا وہ سب کیا تھا.... ازمیر جوابا اُس سے

اونچی آواز میں چلایا

ایسا کیا ہو رہا تھا ہاں تم آوور ریکٹ کر رہے ہو....پلوشہ بھی اگے ائی

تم تو میرے سے دور ہی رہو سمجھی.....ازمیر نے اپنے غصے پر قابو پاتے انگلی اٹھاتے اسے وارن کیا

حمائل تو ابھی تک شاکڈ تھی ظفر بھی ھاد کے ساتھ کھڑا سب دیکھ رہا تھا

یہ ڈرامہ اب نہیں ہو گا سمجھے......ازمیر اسکو بولتا حمائل کی طرف مڑا پھر اسکو لیتا باہر نکلا حمائل بمشکل اسلے قدم سے قدم ملا پاہ رہی تھی گاڑی کی پاس جا کر وہ رکا اور ادھر ادھر چکر کاٹنے لگا حمائل مضطرب سی اسے دیکھ رہی تھی مگر وہ گھبرائی تب جب اسنے اپنا ہاتھ پورے زور سے بونٹ پر مارا

از....ازمیر بی ایزی......حمائل نے ڈرتے ڈرتے بولا

چپ بلکل چپ تم کیسی لڑکی ہو ہاں اپنی پروٹیکشن نہیں کر سکتی کیا.........ازمیر نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے اسے چپ رہنے کا اشارہ کای تو وہ فوراً خاموش ہوئی

گاڑی میں بیٹھو میں آتا ہوں اور خبردار جو باہر نکلی.........ازمیر نے گاڑی کا دروازہ

کھولتے اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا

حمائل اسکا غصہ دیکھتی خاموشی سے اندر بیٹھی اسکے بیٹھتے ازمیر نے زور سے دروازہ مارا

پھر بڑے بڑے قدم اٹھاتا اندر گیا

حمائل سر جھکائے بیٹھی تھی جب ونڈو کو کسی نے ناک کیا

اسنے سر اٹھا کر دیکھا تو ظفر تھا حمائل نے شیشہ نیچے کیا

حمائل ایک بات بتانی تھی آپکو میرے نہیں خیال سے اب آپ یہاں دوبارہ آؤ گی تو

ضروری ہے....... ظفر نے موقع دیکھتے بات کرنے کا ارادہ کیا

بولیں.... حمائل کو اس وقت اسکا آنا بلکل نہ بھایا تھا

میں اپکو پسند کرتا ہوں حمائل اور اپکے گھر رشتہ بھیجنا چاہتا ہوں.... ظفر نے بنا بات کو

طول دیے اپنی بات کی

سوری مگر میں ایک ایسے آدمی سے شادی نہیں کر سکتی جو میری پروٹیکشن نہ کر سکے کتنی

بار میں نے اپکو دیکھا مگر آپ نے کچھ نہیں بولا چپ کھڑے تماشہ دیکھتے رہے....... تو

اب آپ اسکی توقع کیسے کر سکتے ہیں کہ میں اپکی بات سنوں یا مانوں........... اپ کو

شرم آنی چاہیے....ِ حمائل نے اپنی بات ختم کرتے ونڈو بند کی

بہتر ہے آپ چلے جاہیں..... حمائل نے باہر آتے ازمیر کی طرف اشارہ کرتے کہا تو

ظفر اسکے ڈر سے فوراًوہاں سے نکلا

بھگوڑا..... حمائل نے اسکے بھاگنے پر طنز کیا

جیسے ہی اسے ازمیر سامنے نظر آیا وہ پھر اسی پہلے والی پوزیشن میں بیٹھ گئ جیسے بہت ڈری ہو مگر وہ حقیقتاًڈر ہی گئ تھی

وہ ازمیر ......ابھی اسے گاڑی روڈ پر ڈالے پانچ منٹ ہی ہوئے تھے کہ حمائل نے اسے بلایا

حمائل بلکل چپ اب جو بات ہو گی آغا جان کے ساتھ ہو گی بس........ ازمیر کا غصہ ابھی بھی برقرار تھا

آغا جان کے سامنے کیا بات ہو گی....... حمائل اچانک پریشان ہوئی

اسکی بات ازمیر نے ان سنی کی اسے اس وقت ڈرائیونگ پر فوکس کرنا تھا

شاہ مینشن کے گیراج میں گاڑی روکتا ازمیر فوراً گاڑی سے اترا اسنے حمائل کے لیے

دروازہ کھولنے کی بھی زحمت نہ کی تھی

حمائل ڈر کے مارے ویسے ہی پریشان تھی وہ ڈرتی ڈرتی گاڑی سے اتری اور ازمیر کے ساتھ حویلی اندر جاتے ازمیر کی سب سے پہلے نظر حریم پر پڑی تو اسنے انھیں سلام کیا اسکے پیچھے ہی حمائل نے بھی سلام کیا

آغا جان کہاں ہیں انٹی؟...ازمیر نے ان سے پوچھا

بیٹا وہ تو اپنے کمرے میں ہیں بلا دوں یا آپ لوگ جاوگے خود.....حریم نے بتاتے ان سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور بی جان بھی انکے ساتھ ہیں؟؟.....ازمیر نے اگلا سوال کیا اس کے لہجے سے حریم نے اندازہ لگا لیا تھا کہ کوئی ضروری بات ہے

جی بیٹا اندر ہی ہیں آپ لوگ بیٹھو میں کچھ انتظام کرتی ہوں.....حریم کہتیں کچن کی جانب گئیں جبکہ ازمیر کا رخ اب انور شاہ کے کمرے کی طرف تھا دروازے پر پہنچتے اسنے اجازت لی

تو اندر سے ملائکہ کی آواز ائی اندر اتے وہ انکے سامنے جھکا تو انھوں نے اسکے کمر تھپکی

حمائل کے تاثرات انھیں کافی سمٹے ہوئے لگے تھے

بیٹھو بیٹا انور ابھی نماز پڑھ رہے ہیں.... ملائکہ نے صوفے کی طرف اشارہ کیا خود وہ بیڈ پر بیٹھی تسبیح کر رہی تھیں

کوئی خاص بات ہے؟.... انھوں نے تسبیح رکھتے ان سے پوچھا تو ازمیر نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ حمائل خاموش تھی

ابھی وہ کچھ اور پوچھتیں اس سے پہلے انور سٹڈی سے باہر نکلے

ازمیر فوراً اٹھتا انکے سامنے گیا پھر سلام کرتا انکو لیتا بیڈ کی طرف آیا وہ بیٹھی تو ازمیر بھی اپنی جگہ پر واپس بیٹھا

جی بیٹا کیا حال ہے اپ دونوں کا؟... انور شاہ نے بیٹھتے پوچھا

آغا جان ٹھیک ہیں مگر مجھے آپ سے ایک اہم موضوع پر بات کرنی ہے....... ازمیر نے اجازت چاہی تو انھوں نے اثبات میں سر ہلایا

آغا جان میں جانتا ہوں کہ میں نے حمائل کی ذمہ داری لی تھی کہ اس سارے کام میں میں اسکا خیال رکھوں گا اور ساتھ دوں گا مگر اب مجھے نہیں لگتا میں یہ سب اور کر سکتا

ہوں......ازمیر نے کافی احتیاط سے اپنی بات بیان کی

کچھ ہوا ہے؟...انور شاہ اسکی بات پر سیدھے ہو کر بیٹھے

جی آغا جان ہوا ہے مگر میں بتا نہیں سکتا مناسب نہیں لگتا مگر ایک بات تو پکی ہے اس فیلڈ میں اگر حمائل رہتی ہے تو میں اسے پر ٹیکٹ نہیں کر سکتا یہ میرے لیے امپاسیبل ہے.....ازمیر نے معذرت چاہی

حمائل کیا کیا ہے آپ نے؟...انور شاہ کا لہجہ سخت تھا جبکہ انکے سعال پر حمائل کی ہوائیاں اڑی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

م...میں...نے ت...تو......حمائل نے بولنا چاہا مگر انکے اور بی جان کے سرد تاثرات دیکھ کر زبان نے اسکا ساتھ نہ دیا

آغا جان اس نے کچھ نہیں کیا بس بات یہ تھی کہ اگر یہ اس فیلڈ میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہے تو شوق سے کام کرے میں اب اس ذمے داری سے فارغ ہوں کیونکہ میں یہ نہیں کر سکتا........ازمیر نے ہاتھ اٹھائے

ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا یہ صرف اس لیے یہ کام کر رہی تھی کیونکہ آپ بھی اس کام میں

تھے مگر اگر آپ ذمے داری نہیں لیتے تو حمائل یہ نہیں کرے گی.........انور شاہ نے فوراً انکار کیا

آغا جان یہ تو اب حمائل کی مرضی ہے جو مرضی کرے.....ازمیر نے اسے بلکل فری چھوڑا

تو بیٹا آپ کا کیا خیال ہے کیا کرنا چاہیے اسے اب......انور شاہ نے اس سے مشورہ چاہا

میرا خیال ہے کہ حمائل کو یہ فیلڈ چھوڑ کر بزنس میں دھیان دینا چاہیے جو اسنے پڑھا ہوا ہے یہی بہتر ہے وہاں اسکی پروٹیکشن کے لیے زین احد دونوں ہیں اب باقی اسکی مرضی......ازمیر کو جو صحیح لگا اسنے وہ مشورہ دیا جبکہ اسکے اس بات پر حمائل نے شکایتی نظروں سے اسکی طرف دیکھا

ازمیر جانتا تھا کہ اگر وہ ہاتھ اٹھا لے تو انور شاہ حمائل کو کبھی یہ کام نہیں کرنے دیں گے اور یہی بہتر تھا اسکا اس ڈرامے میں کام کرنا بھی اسی وجہ سے ممکن ہوا تھا کہ ازمیر ساتھ تھا ورنہ اسکو کبھی اجازت نہ ملتی

یہ بلکل مناسب بات ہے بس حمائل بچے اب آپ یہ کام نہیں کرو گی......انور شاہ

نے فیصلہ سنایا

مگر اغ....اغا جان کا نٹریکٹ.......حمائل ہمت کر کے بولی وہ یہ کام چھوڑنا نہیں چاہتی تھے

اسکی فکر مت کر و وہ میں پھاڑ ایا ہوں بس اسکے لیے اب مجھے کچھ پیمینٹ کرنی ہے ائی میں فائن وہ میرا مسلہ ہے اب آپ اس کانٹریکٹ سے آزاد ہو......ازمیر نے یہ بات بھی انور شاہ کے سامنے کی تاکہ کوئی شعبہ ہی باقی نہ رہے

توبس ٹھیک ہے بچے اب آپ کل سے آفس جوائن کر واچھی بات ہے فیملی بزنس کو بڑھانے میں بھائیوں کی مدد کرو......انور شاہ نے اسے مشورہ دیتے بات ختم کی

کچھ دیر بعد حریم جوس کے گلاس لیے اندر آئیں اور انکے سامنے رکھے

ممانی میں اوپر جارہی ہوں موڈ نہیں ہے یہ پینے کا.......حمائل انکے آتے ہی معذرت کرتی باہر نکلی

وہ ناراض ہے اپکو بچی سے پوچھنا چاہیے تھا پہلے.....ملائکہ نے احتجاج کیا

اس طرح کے فیصلے اگر بچوں سے پوچھ کے کرنے لگے نہ تو کچھ نہیں بچنا اس گھر کا خود

ہی سیٹ ہو جائے گی.....انور شاہ نے اسکی مخالفت کی

....

حمائل تم کب آئی؟.... نینل جو سکیچنگ کر رہی تھی اچانک دروازہ کھلنے پر اسنے دیکھا

توحمائل کھڑی تھی

مگر وہ اسکی بھیگی انکھیں دیکھ کر ٹھٹکی

کیا ہوا ہے حمائل؟...وہ فوراً اٹھتی حمائل کی طرف آئی پھر اسے لیتی بیڈ پر بیٹھی

میرا کیریئر برباد کر دیا ہے ازمیر نے...........حمائل بولی تو سارا الزام ازمیر پر ڈالا

کیوں انھوں نے کیا کیا ہے؟...نیمل نے پوچھا اسے حمائل بات پر یقین نہیں تھا

انھوں نے انھوں نے کہا کہ آپ اب ایکٹنگ چھوڑو اور بزنس کرو بھائیوں کے ساتھ

......حمائل نے ٹوٹی پھوٹی بات بتائی

کیوں انھوں نے یہ کیوں کہا؟..نیمل پریشان ہوئی ابھی صبح عفہ والا مسلہ حل نہ ہوا تھا

اور اب حمائل بھی

اور نیمل تمھیں پتہ ہے ازمیر نے بات سید ھا آغا جان کے سامنے کی تا کہ میرے پاس

کوئی راستہ نہ بچے اور اب میں پھس گئی ہوں آغا جان اب کبھی نہیں مانیں گی....حمائل نے روتے بتایا

حمائل میری بات سنو ہوا کیا ہے شروع سے بتاؤ پھر ہی کچھ سمجھ آئے گا نہ...نیمل کا لہجہ اب کی بار سخت تھا اسکے سخت لہجے کے زیرِ اثر حمائل نے فوراً اسے ساری بات بتائی

اسے بھی ازمیر صحیح لگا مگر اس وقت یہ کہنا اپنی موت کو دعوت دینے کے برابر تھا غلط کیا نہ انھوں نے.....حمائل نے انسو پونچھتے اس سے پوچھا تو اسنے بمشکل اثبات میں سر ہلایا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ازمیر کو چھوڑوں گی تو نہیں میں ان سے بات کروں وہ ہوتے کون ہے میرے بارے میں فیصلہ کرنے والے.....حمائل نے اسے آگے کا ارادہ بتایا مگر وہ خاموش رہی

....

کس سے بات کر رہی ہیں ابیر آپی؟....امان جو کھانے پر بلانے آیا تھا اسے فون پر مصروف دیکھ کر پوچھا

ارشمان سے....ابیرا نے دھڑلے سے جواب دیا

اچھا جی کیا بار کر رہی تھیں؟....امان اسکے ساتھ آکر بیٹھا فون وہ بند کر چکی تھی

شاپنگ کی...ابیرا نے مختصر جواب دیا

کیا شاپنگ؟...امان نے پوچھا

وہ بات یہ ہے کہ ارشمان اور نینل چاہ رہے ہیں کہ میں کل انکے ساتھ شاپنگ پر چلوں تو میں نے کہا کہ میں منہل کو ساتھ لو آؤں گی اسی پر بات کر رہے تھے...ابیرا نے اب ساری بات بتائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا چلیں کھانا لگ گیا ہے آجائیں....امان کہتا باہر نکلا

یااللہ تیرا شکر ہے بس یہ اسی طرح خوش رہے....اسنے اپنی بہن کو دل سے دعا دی

شروع میں وہ ارشمان سے بات نہیں کرتی تھی مگر وقت کے ساتھ سب ٹھیک تھا اور اِرج وہ تو ایک بار زین، حیام اور ملیشا کے ساتھ ڈنر پر بھی جا چکی تھی

وہ دونوں اپنی لائف میں خوش تھیں اس وجہ سے فاروق اور خدیجہ کو بھی تسلی تھی

....

کیاہوا ہے موڈ کیوں آف ہے ؟..... شمائلہ نی لاونچ میں بیٹھے زوہیب سے پوچھا ہوا بھی ابھی گھر آیا تھااور زور کے مقابلے زرا سست تھا

مما یار ایک کیس پھس ہی گیا ہے کوئی کلو کچھ نہیں مل رہا..... اسنے مختصر ساذکر کیا

ہمم تو بیٹا اللہ کا نام لے کر شروع کرو انشااللہ سب ٹھیک ہی ہو گا..... انھوں نے ہمیشہ کی طرح اسکا حوصلہ بڑھایا

زوہیب میں نہ ایک بات سوچ رہی تھی.... شمائلہ اسکے ساتھ ہی بیٹھیں

جی مما بولیں........ زوہیب نے انکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا وہ کبھی کبھار ہی اس سے ایسے بات کرتی تھیں

بیٹا میرا خیال ہے کہ تمھیں اب شادی کر لینی چاہیے..... انھوں نے اپنی سوچ اس پر ظاہر کی

مما.... وہ انکو پکارتا ہنسا

زوہیب میں سیریس ہوں... انھوں نے اسے ڈپٹا

اچھا چلیں ایک بات بتائیں مجھ سے کون شادی کرے گاہاں...... زوہیب نے سوال

کیا

یہ کیا عجیب سوال ہے اتنا ڈیشنگ ہے میرا بیٹا اوپر سے اسسٹنٹ کمیشنر کون نہیں پسند کرے گی تمھیں ہاں بلکہ ہر لڑکی چاہے گی کہ اسکا تمھارے جیسا شوہر ہو........شمائلہ اسکی بات پر بھڑکیں وہ کیوں خود کو ڈی گریڈ کر رہا تھا

تو مما یہی تو بات ہے میرے عہدے کی ابھی آپ لوگوں کو شکایت ہے کہ میں گھر کو اور آپ لوگوں کو ٹائم نہیں دیتا تو بیگم صاحبہ آ گئیں تو بس میری تو خیر نہیں ہونی.....اسنی شادی نہ کرنے کی وجہ پیش کی

زوہیب بیٹا لڑکیاں نہ سمجھدار ہوتی ہیں اچھا اب زیادہ بات کو مت ٹالو...انھوں نے اسکے سر پر چت لگائی

اچھا چلیں بتائیں کون ہے وہ لڑکی........زوہیب انکے پوائنٹ پر آیا

نہیں پہلے تم بتاو کوئی لڑکی پسند ہی تمھیں تو میں دادجی سے بات کرتی ہوں......شمائلہ نے اس سے پوچھا

مما توبہ کریں میں ایسا لڑکا نہیں ہوں....زوہیب نے کانوں کا ہاتھ لگائے

زیادہ ڈرامے نہ کرو اس میں کونسی ایسی بات ہے.......شمائلہ غصہ ہوئیں

اچھا چلیں مجھے کوئی پسند نہیں اب آپ اپنی پسند بتائیں........زوہیب نے بات ان پر ڈالی

مجھے تو پسند ہے مگر مصلت نہیں کروں گی تم پر اگر پسند ہوئی تو بتانا ورنہ کوئی اور ڈھونڈ لیں گے......شمائلہ نے بتانے سے پہلے اسے آزاد کیا

تو اسنے اثبات میں سر ہلا یا

وہ مہر النساء کی بیٹی ہے نہ حیام وہ کافی اچھی بچی ہے سلجھی ہوئی سی اور تو اور ڈاکٹر بھی ہے ٹائم کی بھی شکایت نہیں کرے گی........شمائلہ نے اپنی پسند بتائی

مما وہ ہارٹ سپیشلسٹ ہے....زوہیب نے واضح کیا

ہاں تو ایسے کہ رہے ہو جیسے وہ بس اپنی مرضی سے کسی کا بھی دل نکال دیتی ہے.......شمائلہ نے اسکی بات ہوا میں اڑائی

مما آپ کو نہیں پتہ اس طرح کی ڈاکٹر زنہ بہت سنگدل ہوتی ہیں.....زوہیب نے بہانہ بنایا

اور بیٹا آپ جیسے افیسر زان سے بھی زیادئ سنگ دل مگر صرف اپنی ڈیوٹی ہر اسی لیے یہ بہانہ نہیں چلے گا..... شمائلہ نے اسکا ہتھیار اسی پر استعمال کیا

اچھا آپ جو مرضی کریں پھر.... زوہیب نے ہار مانی

تو مطلب تم راضی ہو.... شمائلہ اچانک خوش ہوئیں

مگر مما آپ کے گلے مصیبت ہے اپکو اسکو سب سکھانا پڑے گا کیونکہ اسے کچھ نہیں اتا یہ خبر جھوٹی ہے کہ وہ سگھڑ ہے.... زوہیب نے آخر پر اٹھتے ایک بار پھر انھیں وارن کیا

ہاں تو میں نے اپنی بہو کچن میں گھسانے لے لیے تو نہیں نہ لانی..... شمائلہ نے بھی جواب دیا تو وہ سر ہلاتا اپنے کمرے کی طرف گیا مگر جاتے جاتے وہ شمائلہ کو خوش کر گیا تھا

....

ابیرا بیٹے دیکھو دروازے پر کون ہے؟... خدیجہ جو کپڑے پریس کر رہی تھیں بیل بجنے پر انھوں نے ابیرا کو پکارا تو وہ کچن ٹاول سے اپنے ہاتھ صاف کرتی باہر نکلی

دروازہ کھولتے اسکی نظر سامنے کھڑی شمائلہ پر پڑی

اسلام علیکم ! ممانی....اسنے انھیں اندر انے کی جگہ دی

وہ سائمہ گئی تھی اپنی امی کی طرف تو میں گھر پر اکیلی تھی داد جی بھی ہادی کے ساتھ اغا جان کو لے کر ڈاکٹر پر گئے ہیں تو میں نے سوچا خدیجہ کے پاس آ جاؤں......انھوں نے اسے سب کا بتایا

اچھا اچھا آپ ائیں...ابیرا انھیں لیے اندر کی طرف بڑھی

انھوں نے جاتے خدیجہ کو سلام کیا تو خوشی سے انکی طرف آئیں ایسا بہت کم ہوتا تھا کہ وہ انکی طرف آئیں

بیٹھو جاو بیٹا ممانی کے لیے چائے لاو....خدیجہ نے انھیں بٹھاتے ابیرا سے کہا تو وہ سر ہلاتی کچن میں گئی ابھی اسنے چائے کے لیے دودھ رکھا تھا کہ ایک بار پھر بیل بجی گھر پر ابیرا اور خدیجہ کے علاوہ کوئی تھا بھی نہیں

مما میں دیکھتی ہوں ؟...وہ اس خیال سے فوراً باہر آئی کہ کہیں خدیجہ کو نہ اٹھنا پڑے

دروازہ کھر لتے اسے حیرت کا جھٹکا لگا سامنے ہی حیام ارشمان کے ساتھ کھڑی تھی اسکے دروازہ کھولتے ہی حیام نے اسے گلے سے لگایا

تم یہاں کیسے ؟...ابیرا نے وہیں کھڑے پوچھا

بس ایسے ہی تم سے کچھ باتیں کرنی تھیں تو سوچا یہاں آجاؤں کیوں میں نے غلط کیا

کیا؟...حیام نے بتاتے سوال کیا

ارے نہیں آؤ اندر........ابیرا نے راستہ چھوڑا

ارشان وہیں سے واپس مڑا تو ابیرا نے اسکی طرف دیکھا

اپ اندر نہیں آئیں گے ؟...ابیرا نے اخلاقً پوچھا اگر نہ پوچھتی تو بعد میں خدیجہ سے اسکی کلاس ہوتی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ نے بلایا ہی نہیں تھا تو میں کیوں آتا...ارشان نے مسکراتے الٹا جواب دیا

تو اب کہا تو ہے...ابیرا کی ایکسپریشنز سیریس تھے

مگر اب میں نہیں آؤں گا...اسنے جان کر بولا

ابیرا یار جان کر تنگ کر رہے ہیں تمھیں ایسی کوئی بات نہیں ہے انھیں آج اپنے دوست سے ملنے جانا ہی تو مجھے چھوڑنے بھی آ گئے....حیام نے اسکی پریشانی دور کی

او کے اللہ حافظ بھائی.......حیام پیچھے مڑتی اسے خدا کے حوالے کرتی دروازہ بند کر

چکی تھی

چلو آؤ اندر....ابیرا اسے لیے اندر آئی

مما حیام ہے؟...ابیرا نے اندر آتے بتایا وہ سلام کرنے کے لیے پہلے خدیجہ کی طرف گئی پھر شمائلہ کی طرف اور پھر اپنا پرس چھوڑتی ابیرا کے ساتھ کچن میں چلی گئی

کیا بات کرنی تھی تمھیں؟...کباب تلتے ابیرا نے اس سے پوچھا

ابھی نہیں اوپر چل کر کروں گی اور یہ اِرج کہاں ہے؟........حیام نے کہتے اِرج کا پوچھا

وہ اپنی فرینڈز کے ساتھ ڈنر پر گئی ہے.....ابیرا نے اسکا بتایا پھر کباب پلیٹ میں سجائے وی ٹرالی تیار کرتی باہر آئی تو شمائلہ اور خدیجہ باتوں میں مصروف تھیں انھیں باہر آتا دیکھ خدیجہ حیام کو دیکھ کر مسکرائیں مگر وہ مسکراہٹ حیام کو کافی مشکوک لگی

شمائلہ بھی پیار بھری نظروں سے اسی کو دیکھ رہی تھیں

ابیرا سرو کرتی اسے لیے اوپر آئی

ہاں اب بتاؤ کیا بات تھی؟....ابیرا نے روم میں آتے پوچھا

رکو ایک سیکینڈ....حیام دروازے کی طرف بڑھی پھر اسے بند کرتی واپس آئی

حیام ایسی کیا بات ہے؟...ابیرا کچھ مشکوک ہوئی

یار سیدھی بات کروں گی آج صبح مما نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کو زوہیب کیسا لگتا ہے....حیام نے بات کا آغاز کیا

تو؟....ابیرا نے کندھے اچکائے

تو یہ کہ انھوں نے یہ سوال مجھ سے ایسے ہی نہیں پوچھا بلکہ کوئی بات ہے جو ہوئی ہے میں نے یہ پوچھنے کے لیے نیمل کو کال کی تو اسنے بتایا کہ صبح فجر کے بعد آغا جان اور داد جی کے درمیان پورے ایک گھنٹے کی بات ہوئی ہے.....حیام نے کسی جاسوس کی طرح اسے ساری بات بتائی

تو حیام ایسا بہت بار ہوتا ہے...ابیرا کو یہ سب نارمل لگا تھا

نہیں نہ یار ایک ہی دن کال آنا وہ بھی صبح صبح اور پھر اسی صبح مما کا مجھ سے بات کرنا اور نیچے شاید تم نے غور نہیں کیا کہ شمائلہ انٹی مجھے کیسی نظروں سے دیکھ رہی تھیں....حیام نے ابرو اچکائیں

حیام خدا کا خوف کرو.....ابیرا کے تاثرات بدلے

اوہو نہیں یار اس طرح نہیں کہہ رہی میں میرا مطلب ہے بہت اچھے طرح دیکھ رہی تھیں...حیام نے اسکی غلط فہمی دور کی

اچھا تو تمھارا صاف مطلب یہ ہے کہ ممانی نے داد جی سے اور پھر داد جی آغا جان سے تمھارے اور زوہیب کے رشتے کی بات کی ہے...ابیرا نے اب کے سارا معاملہ سمجھا

ہاں بلکل...حیام کو خوشی ہوئی کہ وہ بات سمجھ گئی

تو اس میں کیا بڑی بات ہے؟...ابیرا نے ایک بار پھر کندھے اچکائے

کیا مطلب بڑی بات کیا ہے؟...حیام اب اسکے ساتھ آکر بیٹھی

مطلب حیام یہ سب نارمل ہے سب کے رشتے ایسے ہی ہوتے ہیں......ابیرا کو اسکی عقل پر شعبہ ہوا

مگر یار میں زوہیب سے کیسے شادی کر سکتی ہوں؟...حیام نے سوال کیا

کیوں انکو کیا ہے؟.........ابیرا کو اسکے اس سوال پر بھی حیرت ہوئی

کیا مطلب انکو کیا ہے وہ ایک پولیس آفیسر ہیں......حیام نے واضح کیا

توحیام پولیس افیسر ہونا کیا گناہ ہے؟........ایک اور سوال ہوا

نہیں مگر پولئس آفیسر سخت دل ہوتے ہیں... حیام نے نئ اور بے تکی بات نکالی

مس حیام پولیس آفیسر ز سے زیادہ ہارٹ سپیشلسٹ بے رحم، سخت دل اور سخت جان ہوتے ہیں.....ابیرا نے اب کے اسکے پیسن کو آگے رکھا

ابیراپر.....ابھی حیام بولتی اس سے پہلے اس کو ٹوکا

پر والی بات ہی نہیں ہے انکار کرنا ہے تو ویسے ہی کر دو یہ پیشن کو وجہ بنانا نہایت فضول حرکت ہے......ابیرا اس سے خفا ہوئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ابیرا ناراض تو مت ہو.....حیام نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

تو اور کیا کروں تم بلکل اِرج والی حرکتیں کر رہی ہو ایک بات سمجھ لو بڑے ہمیشہ اچھے فیصلے کرتے ہیں اچھا اور اب تمھاری مرضی ہے مانو یا نہ مانو........ابیرا نے بات اس پر چھوڑی

اچھا چلو چھوڑو اس بات کو میں تمھارے لیے کچھ لاتی ہوں......ابیرا نے ٹاپک بدلا

ابیرا اسکے لیے جوس لینے کچن میں ائی شائلہ ابھی تک وہیں تھی

اسکے پیچھے ہی حیام بھی نیچے آئی

ابیرا کچھ مت لانا یار پلیز مما کے کال آئی ہے میں نکلنے لگی ہوں انھوں نے بلایا

ہے....حیام بولتی نیچے اتری

کیوں اتنی جلدی.....ابیرا اسکی سن کر کچن سے نکلی

ہاں مما کی کال ائی ہے...اسنے وجہ بتائی

اچھا تو کون آرہا ہے لینے.......ابیرا نے پوچھا

کوئی نہیں اُبر کر والوں گی اسی پر جاؤں گی....حیام نے بتایا اسے لینے آنے والا کوئی

فارغ نہیں تھا

ایک منٹ رکو یار...ابیرا اسے کہتی ڈرائنگ روم میں گئی

مما یار ان دونوں نے کب آنا ہے...ابیرا نے خدیجہ کو مخاطب کیا

کیوں بیٹا...شمائلہ نے وجہ جاننی چاہی

وہ ممانی اسکو کسی نے لینے نہیں آنا وہ کہہ رہی تھی کہ ابر پر جاوں گی مگر میں نے کہا کہ ان

کو کہہ دوں مگر اب ٹھیک ہے.....ابیرا کہتی مڑی

تو بیٹا دو منٹ رکو ابھی زوہیب چھوڑ آتا ہے.... شمائلہ نے کہتے زوہیب کو کال ملائی

جی مما.... زوہیب نے کال اٹھاتے پوچھا

بیٹا حیام کو گھر چھوڑ کر آنا ہے اسے چھوڑ آؤ زرا کوئی ہے نہیں گھر پر..... شمائلہ نے سیدھا بات بتائی

اچھا مما پہنچتا ہوں.... زوہیب نے بلاتاخیر انکی بات مانی وہ انکی بات رد نہیں کرنا چاہتا تھا

اگلے دس منٹ میں زوہیب انکے گھر پر موجود تھا ابیرا جلدی سے اسکے لیے جوس لائی وہ ابھی ابھی ڈیوٹی سے آیا تھا صرف شمائلہ کی وجہ سے

چلیں پھر؟... اسنے جوس کا گلاس ختم کرتے سیدھا سامنے والے صوفے پر بیٹھی حیام کو مخاطب کیا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی اٹھی بیگ اسکے ہاتھ میں تھا ابیرا اسکو دروازے تک سی آف کرنے آئی

انکی گاڑی گلی سے نکلی تو ابیرا نے گیٹ بند کروایا

گاڑی میں مکمل خاموشی تھی

آپ کو پتہ تو چل گیا ہو گا جو مما سوچ رہی ہیں کیونکہ آغا جان سے بھی بات ہو گئی ہے تو

آپ کی کیارائے ہے اس سب کے بارے میں....زوہیب نے بنا طول دیے بات کا آغاز کیا

پتہ نہیں...حیام اسکے اتنے سیدھے سوال پر کنفیوز ہوئی

مجھے کنفیوز نہیں ہونا.....اسنے خود کو حوصلہ دیا

میرا مطلب تھا کہ میں کیا کہ سکتی ہوں جو مما کہیں گی وہی ہوگا نہ.....حیام نے بات مہرالنساء پر ڈالی

لیکن آپ کی مرضی بھی تو اہمیت رکھتی ہے نہ یہ نہ ہو کہ آپ پریشر میں نہ آ جائیں.....زوہیب نے اسکی اپنی مرضی جاننا چاہی

اچھا تو اگر میں انکار کو دوں تو؟...حیام نے بھی اب کی بار ایزی ہو کر سوال کیا یہ نہیں تھا کہ وئی زوہیب سے پہلی بار بات کر رہی تھی بس اس ٹاپک پر پہلے کبھی بات نہ ہوئی تھی

تو کیا میں بات آپ پر نہیں آنے دوں گا میں مما کو خود منع کر دوں گا......زوہیب نے حل بتایا

اووا چھا... تو اگر یہی سوال میں آپ سے کروں کہ آپ کا کیا خیال ہے اس بارے میں..... حیام نے اسی کا سوال اس سے کیا

دیکھیں سیدھی بات بتاتا ہوں میں آپ کو میں نے جب بھی شادی کرنی تھی مما کی مرضی سے کرنی تھی اب مما کو آپ پسند ہیں تو سمجھیں مجھے بھی پسند ہیں....... زوہیب نے صاف بات کی وہ بات گھما کر کرنے کا عادی نہیں تھا

تو مطلب..... حیام نے مطلب نکالنا چاہا

تو مطلب یہ کہ میں راضی ہوں اور آپ میرے سوال کا جواب دیں....... زوہیب نے اسکی بات کاٹی

میں جو بھی مما کہیں گی میں بھی وہی کروں گی بس........ حیام نے ایک بار پھر مہر النساء کو بیچ میں گھسیٹا

تو مطلب کہ آپ بھی راضی ہیں... زوہیب نے اسکی بات کا مطلب نکالا تو اسنے انکھیں پھیلائے زوہیب کو دیکھا مگر اسکی نظر سامنے روڈ پر تھی اور اسکے تاثرات بھی بلکل سرد تھے وہ خاموشی سے رخ موڑ کر بیٹھ گئی

ناجانے یہ کیا شخص ہی پل میں تولہ پل میں ماشہ........ حیام نے خود سے ہی سوال کیا

اسے گھر چھوڑتا وہ وہاں سے نکلا حیام نے اسے اندر انے کی افر کی تھی مگر اسے جلدی تھی

....

عفہ اپنا فون ڈھونڈتی اپنے روم میں آئی تو اسے اپنی نظر پر شعبہ ہوا وہ پہلے بھی پورے روم میں ڈھونڈ پر گئی تھی مگر فون نہ ملا تھا

اسنے اپنا سر پیٹتے فون اٹھایا اور اسکا نیٹ آن کیا

نیٹ آن کرتے ڈھیر سارے نا ٹیفیکیشنز نے اسکا استقبال کیا کل رات وہ کسی کے مسلسل میسیجز سے تنگ آکر نیٹ بند کر کے سوئی تھی اسنے دیکھا بھی نہ تھا کہ میسیجز کس کے ہیں

ابھی اسنے واٹس ایپ کھولا تو ڈھیر سارے میسیجز اسکے منتظر تھے جو کے اسکی فرینڈ کے تھے اسنے بنا پڑھے سارے میسیجز ڈیلیٹ کیے جانتی تھی سب میمز تھے

ان سب چیٹس میں ایک میسج اسے غیر ضروری لگا تھا وہ کوئی ان نان نمبر تھا میسج ابھی دس منٹ پہلے آیا تھا

جس میں بس سلام اور حال پوچھا گیا تھا

عفہ نے نمبر کھولتے انفو نکالا تو یوزر نیم ہادی خان تھا

اف اللہ انکو میرا نمبر کس نے دیا ہے.....اسنے میسیجز ڈیلیٹ کرتے کہا

اوواپ آن لائن ہو ہی گئیں صرف ایک بات کرنی ہے میں نے سن لیں اسکے بعد چاہے بلاک کر دیں......ہادی کے میسیج پر وہ جو اسے سچ میں بلاک کرنے لگی تھی رکی

بولیں...اسنے کافی ہمت سے کام لیتے ریپلائی کیا

میں صاف بات کروں گا میں چاہتا ہوں کہ مما دادو جی سے اور پھر دادو جی آغا جان سے ہمارے رشتے کی بات کریں مگر تب جب آپ رضا مند ہوں اپ جب بھی رضا مند ہوں جب بھی مجھے بس ایک میسیج کر دیجیے گا نس اور کچھ نہیں کہنا اللہ حافظ......ہادی نے میسیج سینڈ کرتے فون سائیڈ سے بند کرتے رکھا اسے یقین تھا کہ رپلائی نہیں آئے گا

عفہ نے میسیج پڑھتے ساتھ اسکو بلاک کیا مگر چیٹ ڈیلیٹ نہ کی تھی نا جانے اسکے دماغ میں کیا آیا تھا مگر وہ یہ سب نیمل کو پڑھانا چاہتی تھی اور یہ تو اسنے عہد کر لیا تھا کہ اب ملیشا کو بھنک بھی نہیں لگنے دے گی کسی بات کی

....

حمائل ایک بار پھر سوچ لو.....احد نے فائل اپنے اسسٹنٹ کو دیتے اسے باہر جانے کا کہا پھر فون کان سے لگاتا ٹیک لگا کر بیٹھا

احد مجھے نہیں پتہ اسکو کال کریں اور بولیں کہ مجھے ملنا ہے اور آپ میرے ساتھ جائیں گے وہ ہوتے کون ہیں یہ سب کرنے والے....حمائل نے غصے میں کہا وہ ازمیر سے سوال کرنا چاہتی تھی

اچھا میں کرتا ہوں اسکو کال اب رکھو تم...احد نے حامی بھری پھر ازمیر کا نمبر ڈائل کرتے اسکو کال ملائی

اسلام علیکم !...فون اٹھاتے ازمیر نے سلام پیش کیا

یار ایک کام تھا تم سے.....احد بھی فلحال سیدھا کام کی بات پر آیا

میں اب حمائل کی کوئی ہیلپ نہیں کروں گا..........ازمیر نے بھی صاف جواب دیا

اووہو یار نہ کرنا بس ایک اور کام تھا...احد اوازار ہوا

بولا....ازمیر نے اسے بولنے کا موقع دیا

کل اسنے تم سے ملنا ہے اور میں ساتھ آنا ہے یہ کہ رہی ہے وہ ایک بار اس سے مل لو اور سن لو وہ کیا کہتی ہے....احد نے ریکویسٹ کی

اچھا تو ملنا ہے مطلب پوچھ گچھ کرنی ہے چلیں مل لیتے ہیں مگر ایک شرط اسے بتا دیجیے گا کہ آپ ہماری بات کے بیچ میں نہیں بولیں گے اگر منظور ہے تو کل آپ کے گھر کے پاس والی کافی شاپ پر مل لیتے ہیں........ازمیر نے بھی ساتھ شرط رکھی

اچھا ٹھیک ہے وہ مان جائے گی مگر سنو ایک بات وہ اگر غصہ کرے نہ تو پلیز برداشت کر لینا...احد نے ایک اور ریکویسٹ کی

نہ نہ نہ احد ایسا کچھ نہیں ہونا جیسا میں نے پہلے کہا تم بیچ میں نہیں بولو گے تو مطلب نہیں بولو گے اور میں اسکا بے جا غصہ برداشت کرنے کا قائل نہیں ہوں وہ اپنی مرضی سے مل رہی ہے تو بس تم بیچ میں نہ بولو.......ازمیر نے اسکی بات ماننے سے انکار کیا

اچھا چلو پھر کل ملتے ہیں رکھتا ہوں میں...احد نے ڈن کرتے فون رکھا

وہ بیچارہ فضول میں اس سب کے بیچ پھنس گیا تھا

اسنے فون کرتے حمائل کو سارا کچھ بتایا پھر اسکی بھی کال کاٹی اسے کام پر دھیان دینا تھا

زوہیب صبح اٹھتا تیار ہو کر ناشتے کی ٹیبل پر آیا وہ ہمیشہ کچھ لیٹ ہو جاتا تھا

مگر آج کچھ مختلف تھا ساری ینگ پارٹی اسے اشتیاق سے دیکھ رہی تھی

آؤ بیٹا ایک خبر آئی ہے آپ کے لیے... شمائلہ نے اسے کشمکش میں پاہ کر پکارا تو وہ اپنی کرسی پر آ بیٹھا

کیا بات ہے آپ سب مجھے یوں کیوں دیکھ رہے ہیں.. کچھ دیر انتظار کے بعد وہ بول پڑا

وہ نہ بھائی ایک بات بتانی تھی آپ کو..... نور کو آخر اس پر ترس آیا تو وہ بولی

بتاؤ.... زوہیب نے جاننا چاہا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ نہ آغا جان نے آپ کے اور حیام کے رشتے کے لیے ہاں کر دی ہے..... نور نے ایکسائیٹڈ ہوتے بتایا مگر اسکے تاثرات میں کچھ خاص فرق نہ پڑا تھا

یہ تو مجھے کل کا پتہ ہے.... زوہیب نے نارملی بتایا اسے اس میں کوئی سرپرائز نہ لگا تھا

مگر انور کی تو آج ابھی تھوڑی دیر پہلے کال آئی ہے..... اس بار یاثر خان بولے

دادجی کل ممانے مجھے حیام کو گھر چھوڑنے بھیجا تھا تو اسی دوران بات ہوئی تھی ہماری

اسی لیے پتہ تھا مجھے..... اسنے بنا ہچکچائے جواب دیا شاید وہ اپنی جوب کی وجہ سے ایسا ہو

گیا تھا بنا کسی ڈر کے بات کر لیتا تھا

اچھا اچھا.....یاثر خان کو بات سمجھ آئی

تو پھر اب منگنی کب کی رکھنی ہے؟...یاثر خان نے اسی سے پوچھا

آپ دیکھ لیں مگر ابیرا اور رارج کی شادی سے پہلے تو نہ رکھیں.....زوہیب نے بات ان پر چھوڑتے ایک متحد وقت بتایا

نہ بیٹا جی نہ ہم نے آپ کی شادی بھی ان دونوں سے پہلے کر دینی ہے.......اس بار جہانگیر صاحب بولے وہ بہت کم اس طرح کے معاملوں میں دخل اندازی کیا کرتے تھے ورنہ یہ معاملات گھر کی خواتین اور دادجی دیکھتے تھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر بابا اتنی جلدی کیا ہے؟...زوہیب نے سوال کیا

بیٹا جی آپ کی عمر چوبیس ہے یہ بہت ہے اب اور کتنا انتظار کیا جائے بس یہ تو ان دونوں بچیوں کی شادی سے پہلے ہونی چاہیے دادجی......جہانگیر صاحب نے زور دیا

جیسی آپ کی مرضی بابا....اسنے بنا کوئی چوں چراں کیے ان کی بات پر حامی بھری

دادجی ویسے عمر کے لحاظ سے ازمیر کی شادی بھی کیری شادی کے ساتھ ہی ہونی چاہیے

اسکی اور میری اتیج سیم ہے......زوہیب نے جان کر ازمیر کو بیچ میں گھسیٹا تو اسنے زوہیب کو گھورا مگر اب بات نکل چکی تھی اب اگلی باری اسکی تھی وہ جانتا تھا

ہاں یہ تو حق والی بات ہے بھئی تو پھر ازمیر کیا خیال ہے؟....یاثر خان نے اب اسے مخاطب کیا

دادا جی پہلی میری بہنوں کی شادی ہو گی پھر میں شادی کروں گا....ازمیر نے ایک بے ضرر سا بہانہ ڈھونڈا

نہ بھائی آپ ہماری فکر نہ کریں آپ کر لیں شادی....منہل نے بھی زوہیب کا ساتھ دیا

چلیں بہن نے تو اجازت دے دی ہے اب بتائیں زرا کونسی لڑکی پسند ہے؟...یاثر خان نے ایدھا سوال کیا

دادا جی نہیں ابھی نہیں بعد میں کر دیجیے گا....اسنے پھر کوشش کی مگر اب بات ہو چکی تھی اور کم سے کم ہفتہ تو اسکی ان باتوں سے جان نہیں چھوٹنی تھی

چلو کوئی بات نہیں ہفتے بعد کیا پتہ کوئی پسند ہو.....یعقوب صاحب نے بھی گفتگو میں

حصہ لیا

بابا...ازمیر نے بیچارگی سے انھیں پکارا تو وہ مسکرانے لگے

....

کدھر جناب کدھر کی تیاری ہے...ازمیر کو تیار شیار باہر جاتے ہادی نے اسے روکا

ایک پھڈا نمٹانا ہے اسی کی سارے تیاری ہے...ازمیر نے چھپی بات بتائی پھر باہر نکلا

ہیلو ہاں احد میں نکل گیا ہوں گھر سے پہنچ جاوں گا میں دس منٹ میں آپ بھی نکل

آؤ....ازمیر نے گاڑی باہر نکالتے احد کو اطلاع دی

تو وہ بھی حمائل کو لیے نکلا حمائل تو کب سے تیار بیٹھی تھی

ازمیر سے پہلے وہ دونوں ریسٹورینٹ پہنچے اور ایک ٹیبل اپنے لیے سیلیکٹ کی اب بس

ازمیر کا انتظار تھا

اگلے پانچ منٹ میں ازمیر بھی پہنچ چکا تھا اسے دیکھ کر احد نے ہاتھ ہلایا تو وہ انکی طرف آیا

اسلام علیکم!....ازمیر نے سیٹ سنبھالتے سلام کیا

ان دونوں نے سلام کا جواب دیا

جی حمائل بات کرنی تھی آپ کو مجھ سے کچھ.......ازمیر سیدھا پوائنٹ پر آیا

جی بلکل کرنی ہے...حمائل نے حامی بھری

تو پھر شروع کریں دیر کس بات کی ہے....ازمیر جان کر بولا

آپ ہوتے کون ہیں آغا جان کو یہ کہنے والے کہ اب میں اس فیلڈ میں کام نہیں کروں گی....حمائل نے اسکی بات اگنور کرتے سوال کیا

میں نے آغا جان سے ایسی کوئی بات نہیں کی........ازمیر نے صاف انکار کیا

آپ نے میرے سامنے بات کی ہے اور اب میرے منہ پر جھوٹ بول رہے ہیں کوئی خدا کا خوف کریں......حمائل نے حیران ہوتے کہا

حمائل شاید اپکی سننے کی حِس کم ہے میں نے ان سے کہا تھا کہ اب میں اسکی ذمہ داری نہیں لے سکتا.......ازمیر نے اسکو اپنی کہی بات بتائی

تو پھر آپ نے آغا جان کو یہ کیوں نہیں کہا کہ یہ کر لے گی اپ جانے دیں اسے....حمائل نے اعتراض کیا

میں آغا جان سے جھوٹ نہیں بول سکتا تھا......ازمیر نے سیدھا جواب دیا

کیا مطلب ہے آپ کا ہاں کہ مجھ میں ٹیلینٹ نہیں ہے؟...حمائل نے غصے میں اتے سوال کیا احد بس خاموش تماشائی بنا ہوا تھا

میں نے ایسا نہیں کہا آپ میں بہت ٹیلینٹ ہے....ازمیر نے انکار کیا

تو پھر......حمائل ابھی بھی غصے میں تھی

تو کیا میں نے بس سچ بولا تھا....ازمیر اپنی بات پر قائم تھا

اچھا تو پھر یہ کیوں کہا تھا کہ اسے بزنس کرنا چاہیے اب.....حمائل نے ایک اور سوال کیا معلوم ہوتا تھا کہ وہ سارے سوال تیار کر کے لائی ہے

کیونکہ آپ وہ کام بہت اچھا کر سکتی تھی اور وہ بس مشورہ تھا.......ازمیر نے بتایا

اب ہوتے کون ہیں مشورہ دینے والے ہاں کیا رشتہ کیا ہے اپکا میرے ساتھ آپ کو کوئی حق نہیں ہے یہ اب فضول بولنے کا......کس حق سے بولے تھے آپ؟....حمائل کا پیمانہ اب لبریز ہوا

مس حمائل رشتے بنانے اور حق حاصل کرنے میں دیر نہیں لگتی.....ازمیر نے بنا کسی

ہچکچاہٹ کے صاف جواب دیا پہلے تو حمائل اسکی سن کر خاموش ہوئی مگر جب بات پلے پڑی تو اسنے حیرت سے بھرے چہرے سے احد کی طرف دیکھا وہ بھی حیران سا ازمیر کو دیکھ رہا تھا

ک... کیا مطلب ہے آپ کا ہاں...... حمائل اچانک غصے میں اٹھی وہ بولتے ہوئے ہچکچائی تھی

اٹھو گی تو تماشہ لگے گا بیٹھ جاؤ اور اتنی بچی تو ہو نہیں کہ بات کی سمجھ نہ آئی ہو.... ازمیر نے اسکو بیٹھنے کا اشارہ کیا اسکے اس طرح اٹھنے پر آس پاس بیٹھے لوگ انکی طرف دیکھنے لگے تھے

ازمیر..... احد نے اسکو پکارا

نہ احد یہ شرط ہے کہ تم بیچ میں نہیں بولو گے... ازمیر نے فوراً اسے چپ کروایا تو وہ خاموش بھی ہو گیا

....

یہ جو ابھی ابھی آپ نے فضول بات کی ہے ان الفاظ کو واپس لیں ورنہ بہت برا

ہو گا.....حمائل آس پاس دیکھتی فوراً بیٹھی اور اسے دھمکایا

لو بھلا اس سے برا کیا ہو سکتا ہے......ازمیر نے جان کر طنز کیا

کس سے زیادہ برا...حمائل کو اسکا پوائنٹ سمجھ نہ آیا

یہ جو میں اپنا قیمتی وقت اس فضول ملاقات پر ضائع کر رہا ہوں اس سے برا.......ازمیر آگے ہو کر بیٹھا

آپ آغا جان کو کہیں گے کہ مجھے اس فیلڈ میں کام کرنا چاہیے بس....حمائل نے اپنا فیصلہ سنایا

جی نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا.......ازمیر نے اسکو ٹوکا

ایسا ہو گا.....حمائل نے زور دیا

میں تو نہیں کروں گا.....ازمیر کہتا اٹھا اسے اپنا مزید وقت برباد نہیں کرنا تھا

اس کو تو میں دیکھ لوں گی.......اسکے جاتے ہی حمائل غصے میں بولی

بس حمائل اس سے زیادہ تم اسے نہیں دیکھ سکتی...اس سے زیادہ کوشش میں میں تمھارا ساتھ نہیں دوں گا....احد نے بھی ہاتھ اٹھائے

ایک بات بتائیں کہ یہ حق والی بات سیریس تھی.... حمائل نے اپنا خدشہ ظاہر کیا

ہو بھی سکتی ہے اب چلیں مجھے واپس آفس پہنچنا ہے...... احد بھی بل پے کرتا اٹھا اسے اپنے سو کام تھے

حمائل کو گھر چھوڑتا وہ سیدھا سائیٹ دیکھنے پہنچا جو اسکا خریدنے کا ارادہ تھا وہاں سے فارغ ہو کر اسے سیدھا گھر آنا تھا اس زمیان پر انھیں اپنا ایک نیا کارخانہ بنوانا تھا

شاہ مینشن کا فیملی بزنس گارمنٹس کا تھا جبکہ خان ولاار کیٹیکچرینگ کا بزنس کرتے تھے

ان کی آپس میں بۂت بنتی تھی اس سائیٹ کا بھی احد کو ہادی سے ہی پتہ چلا تھا

وہ گھر پہنچا تو آگے تو جیسے خاندانی دعوت تھی سب لڑکیاں ڈائننگ ٹیبل کو سجانے میں مصروف تھیں خواتین سارے کچن میان تھیں اور مرد حضرات ڈائننگ پر بیٹھے سیاست پر زیرِ بحث تھے

یہ کیا سین ہے کیا ہوا ہے آج جو اتنی خوشی چڑھی ہوئی ہے سب کو.... اسنے عفہ سے پوچھا جو گلاس سیٹ کر رہی تھی

آپ کو نہیں پتہ حیام کا رشتہ پکا ہو گیا ہے... عفہ نے حیران ہوتے اسے بتایا

کس کے ساتھ ؟....احد اور بھی حیران ہوا

مطلب آپکو سچ میں نہیں پتہ......عفہ نے اب کی بار سیر یس ہو کر پوچھا

نہیں بتاؤ نہ...احد نے زور دیا

زوہیب بھائی کے ساتھ....عفہ بتاتی کچن میں گئی

احد نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو اسکی نظر حمائل پر پڑی جسے وہ ابھی کچھ دیر پہلے اسکے گھر چھوڑ کر آیا تھا وہ مسکراتا ان سب کے ساتھ ڈائننگ پر براجمان ہوا اور گفتگو میں حصہ لیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

......

دادجی آپ سے ایک بات کرنی تھی.......جہانگیر یعقوب کے ہمراہ اندر داخل ہوئے

آؤ بیٹھو...یاثر خان جو سونے کی تیاری میں تھے فوراً اٹھ بیٹھے

دادجی ہم چاہ رہے تھے کہ آپ آغاجان سے بات کریں اور ایک دو مہینوں میں زوہیب کی ڈیٹس رکھیں....انھوں نے اپنا موقف بیان کیا

یہ زیادہ جلد نہیں ہو گا....یاثر خان نے خدشہ ظاہر کیا

دادجی بچی ہماری ہے اب آج لائیں یا کل اس سے کیا فرق پڑتا ہے.....یعقوب نے اعتراض کیا

اچھاتو کیا خیال ہے کیا ڈیٹس ہونی چاہیے اور کس مہینے کی؟...یاثر خان نے ان سے پوچھا

اگلے مہینے کی پہلی یا دوسری تاریخ کو نکاح رکھ لیتے ہیں........جہانگیر نے مشورہ دیا

اچھا میں صبح بات کرتا ہوں ابھی تو وہ اٹھا نہیں ہو گا.....یاثر خان نے حامی بھری تو وہ دونوں انھیں شب بخیر کہتے باہر نکلے

ساتھ تو میں نے تمھارا دیا ہے مگر مجھے اتنی جلدی کی سمجھ نہیں آرہی...یعقوب نے باہر آتے ان سے کہا

بھائی میں کیا کروں یہ ساری باتیان خواتین کی ہوتی ہیں ابھی شام کو بھابھی اور شمائلہ نے مجھے کہا کہ یہ جلدی ہونا چاہیے تو میں نے بات کرلی اب وجہ نہیں پتہ......جہانگیر نے بات کرنے کی وجہ بتائی

اچھا چلو جا کر سو جاو دیکھتے ہیں اب آغا جان کیا کہتے ہیں.....یعقوب بھی اپنے کمرے کی طرف بڑھے

....

ہاں انور یار یہی بات ہے مجھے بھی یہی لگتا ہے اب تم بتاؤ کیا کرنا ہے بچے تو اصرار کر رہے ہیں....اپنے کہے کے مطابق صبح فجر کے بعد یاثر خان نے انور شاہ کو فون کیا

میں نہ ملائلہ اور مہر النساء سے بات کیے بغیر کچھ نہیں کہہ سکتا مجھے آج شام تک کا وقت دو میں بتاتا ہوں....انور شاہ نے ٹائم مانگا یہ فیصلہ اتنا آسان نہ تھا

شام میں انور شاہ نے تمام بڑوں کو اکھٹا کرتے یہ بات زیرِ بحث لائی تو اتفاق سے سب ہی اس پر متفق ہو گئے اور سب سے بڑھ کر میکال کو بھی کوئی اعتراض نہ تھا بیٹھی کی شادی اتنی جلدی میں کرنا آسان کہاں تھا مگر ان سب نے حامی بھری تو یاثر خان نے یہ خوشخبری اب کو رات کے کھانے پر سنائی

اسکا مطلب ہے کہ اب بھائی کی شادی کی تیاریاں شروع کر دیں ہم......انکی بات سنتے عینہ چہکی انکے گھر میں پہلی شادی تھی

جی بلکل اور ہاں کیونکہ زوہیب نے اپنی شاپنگ کرنی نہیں ہے یہ تو منع کر چکا ہے تو یہ ذمے داری اب سے زمان اور ہادی کی ہے ٹھیک ہے نہ......شمائلہ نے انکی زمے کا لگایا

اور مما حیام کی بری کی ساری شاپنگ ہم کریں گے.....عینہ نے اپنے اور زرناب کی طرف اشارہ کیا

جی سب مل کر کریں گے......شمائلہ نے بھی اسکی سنی

منہل آپ اور ابیرا آپ دونوں نے حیام کی ساری جیولری میچ کرنی ہے ساتھ بلکل صحیح........شمائلہ نے انکے ذمے بھی ایک کام لگایا انکا بازار جانا اکثر مشکل ہوتا تھا

جی ممانی آپ فکر ہی نہ کریں سب ہو جائے گا....ارج نے انکو گارنٹی دی تو وہ مسکرائیں اگر انکے ذمے کوئی شاپنگ تھی بھی تو وہ بڑوں کی تھی جو انھیں لازماً خود کرنی تھی

اور ارادے کے مطابق وہ ساری اگلے ہی دن اس مہم پر نکلیں انھوں نے کسی کے بجائے ڈرائیور کو ساتھ لے جانا مناسب سمجھا ان سے سے کسی کو لے جاتیں تو بس جلدی پڑی رہتی

دوسری طرف شاہ منشن میں بھی تیاریاں عروج پر تھیں جب سے حیام کو یہ پتہ چلا تھا کہ اسکی جاب سے زوہیب کو کوئی مسلہ نہیں ہے بنا کسی چوں چرا اس کے بڑوں کے فیصلے پر سر جھکا یا ورنہ اسکا ارادہ پھڈا کرنے کا تھا

ادھر تو وہ خود بھی ان سب کے ساتھ شاپنگ پر نکل گئی تھی کیونکہ اسے انکی چوئسس پر بھروسہ نہیں تھا

ارج اور ابیرا نے تو ساری شاپنگ ایک ہی شاپ سے کیونکہ انھیں جیولری کا کام دیا گیا تھا اسی لیے انھیں زیادہ کھپنا نہ پڑا تھا صبح دس بجے کی نکلیں وہ ساری رات کو گیارہ بجے ڈرائیور کے ساتھ گھر آئیں

بھوک سے نڈھال وہ فوراً سارا کچھ باہر صوفوں پر پھینکتیں ڈائننگ پر بیٹھی شمائلہ اور سائمہ نے بھی خیال کرتے فوراً ا بکے سامنے کھانا لگایا کھانے کے بعد انھوں نے شاپنگ دیکھنے کا ارادہ کیا تو سارے ہی ٹی وہ لاونج میں آ گئے نور اور منہل نے باری باری حیام کے سوٹ دکھائے جو وہ تینوں پسند کر کے لائی تھیں ساتھ ہی اِرج نے میچینگ جیولری بھی دکھائی اور امید کے مطابق انھیں سب کچھ بہت پسند آیا

ابھی مما ہمیں اور بھی بہت کچھ لینا تھا مگر لیٹ کافی ہو گیا تھا پھر دادجی نے ڈانٹنا تھا اسی لیے ہم نے سوچا کل صحیح.....زرناب نے بتایا فلحال وہ صرف سات سوٹ لائے تھے اِرج اور ابیرا کے کہنے پر انکی جیولری بھی ساتھ ہی لی تھی

....

آغا جان میں سوچ رہا تھا کہ فرنیچر والے کو ارجنٹ آرڈر دے دوں حیام کے لیے مگر کل حیام کو ساتھ لے جاؤں گا پھر اسکے مرضی سے بنوالیں گے.... میکال نے انور شاہ سے بات کی سب ادھر ہی بیٹھے لڑکیوں کی شاپنگ دیکھ رہے تھے جو وہ حیام کے بجائے اپنے لیے کر کے لائی تھیں انکا کہنا تھا کہ تمھاری شاپنگ تمھارے سسرال والے کریں گے

نہیں میکال ایسا کچھ نہیں ہونا یاثر نے خاص طور پر کہا ہے کہ جہیز نہ آئے ان کی طرف میں نے اصرار کیا تو ناراض ہو رہا تھا.... انور شاہ نے انھیں منع کیا

مگر بی جان میری پہلی بیٹی کی شادی ہے..... انھوں نے اعتراض کیا

تو بچے آپ کو زکر کرنا چاہیے کہ پہلی بیٹی کی شادی اتنی اچھی جگہ ہو رہی ہے انھوں نے کہا ہے کہ بچی کے کپڑے ادھر سے تو ہوں گے مگر وہ اپنی پسند کے بھی دیکھ لے جو بھی لینا ہے..... بی جان نے بھی بتایا

مگر بی جان آپ کو تو حیام کا پتہ ہے وہ کہتی ہے کہ فرنیچر میری پسند کا ہو پورا نہیں مگر کچھ چیزیں..... مہرلنساء نے حیام کا مسلہ بتایا

تواسکا بھی حل نکل چکا ہے یاثر نے کہا ہے کہ اس ہفتے زوہیب اور شمائلہ اسے لینے آئیں گے تاکہ یہ اپنافرنیچر زوہیب کے ساتھ پسند کرلے وہ کہ رہے تھے کہ ویسے بھی زوہیب نے اب اپنافرنیچر چینج کرناتھا.....اغاجان نے انھیں اس بات سے بھی ٹوکا

اللہ سب بچوں کے نصیب اچھے کرے.......ملیحہ نے خوش ہوتے ان سب کے لیے دعاکی وہ ان سب بچوں کو حمائل کی طرح ہی پیار کرتی تھیں

....

یہ مہینہ ان تیاریوں میں کس طرح گزراان میں سے کسی کو پتہ نہ چلاکافی مزے میں گزرے تھے انکے یہ دن اور اب آج آخرکار زوہیب کی مایوں کادن تھااور ساری خواتین شاہ مینشن میں انوایئٹڈ تھیں اور اسی بات کارونا تھا

مماکافی بڑی زیادتی ہے یہ لڑکاہمارا ہے اور ہم مایوں پرنہ جائیں.....ہادی نے چائے کا کپ منہل سے لیتے شمائلہ کو مخاطب کیاجو سائمہ کے ساتھ ٹوکری میں چوڑیاں سیٹ کررہی تھیں جوانھوں نے حیام کے لیے لی تھیں باقی بڑوں کے سوٹ وہ دونوں پہلے ہی جاکردے آئی تھیں

میرا بچہ یہ رسم ہوتی ہی لڑکیوں کی ئے تو آپ کو کیوں بلاتے وہ.... شمائلہ نے مسکراتے بتایا

طائی جان اب ہم بھی انھیں زوہیب کی مایوں پر نہیں نہ بلائیں گے........اسنے بدلے کے انداز میاں کہا تو انھوں نے مسکراتے حامی بھری انکا ارادہ آج رات ہی زوہیب کی بھی مایوں کرنے کا تھا حیام کی طرف فنکشن شام میں تھا پھر رات میں وہ فری تھے

اچھا جی جیسے آپ کی مرضی نہیں بلائیں گے... شمائلہ نے اسے تسلی دی

دولہے میاں ہیں کدھر ویسے....اسنے پھر شمائلہ سے پوچھا

وہ از میرا اسے پارلر کے کر گیا تھا کہ رہا تھا اسکو انسان بنا کر لاتا ہوں......سائمہ نے شرارتی انداز میں بتایا تو وہ بھی مسکرایا

اچھا منہل وہ مہندی والی باسکٹ بھی نہ گاڑی میں رکھوا دو اور یہ بھی لے لو یہ تیار ہے.....شمائلہ نے اسے باسکٹ پکڑاتے کہا پھر خود بھی اٹھیں

بیٹا سب کو کہو تیار ہو جائیں بس ادھے گھنٹے میں نکلنا ہے... سائمہ بھی نیچے سے اٹھیں

وہ سامان گاڑی میں رکھواتی خود تیار ہوئی اور اپنے ساتھ ہی ہمیشہ کی طرح زرناب کو

ڈیڈی کیا نور مے ویسے ہی کچھ نہیں کرنا تھا وہ شوق شوق میں پوری رات ابٹن لگا کر بیٹھی رہی تھی اور اب اسکا رنگ کافی چمک رہا تھا

واو عینہ تمھارا شوق تو پورا ہو گیا منہل دیکھو اسکا کلر....نور تیار ہو کر انکی طرف آئی تو زرناب نے اسے دیکھتے تعریف کی

ہمم ماشااللہ خوب رنگ چڑھا ہے ایسا لگ رہا ہے کہ اسکی مایوں ہے......منہل مے اسکی فرتیچ کرتے نور کو چھیڑا

تم نے بال نہیں باندھے عینہ.........منہل کی نظر اسکے کھلے بالوں پر پڑی

وہ دراصل میں نہ تم سے بال بنوانے آئی تھی میری بھی فرتیچ کر دو پلیز....وہ انکے پاس آئی

اچھا چلو پھر جلدی آجاو یار....منہل کا اشارہ اپبے بالوں کی طرف تھا جو بکھرے پڑے تھے ابھی تک اسنے اپنے بال سٹریٹ بھی نہ کئے تھے

زرناب کو فارغ کرتے اسنے فوراً نور کو سٹائل کیا پھر ان دونوں کو کمرے سے نکالا خود وہ اگلے پندرہ منٹ میں تیار ہو کر نیچے پہنچ چکی تھی بال سٹریٹ کرنے کے بجائے اسنے

بھی فرنیچ کرلی تھی

ساری بچیاں تیار ہیں تو نکلیں آپ لوگ انور کی کال آئی ہے انتظار ہو رہا ہے آپ کا.......یاثر خان نے لاونج میں آتے کہا جہاں تقریباًوہ ساری ہی تیار کھڑی تھیں

چھوڑنے میاں اور ہادی جائیں گے......امان نے جان کر انٹری مارنے کا موقع ڈھونڈا

بڑی مہربانی مگر آج ہم خود ڈرائیو کرلیں گے....ارج نے فوراًاسکا ارادہ چوپٹ کیا جبکہ اسکی بات پر ہادی نے بھی اسے گھورا مگر پرواہ کسے تھی

ہمارے آنے تک تو زوہیب بھی آجائے گا پھر آکر اسکی رسم کرلیں گے حوصلہ کرو تم دونوں....خدیجہ نے ان دونوں کو تسلی دی نا جانے کس بات کی بے چینی تھی

وہ گھر سے نکلیں تو یاثر خان نے انور شاہ کو اطلاع دی آگے انکا امید سے زیادہ پر زور استقبال ہوا ہر جگہ فائر ورکس اور دوسری اشیاء سے سجائی گئی تھی فنکشن لان کے بجائے اندر لاونج میں ہی تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ بچیوں نے ڈھولک بجانی تھی اور باہر بجانا ایسے مناسب نہ تھا اسی لیے اندر سیٹینگ کی گئی تھی اور حیرت تو اس بات کی تھی کہ انکے گھر پر بھی کوئی لڑکا موجود نہ تھا پوچھنے پر پتہ چلا کہ بچیوں نے انھیں زبردستی

مہرالنساء کی طرف بھیج دیا تھا اور اب وہ سارے میکال کے زیرِ نگرانی تھے جس کا مطلب تھا کہ وہ پر بھی نہیں مار سکتے تھے میکال ان سب کو لئے مووی دیکھنے میں مصروف تھے

ویسے یہ زیادتی ہے نہ یار.......جہان نے افسوس کے ساتھ احد سے تذکرہ کیا

کیا افسوس ہے؟...احد کو ایکشن ہالی وڈ مووی میں مگن تھا جہان کے مخاطب کرنے پر اسنے پوچھا

یہی کہ ہمیں نکال دیا گھر سے......جہان نے واضع کیا

ہم کافی.....احد مکمل طور پر مووی میں مگن تھا جس کا ثبوت یہ تھا کہ اسنے اس بات پر حامی بھری تھی

اور اوپر سے ان ہٹلر پھوپھو کو ساتھ بٹھا دیا مطلب اب بندہ واشروم بھی اجازت کے بغیر نہ جائے.......جہان نے مووی میں مگن میکال کی طرف اشارہ کیا تو اچانک انھوں نے نظر گھما کر جہان کو دیکھا جس پر جہان آگے سے گھبراہٹ لیے مسکرایا

مووی اچھی نہیں لگ رہی....انھوں نے اس سے سوال کیا تو سب اسکی طرف دیکھنے

لگے

اچھی ہے پھوپھا.... جہان نے ہر براہٹ میں کہا تو وہ سب مسکرائے ایک وہی تو تھے جن کا سب بچوں پر خاص کر کے لڑکوں پر رعب تھا

اور دوسری طرف ڈھولک کی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی زرناب اور ملیشا توزور وشور سے پرانے گانے ڈھونڈ ڈھونڈ کر گا رہی تھیں

حیام کو انھوں نے ابٹن سے بھر دیا تھا جس کی فرمائش خاص طور پر نور نے کی تھی

وہ پیلا جوڑا پہنے گالوں پر پیلا ابٹن لگائے کوئی معصوم گڑیا لگ رہی تھی

نور کو شرارت سوجھی تو اسنے اپنا فون نکالا اور حیام کی ایک دو تصاویر لیتے زوہیب کے نمبر پر سینڈ کیں جس پر فوراً سین آیا مگر ریپلائی نہ آیا تھا نور نے مسکراتے ایک میسج لکھا

کیسی لگ رہی ہے؟... میسج پڑھتے زوہیب نے ایک بار پھر تصویر دیکھی پھر مسکراتے ٹائپ کرنے لگا

تم گھر آؤ بتاتا ہوں کیسی لگ رہی ہے.... ایسا دھمکی والا جواب پڑھ کر نور مسکرائی مگر اس سے پہلے کہ وہ ایک اور میسج کرتی زرناب نے اسکے ہاتھ سے فون چھینتے فوراً پاور آف کیا

اسکا کہنا تھا کہ مل کر گانے گاؤ نور نے بھی خوشی خوشی انکا ساتھ دیا بی جان صوفے پر بیٹھی مسکراتی ان سب کو دیکھ رہی تھیں کہ اچانک حیام کو ایک خیال سوجھا

بی جان آپ گانا سنائیں نہ جو آپ آغا جان کے لیے گاتی تھیں...اسنے بنا ہچکچائے شرارت سے انھیں کہا تو وہ اسے گھرتی شرمائیں

میں کوئی نہیں گاتی تھی....انھوں نے انکار کیا

نہ کریں بی جان آپ نے ہمیں بھی سنایا تھا.......ملیحہ نے اسکا ساتھ دیا

یہ کہنے کی دیر تھی پھر کیا تھا سب نے بی جان کے نعرے لگانا شروع کر دیے آخر انھیں بھی مجبوراً گانا پڑا انکی آواز اتنی ہلکی تھی کہ منہل نے ڈھولک روک دی انکی آواز بڑھاپے کی وجہ سے کانپ ضرور رہی تھی مگر تھی بہت خوبصورت انھوں نے گانا ختم کیا تو سب لڑکیوں نے دوبارہ ہوٹنگ کی جس پر انھوں نے پیار سے انکو ڈپٹا

واہ بی جان آپ تو اپنے زمانے کی سنگر رہ چکی ہیں....حمائل نے انکی تعریف کی

تو بیٹا میں نہیں کہتی کہ آپ کی آواز بلکل ایسی ہے جیسے بی جان ہی ہوتی تھی....حلیمہ نے کہا وہ ہمیشہ حمائل کو یہی کہا کرتی تھیں

نوازش بی جان نوازش.......اسنے بی جان کے پاس اتے انکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے چومے

چلو چلو بجاو میرے ہی پیچھے پڑ گئی ہو ساری...بی جان نے انکا دھیان دوبارہ ڈھولک کی طرف لگایا

وہاں سے وہ لوگ کھانا کھا کر فارغ ہوتے سات بجے 9 بجے نکلے اور آگے گھر میں فنکشن انکا منتظر تھا انکے پہنچنے سے پہلے ہی لڑکوں نے ساری تیاریاں کر لیں تھیں لان میں لگا جھولا گیندے کے پھولوں سے سجا تھا نور تو اپنا فون لیتی فوراً اس پر بیٹھی تصویریں لینے لگی اسکے اس طرح بیٹھنے پر بیچارہ زوہیب ہل گیا جسے زبردستی ہادی نے وہاں بٹھا رکھا تھا اور اب ان کا ارادہ اسے تیل سے چوپڑنے کا تھا جس پر وہ مسلسل برہم ہوتا منع کر رہا تھا مگر آج اسکی کس نے سننی تھی ہادی نے بنا اسکی ایک بھی سنے بوٹل میں سے تیل اپنی ہتھیلی پر انڈیلتے اسکے بالوں میں اپنا تیل سے بھرا ہاتھ ملا

ہادی قسم لے لے اسکا بدلہ چکائے گا تو........زوہیب نے اسے غصے سے دیکھتے دھمکایا تاکہ باقی باز آجائیں مگر آج شاید اسکی کمبختی کا دن تھا ان میں سے کوئی اسے بخشنے کو تیار نہ تھا آخر جب وہ بیچارہ تیل اور ابٹن سے بھر گیا تو سائمہ نے اس پر ترس کھاتے

سب کو روکا

بس کیا حال کر دیا ہے میرے گبرو جوان کا خبر دار جواب کسی نے ہاتھ لگایا

اسکو......انھوں نے اسکے پاس آتے ٹشو سے اسکا چہرہ صاف کیا

طائی جان جلدی نہیں خیال آگیا آپ کو.....انکی شرارت سمجھ کر اسنے ان سے سوال

کیا تو وہ کھل کر مسکرائیں

ابے پاگل تب نہیں روک سکتی تھی اب نہ روکتی تو تم نے بچنا نہیں تھا شکر گزار ہو

میرے......انھوں نے اسے آگے کے حالات سے اگاہ کیا تو اسنے شکریہ کے انداز میں

سر کو خم دیا

مما ہم کیا کریں اب انھوں نے تو بھائی کو بھر دیا ہے.....زرناب نے اعتراض کیا

اوو ہیلو جناب ادھر حیام کے ساتھ تم لوگ یہ سب کر کے ائے ہو گے اب زیادہ میسنی

نہ بنو......بس اسکے یہ کہنے کی دیر تھی ہادی اور امان دونوں کی اندر کی آگ بھڑکی

مما!!...زرناب نے ان دونوں کو خود پر چڑھتے دیکھا تو سائمہ کا سہارا لینا چاہا

اچھا چلو اب بس کرو دادجی کہہ رہے ہیں کہ کھانا لگواو......شمائلہ جو ابھی اندر سے

آئی تھیں انھوں نے سب کچھ سمیٹنے کا کہا کب کے وہ یہی سب کر رہے تھے

کھانے کے بعد خدیجہ تو اپنی فیملی کے ساتھ گھر چلی گئیں انکا کہنا تھا کہ وہ گھر جا کر ریسٹ کریں گے

آج بہت مزہ آیا نہ......نور اور زرناب بستر پر لیٹی آج کے دن کے بارے میں تذکرہ کر رہی تھیں

ہاں اب دیکھنا حیام کر کتنا رنگ چڑھے گا...نور نے بھی تبصرہ کیا

اچھا اب نہ سو جاو کل جلدی اٹھ کر کپڑے پریس کرنے ہیں پھر پارلر جانا ہے اور پھر ہال جانا ہے کل بہت کام ہیں....نور اسے سونے کا کہتی خود بھی لیٹی

....

کل تو جناب اب آپ کی مہندی ہے....حمائل نے حیام کے پاس بیٹھے اسے باور کروایا

ہاں اور پھر پرسوں ہماری حیام پرائی ہو جائے گی.......نیمل نے بھی اسکا ساتھ دیا

یہ گلیاں یہ چوبارہ یہاں آنا نہ دوبارہ اب ہم تو ہوئے پردیسی کے تیرا یہاں کوئی نہیں.........ملیشا نے اسکے بولنے سے پہلے گنگنانا شروع کیا تو اسے فوری طور پر سر پر

بھاری کشن رسید ہوا

بکواس بند کرواور سو جاو میں تھک گئی ہوں.....اسنے کمبل سر تک تانتے اپنی سائیڈ کی لائٹ آف کی وہ سب بھی کھلکھلاتیں سونے کے لیے لیٹیں

یار پلیز ارج آپی آپ جلدی آجائیں.........نور فون پر ارج سے مخاطب تھی اتنی عزت دینے کی صرف ایک وجہ تھی تاکہ وہ جلدی آجائے

اچھا اچھا آرہی ہوں.....وہ بس اپنی شرٹ پریس کر رہی تھی جو اسے پارلر جاتے وقت پہن کر جانی تھی ورنہ سارے سٹائل کا ستیاناس ہو جانا تھا

وہ شرٹ لیے اپنے روم میں گئی اور پھر کچھ دیر بعد ہی وہ دونوں امان کے ساتھ خان ولا کے آگے تھیں ارج نے باہر سے ہی اسے کال کر کے بلایا تو انھوں نے فوراًٹی وی دیکھتے ہادی کو اٹھایا جو انھیں کے انتظار میں تھا

اسے انھیں چھوڑ کر ہال کا چکر لگانا تھا فنکشن کمبائین تھا اسی لیے اس کے زمے زیادہ کام نہ تھا مگر پھر بھی ایک بار چیک کرنے کا اسے یاثر خان نے کہا تھا اور انکی بات وہ ٹال نہیں سکتا تھا دوسرا اسے وہاں سے واپسی پر عفہ اور ملیشا کو لے کر اسی سیلون چھوڑنا تھا جہاں یہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساری لڑکیاں گئی تھیں انھیں یہ مشورہ دینے والی نور تھی اور پہلی بار ہادی کو نور کا کوئی فیصلہ بھایا تھا

انھیں چھوڑتا وہ سیدھا ہال گیا تو ارشان وہاں پہلے سے موجود تھا اور ساری ارینجمینٹس دیکھ چکا تھا اس نے ہادی کو یہ کہ کر بھیج دیا کہ وہ دیکھ لے گا وہاں سے ہادی سیدھا مہرالنساء کے طرف آیا عفہ بھی وہیں تھی اس نے باہر کھڑے ہی ملیشا کے نمبر پر کال کی تو وہ کال کاٹتی باہر آئی وہ اکیلی تھی تو ہادی کچھ اپ سیٹ ہوا

آپ نے اکیلے ہی آنا تھا؟..ہادی نے اسکے بیٹھتے ہی پوچھا تو وہ شرارت بھرے انداز میں مسکرائی

صبر کریں آجاتی ہے عفہ بھی اندر ہے وہ اپنا ڈریس نکال رہی تھی....ملیشا اسکا مطلب جانتی تھی اسی لیے اسے تنگ کیا

ویسے آپ کو ایک بات بتاؤں؟...ملیشا نے ڈریس سائیڈ پر ہینگ کرتے پوچھا تو ہادی نے اثبات میں سر ہلایا

نیمل کو سب پتہ ہے...ملیشا نے جیسے کوئی راز فاش کیا مگر ہادی کو فرق نہ پڑا تھا

آپ کو کوئی مسلہ نہیں ہوا؟...ملیشا حیران ہوئی

نہیں کیوں ہو گا؟ہادی نے الٹا سوال کیا

کیونکہ نیمل کے ہاتھ میں جو مسلہ آجائے تو پھر وہ اسے سولو کیے بغیر نہیں چھوڑتی اور آپ تیار رہیں وہ اس موضوع پر آپ سے بقلم خود بات کرنے والی ہے.....اور اب عفہ آگئی ہے...اسنے بتاتے ہادی کو خاموش رہنے کا کہا

عفہ نے آتے بیک ڈور کھولا تو وہ کال تھا اور اسے لاک کرنے والی ملیشا تھی

اگر تم نے بیک ڈور نہ کھولا تو میں ارشان بھائی کے ساتھ ہی آؤں گی....اسنے ونڈو سے جھانکتے اسے میسیج کیا مگر ملیشا کے کھولنے سے پہلے ہادی نے لاک کھولا کال کھلتے ہی وہ اندر بیٹھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ملیشا نے انکو سپیس دینے کے لیے ہیڈ فونز کانوں میں لگا لیے اور ہلنے لگی تا کہ وہ آرام سے بات کر لیں مگر یہ صرف رہی جانتی تھی کہ اسنے کچھ لگایا نہ تھا اسکا سارا دھیان ان دونوں کی طرف تھا عفہ نے بیٹھتے ساتھ انسٹا گرام کھول کر سکرول کرنا شروع کر دیا تھا وہ نہیں چاہتی تھی کہ ہادی کو بات کرنے کا موقع ملے اور ہادی بھی سارے راستے

خاموش ہی رہا تھا بس ہر پانچ منٹ بعد وہ ایک نظر بیک مرر پر ڈال لیتا جو اسنے عفہ کے بیٹھنے سے پہلے ہی سیٹ کر لیا تھا

سیلون کے سامنے گاڑی رکی تو ملیشا فوراً باہر نکلی اور عفہ کو اپنا ڈریس لانے کو کہتی وہ اندر گئی

ہادی عفہ کے اترتے خود بھی اترا تو وہ گھبرا گئی وہ نہیں جانتی تھی کہ ہادی کیا کرنے والا تھا مگر وہ اسکو دیکھے بنا اندر چلا گیا عفہ اپنا اور اسکا ڈریس لیتی اسکو کوستی اندر آنے کے لیے بڑھی مگر ہادی کو واپس مڑتے دیکھ پھر رکی وہ اسکے بلکل سامنے آیا پھر اسکے ہاتھ سے دونوں ڈریسز لیے وہ بیچاری اپنا ملیشا کا ڈریس اور پھر اپنے دو بیگ اٹھائے ہوئے تھی ہادی کی یہ حرکت اسے کافی اچھی لگی تھی مگر دل میں کوئی سافٹ کارنر نہ بنا تھا

وہ اسکے پیچھے اندر آئی وہ دونوں ڈور پر پہنچے تو ملیشا گارڈ سے لڑ رہی تھی

ملیشا رکو.....ہادی نے پیچھے سے اسے آواز دی پھر اپنے والٹ سے دو کارڈز نکال کر اسے پکڑائے تو اسنے وہ دیکھتے پھاڑ کر پاس پڑی ڈسٹبن میں پھینکے پھر انکے لیے ڈور کھولا ملیشا اسکو گھورتی اندر داخل ہوئی ہادی نے انکے ڈریسز ایک ورکر کو پکڑائے پھر واپس نکلا

گاڑی میں بیٹھتے اسکے دماغ میں اسکے ایک پرانے دوست کا کہا جملہ گونجا

"یہ دنیا سچے جزبوں کی بہت توہین کرتی ہے"

اس وقت وہ لوگ کالج میں تھے اور اسکے اس دوست کو اپنی کلاس کی ایک لڑکی سے محبت ہو گئی تھی اسنے ان سب کے کہنے پر اس پر اس بات کا اظہار کیا تو اسنے ایک تھپڑ کے ساتھ کچھ گالیاں دیتے انھیں وہاں سے نکالا اس دن وہ یہ جملہ کہتا سیدھا گھر گیا تھا تب ہادی اور باقی دوستوں نے اسکا بہت مزاق اڑایا تھا مگر آج وہ سب ہادی خود محسوس کر رہا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....سچ ہی دنیا سچے جذبوں کی بہت توہین کرتی ہے

گاڑی سٹارٹ کرتے اسنے یہ جملہ دہرایا

مگر انسان کو تب تک کوئی چیز نہیں ہرا سکتی جب تک وہ خود ہار نہ مان لے......(جنت کے پتے..ڈی جے)اچانک ناول میں پڑھا جملہ اسکے دماغ میں آیا تو پھر حوصلہ بنا

میں ایسے ہار نہیں مانوں گا.....اسنے خود سے عہد کیا اسکا رخ خان ولا کی طرف تھا

....

شام سات بجے لڑکے اور لڑکی والے ہال پہنچ چکے تھے سوائے دلہن اور اسکی چھ سات سہیلیوں کے

کب آئیں گی یہ لڑکیاں پوچھو زرا......بی جان نے ارشمان کو بلاتے کہا تو اسنے فوراً املیشا کا نمبر ڈائل کیا

اگلی طرف فون آف جا رہا تھا ابھی وہ حیام کا نمبر ڈائل کرتا اس سے پہلے ہی وہ سب حیام کے ساتھ اندر داخل ہوئیں حیام کو بھی ارشمان نے اسی سیلون چھوڑا تھا وہ سب اسکے اوپر پیلے ڈوپٹے کی چھاؤں کیے اندر آئیں تو امان کی پلان کے مطابق ارٹیفیشل فائر ورکس اور ساتھ پارٹی پوپرز کا دھماکہ ہوا

ڈوپٹے کی وجہ سے حیام تو بچ گئی مگر جو لڑکیاں ڈوپٹے سے باہر تھیں انکے بال پارٹی پوپرز کے چھوٹے چھوٹے زروں سے بھر گئے نور اور زرناب کا تو غصے سے برا حال ہو گیا وہ پورے راستے ونڈو بند کیے ائی تھیں تا کہ بالوں میں ڈسٹ نہ پڑے اور اب انکے بال بھرے ہوئے تھے

نور تو جذباتی ہوتی دوپٹہ چھوڑتی امان کے سر پر جا کھڑی ہوئی امان نے پہلے تو نوٹس نہ کیا مگر اسے مستقل وہیں دیکھ کر اسنے گردن گھما کر نور کو دیکھا دیکھنے کی دیر تھی کہ نور نے

اسکے بالوں میں اپنا ہاتھ رکھ کر اسے دائیں بائیں ہلایا اور اسکے جیل سے سیٹ ہوئے بال بگاڑ کر طنزیہ انداز میں مسکراتی واپس انکی طرف بھاگی

اوئے چھپکلی.....امان نے اسکو پیچھے سے پکارا مگر اتنے شور کی وجہ سے کوئی اسکی آواز نہ سن سکا دادا جی اور آغا جان نے بھنگڑے اور لڑکیوں کے ڈانس منع کر رکھے تھے جس وجہ سے انکو نہ تو ڈانس آتا تھا نہ بھنگڑا

حیام کو لانے والی نہ صرف شاہ مینشن سے تھیں بلکہ خان ولا سے بھی ساری لڑکیاں دلہن والی سائیڈ پر ہو گئی تھیں جس پر ہادی کو تو غصہ چڑھا تھا کہ مطلب حد ہے مہمان کیا لڑکے رسیو کریں

ہمم ہمارے گھر کی لڑکیاں ہیں ہی اتنی فٹو........امان نے اپنے بالوں کا غصہ اتارا

خیر اسے لاتے انھوں نے سٹیج پر بٹھایا سٹیج پر الگ الگ صوفا کا سیٹ اپ تھا یعنی کے دلہا دلہن دونوں کا الگ صوفہ تھا کیونکہ نکاح نہ ہوا تھا اور فنکشن کمبائین تھا اسی لیے دادا جی اور آغا جان نے خود یہ خاص کہ کر لگوایا تھا

وہ دونوں سٹیج پر بیٹھے تو رسموں کا سلسلہ شروع ہوا انھوں نے تھال میں چاکلیٹس اور کچھ

چو کو بالز رکھے تھے مٹھائی کا نام ونشان نہ تھا اور یہ سب کچھ حیام کی اپنی رضامندی سے ہوا تھا اسے مٹھائی سخت ناپسند تھی

رسم کرنے ملیشا سٹیج پر آئی تو اسنے کٹ کیٹ اٹھائی اسکا ریپر اتارا پھر حیام کی طرف دیکھتی اشارہ کرتی خود کھا گئی دوسری طرف بیٹھے ہادی اور امان کا قہقہا بلند ہوا اسکی یہ حرکت دیکھ کر

رسموں کے بعد کھانے کا دور چلا تو دادا جی آغا جان اور بی جان کو کھانا سٹیج پر دیا گیا جبکہ باقی سارے نیچے اتر آئے تھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی امان کے ساتھ کھڑا اپنی پلیٹ میں چاول ڈال رہا تھا جب پیچھے سے کسی نے اسے پکارا آواز جانی پہچانی تھی ہادی سمیت امان بھی مڑا

نیمل کافی سپاٹ تاثرات لیے اسکو دیکھ رہی تھی

آپ سے بات کرنی تھی....اسنے ہادی کو اپنی طرف دیکھتے پاہ کر کہا

جی کریں.....ہادی نے پلیٹ ہنوز ہاتھ میں پکڑ رکھی تھی

آپ پلیز یہاں سے جا سکتے ہیں...اسنے ایک نظر کھڑے امان پر ڈالی پھر اسے وہاں سے

بھیجا وہ بھی اسکی سنتا فوراً چلا گیا

غالبً آپ جانتے ہوں گے کہ میں یہاں کیوں آئی ہوں.......نیمل نے سوال کیا تو

ہادی نے کندھے اچکائے

اچھا تو مطلب ملیشا نے آپ کو نہیں بتایا بڑی حیرت کی بات ہے خیر بات یہ ہے کہ میں آپ کے عفہ کے حوالے سے جذبات جانتی ہوں.......نیمل نے خود ہی بات کا آغاز کیا وہ کافی خوداعتماد قسم کی لڑکی تھی اور یہ بات وہ ثابت بھی کر رہی تھی

تو....ہادی کو اور کچھ سمجھ نہ آیا

تو یہ کہ میں آپ کے جذبات کی قدر بھی کرتی ہوں مگر آپ اگر اسی طرح عفہ سے بات کرتے رہے تو آپ اسے منا نہیں سکیں گے اسے منانے کے لیے آپ کو اسے اعتماد میں لینا ہوگا اور یہ زیادہ مشکل نہیں ہے....معلوم ہوتا تھا کہ وہ ہادی کی مدد کو آئی ہے

اچھا تو مطلب کیسے لوں اعتماد میں...ہادی نے سوال کیا

آپ اسکو سامنے بٹھا کر بی جان سے بات کریں اسکے لیے فلحال صرف بی جان سے آغا جان یا دادا جی فلحال شادیوں سے کچھ بریک چاہتے ہیں اسی لیے وہ فلحال تو اپکی نہیں سنیں

گے.....نیمل نے اسے بلکل صحیح مشورہ دیا

میں تیار ہوں یہ سب کرنے کے لیے.......ہادی نے ہامی بھری یہ بات اسکے دماغ میں کیوں نہیں ائی تھی

اور عفہ اسکا کیا....اب کے ہادی نے عفہ کے بارے میں پوچھا

اسکا نمبر میں آپ کو دوں گی بعد میان اسے پہلے میں اور بی جان کنونس کر لیں پھر آپ کو بتاوں گی اپ پھر بات کر لیجیے گا....نیمل نے حل بتایا پھر بنا اسکی سنے وہاں سے چلی گئی اسکے قدم دور کھڑی عفہ اور نور کی طرف تھے ہادی کو اسکی ساری باتیں لوجیکل لگی تھیں

ہم انٹیلیجنٹ گرل.....اپنی پلیٹ اٹھاتے اسنے ستائشی کلمات ادا کیے جو نیمل کے لیے تھے اسنے ہادی کی مشکل آسان کر دی تھی

اگلا دن بارات کا تھا وہی معمول کی تیاریاں تھیں جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں دادجی دانٹ پر وہ لوگ آٹھ بجے بارات لے کر نکلے تھے بارات پہنچی تو پر زور استقبال ہوا جاتے ساتھ ہی نکاح کا شور اٹھ گیا کیونکہ ہال بک کروایا تھا اسی لیے وقت کم تھا نکاح

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کے لیے پہلے مولوی صاحب حیام کے پاس گئے کو برائڈل روم میں ان سب میں گھری بیٹھی تھی مولوی صاحب اندر آئے تو اسکا گھونگٹ گرادیا گیا سب لڑکیوں کے ڈوپٹے انکے سروں پر آگئے مولوی صاحب نے نکاح پڑھتے اسکی رضامندی چاہی تو نا جانے کیوں اسکو ڈر لگا مگر اسکا ڈر بھانپ کر مہرالنسا نے اسکے کندھے پر دباؤ ڈالا میکال بھی ان میں موجود تھے نکاح کے بعد اسکو لا کر زوہیب کے ساتھ بٹھادیا گیا کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد رخصتی کا شور اٹھا کھانا پہلے ہی کھایا جا چکا تھا

رخصتی کا سنتے حیام کے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے حالانکہ وہ سب جانتی تھی مگر پھر بھی عجیب گھبراہٹ تھی جو اسنے مہرالنساء اور میکال کے گلے لگ رو کر ساری نکال دی تھی سب باری باری اس سے مل رہی تھیں کوئی رو رہی تھی کوئی اسے چھیڑ رہی تھی واپس آتے زوہیب نے گاڑی خود ڈرائیو کی اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر حیام تھی اور پیچھے نور، زرناب اور امان بیٹھا تھا

....گھر آتے سب کزنز نے کچھ رسمیں کیں پھر انھیں کمرے میں بھیج دیا گیا

....

قسم سے بڑا مزہ آیا دونوں رسمیں حیام جیت گئی تھی......زرناب نے تبصرہ کیا

........وہ کیسے ایک بھائی بھی تو جیتے تھے... نور نے ساتھ ہی زوہیب کی سائیڈ لی

نہیں جی رنگ بھی حیام نے پہلے ڈھونڈی اور بھائی کے بارے میں باتیں بھی اسی نے زیادہ ٹھیک بتائیں حالانکہ وہ ان کو جانتی بھی نہیں تھی.......زرناب نے اسے سراہا تو نور نے ہاتھ اٹھائے

اچھا سنو....کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پھر نور نے زرناب کو مخاطب کیا

سناو....وہ جو تھوڑی نیند میں تھی پوری طرح جاگ گئی

ہم اب اسے حیام نہیں کہیں گے اچھا نہیں لگتا........نور نے اپنی طرف سے کافی سمجھداری کی بات کی

تو کیا خیام کہیں گے.....زرناب نے الٹا جواب دیا اسکی نیند خراب ہوئی تھی

ہم اب سے انھیں بھابھی کہیں گے ٹھیک ہے نہ....نور نے جیسے فیصلہ کیا اور اسکی رضامندی چاہی

جی بلکل ٹھیک ہے اب اگر اجازت ہو تو میں سو جاؤں........زرناب نے طنزیہ پوچھا تو نور نے منہ بگاڑتے کروٹ لی

اگلے دن اب جلدی ہی اٹھ گئے حیام کی طرف سے ناشتہ وہ سب لڑکے لڑکیاں لے کر آئے تھے ناشتہ سب نے مل کر ہی کیا تھا وہ لوگ ناشتہ کرتی حیام کے ساتھ اوپر اسکا کمرہ دیکھنے آئیں

اچھا حیام زوہیب بھائی نے منہ دکھائی میں کیا دیا.....ملیشا نے وہ سوال کیا جو اسے رات سے کھل رہا تھا

اسکے سوال پر حیام نے اپنا ڈوپٹہ کو اسنے اگے پھیلایا ہوا تھا کچھ سمیٹا اور اپنے گلے میں پہنی چین اسے دکھائی وہ وائٹ گولڈ کی چین تھی جس کے بلکل بیچ میں تین موتی تھے .....جو انتہائی خوبصورت تھے

یار یہ موتی مجھے ارٹیفیشل تو نہیں لگ رہے......نیمل نے اسکی چین پر ہاتھ پھیرتے کہا

ہمم یہ وہ موتی ہیں جو سیپ میں سے نکلتے ہیں.......حیام نے بھی انھیں موتیوں کے بارے میں بتایا انکی چمک اتنی تھی کہ دور کھڑے کوئی بھی انکے اصل ہونے کا اندازہ لگا سکتا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب اسکا گفٹ دیکھتی اسکی تعریفیں کرنے لگیں

تو کیا اور کسی نے کچھ نہیں دیا.....نیمل نے دوسرا سوال کیا

ہمم دیا ہے شمائلہ انٹی نے یہ سیٹ دیا ہے.....اسنے دراز سے ایک ڈبہ نکالتے انکے سامنے کھولا جس میں وائٹ گولڈ کا ایک پورا سیٹ تھا جو آرام سے کہیں بھی آتے جاتے پہنا جاسکتا تھا وہ بھی وائٹ گولڈ کا سیٹ تھا جس پر کہیں کہیں بہت چھوٹے ہیرے جڑے تھے اس سیٹ میں ایر نگز, لاکٹ, رنگ اور ساتھ اسی طرح کا ایک بریسلیٹ بھی تھا وہ یقیناً انھوں نے سپیشل آرڈر پر بنوایا تھا کیونکہ عام طور پر ایسے سیٹ میں بس لاکٹ اور ایرنگز ہی ہوتے ہیں...

یہ تو بہت ہی خوبصورت ہے.......ڈبہ اسکے ہاتھ سے لیتے عفہ نے تعریف کی اسے سچ میں شمائلہ کی چوائس بہت پسند آئی تھی

انٹی کی چوئس بہت اچھی ہے یار.....حمائل نے تبصرہ کیا

ہاں اور انٹی کے بیٹے کی بھی....ملیشا نے جان کر اسے چھیڑا مگر بدلے میں ایک تھپڑ سر پر رسید ہوا

وہ سب پھر ملتے واپسی کے لیے نکلے

زوہیب نے دوپہر میں ان کو سیلون اتارا اور خود واپس آگیا اسے کچھ دیر سونا تھا شادی کے فنکشنز نے اسے تھکا دیا تھا اسنے ڈیوٹی سے پورے ایک ویک کی چھٹی لی تھی تین دن شادی کے اور تین اوپر تاکہ اسکی اماں یا بیگم یہ شکایت نہ کر سکیں کے شادی کے پہلے دن کام پر نکل گیا ہے

وہ جب اٹھا تو چھ بج چکے تھے کچھ واپس آگئی تھیں مگر حیام ابھی وہی تھی زوہیب کو خود تیار ہو کر پھر اسے پک کر کے ہال پہنچنا تھا یہ سب پہلے سے ڈن تھا

وہ سات بجے تک خود تیار گاڑی کی چابیاں لیے نکلا تھا

اور ساڑھے سات تک وہ دونوں ہال پہنچ چکے تھے پہنچتے ہی پہلے تو انکا ایک پروپر فوٹو سیشن ہوا جو کرنے والے ہادی اور امان ہی تھے انھوں نے انکو پوز بتا بتا کر انکا پارا چڑھا دیا تھا اب وہ دونوں ہی تصویریں کھچوانے پر راضی نہیں تھے

اس فنکشن کا اختتام بھی اچھا ہوا وہاں سے زوہیب اور حیام تو ان سب کے ساتھ شاہ مینشن روانہ ہوئے جہاں زوہیب کی صحیح جیب کاٹی گئی دودھ پلائی جوتا چھپائی کے نام پر

اسے ٹھیک ٹھاک لوٹا گیا اور ستم یہ کہ اسکی بیگم بھی اپنی کزنز کا ساتھ دے رہی تھیں

وہ لوگ اس سب سے فارغ ہوتے صبح پانچ بجے سونے لے لیے گئے انھیں ایک گیسٹ

روم دے دیا گیا تھا جو خاص انکے لیے آج تیار کروایا تھا

صبح ناشتہ کرتے وہ دونوں جلدی گھر آ گئے تھے

اور اب سب لاونج میں بیٹھے گپیں لگا رہے تھے

حیام ان سب میں کافی آرام سے اڈجیسٹ ہو گئی تھی ہر طرف سے نوک جھونک جاری

تھی ہادی اسکی پوری پوری سائیڈ لے رہا تھا اور دیور ہونے کا فرض نبھا رہا تھا

وہ بھی مسکراتی ان سب کے ساتھ باتوں میں حصہ لیتی تو کبھی کسی کی بار پر کھل کر ہنستی

اسکے گھر میں بھی ماحول اچھا تھا مگر اتنا مزاحیہ نہ تھا اسکے سارے کزنز اس سے بڑے

تھے اسی لیے اتنا مذاق کبھی نہ ہوا تھا جبکہ یہاں زیادہ تر چھوٹے تھے

وہ ان سب میں کافی انجوائے کر رہی تھی

زوہیب بھی اسکی وجہ سے ان سب میں بیٹھا تھا مگر وہ بھی بور نہیں ہو رہا تھا

کہیں کا پلان بناتے ہیں کیوں بھابھی کیا خیال ہے اوٹنگ ہو جائے..... باتوں میں

ہادی نے تذکرہ کیا وہ سب ہی اسے بھابھی کہہ کر بلا رہے تھے اور اسے بھی یہ لفظ اپنے لیے کافی پسند آیا تھا

مجھے کیا پتہ....اسنے زوہیب کی طرف دیکھتے کندھے اچکائے

بھابھی آپ ایک بار کہیں چلتے ہیں پھر بھائی مان جائیں گے....نور نے مشورہ دیا تو وہ سب ہی شروع ہو گئے اور حیام وہ کنفیوز ہی ہو گئی

چلتے ہیں....اسنے زوہیب کی طرف دیکھتے سولیہ لہجے میں پوچھا تو اسنے اپنی ہنسی دباتے اثبات میں سر ہلایا جانتا تھا وہ سب اس بیچاری کو جان کر تنگ کر رہے تھے

آخر کافی بحث کے بعد انکا فوٹریس جانے کا پلان بنا

پلان بنتے ہی سب تیاریوں کے لیے اٹھے انھوں نے بڑوں سے بھی پوچھا مگر تھکن کی وجہ سے کوئی جابے کو راضی نہ تھا تو وہ سب خود ہی نکل پڑے

شاپنگ کرنے اور گومنے کے بعد انھوں نے میکڈولنڈ میں رات کا کھانا کھایا انکی واپسی رات دس بجے ہوئی

آتے ساتھ سب سونے کے لیے چلے گئے

زوہیب روم میں گیا تو ابھی حیام وہاں نہیں تھی حالانکہ جب وہ اوپر آنے لگا تھا تو وہ لاونج میں بھی نہیں تھی اسنے باتھروم چیک کیا مگر لائٹس آف تھیں

ابھی وہ ٹیرس چیک کرتا اس سے پہلے کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ ہاتھ میں ٹرے لیے اندر داخل ہوئی

ٹرے میں دو چائے کے کپس کے ساتھ کچھ بسکٹس اور ساتھ چپس تھیں اسنے ٹرے چھوٹی ٹیبل پر رکھی پھر مڑ کر زوہیب کو دیکھا

میں نے سوچا آپ تھک گئے ہوں گے... پھر وضاحت دی وہ مسکراتا اسکے پاس سے گزرتا صوفے پر بیٹھا تو حیام نے بھی اسکے سامنے والی سیٹ سنبھالی

میں سچ میں تھک گیا تھا... اسنے چائے کا کپ اٹھاتے کہا

مگر اگر مما کو پتہ چلا کہ انکی ایک دن کی دلہن کچن میں کام کر کے آئی ہے تو شامت آ جائے گی میری...... اسنے چپس اٹھاتے شرارت سے کہا

لو یہ کوئی کام تھوڑی ہوا مجھے بھی اب ضرورت تھی چائے کی پتہ نہیں کیوں میکڈونلڈ کی چائے پی کر تسلی نہیں ہوتی کہ انسان نے چائے پی ہی... اسنے بھی آگے سے تبصرہ

کیا

ہمم یہ تو ہے......وہ دونوں ایسے ہی چھوٹی چھوٹی باتیں کرتے چائے پی رہے تھے

اسلام و علیکم !بی جان ہیں کیا؟ہادی نے داخلی دروازے سے داخل ہوتے ملازمہ سے پوچھاوہ جانتا تھا باقی بڑے سارے حیام سے ملنے انکی طرف آئے تھے اور ساتھ ہی اسے نیمل کا میسج رسیو ہوا کہ وہ اب آ کر بی جان سے بات کرلے بی جان طبعیت کی ناسازی کی وجہ سے رک گئی تھیں

جی کمرے میں ہی ہیں...ملازمہ نے بتاتے کچن کا رخ کیا ان سب کو عادت تھی ان کو گھر میں دیکھنے کی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہادی ہمت باندھتا دروازے تک آیا پھر اسے ناک کیا اندر سے پہلے آواز نہ آئی ہاں کچھ آوازیں آ رہی تھیں شاید باتوں کی وجہ سے نہ سنا ہو اسی لیے اسنے دوبارہ ناک کیا

آجاو......اس بار بی جان کی آواز آئی تو اسنے دروازہ کھولتے اندر جھانکا پھر بی جان کی طرف آیا کمرے میں ہیٹر کی وجہ سے ٹھنڈ کم تھی

بی جان سے سلام کرتے وہ انکے پاس ہی صوفے پر بیٹھ گیا سامنے بیڈ پر نیمل اور عفہ

سکر یبل کھول کر بیٹھی تھیں عفہ تو اسکو دیکھ کر سٹپچو ہو گئی تھی اسکا اس طرح انا اچھے علامت نہ تھی

بی جان نے تسبیح ختم کی تو اس سے سب کا حال احوال پوچھا وہ بھی آرام سے بتاتا گیا

کوئی کام تھا؟...کچھ باتوں کے بعد وہ خاموش ہوئیں تو اسے کچھ بولنے کی کوشش میں دیکھ پوچھا

جی بی جان آپ سے ایک بات کرنی تھی....اسنے احتیاط سے بات کا آغاز کیا وہ محسوس کر سکتا تھا عفہ کی جانچتی نظریں اس پر ٹکی تھیں

جی تو کرو بیٹا....بی جان کے پیار بھرے لہجے نے اسکا اعتماد بحال کیا

وہ بی جان دراصل بات یہ ہے کہ میں......رکتے اسنے ایک نظر نیمل پر ڈالی وہ بڑے غور سے اسے دیکھ رہی تھی

میں عفہ کو پسند کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں اگر اسے اعتراض نہ ہو تو.....ہادی نے ہمت کرتے بات کہی اور ایک نظر عفہ پر ڈالی جس کا اب منہ کھل گیا تھا

ہادی کے دیکھنے پر اسنے پانا منہ بند کیا پھر اسکی انکھوں میں غصہ در آیا

اچھا تو یہ بات آپ نے کس کس کو بتائی ہے...بی جان نے کافی پیار سے پوچھا

بس اپکو اور ایک بار عفہ کو بتائی تھی مگر کوئی جواب ہی نہیں ملا....ہادی نے سچ بولا

اچھا تو بیٹا عفہ آپ نے مجھ سے ذکر کیوں نہیں کیا؟...بی جان نے اب کے عفہ سے سوال کیا جو غصے سے ہادی کو گھور رہی تھی

بی جان میں کیا بتاتی....اسنے بیچارگی سے کہا

اچھا چلو اب بتادو آپ اگر میں ہاں کردوں تو آپ کو کوئی اعتراض ہے......انھوں نے صاف اس سے پوچھا تو وہ گڑبڑا گئی جبکہ ہادی کے چہرے پر مسکراہٹ نے احاطہ کیا

بی جان میں کیا کہوں مجھے نہیں پتہ کچھ بھی.....اسنے کچھ مذید گڑبڑاتے کہا اب بھلا وہ کیا جواب دیتی

مطلب میں بچے کو ہاں کردوں.........بی جان نے ایک بار پھر سوال کیا

بی جان کیا ہے.....عفہ کو چڑ ہونے لگی تھی اس سچویشن سے جبکہ نیمل اور ہادی خوب انجوائے کر رہے تھے

تو کہ دو نہ کہ ٹھیک ہے.....نیمل نے ہادی کی سائیڈ لی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیں؟.....عفہ نے اسے بھی گھورا

ہاں تو پھر ٹھیک ہے؟....اس بار پھر سوالیہ انداز میں پوچھا گیا

اچھا بابا ٹھیک ہے جو مرضی کریں میرا کیا ہے.....وہ سارا ملبہ ان پر ڈالتی باہر نکلی اندر بیٹھنا اب محال تھا

اچھا تو بیٹا جی ٹھیک ہے مگر ابھی میں آپ کے آغا جان سے بات نہیں کروں گی ایک ادھا مہینہ گزر جائے پھر بات کرتی ہوں آپ بھی کچھ دنوں تک اپنے والدین کو بتا دینا.....بی جان نے اسے سمجھایا تو وہ ہاں میں سر ہلاتا ان سے ملتا باہر آیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نیمل بھی اسکے پیچھے ہی باہر آئی

میں نے نہیں کہا تھا کہ مجھ سے دوستی کافی بہتر چیز ہے سارا کام میرا تھا اور میں اسکا رٹرن کبھی بھی مانگ سکتی ہوں.........نیمل نے جتایا

جی جی ضرور آپ کے بغیر تو یہ ممکن نہیں تھا تھینک یو سوچ.........ہادی نے اسکا شکریہ ادا کیا وہ حقیقتاً اسکا شکر گزار تھا

ویسے ایک بات ہے کیا عفہ راضی ہے؟...ہادی نے پھر مڑتے پوچھا

میں اسے راضی کر لوں گی وہ بہت کنفیوز ہے....نیمل نے اسکی تسلی کی وہ واقعی عفہ کو منا سکتی تھی

اوکے اللہ حافظ ! وہ الوداعی کلمات ادا کرتا نکلا اسے گھر بھی پہنچنا تھا

جب تک وہ گھر پہنچا وہ سارے جا چکے تھے ہاں البتہ ملیشا ضرور رک گئی تھی اور اسے روکنے والی نور اور زرناب تھیں انکا کہنا تھا کہ وہ اپنی دوست کو روک رہی ہیں نہ کہ حیام کی بہن کو اسی لیے وہ بھی رک گئی ورنہ ایک بار تو مہر النساء نے صاف منع کر دیا تھا مگر یہ بات سن کر وہ بھی مان گئیں

بھابھی آج رات نہ ہم گرلز پارٹی کریں گے........زرناب جو نیچے کارپٹ پر بیٹھی اسنے مڑ کر حیام سے کہا

وہ سب ٹی وی لاونج میں بیٹھے تھے کارپٹ پر زرناب, نور اور ملیشا جبکہ اوپر حیام اور منہل ابیرا اور ارج کب کے جا چکے تھے

ہمم پتہ نہیں مجھے نہیں پتہ مما سے پوچھ لیں گے......اسنے شمائلہ سے پوچھنے کا کہا

اوکے......زرناب نے اوکے کا سائن دیا اور دھیان مووی کی جانب کیا

انکی شادی کو آج چوتھا دن تھا اور زوہیب پولیس سٹیشن تھا اسکی ڈیوٹی کا آج شادی کے بعد پہلا دن تھا مگر حیام اسکے بغیر بھی گھر میں کچھ خاص بور نہ ہوئی تھی اسکی ڈیوٹی ابھی مہینے بعد سٹارٹ ہونی تھی اسی لیے تب تک وہ بلکل فری تھی

منہل یہ سب نے کتنے بجے آنا ہوتا ہے... حیام نے بلکل ساتھ بیٹھی منہل سے پوچھا

ازمیر بھائی کا تو کچھ پتہ نہیں ہوتا کبھی بھی آجائیں کبھی بھی چلے جائیں

ہادی بھائی جو ہیں وہ چھ بجے آجاتے ہیں اور زوہیب بھائی کو سات بج جاتے ہیں کبھی کبھی تو ویسے جب لیٹ ہوں تو رات کے دس بارہ کہیں نہیں جاتے مگر وہ بہت کم لیٹ ہوتے ہیں صرف کسی سیریس کیس کی صورت میں..... منہل نے اسے سب کا شیڈیول بتایا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

کچھ دیر بعد ہی عادی سلام کرتا اندر داخل ہوا وہ جب وہاں سے واپس آیا تو باہر سے ہی آفس کے لیے نکل گیا تھا

اسکے پیچھے ہی امان بھی تھا

امان اکثر انکے ساتھ ہی آجاتا ہے... منہل نے حیام کو ادھر دیکھتے پاہ کر بتایا وہ یہ بتانا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھول گئی تھی

حیام اسکی طرف دیکھ کر مسکرائی

چائے.....ان دونوں کے بیٹھتے ہی حیام نے پوچھا تو انھوں نے چونک کر اسے دیکھا

اللہ بھابھی اتنی عزت آج تک اس گھر میں ہمیں نہیں ملی میں تو رنجیدہ ہی ہو گیا

ہوں....امان نے باقیوں پر چوٹ کرتے اپنے نقلی آنسو صاف کیے

نہیں بھابھی بس منہل پانی پلا دو....ہادی نے حیام کو کہتے منہل کو پانی لانے کا کہا

ہاں تو منہل پانی لاتی ہے اتنی دیر میں میں چائے بنا لاتی ہوں تم دونوں بیٹھو.......وہ فوراً اٹھی

شرم کرو شرم......ہادی کے اپنے اگے کارپٹ پر بیٹھی نور کے سر پر چت لگائی

نہ کریں نہ......نور نے اوازار ہوتے اسے منع کیا اور اپنے بال ٹھیک کیے جو خراب ہی نہیں ہوئے تھے

اگلے دس منٹ میں حیام ان دونوں کے لیے چائے کی ٹرے لائی جس میں ساتھ بسکٹس, نمکو اور ایک شپ کیک تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یا اللہ ہم تیرے بہت شکر گزار ہیں جو تو نے ہمیں اتنی پیاری بھابھی دی....اماں نے ہاتھ اٹھاتے شکر کیا تو حیام اسکی یہ حرکت دیکھتی ہنس پڑی وہ اپنے گھر میں ایسے کام نہیں کرتی تھی مگر یہاں سب کے لیے کام کر کے اسے اچھا لگ رہا تھا اور وہ تھک بھی نہیں رہی تھی

بھابھی آپ اب یہ مت کریے گا ابھی تو آپ ائی ہیں اپنی ان چھوٹی چھوٹی نندوں سے کام کروائیں خود نہ کریں.....ہادی نے کیک کا پیس اٹھاتے کہا پھر اچانک واپس رکھتے پلیٹ حیام کے سامنے کی

نہیں ہم نے ابھی نگٹس کھائے ہیں...اسنے فرصت سے انکار کیا

کس نے بنائے تھے...اماں نے نمکو پلیٹ میں ڈالتے پوچھا

بھابھی نے.....زرناب جو ٹی وہ دیکھ رہی تھی مگر دھیان اسکا باتوں کی طرف تھا اسنے جواب دیا

آپ کو فرائی کر لے لادوں.....حیام کو لگا کے اماں کو یہ سن کر مزہ ایا ہے تو اسنے پوچھا مگر اماں نے انکار کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر آپ ہمارے اتنے نخرے اٹھائیں گی نہ تو ہم سر پر چڑھ جائیں گے آپ کے.....اسنے مزاحیہ انداز میں کہا تو حیام مسکرائی اسے وہ سب بہت اچھے لگے تھے جولی اور فرینک نیچر کے

اسکی نظر گھڑی پر تھی ابھی سات بجنے میں دس منٹ تھے کہ وہ اٹھ کر معذرت کرتی کچن میں چل دی جاکر اسنے فوراً سیب کا فریش جوس تیار کیا اور دوسری طرف چائے چڑھائی

کچھ دیر بعد ہی اسے باہر سے سلام کی آواز آئی یعنی زوہیب آچکا تھا اسنے منہل کو پانی لانے بھیجا تو حیام نے اسے جوس تھمادیا

جائیں نہ خود دے آئیں اتنی خدمتیں ہو رہی ہیں انھیں بھی تو پتہ چلے... منہل نے جوس کا گلاس لیتے اسے چھیڑا تو حیام نے اسے باہر دھکیلا پھر دس منٹ بعد وہ چائے کی ٹرے لیے کچن سے نمودار ہوئی زوہیب کسی بات پر زرناب کو جھڑک رہا تھا اور وہ بس منہ بنا رہی تھی

چائے.... حیام نے اسکے سامنے کھڑے ہوتے آواز دی تو زوہیب نے اسے دیکھا پہلے حیرت سے پھر مسکراتے چائے کا کپ اٹھایا اور شکریہ ادا کیا

اوئے ہوئے....ساتھ بیٹھے ہادی نے ہوٹنگ کی باقیوں نے بھی اسکا ساتھ دیا

تم سارے بہت بد تمیز ہو......حیام نے زوہیب کے سامنے والے صوفے پر بیٹھتے کانفیڈینس سے جواب دیا

جی بلکل......امان نے قبول کیا

بھائی آپ کو پتہ ہے آج ہم گھر آئے تو ہمیں چائے پوچھی گئی بسکٹس, نمکو اور کیک کھلایا گیا کین یو بیلیو کیک بھائی کیک.....امان ڈرامائی انداز میں اسے یقین دلا رہا تھا اور حیام کھلے دل سے اسکے انداز پر ہنس رہی تھی وہ ان سب میں کافی جلدی فٹ ہو گئی تھی زوہیب اس بات پر خوش تھا وہ سب کا ہی خیال رکھ رہی تھی

اگلے کچھ دن تک بھی اسکا یہی معمول تھا زوہیب کا خیال تھا کہ وہ کچھ دن تک تھک جائے گی اور یہ سب چھوڑ دے گی مگر جب شادی کے چھوتھے ہفتے تک یہ سب چلتا رہا تو اسے اس بات کا یقین ہو گیا تھا کہ یہ اسکی عادت بن گئی ہے جو بھی باہر سے ائے اسے چائے یا کچھ بھی پیش کرنا سب کو الگ الگ سا پروٹوکول دینا سب لوگ اس سے بہت خوش تھے شمائلہ تو اپنی بہو کی تعریفیں کرتی نہیں تھکتی تھیں وہ اکثر مہر النساء کے سامنے انکی تربیت کی ڈھیروں تعریفیں کرتی تھیں کبھی کبھی تو مہر النساء بھی انکی باتیں

سن کر حیران ہو جاتی تھیں انھیں نے تو کافی کام چور حیام دی تھی انھیں نا جانے یہاں آ کر حیام کو کیا ہوا تھا وہ سب کا کچن میں بھی ہاتھ بٹاتی تھی یہاں تک کے اکثر وہ کچن میں کام والی کے ساتھ کٹنگ کرواتی پائی جاتی تھی وہ گھر کے کاموں میں کافی دلچسپی لے رہی تھی

زوہیب آنے والے ہیں اب میں جا رہی ہوں مما..... وہ جو کچھ دیر پہلے آئی تھی اسے اب جانے کی فکر لگ گئی تھی وہ دوپہر تین بجے کی ادھر تھی اور اب اسے واپس جانا تھا

کافی زد کے بعد شاہ زین اسے چھوڑنے ایا تھا وہ آتے ساتھ کچن میں گئی اور زوہیب کے کیے چائے تیار کی ہادی تو کب کا آ چکا تھا

زوہیب کے آتے ہی اسنے چائے پیش کی

رات کے کھانے کے بعد وہ دونوں روم میں آ گئے

وہ چینج کرنے کے بعد اب بیڈ پر بیٹھی اپنے ہاتھوں پاؤں پر موسچرائزر مل رہی تھی جب زوہیب نے اسے پکارا

جی!.... حیام نے بوٹل بند کرتے سائیڈ پر رکھی اور اسکی طرف متوجہ ہوئی

حیام کل سے آپ کی جوب سٹارٹ ہو جائے گی نہ ؟...زوہیب نے لیپ ٹاپ بند کرتے پوچھا

جی ہو تو جائے گی مگر ایک بات کہوں.......حیام نے محتاط انداز میں بات کا آغاز کیا وہ کافی محتاط ہو کر بات کیا کرتی تھی تا کہ زوہیب کو کچھ برا نہ لگ جائے اور اسے کبھی کچھ برا لگا بھی نہیں تھا

جی کہو......زوہیب بھی اب سیدھا ہو کر بیٹھا

وہ میں نہ ابھی جوب کنٹنیو نہیں کرنا چاہتی میرا دل نہیں کر رہا...........حیام نے ہلکی آواز میں بتایا

کیا کسی نے منع کیا ہے؟......زوہیب نے فوراً پوچھا

نہیں نہیں وہ مجھے گھر کے کام کرنا مما کا ہاتھ بٹانا اور ہادی امان ان سب کا خیال رکھنا ان سب کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا زیادہ پسند ہے اور اگر میں جوب کرنے لگ گئی تو ان سب چیزوں سے محروم ہو جاؤں گی نہ....حیام نے اپنا مسلہ بیان کیا

تو ٹھیک ہے اگر آپ کو اچھا لگتا ہے تو مت کرو جوب.....زوہیب نے بات ختم کی

فیصلہ حیام کا تھا

آپ کو برا لگا ہے....زوہیب کا اس طرح بات ختم کرنا اسے کچھ خلا تھا اسی لیے پوچھا

ارے نہیں مجھے کیوں برا لگے گا بلکہ مجھے تو اچھا لگا ہے کہ آپ کو سب بہت پسند ہیں اور آپ سب کے ساتھ بہت انجوائے کرتی ہو بہت اچھی بات ہے.........زوہیب کو اسکے سوال پر حیرت ہوئی اسکو بھی کیا خدشات تھے اسیُ لیے فوراً اسے چیئر اپ کیا

سچی....حیام خوشی سے چہکی

ہمم مگر حیام کام اتنا کیا کرو جس میں آپ تھکو نہ اپنے اوپر زیادئ بوجھ مت ڈالا کرو....ساتھ ہی زوہیب نے اسے تلقین کی

ارے نہیں میں زیادہ کام نہیں کرتی....حیام نے فوراً اسے بتایا

مما نے مجھے بتایا تھا کہ سارا دن یا تو آپ کچن میں ہوتی ہو یا پھر ان کو کچھ بنا کر کھلا رہی ہوتی ہو........زوہیب نے شائلہ کی بتائی بات اسے کہی

نہیں وہ تو میں بس انٹی ہیں نہ جو کوکنگ کرتی ہیں انکو ساتھ ساتھ انسٹرکشنز دیتی ہوں اور مما سب جب دوپہر میں سوتے ہیں نہ تو ہم سب باہر بیٹھ کر یا تو کوئی گیم کھیلتے ہیں یا

مووی دیکھتے ہیں میں سارا دن کام نہیں کرتی.....اسنے اپنے پورے دن کی روٹین بتاتے زوہیب کو تسلی دی

چلو اچھی بات ہے اب لائٹ آف کردو صبح مجھے جانا ہے پھر پرسوں کہیں چلیں گے پرسوں میرا آف ہے....زوہیب نے کمبل تانتے اسے پلان بتایا تو اسنے اثبات میں سر ہلاتے لیمپ آف کیا اور سونے کے لیے لیٹ گئی اسے اچھا لگا تھا زوہیب کا اسکے لیے فکر مند ہونا اور شائلہ کا زوہیب کو شکایت کرنا سب اسکی کئیر کرتے تھے..وہ مسکراتی نیند کی وادیوں میں کھو گئی

ہادی آج خاص طور پر آغا جان کے بلانے پر شاہ مینشن ایا تھا آغا جان ڈاکٹر پر اسکے ساتھ ہی جایا کرتے تھے تو انھوں نے آج بھی اسے ہی کال کی صبح سے انکی طبعیت کچھ ناساز تھی

ہادی انکو لیے ڈاکٹر کے پاس گیا تو ڈاکٹر نے انکو کچھ طاقت کی دوائیاں اور ساتھ آرام کرنے کا کہا واپسی پر وہ انکو دروازے پر چھوڑ کر واپس آنے لگا تو انھوں نے اسے زبردستی اندر بلایا

کل ہی اسکوبی جان کی کال آئی تھی جس پر وہ عفہ کی طرف سے تشویش کا اظہار کر رہی

تھیں وہ عفہ کی وجہ سے الجھ کر رہ گیا تھا

وہ اندر آیا تو سب کھانے پر انکا انتظار کر رہے تھے وہ احد کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا
پھر کھانا کھاتے احد نے اس سے کچھ باتیں کیں تا کہ وہ بور نہ ہو وہ کھانا کھاتے ہی وہاں
سے نکلا

لان میں آتے ہی اسے سامنے عفہ جھولے پر ناول پڑھتی دکھی پہلے اسنے سوچا چپ کر
کے گزر جائے مگر پھر اسکے سامنے جا کر رکا

کسی کے ٹھہرنے پر عفہ نے سر اٹھا کر دیکھا اور ہادی کو دیکھ کر اسنے سر دوبارہ جھکا لیا جیسے
کسی کو دیکھا ہی نہ ہو ہادی کو اسکی اس حرکت پر جتنا غصہ آیا وہ قابل بیان نہ تھا

عفہ.....ہادی نے اسکو سٹل دیکھ کر پکارا تو اسنے ناول چھوڑتے چہرہ اوپر اٹھایا

جی.....کافی اوازاری سے پوچھا گیا

یہ سب کیا ہے؟.....ہادی نے چڑتے پوچھا

یہ جھولا ہے یہ ناول ہے.....عفہ نے پہلے جھولے پر کتاب کی طرف اشارہ کیا

وہ مجھے بھی دِکھ رہا ہے میں تمھارے اس رویے کا پوچھ رہا ہوں........ہادی اب کے

سٹریٹ فارورڈ ہوا

میرا رویہ شروع سے آپ کے ساتھ فرینک نہیں تھا نہ اب ہے.... عفہ نے وضاحت نہ دی تھی

اگر تمھیں انکار کرنا ہے تو کردو مگر یہ سب کیا ہے.... وہ اس بے وجہ کے انتظار سے تھک گیا تھا

کردوں گی.... عفہ جواب اسکے منہ پر مارتی اپنی کتابیں اٹھاتی اندر چلی گئی

کچھ دیر تو وہ اسکے جواب پر غور کرتا رہا پھر غصے سے گاڑی کی جانب بڑھا

عفہ عفہ..... نیمل جس نے ابھی کسی کام سے ہادی کو کال کی تھی آگے سے اسکی بات سن کر وہ تو عفہ پر تپ گئی مطلب کہ حد ہے کسی بندے کے جذبات کی اتنی بے قدری بھی نہیں کرنی چاہیے

کیا ہے.... عفہ نے تحمل سے دروازہ کھولتے پوچھا

تم نے ہادی کو کیا کہا ہے؟... اسنے بنا تاخیر کے پوچھا

یہی کہ میں انکار کردوں گی... کافی اطمینان بھرا جواب تھا نیمل کا پارا چڑھا

تو تم کتنی بد تمیز ہو وہ تمھاری اتنی ریسپیکٹ کرتا ہے اور تم.....نیمل نے جملہ ادھورا چھوڑا

میاں بھی انکی اتنی ہی ریسپیکٹ کرتی ہوں مگر معذرت وہ نہیں کر سکتی جو تم لوگ چاہتے ہو مجھ سے زبردستی مت کرو میں فیصلہ کر چکی ہوں اب میں تمھاری باتوں میں نہیں آؤں گی......عفہ نے بات ختم کرتے دروازہ مارا

وہ تلملاتی اپنے کمرے میں واپس آئی اسے ہادی کے لیے دکھ تھا وہ عفہ کے لیے سیریس تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شام میں چائے پر جب وہ دونوں آغا جان اور بی جان کے ساتھ بیٹھیں تو اچانک حیدر نے عفہ کو مخاطب کیا

جی بابا...وہ فوراً انکی طرف مڑی یہ انداز اس میں کچھ تو خطرہ تھا

بیٹا آپ سے ایک بات کرنی ہے چائے کے بعد میرے روم میں آنا...وہ کہتے اپنا چائے کا کپ لیے وہاں سے نکلے

وہ تو چائے پی بھی نہیں رہی تھی اسی لیے فوراً پیچھے آئی کمرے میں جاتے اسنے حریم کو

سامنے بیڈ پر بیٹھے دیکھا حیدر ونڈو کے پاس کھڑے چائے پی رہے تھے اسکی امد پر وہ بھی اسکے ساتھ آکر بیٹھے پھر عفہ کو پاس بلایا

بیٹا ایک اہم بات ہے؟...انھوں نے بات کا آغاز کیا

جی مما بولیں.....عفہ کچھ پریشان ہوئی تھی

بیٹا وہ نہ مجھے کل خدیجہ کی کال آئی تھی اس نے ایک بات کہی ہے جسے سوچ کر میں پریشان ہوں...انھوں.نے مذید بتایا

کیا کہہ رہی تھیں انٹی.....عفہ نے خود سے پوچھا

وہ چاہتی ہیں کہ آپ کا ہاتھ ہم انکے بیٹے امان کے ہاتھ میں دے دیں......اس بار حیدر نے صاف بات کی

جی؟...عفہ فوراً بولی یہ اسکے لیے غیر متوقع حملہ تھا

جی....حیدر نے نارملی جواب دیا

تو آپ نے کیا کہا...اسنے حیدر کے بجائے حریم سے پوچھا

یہی کہ بعد میں بتاؤں گی سوچنے کے لیے وقت چاہیے......حریم نے اسے بتایا

تو مما ایسا کیسے ہو گیا کہ انھوں نے آغا جان یا بی جان کے بجائے اپسے بات کی؟... عفہ کو سمجھ نہ آئی

اسکا کہنا ہے کہ اگر اُس طرح انکار ہو گا تو برا لگے گا ایسے کم سے کم کسی کو پتہ تو نہیں چلے گا نئ بات ہم میں ہی رہے گی.... حریم نے خدیجہ کی لاجک بتائی

اچھا... عفہ نے بس اتنا کہا

تو کیا جواب ہے آپ کا.... حیدر نے نارملی اس سے پوچھا

میں سوچ کر بتاؤں گی... عفہ نے وہی بات دہرائی

اچھا چلو ٹھیک ہے... حیدر نے اسے وقت دیا وہ وہاں سے سیدھی اپنے کمرے میں آئی

ابھی وہ دروازہ بنر کرتی اس سے پہلے نیمل اسکے سامنے آئی

بات ہو سکتی ہے؟... اسنے پوچھا

یہیں بولو.... عفہ کا لہجہ اکھڑا ہوا تھا

کیا بد تمیزی ہے عفہ ہم تمھارا برا تو نہیں چاہتے نہ... نیمل کا پارہ ہائی ہوا

تم لوگ کیوں چاہتے ہُو میرا بھلا میں اپنا اچھا برا خود جانتی ہوں نیمل اب جاو... وہ

نہایت خود گرزی سے بولی

یو نو واٹ تم بھاڑ میں جاو اب میاں تمھارے بارے میاں کچھ نہیں سوچوں گی.....نیمل اسے بھاڑ میں جھونکتی وہاں سے ہٹی

شام میں وہ اپنے روم سے باہر نکلی تو حریم سامنے سے ہی گزر رہی تھیں اسکو دروازہ کھولتے دیکھ وہ اسکے کمرے میں ہی آ گئیں

جی تو کیا سوچا میری جان نے...انھوں نے پیار سے پوچھا وہ بچوں پر زبردستی کے قائل نہ تھے

میں نے سوچا کہ جو آپ لوگ کریں گے وہی صحیح ہو گا....عفہ نے پیار سے ہی جواب دیا

اسکا مطلب ہاں ہوتا ہے.... حریم نے جیسے باور کروایا تو عفہ نے اعتماد سے سر اثبات میں ہلایا

وہ کہتی اٹھیں....اچھا چلو پھر کھانا لگانا ہے نیچے آپ کے بابا کو بھی بتاوں میں جا کر

عفہ انکے پیچھے ہی نیچے آئی اور کچن سے برتن لے کر ٹیبل پر لگانے لگی گلاس کی ٹرے رکھتے اسنے سر اٹھایا تو سامنے سے نیمل سیڑھیاں اترتی دکھائی دی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ عفہ کی طرف ہی آرہی تھی

کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہی ہو... نیمل نے اسکو خود کو دیکھتے پاہ کر پوچھا

کچھ نہیں... عفہ فوراً مڑی

کھانے کے دوران سب خاموش ہی تھے کوئی بات نہ ہوئی تھی احد اور ارشمان گھر پر نہ تھے تو جہان کس سے بات کرتا اس لیے خاموش رہا

کھانے کے بعد حریم نے حیدر کو عفہ کے جواب کا بتایا تو انھوں نے سپیشل فاروق کو فون کیا اور رشتے کے لیے ہاں کی ساتھ ہی ساتھ انھوں نے فاروق کو آغا جان اور بی جان سے بات کرنے کا کہا تھا جو وہ پہلے سے کرنے کا ارادہ رکھتے تھے

اگلے دن صبح اٹھتے ناشتے کے بعد فاروق نے سب سے پہلے دادجی کو کال کر کے بتایا یا کہا جائے کہ اجازت لی پھر انھوں نے آغا جان کو کال کی اور صاف رشتے کی بات کی جس پر آغا جان نے فوراً حیدر کو بلوایا انھوں نے حامی بھری تو آغا جان نے بھی حامی بھر دی باقی کسی کی رائے زیادہ اہم نہیں تھی حیدر انھیں فاروق کی پہلے آنے والی کال کے بارے میں مطلع کر چکے تھے

توتمھیں مجھے پہلے بتاناچاہیے تھانا......اغاجان نے ان کو ڈپٹا

وہ آغاجان فاروق چاہتے تھے کہ پہلے ہم ایک بار عفہ سے پوچھ لیں پھر کوئی بات ہو....انھوں نی فاروق کے خیالات بتائے

اچھاچلوٹھیک ہے....اغاجان نے بھی معاملہ جانے دیا

آج حیام کاارادہ کوئی نئ چائینیز ریسیپی ٹرائی کرنے کا تھا مگر گھر میان نہ توکوئی ساس بچی تھی اورنہ ہی سبزی اب انکو گروسری کے لیے جاناتھااکثر گروسری کے لیے حیام اور منہل جایاکرتی تھیں مگر آج منہل اپنے کسی کام سے گئی تھی توحیام نے زرناب کو ساتھ لے لیا

بھابھی آج ہم کیالیں گے؟........زرناب جو لیتے ہیں وہی لیں گے نہ...وہ اس سوال کا تیسری بار جواب دے رہی تھی اور اب اک چکی تھی

سٹور آتے ہی وہ دونوں گاڑی سے اتریں ڈرائیور کوانھوں نے پارکنگ میں جانے کا کہہ دیا

ساری گروسری کرنے کے بعد جب حیام کاونٹر پر بل پے کرنے آئی توزرناب کواپنی

چیزیں یاد آ گئیں وہ فوراً اپنی چیز لینے بھاگی حیام نے بل دیتے ڈرائیور کو کال کی تو وہ سامان اٹھانے کے غرض سے آ گیا کچھ شاپرز حیام نے خود اٹھائے اور کچھ ڈرائیور کو دیے اب انھیں زرناب کا انتظار تھا جو کچھ دیر بعد نمودار ہوئی اور بل دیتے انکی طرف آئی

چلیں....اسنے اتے کہا تو وہ تینوں باہر نکلے

انکل اپنے گاڑی کہاں پارک کی ہے؟...حیام نے پارکنگ کی طرف دیکھا جہاں انکی کار نہیں تھی

وہ بچے یہاں جگہ نہیں تھی تو وہ سامنے پارک کی ہے اب روڈ کروس کرنی پڑے گی.........ڈرائیور نے سامنے اشارہ کیا

وہ تینوں دھیان سے روڈ کراس کر رہے تھے جب اچانک ایک لڑکا سامبے سے روڈ کراس کرتا انکی طرف آیا

آپی لائیں مجھے پکڑا دیں میں اپکو روڈ کراس کروا دیتا ہوں......وہ لڑکا سیدھا حیام سے مخاطب ہوا

نہیں تھینکس.... حیام نے کہتے توجہ گاڑیوں کی طرف مبذول کی

آپی لائیں نہ...اس لڑکے نے ہاتھ پھر شوپر کی طرف بڑھایا

اووبھائی سمجھ نہیں آرہی نہیں چاہیے مدد اور اب سائیڈ پر ہٹیں یہ نہ ہو کوئی گاڑی ہمیں ہٹ کر کے چلی جائے...زرناب نے اس ڈھیٹ کو دیکھ کر سنائیں

آپی لائیں نہ...اسنے ایک شاپر پکڑا تو ڈرائیور فوراً اسکی طرف بڑھا اور اسی اثنا میں انکے بلکل پیچھے ایک وین آکررکی اسکا دروازہ کھلا اور دو لوگوں نے باہر نکلتے حیام کو اندر ڈالا

چھوڑو کون ہو تم لوگ...وہ فوراً چینخی تو ڈرائیور اسکی جانب مڑا اسنے ان میں سے ایک لڑکے کو بازو سے پکڑ کر کھینچا جبکہ دوسرا وین میں بیٹھ چکا تھا وین آگے بڑھ گئی اور وہ ادمی انکے پاس ہی رہ گیا زرناب نے فوراً اس لڑکے کو روکا جو بھاگنے کے درپے تھا

تم تو ادھر آؤ زرا.....وہ سمارٹ اور ایک مضبوط لڑکی تھی اسنے اس لڑکے کو کال سے پکڑ کر کھینچا مگر جب اسکی نظر ڈرائیور پر پڑی تو حیام اسکے ساتھ نہیں تھی اور وہ مسلسل بچے حیام بچے چلا رہا تھا

بابا بھی کدھر ہیں....زرناب نے اس پتلے سے لڑکے کو فوری ساتھ گھسیٹتے

ڈرائیور سے پوچھا

وہ لوگ لے گئے ہماری بچی کو...انھوں نے اس آدمی کو قابو کرتے بتایا

کون ؟....زرناب کو لگا اسکے پاؤں کے نیچے سے کسی نے زمیں کھینچ لی ہو

بھابھی...........وہ چلائی مگر اب کوئی فائدہ نہ تھا وہ گاڑی نظروں سے اوجھل ہو چکی تھی

بابا انکو گاڑی میں ڈالیں چل کے.....وہ لوگ انکو لیے گاڑی میں آئے اب انکا رخ زوہیب کے پولیس سٹیشن کی طرف تھا وہ لڑکا گاڑی میں بیٹھا مسلسل اپنی بے گناہی ظاہر کرنے میاں لگا تھا البتہ اگے والے آدمی پر ڈرائیور نے گن تان رکھی تھی جو انھوں نے اسی سے ہتھیائی تھی

سر وہ آپ کی کوئی کزن آئی ہیں انکے ساتھ ایک بچی اور دو دادمی ہیں...کانسٹبل نے آکر اسے زرناب کا پیغام دیا تو خود وہ اٹھ کر باہر آیا مگر سامنے ایسے ڈرائیور کے ہاتھ میں گن دیکھ کر وہ ٹھٹکا

زرناب کے انسو جاری تھے مگر ساتھ اسنے اس دبلے لڑکے کو پکڑ رکھا تھا

زرناب کیا ہوا ہے؟؟؟....اسنے پاس اتے زرناب سے پوچھا پھر کانسٹبل کو اس ادمی اور لڑکے کو قابو کرنے کا کہا

زرناب اندر آؤ...وہ اسے لیے اپنے کیبن کی طرف بڑھا پھر پانی کا گلاس منگوا کر اسے پلایا ڈرائیور بھی انکے ساتھ ہی تھا

بابا آپ مجھے بتائیں گے کہ کیا ہوا ہے یہ دونوں لوگ کون ہیں آپ کے پاس گن کہاں سے آئی...اسکے پاس کرنے کے لیے بہت سوال تھے

وہ...حیام بی بی...یہ کہنے کی دیر تھی زوہیب کی بے چینی میں اور اضافہ ہوا اسے لگا تھا شاید کوئی چوری کا واقعہ ہو

کہاں ہے حیام؟...اسنے فوراً پوچھا مگر اب آواز میں واضح لڑکھڑاہٹ تھی

وہ بھابھی کو لے گئے بھائی وہ لے گئے......اس بار زرناب بولی تو اسکے سر پر بم پھاڑا

کیا بکواس ہے کہاں لے گئے مجھے بتائیں....اس بار وہ بھی چلایا تو ڈرائیور نے اسے ساری روداد سنائی

یا اللہ.....وہ اپنا سر ہاتھوں میں لیے بیٹھا

شہیر......کچھ دیر بعد اسنے آواز دی تو وہ کانسٹبل پھر نمودار ہوا وہ جو بچہ آیا تھا اسے لے کر آؤ

وہ سر ہلاتا نکل گیا پھر کچھ دیر بعد اسنے اس بچے کو اندر بھیجا

ادھر آؤ...زوہیب کی آواز میں روب تھا کہ وہ ایک سیکینڈ میں اسکے سامنے کھڑا تھا

کون ہو تم؟.....زوہیب نے سیدھا سوال کیا

سر میں نے کچھ نہیں کیا مجھے تو بس ایک عورت نے آکر کہا تھا کہ جاوان سے شاپر پکڑو اور انھیں روڈ کراس کرواو میں تو بس وہی کر رہا تھا....اس لڑکے نے سارا معاملہ بتایا

کون تھی وہ عورت...زوہیب چاہ کر بھی کول نہیں رہ پارہا تھا زرناب مسلسل آنسو بہا رہی تھی

سر وہ میں نہیں جانتا بس یہ جانتا ہوں کہ وہ نام جانتی تھی انکا.....اس لڑکے نے اور بتایا

کیا نام بتایا تھا اس نے.......زوہیب نے ایک اور سوال کیا

.....حیام

تم اپنے ماں باپ کا نمبر دو مجھے......اسنے لڑکے سے دریافت کیا تو وہ ہولا گیا

سر نہیں پلیز میں نے کچھ نہیں کیا سر پلیز.....وہ منتوں پر اتر آیا

اگر تمھیں اپنے گھر جانا ہے تو فوراً نمبر بتاو...زوہیب جان گیا تھا کہ وہ سچ بول رہا تھا

اسنے اپنی ماں کا نمبر بتایا پھر آدھے گھنٹے بعد اسکے ماں باپ وہاں موجود تھے انھیں ساری بات کا پتہ چل گیا تھا

اگر ہمیں ضرورت پڑی تو ہم اسے بلائیں گے.....زوہیب نے انھیں جاتے ہوئے بتایا تو انھوں نے اثبات میں سر ہلایا

اب تک توزرناب بھی سنبھل چکی تھی

بھائی میں مما کو کال کر کے بتاتی ہوں...اسنے بیگ سے فون نکالتے کہا تو زوہیب نے اسکے ہاتھ سے فون کھینچا

پاگل ہو آپ اسکو لے کر گھر جائیں بابا اور جا کر یہ سب مت بتایئے گا سب کو یہی کہیئے گا کہ میں اور حیام ایک دوست کی طرف ہیں اور واپسی کا کچھ پتہ نہیں ہے شاید ہم باہر ہی رات گزاریں...اسنے انکو ہدایت کی

مگر بھیا....زرناب کچھ بولتی اس سے پہلے زوہیب نے اسے ٹوکا

جو کہا ہے وہ کرو بات ختم گھر میں کسی کو کچھ پتہ نہ چلے........اسنے دوٹوک فیصلہ سنایا

یہ خبر پورے تھانے میں پھیل چکی تھی توزوہیب نے یہ بتایا کہ زرناب کی ایک دوست اغواء ہوئی ہے.........

اوراس سارے وقت میں اسکا کانسٹیبل شہیر اس آدمی کا منہ کھلوانے کی کوشش کررہا تھا

زوہیب نے فون اٹھایااوراپنے ایک دوست کو فون ملایااسکا یہ اس شعبے میں ایک ہی دوست تھاجواس سے اونچی پوزیشن پر تھازوہیب نے اسے فون پر سارامعاملہ بتایاتو اسنے فوراً پہنچنے کا کہا کچھ دیر بعد وہ آیا

اب وہ دونوں جیل میں اس ادمی کے سامنے کھڑے تھے جسے شہیر نے پہلے ہی مارمار کر بے حال کردیا تھا

بتاؤ کون ہو تم.....اس سینیر آفیسر زرتاش نے اس سے پوچھا

میں نے کچھ نہیں کیا....اس نے پھر وہی جملہ دیرایا جو وہ پچھلے ایک گھنٹے سے بول رہا تھا

اچھا مطلب تم نے کچھ نہیں کیا......زرتاش نے دوبارہ پوچھا تو اسنے نفی میں سر ہلایا

پھر ایک دو منٹ بعد شہیر ایک پتیلا لیے سیل میں داخل ہوا اس پتیلے سے اڑتی بھاپ

اس بات کا پتہ دے رہی تھی کے اسکے اندر کھولتا پانی تھا

ہمم...زرتاش اسکے سامنے بیٹھا پھر اس پتیلے کے اندر اسکا پاؤں ڈالا ساتھ ہی سارا سیل

اسکی دردناک چیخوں سے گونج گیا

زرتاش نے اسکا وہ پاؤں پکڑ کر باہر نکالا جو اب بلکل سرخ ہو چکا تھا اوپر کی جلد جل کر

سکڑ چکی تھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسنے اسی رفتار سے اسکا دوسرا پاؤں پکڑا

نہیں نہیں بتاتا ہوں رکو مت کرو.....اس آدمی نے زرتاش کو روکا

تو اسنے وہیں ہوا میں اسکا پاؤں روکا

بکو....لہجہ سپاٹ تھا

وہ وہ اسے اڈے پر لے کر گئے ہیں.......اسنے کچھ ہکلاتے بتایا

کہاں ہے وہ اڈا.....زوہیب اسکی کرسی پر جھکا اسکی انکھوں میں لال ڈوریں نمایاں

تھیں

وہ وہ میں لے جاؤں گا مگر جلدی جانا ہوگا رات تک وہ لوگ لڑکی انکو دے چکے ہونگے.....اس آدمی نے ٹائمنگ کا بتایا

کن کو....اس بار پوچھنے والا زرتاش تھا زوہیب اب شہیر کو بھروسہ مند ٹیم تیار کرنے کا کہہ رہا تھا

وہ اس نے اس سیاست دان کے بیٹے کے دوست کو پکڑوایا تھا جس نے اس لڑکی کو قتل کیا تھا تو اسی لڑکے نے اسکی بیوی کا پتہ لگوایا........اس ادمی نے زرتاش کو بتایا تو اسنے مڑکا زوہیب کو دیکھا

ابھی پچھلے مہینے ہی زوہیب نے ایک چھوٹے موٹے سیاست دان کے بیٹے کے دوست کو پکڑوایا تھا جس نے صرف کسی مسلے کی بناپر ایک لڑکی ماردی تھی

تو اسکا کیا کرنے کا ارادہ ہے.......زرتاش نے ہمت کرتے پوچھا یہ سوال زوہیب تو کبھی نہیں کر سکتا تھا

وہ اسے دردناک موت مار کر ویڈیو میڈیا پر چلوائے گا اور یہ مشہور کرے گا کہ زوہیب

کی بیوی کو کسی نے بے دردی سے مار کر دریا میں پھینک دیا ہے.....اس ادمی نے ساری بات بتائی وہ بس ایک کرائے کا گنڈا تھا اسکا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں تھا

زوہیب اسکو وہی پر چھوڑتا اپنی ٹیم اور زرتاش کے ساتھ نکلا جو علاقہ اسنے بتایا تھا وہ کافی بڑا تھا اسکی لیے انھیں کور کرنے کے لیے بڑی ٹیم چاہیے تھی اور اس بات کی بھی یقین دہانی چاہیے تھی کہ بات باہر نہ جائے ویسے تو حیام کو ان میں سے کوئی نہیں پہچانتا تھا مگر زوہیب چاہتا تھا کہ وہ حیام کو وہاں سے بنا کسی کی نظروں میں لائے نکال لائے

زرتاش نے بھی اپنے اعتماد کے لوگ بلوا لیے تھے اور اب وہ لوگ ایریا کور کیے کھڑے تھے

زرتاش اور زوہیب کے اشارے پر وہ سب آگے بڑھے یہ علاقہ ان لوگوں کے لیے کور کرنا کوئی مشکل نہ تھا یہاں سب کرائے کے گنڈوں کا بسیرا تھا

انھوں نے پہلے تو سارے علاقے کا جائزہ لیا پھر اٹیک کے لیے پوزیشن لی

آہستہ آہستہ انھوں نے اپنے کچھ آفیسر زاندر بھیجے جن میں سب سے اگے زوہیب تھا وہ حیام کو سب کی نظروں سے بچا کر وہاں سے لے جانا چاہتا تھا

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر داخل ہوتے سامنے کا منظر صاف تھا

دو ہٹے کٹے آدمی ایک چارپائی ہر بیٹھے آپس میں کوئی بات کر رہے تھے اور انکے بلکل سامنے کی طرف ایک چھوٹا سا جھونپڑی نما کمرہ تھا

اسے دیکھتے زوہیب کو اندازہ ہو گیا تھا کہ حیام کو وہیں رکھا گیا ہو گا

اسنے سگنل دیا تو ساتھ شیم دبے پاؤں آگے بڑھی اتیج اور اشارے پر ایک فائر ہوا چارپائی پے بیٹھے وہ دونوں نفوس گھبرا کر اٹھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سارا علاقہ پولیس جے انڈر کنٹرول تھا سب لوگوں جو پکڑ لیا گیا تھا ہاں البتہ اس کمرے کا رخ کسی نے نہیں کیا تھا کیوں کہ انھیں آرڈرز تھے کہ وہ کمرہ زوہیب اور زرتاش خود چیک کریں گے۔۔۔

زوہیب نے کمرے کے باہر لگا بوسیدہ سا تالہ اپنی گن کی مدد سے توڑا اور اندر داخل ہوا

وہاں چار سے پانچ لڑکیاں بے ہوش پڑی تھیں مگر کہیں بھی حیام نہیں تھی اسنے زرتاش کو کور کرنے کا کہا اور خود باہر نکلا

سر یہاں ایک اور کمرہ ہے۔۔۔ابھی وہ باہر ہی نکلا تھا کہ شہیر نے اسے اطلاع دی وہ فوراً اس طرف بھاگا اور دروازہ توڑا اندر داخل ہوتے سب سے پہلی نظر اسکی حیام پر ہی

پڑی جو بلکل کارنر میں بے حس و حرکت پڑی تھی اسکے ساتھ شہیر اندر آیا تھا مگر سامنے ایک لڑکی دیکھ کر وہ فوراً واپس مڑا

زوہیب افرا تفری کے عالم میں اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

حیام کے قریب آتے اس نے ایک دو بار اسے ہلایا مگر جواب ندار

وہ ہوش و خرد سے بیگانہ پڑی تھی

ان حالات میں اس کو باہر لے کر جانا زوہیب کے لئے ممکن نہ تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس پر کسی کی بھی نظر پڑے

کچھ دیر مزید کوشش کے بعد ہوا یہ کے حیام نے مندی مندی سی آنکھیں کھولیں

حیام حیام اٹھو۔۔۔۔۔۔۔زوہیب نے اس کے گال پر تھپتھپائے

پانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کے خشک لبوں سے بس یہی آواز نکلی

اسے فوراً سے لیتا اپنی گاڑی تک آیا اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹاتے اس نے دروازہ بند کیا اب اس کا رخ زرتاش کی طرف تھا

زرتاش کو تمام حالات سے آگاہ کرتا وہ گاڑی تک آیا اور زن سے گاڑی بھگا لی

ہاسپٹل پہنچتے اس نے حیام کو سٹریچر پر ڈالا اور اندر کو بھاگا ڈاکٹر کو لیتا وہ باہر آیا اس کے بعد سے ابھی تک حیام کو ہوش نہیں آیا تھا

ڈاکٹر اسے لیے فوراً اندر آئے اسکی حالت اتنی سیریس نہیں تھی ہاں اسکے برعکس زوہیب کی حالت زیادہ خراب معلوم ہوتی تھی

اسے وارڈ میں لیا گیا تھا نرس اسکے بازو کی پٹی کر رہی تھی جہاں ہلکی سے خراش تھی اسنے کہا بھی کے پٹی کی ضرورت نہیں ہے مگر زوہیب بضد تھا

نرس کو اس وقت وہ پولیس والا بالکل پاگل لگا

عجیب آدمی ہے بیوی نہ ہو گئی موم کی گڑیا ہو گئی پٹی کر دو۔۔۔وہ پٹی کرتی مسلسل بڑبڑا رہی تھی

مگر فکر کسے تھی

ابھی زوہیب وہیں کھڑا تھا جب زرتاش کی کال آئی

بھابھی کیسی ہیں؟۔۔۔۔۔۔۔۔زرتاش نے حیام کی خیریت پوچھی

ٹھیک ہے اب ہوش نہیں آیا مگر ڈاکٹرز کہہ رہے ہیں کہ کچھ نہیں

ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زوہیب نے اسے حالات کا بتایا

باقی سب کچھ اور ہو گیا کیا؟.........اب کی بار زوہیب نے وہاں کے حالات کا پتہ کیا

ہاں وہ ساری لڑکیاں ہم نے ریکور کر لی تھی وہ کسی کو دینے کے لیے اٹھائی گئی تھیں مگر اب سب ٹھیک ہیں کچھ کے گھروں میں تو رابطہ بھی ہو گیا ہے ان کے گھر والے انہیں لینے آرہے ہیں مگر جن کا کچھ پتہ نہیں چلا انہیں فی الحال دارالامان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔زرتاش نے اسے سب کچھ بتایا

اچھا چلو میں دیکھتا ہوں نرس بلا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔زوہیب نے نرس کے اشارے پر زرتاش کو کہا اور فون رکھا

وہ اس کے بلانے پر گیا تو حیام ہوش میں آچکی تھی اس کو دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اسے کوئی صدمہ ہوا ہے وہ بالکل ہشاش بشاش سی ٹیک لگائے بیٹھی تھی زوہیب کو آتا دیکھ ہلکا سا مسکرائی

کیسی ہو؟زوہیب نے پاس پڑے سٹول پر بیٹھتے پوچھا نرس اب جا چکی تھی

میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔حیام نے مسکراتے لہجے میں جواب دیا

خیام تم سچ میں ٹھیک ہو۔۔۔۔۔زوہیب نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا اسے اس طرح کے لہجے اور رویے کی امید نہیں تھی وہ تو سمجھا تھا کہ وہ روئے گی چلائے گی مگر وہ بالکل آرام سے بیٹھی تھی

جی میں سچ میں ٹھیک ہوں مجھے تو آپ کی طبیعت خراب لگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیام نے مسکراتے جواب دیا

نہیں میں ٹھیک ہوں ہوں بس میں پریشان ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زوہیب نے تشویش سے اسے دیکھتے کہا

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمہیں ڈر نہیں لگا؟۔۔۔۔اب کی بار زوہیب نے سیدھا سوال کیا

نہیں بالکل بھی نہیں۔۔۔۔۔۔وہ اسی طرح مسکرا رہی تھی

کیوں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب تو زوہیب کو اور بھی حیرت ہوئی تھی

کیونکہ مجھے یقین تھا کہ آپ مجھے بچا لیں گے اس لیے مجھے ڈر نہیں لگا۔۔۔۔۔۔۔۔حیام کا لہجہ مضبوط تھا

گھر چلیں؟.......اس نے زوہیب کو ہونقوں کی طرح اپنے آپ کو دیکھتے پا کر کہا

میں پوچھ کر آتا ہوں کہ تمہیں ڈسچارج کرنا ہے یا نہیں.......زوہیب اٹھتا ہوا بولا

زہیب خدانخواستہ میری کوئی ہڈی تو نہیں ٹوٹی جو میں ڈسچارج نہ ہو پاؤں وہ مجھے ڈسچارج کر دیں گے ہم چلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیام نے اب کی بار کچھ مزید ہنستے کہاوہ زوہیب کی حالت سمجھ سکتی تھی مگر فی الحال وہ اسے نارمل رکھنا چاہتی تھی

زوہیب اس کو دیکھتا باہر نکلا ڈسچارج پیپر لیتے وہ دونوں گھر کے لیے نکلے کہ راستے میں حیام کچھ یاد آیا۔۔۔۔

زوہیب گھر میں سب کو کیا پتا ہے ؟......اور اس سب میں زوہیب کو پہلی بار ایسا لگا کہ وہ پریشان ہوئی ہے

فکر مت کرو سب کو یہی پتا ہیں کہ ہم دوست کی طرف ڈنر پر گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔زوہیب نے اسے تسلی دی شکر ہے میں تو پریشان ہی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔حیام نے خدا کا شکر کیا اگر گھر میں کسی کو بھی یہ سب پتہ لگ جاتا تو سب نے پریشان ہو جانا تھا

مگر زوہیب زرناب کو سب پتہ ہے اگر اس نے سب کچھ بتا دیا ہوا تو۔۔۔۔۔۔حیام نے

دوسرا سوال کیا

اس کو میں نے منع کر دیا تھا اور ڈرائیور بابا کو بھی منع کر چکا ہوں تم کسی چیز کی فکر مت کرو۔۔۔۔۔۔زوہیب نے ایک بار پھر اسے تسلی دی

تم گھر جانے کے لیے تیار ہو نا؟......زوہیب نے کچھ سوچتے اس سے پوچھا

زوہیب آپ کو کہیں سے لگ رہا ہے کہ میں تیار نہیں ہوں ہو میں آپ کو سچ میں بتا رہی ہوں کہ مجھے کچھ نہیں ہوا اور نہ ہی میں گھر میں کسی کو ایسا کوئی سائن دینے والی ہوں۔۔۔۔۔اب حیام نے اسے تسلی دی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

گھر پہنچ گئے اس نے انڈیا تو ڈرائیور نہیں آ کر دروازہ کھولا حیام کو دیکھ کر اس کی جان میں جان آئی بھائی صبح سے پریشان گھوم رہا تھا نا کسی کو کچھ بتا سکتا تھا نہ کچھ اور۔۔۔۔۔۔۔

حیام بیٹا ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔اس نے حیام کے قریب اتے پوچھا

جی بابا میں بالکل ٹھیک ہوں آپ فکر مت کریں۔۔۔حیام نے انہیں تسلی دی

وہ دونوں اندر آئے تو سامنے ہی صائمہ اور شائلہ بیٹھی باتوں میں مصروف تھی ان

دونوں کو دیکھ کر وہ اٹھیں

کہاں تھے تم دونوں ہاں ہاں بتائے بغیر نکل گئے انسان بتا ہی دیتا ہے کہاں جا رہا ہے بس ایسے ہی جا رہے ہیں گھر پر اور نکل گئے۔۔۔۔۔۔۔۔صائمہ نے انہیں تنگ کرنے کے لئے کہا

تائی جان یہ جو شادی شدہ جوڑا ہے نا اس کی کوئی خبر نہیں ہوتی جب دیکھو جدھر دیکھو چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ہادی نے لقمہ دیا ایسا کیسے ہو سکتا تھا کہ کسی کی ٹانگ کھینچی نہیں ہوا اور ہادی پیچھے رہے

جناب ڈنر کر کے آ رہے ہیں کہیں گھومنے تھوڑی نہ گئے تھے جو آپ سب ایسے تھانے داروں کی طرح ہم پر چڑھ دھوڑے ہیں۔۔۔۔۔زوہیب نے صوفے پر بیٹھتے کہا

حیام بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

زرناب جو پریشان سامنہ لیے سیڑھیاں اتر رہی تھی سامنے ہیں ان کو بیٹھے دیکھ اس کے حلق سے چیخ نکلتی نکلتی رکی

وہ پہلے تو بھاگی مگر پھر سب کی موجودگی اور زوہیب کی خطرناک نظریں دیکھ کر آرام

سے چلتی ہے خیام تک آئی

حیام نے اسے پاس بیٹھنے کا کہا اور شکر کیا ورنہ اس کو اس طرح بھاگتے دیکھ کوئی بھی کچھ بھی سمجھ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں بھابھی؟.....اس نے سر گوشی کرتے پوچھا

ہاں میں بالکل ٹھیک ہوں اس بارے میں بعد میں بات کرتے ہیں۔۔۔۔حیام نے فی الحال ٹوپک کلوز کیا

باقی آپ کو کچھ ہوا تو نہیں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔نظر نہ اپنے اوپر آتے پہلا سوال کیا

زرناب انہوں نے مجھے ہاتھ تک نہیں لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیام نے اب اسے بھی تسلی دی

بھابی میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زرناب نے اسے اپنا بتایا

میں جانتی ہوں مگر اب ڈرنے کا کیا فائدہ جو ہونا تھا وہ ہو گیا اب بس اس بات کو یقینی بناو کہ یہ بات گھر میں اور کسی کو پتہ نہ لگے۔۔۔۔۔۔۔۔حیام نے اسے سمجھایا

آپ کے لیے کچھ کھانے کو لاؤ؟.......دوسرے سوالات پوچھے تو اب زرناب کو اس

کی بھوک کا احساس ہوا

ہاں بہت بھوک لگی ہے اور پلیز ایک کپ چائے کا بھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خیام نے جاتے جاتے اسے روکا زوہیب تو اس کو چھوڑتا پولیس سٹیشن جا چکا تھا اسے کیس کو بھی ہینڈل کرنا تھا اب اسے حیام کی طرف سے تسلی تھی

ابھی اسے کھانا کھائے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ نیچے سے کچھ آوازیں آئیں ان آوازوں کو سمجھتے وہ سیڑھیاں اترتی نیچے آئی تو سامنے ابیرا، ارج، امان اور زمان بیٹھے تھے ان کے چہرے کی خوشیاں بتا رہی تھیں کہ کوئی بات ضرور ہے

بھابھی آپ کو ایک گڈ نیوز سناوں؟۔۔۔۔۔۔امان فوراً اُس کی طرف آیا

ہاں سناؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیام بھی اس کی ایکسائیٹمنٹ دیکھ کر خوش ہوئی

بھابھی میرا رشتہ ہو گیا ہے اب میں پرایا ہو گیا۔۔۔۔امان کے انداز پر حیام کا قہقہہ بلند ہوا

ہوا کس کے ساتھ ہے یہ بتا؟۔۔۔۔۔۔۔۔اب کی بار ہادی نے پوچھا جو منتظر کھڑا تھا

تو گیس کر۔۔۔۔۔۔۔۔امان نے بھنویں اچکاتے کہا

نہیں تو بتا جلدی کر.....ہادی نے زور دیا

عفہ حیدر شاہ۔۔۔۔۔۔۔۔عمان نے مسکراتے نام بتایا مگر دوسری طرف کسی کی سانسیں رک چکی تھیں

عفہ۔۔۔۔۔ہادی نے اس کا نام دہرایا

ہاں عفہ۔۔۔۔۔امان نے دوبارہ بتایا

یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ وہ بات تھی جو ہادی نے دل میں کہی

وہ فوراً وہاں سے نکلا

اس کا اس طرح جانا کسی نے محسوس نہیں کیا تھا جو اس کے لیے بہتر تھا ورنہ ضرور سوال اٹھتے

تمہیں بہت بہت مبارک ہو امان اور اس عفہ کو تو میں فون کر کے پوچھتی ہوں نہ کوئی خبر نہ کچھ اور۔۔۔۔۔۔۔۔حیام اپنے کمرے کی طرف گئی اس کا ارادہ اب عفہ کی کلاس لینے کا تھا

اسلام وعلیکم !۔۔۔۔۔عفہ نے فون اٹھاتے سلام کیا

وعلیکم السلام !۔۔۔۔۔جی جناب انسا۔بتا ہی دیتا ہے کہ آپ کا رشتہ ہو گیا ہے حد ہے

عفہ مجھے یہاں سے خبر مل رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیام نے شکوہ کیا

میں کیا بتاتی۔۔۔۔۔۔۔عفہ نے معصومیت سے پوچھا

زیادہ بنو مت اچھا اور آ رہی ہوں میں ٹریٹ کے لیے تیار رہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیام

نے اسے تیار کیا

اوو ہیلو اامان صاحب سے لو ٹریٹ کیونکہ یہ چیز اس سے لیتے ہیں جو کماتا ہے۔۔۔۔عفہ

نے اپنا خانہ خالی کیا

کس خوشی میں آپ بھی کماتی ہیں پتہ ہے مجھے جو آپکی بوتیک چلتی ہے نہ۔۔۔۔۔حیام

نے اسکو پکڑا

وہ سارے پیسے تو مما لے لیتی ہیں میرے پاس کچھ نہیں ہے نہ آنا ٹریٹ لینے ٹھینگا ہی

ملے گا تمھیں۔۔۔۔۔۔۔۔عفہ نے بنا لحاظ کیے اسکو سیدھی سنائیں

دفع ہی ہو جاو بھوکی نہیں لیتی تم سے ٹریٹ دیور میرا بہت اچھا ہے اور بڑے دل کا مالک

اسی سے لوں گی اب اور تمھیں دکھا دکھا کر کھاوں گی۔۔۔۔۔حیام نے جان کر سنایا

ہاں ہاں لے لو اس سے۔۔۔۔۔۔عفہ نے اثر نہ لیتے کہا

دفع ہو جاو۔۔۔حیام نے اسے سناتے فون کاٹا پھر سب کو کال کرتے مبارکباد دی

اچھا تو امان اب ٹریٹ دو سب کو۔۔۔۔۔۔۔حیام نے شام کی چائے پر اسے کہا

ضرور بندہ حاضر ہے آخر دل کی مراد پوری ہوئی ہے۔۔۔۔۔اسنے مسکراتے کہا

کونسی مراد ؟۔۔۔منہل نے پوچھا اس نے گفتگو میں پہلی بار حصہ لیا تھا

عفہ۔۔۔۔۔ایسی ڈھٹائی سے اسنے نام لیا کی منہل نے کانوں کو ہاتھ لگائے

زمان بھائی اپنے بھائی کو کنٹرول کریں انکی چھترول ہونے والی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔منہل نے زمان کو مخاطب کیا تو وہ بس پہلو بدل کر رہ گیا ایک تو یہ بھائی کا رونا نا جانے کب اس سے جان چھوٹنی تھی

او ہیلو کوئی غلط کام نہیں کیا میں نے اچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔امان نے تیوری چڑھاتے کہا

کوئی خاص اچھا کام بھی نہیں کیا ہے۔۔۔۔۔۔منہل نے جان کر اسے تنگ کیا

اپنی اس چمچی کو چپ کرا لے کچھ کھا لے گی مجھ سے یہ۔۔۔امان نے اب کی بار زمان کو مخاطب کیا

تم سب چپ کرو باتیں گھمارہے ہو ٹریٹ کا کیا کرنا ہے یہ بولو۔۔۔۔۔۔۔۔۔نور نے ان سب کو فضول باتیں کرتے دیکھ روکا ٹریٹ کا سنتے ہی اس کے پیٹ میں چوہے دوڑنے لگے تھے

ہاں بتاؤ بتاؤ کیا کھانا ہے۔۔۔۔۔۔سب کا دھیان پھر اسی طرف گیا

پیزا کھلا دو بھائی۔۔۔۔۔۔۔یہ فرمائش زرناب کی طرف سے تھی

ہاں تو چلو سب کو پیزا کھلا دو بات ختم کرو۔۔۔۔۔۔حیام نے حل نکالا

چلو اٹھو پھر چلیں۔۔۔۔۔۔امان نے خود اٹھتے باقیوں کو بھی کہا

چل نہ ہادی۔۔۔۔ہادی جو ابھی بھی بیٹھا تھا امان نے اس سے کہا

مجھے نہیں جانا یار میری طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ہادی نے بہانہ کیا

اٹھو تم کیا مطلب ہے طبعیت ٹھیک نہیں ہے سے۔۔۔۔حیام نے اسے ڈپٹا

وہ پتہ نہیں ان سب کے ساتھ کیسے بیٹھا تھا اور ٹریٹ اسکا دماغ گھومنے لگا تھا۔۔

اٹھ نہ۔۔۔۔امان نے اسکا بازو پکڑا

یار میں نے کہا ہے نہ کہ میں نے نہیں جانا تو سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔ہادی کا لہجہ تلخ ہوا

امان نے فوراً اسکا بازو چھوڑا

بھاڑ میں جا پھر۔۔۔۔۔وہ اسے بھاڑ میں جھونکتا نکلا

ہادی؟۔۔۔۔۔۔۔حیام نے اسے پکارا

بھابھی میری طبعیت سچ میں خراب ہے۔۔۔۔وہ جیسے بات ختم کرتا اٹھا

اوکے ٹیک ریسٹ۔۔۔۔حیام کہتی ان سب کے پیچھے آئی

زوہیب کی گاڑی میں بس وہی دونوں تھے۔۔

کیا ہوا ہے اسے؟۔۔۔۔۔زوہیب نے سٹارٹ کرتے پوچھا

پتہ نہیں کہہ رہا ہے کہ طبعیت خراب ہے مگر مجھے لگ رہا ہے کہ طبعیت بلکل ٹھیک ہے وہ مینٹلی کسی بات پر ڈسٹرب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیام نے جو محسوس کیا وہی زوہیب کو بتایا

میں پوچھوں گا۔۔۔زوہیب نے کہا تو حیام نے فوراً اسے ٹوکا

کوئی اس سے کچھ نہ پوچھے میں خود بات کروں گی اس سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیام نے منع

کیا

اوکے جیسا تمھیں صحیح لگے ویسے بازو کی چوٹ ٹھیک ہے اب۔۔۔۔۔۔۔زوہیب نے اسکے بازو کی طرف اشارہ کیا جہاں سے وہ پٹی اتار چکی تھی

جی خراش ٹھیک ہے۔۔۔۔اسنے جواب میں ہی تصحیح کی تو وہ مسکرایا

وہ سب انجوائے کرتے رات کو گیارہ بجے گھر پہنچے تھے اور سب فوراً سونے کے لیے گئے

میں آتی ہوں۔۔۔۔اپنا بیگ رکھتی حیام روم سے نکلی

اسکا ارادہ اب معمول کے مطابق اپنے ہادی اور زوہیب کے لئے کافی بنانے کا تھا

وہ کافی کا ایک کپ لیے ہادی کے روم کی طرف گئی باہر کھڑے اس نے دروازہ کھٹکھٹایا مگر اندر سے کوئی آواز نہ آئی ہینڈل گھمانے پر اسے احساس ہوا کہ دروازہ کھلا ہے دروازہ کھولتی وہ اندر داخل ہوئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر ٹھٹکی

وہ ٹیرس کے سامنے کرسی رکھے ساری لائٹیں بند کرکے بیٹھا تھا اندر آنے پر اس کو ایک عجیب سی خوشبو محسوس ہوئی اور اسے منٹ نہ لگا یہ سمجھنے میں کہ وہ سگریٹ کی بدبو تھی

ہادی یہ کیا کر رہے ہو؟۔۔۔۔۔۔حیام نے کافی کا کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھا

کک کچھ نہیں......اس نے فوراً سگریٹ ایش ٹرے میں مسلا اور کھڑا ہوا مگر پھر چکرا تا دوبارہ بیٹھ گیا

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔حیام نے اس کے سامنے سگریٹ کی ڈبی اٹھا کر دور پھینکی

بھابھی آپ بھائی کو کچھ مت بتائے گا۔۔۔۔۔۔۔اس نے سب سے پہلی بات یہی کہی

کیا نا بتاؤں ہاں دماغ تمہارا گھوم گیا ہے کیا پی رہے ہو۔۔۔حیام کو غصہ ہی آ گیا تھا

وہ جانتی تھی کہ ان سب لڑکوں میں سے کوئی سگریٹ نہیں پیتا

مگر ہادی کو یہ کام کرتا دیکھ اس کا پارہ ہائی ہو گیا تھا

کون سا ایسا روگ لگا لیا ہے تم نے جو اس کو پی رہے ہو۔۔۔۔۔۔۔اس نے غصے میں پوچھا

بھابھی آئے ایم سوری۔۔۔۔۔۔اس نے فوراً معافی مانگی

کیا سوری ہاں بتاتی ہوں ابھی تمھارے بھائی کو تمھارے اندر کا وہ مجنوں نکالتے ہیں آ

کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیام نے اسے دھمکی دی

بھابھی پلیز۔۔۔۔۔۔اسنے منت کی

دوبارہ مجھے یہ تمھارے ہاتھ میں کبھی نظر نہ آئے اور یہ کافی پیو اور سو جاو انسانوں کی طرح تمھیں تو میں صبح دیکھتی ہوں۔۔۔۔وہ کافی کا کپ اسے تھماتی ایش ٹرے لیتی وہاں سے نکلی

ایش ٹرے اسنے زمین پر پھینکتے توڑی اور اسکے سارے کنکر ڈسٹ بن میں پھینکے وہ نہیں چاہتی تھی ہادی کی اس حرکت کا کسی کو پتہ چلے اسی لیے سارے ثبوت مٹا رہی تھی مالی کو بلاتے اسنے ایک شاپر میں سارے کنکر اور سگریٹ کی ڈبی ڈالے اور اسے دیے تاکے وہ اسے گھر سے کہیں باہر پھینک آئے خان ولا میں سگریٹ کی ڈبی کا پایا جانا ایک بڑا طوفان تھا اور یہ وہ جانتی تھی

اتنی دیر کردی۔۔۔وہ کافی لیے کمرے میں ائی تو زوہیب فریش ہو کر آچکا تھا

زوہیب ہادی کو کسی بات کا ڈپریشن ہے۔۔۔۔۔اسنے اسکا سوال رد کیا

کیا مطلب؟۔۔۔۔زوہیب نے فوراً سوال کیا

He is smoking....

حیام نے ہلکی آواز میں بتایا

کیا؟..۔۔۔۔۔۔زوہیب کے لیے تو یہ بات ناقابل یقین تھی

اسکو تو میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔وہ فوراً غصے میں اٹھا

رکیں نہ ایسے نہ کریں میں اسے ہینڈل کر لوں گی آپ فکر نہ کریں میں بس آپ سے چھپانا نہیں چاہتی تھی اسی لیے بتایا مگر آپ اسے یہ شو نہیں کروائیں گے کہ آپ کو پتہ ہے ورنہ وہ مجھ پر بھروسہ نہیں کرے گا اور اگر بھروسہ نہیں کرے گا تو مجھ سے اپنا مسلہ شئیر بھی نہیں کرے گا۔۔۔۔حیام نے اسے آرام سے سمجھایا اور وہ سمجھ بھی گیا

کیا؟۔۔۔۔۔اسے تعریفی نظروں سے خود کو دیکھتے پاہ کر حیام نے پوچھا

تم سائکیٹرسٹ تو نہیں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے اپنی طرف سے پتے کی بات کی

مگر میں ایک عدد ڈاکٹر ہوں۔۔۔۔۔حیام نے اتراتے جواب دیا تو اسنے حیام کو سراہا

ٹھنڈی ہو جائے گی۔۔۔۔۔حیام نے کافی کی طرف اشارہ کیا

وہ برتن واپس رکھنے آئے تو واپسی پر ہادی کے روم کا چکر لگا کر گئی کافی کا کپ خالی پڑا تھا

مگر ایک چیز جو اسے کھٹکی وہ تھی نیند کی گولیوں کی ڈبی

یعنی وہ ڈوز لے کر سویا تھا اسے یقین کسی بڑے مسئلے کا سامنا تھا

حیام کا ارادہ اس کا مسئلہ حل کرنے کا تھا مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا مسئلہ قابل حل نہ تھا

اسے تو اب بس خود کو سنبھالنا تھا

صبح ناشتے کی ٹیبل پر بھی ہادی موجود نہ تھا

وہ صبح صبح ہی آفس جا چکا تھا شاید سب کی نظروں سے بچنا چاہتا تھا یا شاید صرف حیام کی

وہ ناشتے پر بھی نہیں آیا تھا۔۔۔۔زوہیب نے تیار ہوتے ح

حیام سے کہا

آپ فکر مت کریں میں اسے دیکھ لوں گی۔۔۔۔۔اس نے زوہیب کو ہادی کی طرف سے تسلی دی

چلو ٹھیک ہے یہ معاملہ میں تم پر چھوڑتا ہوں۔۔۔۔۔۔زوہیب نے مسکراتے اسے ذمہ داری دی

اورانشاءاللہ میں یہ ذمہ داری پورے وثوق سے نبھاؤں گی۔۔۔۔۔۔۔۔حیّام نے

پراعتماد لہجے میں کہا

زوہیب کے جاتے اس نے امان کو کال کی

جی بھابھی۔۔۔۔۔۔امان نے کال اٹھاتے پوچھا

ہادی کو آج کسی طرح جلدی گھر بھیج دینا۔۔۔حیام نے بس یہی کہااور فون رکھا

اور پھر امان نے اس کی بات کے مطابق ہادی کو بہت بحث مباحثہ کے بعد سات بجے

کے بجائے پانچ بجے گھر بھیجا۔۔

وہ گھر آتا سیدھا اپنے کمرے میں گیا۔۔۔۔۔

ہادی دروازہ کھولو۔۔۔۔۔حیام نے اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹاتے کہا

جی۔۔۔۔۔۔۔دروازہ کھولتے اس نے اوزار سی شکل لئے پوچھا

گاڑی نکالو مجھے کہیں جانا ہے۔۔۔۔۔حیام نے آرڈر دیا

بھابھی آپ ڈرائیور کے ساتھ۔۔۔۔ابھی وہ اپنا جملہ مکمل کرتا ہے اس سے پہلے حیام

نے اسے ٹوکا

میں نے کہا گاڑی نکالو۔۔۔۔۔۔اس کا لہجہ کسی بھی مذاق کے بنا تھا

ہادی اندر گیا اور پھر جب باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں گاڑی کی چابی تھی

کدھر جانا ہے آپ نے ؟۔۔۔گاڑی سٹارٹ کرتے اس نے پوچھا

ایک کیفیٹیریا ہے اس پر جانا ہے۔۔۔۔حیام نے اسے گوگل پر لوکیشن سینڈ کی

بھا بھی آپ کافی گھر بنا کر بھی پی سکتی تھی۔۔۔۔۔۔اس کے چہرے سے پتہ لگ رہا تھا

کہ اسے حیام کا یہ کام نہایت ہی ناگوار گزر رہا ہے

جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیام ایک بار پھر سخت لہجے میں بولی

کیفیٹیریا پہنچتے اس نے گاڑی کو بریک لگائی

آپ ہو کر آجائیں میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔ہادی نے کار کا لوک کھولتے کہا

اترو اور میرے ساتھ اندر آؤ۔۔۔حیام کہتی گاڑی سے باہر نکلی

کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔وہ بڑبڑاتا گاڑی سے باہر آیا

پے تم کرو گے۔۔۔اندر جاتے حیام نے اسے بتایا پھر تو کافی آرڈر کی

میں نہیں پیوں گا۔۔۔۔ہادی نے اس کو دو کپ آرڈر کرتے دیکھ روکا

میں نے تم سے پوچھا نہیں ہے۔۔۔۔۔حیام نے اس کی بولتی بند کی

آرڈر آیا تو حیام نے کپ کی طرف اشارہ کیا جیسے کہا ہو کہ اب پیو اسے

ہادی نے بدل نخواستہ مگ اٹھایا اور ہونٹوں سے لگایا کپ میں سے اڑتی بھاپ بتا رہی تھی کہ کافی بہت گرم ہے

کیا مسلہ ہے تمھارے ساتھ اب بتاو مجھے۔۔۔۔۔حیام نے بڑے آرام سے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ کو نہیں بتا سکتا۔۔۔ہادی نے بتانے سے صاف انکار کیا

وجہ۔۔۔۔۔۔

کیونکہ آپ بھائی کو بتا دیں گی۔۔۔۔۔اسنے بنا ڈرے وجہ بتائی

اور تمھیں لگتا ہے کہ باتیں ادھر سے ادھر کرتی ہوں ہاں؟.....حیام نے تیوری چڑھاتے پوچھا

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔۔ہادی نے انکار کیا

مگر تمھارا مطلب یہی تھا۔۔۔۔۔حیام کے تاثرات ابھی بھی وہی تھے

ہاں تھا تو۔۔۔۔۔۔۔۔ہادی کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ چاہتا تھا کہ حیام چپ ہو جائے

میں کیوں بتاؤں گی کسی کو۔۔۔۔۔۔اسنے سوال کیا

کسی کو نہیں بھائی کو۔۔۔ہادی نے اسکی تصحیح کی

میں کیوں بتاؤں گی تمھارے بھائی کو۔۔۔۔۔۔اسنے پھر سوال کیا

کیونکہ آپ انکی بیوی ہیں اور آپ بلکل وہی والی بیوی ہیں جن کے پیٹ میں کوئی بات نہیں رہتی اور وہ اپنے شوہر کو سب کچھ بتاتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ہادی نے بھی پھر وجہ بتائی

اچھا چلو پرومس میں نہیں بتاوں گی۔۔۔۔۔حیام نے اسکے سامنے ہاتھ کیا

بھابھی میں کوئی پرائمری کا بچہ نہیں ہوں جس سے آپ یہ پنکی پرومس کریں گی اور میں سب کچھ بتادوں گا۔۔۔۔۔۔۔ہادی نے منہ بنایا

اووا چھا میں تو بھول ہی گئی تھی۔۔۔۔حیام نے سر پر ہاتھ مارا

میں تو بھول گئی تھی کہ آپ وہ نوجوان ہیں جو اپنا مسلہ خود حل کر سکتے ہیں سیگریٹ کی

ڈبیاں پھونک کر ہے نہ۔۔۔۔۔اخر پر اسنے سوالیہ نظروں سے ہادی کو دیکھا تو وہ بس نظریں بدل کر رہ گیا

اب جواب دو نہ۔۔۔۔۔۔حیام نے پھر اسے بلایا

آپ کیوں میرے پیچھے پڑ گئی ہیں۔۔۔اسنے بیچارگی سے پوچھا

کیونکہ میں چاہتی ہوں کہ تمھارا مسلہ حل ہو جائے۔۔۔۔حیام نے بتایا

مگر میرا مسلہ اب حل ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔۔۔۔ہادی نے اپنی طرف سے بات ختم کی

چلو حل نہیں ہو سکتا کوئی بات نہیں اسکا کوئی ڈوز تو ہو سکتا ہے نہ۔۔۔حیام نے پر اعتماد لہجے میں کہا

کیساڈوز؟۔۔۔۔۔ہادی نے فوراً پوچھا

یہ تو میں تب ہی بتا سکتی ہوں جب مجھے مسلے کا پتہ چلے گا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو رہی تھی

میں ایک لڑکی کو پسند کرتا تھا مگر آپ کسی سے کوئی بات نہیں کریں گی۔۔۔۔۔بتاتا بتاتا وہ رکا

اوکے آگے بولو۔۔۔۔۔حیام نے اسے یقین دلایا

وہ لڑکی عجیب ہے سمجھ نہیں آتی وہ مجھے پسند کرتی تھی یا نہیں مگر اب اسکی شادی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ہادی نے مسلہ بتایا

مطلب وہ لڑکی تمھیں پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔۔حیام نے اسکو کلئیر کیا

پتہ نہیں۔۔۔ہادی نے کندھے اچکائے

میں بتا رہی ہوں ہادی کہ وہ لڑکی تمھیں پسند نہیں کرتی تھی۔۔۔۔۔حیام نے بات دہرائی

ہو سکتا ہے۔۔۔۔ہادی نے پھر وہی کیا

اسکی شادی کس سے ہو رہی ہے؟۔۔حیام نے اسے دیکھتے پوچھا

وہ اسکے دوست سے۔۔۔۔۔۔۔ہادی نے جھوٹ بولا

اسکے یا تمھارے دوست سے۔۔۔حیام جے سوال پر ہادی نے فوراً گردن اٹھائی

آپ کو کیسے پتہ؟۔۔۔سوال کیا

بس بتاو۔۔۔حیام نے جواب نہ دیا تھا

میرے دوست سے۔۔۔ہادی نے ہار مانی

اور تمھارا بس ایک ہی دوست ہے وہ ہگ امان یعنی وہ لڑکی عفہ ہے۔۔۔حیام نے اتنی آرام سے ساری بات کی مگر ہادی وہ تو چونک کر رہ گیا اس نے کس طرح ہادی سے باتوں باتوں میں سب کچھ نکلوایا تھا وہ جواں کا انتظار کر رہی تھی اور ہادی کی گردن نا محسوس انداز میں ہاں میں ہلی

آپ کسی کو نہیں بتائیں گی۔۔۔سنبھلتے اس نے سب سے پہلے یہی کہا

ہاں ایسا ہی ہے۔۔۔حیام نے یقین دہانی کروائی

اور آپ عفہ سے بھی کچھ نہیں پوچھیں گی۔۔۔اسنے ایک اور بات کہی

ایسا نہیں ہوگا۔۔۔۔اب شرط ماننے کی کوئی وجہ نہ تھی

مگر کیوں ؟۔۔ہادی نے سوال کیا

کیونکہ وہ میری کزن ہے یہ اسکا اور میرا مسلہ ہے یہ بتاو یہ بات اور کس کس کو پتہ ہے ؟۔۔۔حیام نے ایک اور سوال کیا

نیمل،ملیشا،بی جان،عفہ اور آپ کو۔۔۔۔۔ہادی نے صاف بتایا

کمم مطلب بات بی جان کے ہاتھ سے نکل چکی تھی۔۔۔یہ بات اسنے بس سوچی

ڈوز کیا ہے؟۔۔۔۔۔اب ہادی نے مین سوال کیا

وی تمھیں میں آہستہ آہستہ دوں گی ڈوز اگر ساری ایک ہی بار دے دی جائے تو

مریض کے مرنے کا خدشہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔وہ اٹھتے بولی

بل پے کر جے آجانا میں انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔۔وہ کہتی دروازے کی طرف بڑھی

وہ اسکا ڈوز سوچ چکی تھی مگر دینا اسے حساب سے تھا

تاکہ مریض زندہ بھی رہے اور صحت یاب بھی ہو جائے

اور پھر یہ تو مریضِ محبت تھا

اب اسے عفہ سے بات کرنی تھی اسے کلاس نہیں لینی تھی بس وجہ پوچھنی تھی

گھر پہنچتے تک وہ کافی ہلکا محسوس کر رہا تھا

ایک بوجھ تھا جو اس کے کندھوں سے اتر چکا تھا

جاتے ساتھ حیام تو کچن میں چلی گئی البتہ ہادی کا ارادہ اب فریش ہونے کا تھا

فریش ہوتے ہو کچن میں آیا تو حیام نگٹس فرائی کر رہی تھی

وہ مدد کے لئے آگے آیا پھر نگٹس کو کرمز لگانے لگا

اس کا مسئلہ حل نہیں ہوا تھا مگر اب وہ حل حیام پر چھوڑ چکا تھا

وہ نگٹس لیے باہر آئے تو سامنے لاؤنج میں امان اور زمان بیٹھے تھے

یہ لے کھا میں نے بنائے ہیں۔۔۔ہادی نے نگٹس کی پلیٹ امان کے سامنے رکھی

تو تو مجھ سے بات ہی نہ کر۔۔امان نے پلیٹ پرے کھسکائی

کیوں کیا ہوا؟۔۔۔۔ہادی انجان بنا

بکواس نہ کر تجھے سارا کچھ پتہ ہے۔۔۔۔۔۔امان نے اسے دھکا دیا

اچھا یار کل میرا موڈ خراب تھا سوری۔۔۔ہادی نے کل کے رویے کے لئے معذرت کی

کیا بنایا ہے؟۔۔۔امان نے فوراً پلیٹ کریں

کیا کھا رہے ہو سارے ۔۔۔۔۔۔۔۔ازمیر جو ابھی لاؤنج میں داخل ہوا تھا اس نے سب کو کھاتے دیکھ پوچھا

آپ کدھر ہوتے ہیں آجکل جناب ؟۔۔۔۔۔۔۔۔حیام نے مشکوک لہجے میں پوچھا

استغفر اللہ ۔۔۔۔اس نے دونوں ہاتھ کانوں کو لگائے

میں دراصل آج کل ایک پروجیکٹ پر کام کر رہا ہوں ۔۔۔۔۔۔ازمیر نے بتایا

اور یہ پروجیکٹ حمائل ہے ۔۔۔۔۔۔۔یہ بتانے والی نور تھی

تم چپ کرو فسادَ۔۔۔۔۔۔۔جب دیکھو نیوز بریک کرنے کے چکروں میں رہتی ہو۔۔۔۔۔ازمیر نے اس کی پونی کھینچی

کیا مطلب ہے کیا سین چل رہا ہے ۔۔۔۔۔حیام نے سیدھے ہوتے پوچھا

آپ کی جو کزن ہے نا اس کو فضول شوق چڑھ رہے ہیں اس کے یہ فضول شوق روکنے کے لئے مجھے کچھ کرنا پڑ رہا ہے ۔۔۔۔۔اس نے چھپے الفاظ میں بات بتائی

کیا کرنا پڑ رہا ہے ؟۔۔۔۔۔حیام نے سوال کیا

بھابھی نکاح ۔۔۔۔۔۔ایک بار پھر نور نے اس کا بھانڈا پھوڑا

بد تمیز تم چپ کر میری باتیں سنتی رہی ہو۔۔۔۔۔۔از میر راس کو پکڑنے کے لئے دوڑا مگر تب تک وہ سیڑھیاں پھلانگ چکی تھی

از میر یہ سچ کہہ رہی تھی؟.....حیام نے غصے میں اس سے پوچھا

کیا آپ کو کوئی ایشو ہے اس سب سے؟........اس نے پریشان ہوتے سوال کیا

نہیں مگر انسان بات تو شیئر کرتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔حیام نے شکوہ کیا

کیا حمائل کو یہ سب پتا ہے؟۔۔۔ایک اور سوال کیا گیا

نہیں اس کو تو سرپرائز دینا ہے۔۔۔۔۔از میر کچھ سوچتا مسکرایا

کیا وہ یہ سب کچھ چاہتی ہے؟۔۔۔۔۔۔حیام اس سے سوال پر سوال کر رہی تھی

نہیں وہ تو خواب میں بھی یہ سب کچھ نہیں سوچنا چاہتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔از میر نے مسکراتے بتایا

تو پھر؟۔۔۔حیام پریشان ہوئی

یار یہ میرا اور اس کا مسئلہ ہو گا آپ لوگ پلیز بیچ میں مت پڑیں اور کوئی پھڈا نہ ڈالے اب اس سب میں۔۔۔۔۔۔اس نے سب کو وارن کیا کونفیڈنٹ تو وہ شروع سے ہی تھا

تمہیں لگتا ہے تم اس کو سیٹ کر لو گے۔۔۔۔۔حیام نے پھر پوچھا

مجھے لگتا نہیں ہے مجھے یقین ہے۔۔۔۔۔۔۔اس نے پر اعتماد لہجے میں جواب دیا

او کے اب آگے تمہاری مرضی۔۔۔۔۔حیام نے بات ختم کی

اب مزید اس کے پاس پوچھنے کے لئے کوئی سوال نہ تھا

وہ وہاں سے سیدھا اپنا کمرے میں آیا

آتے اس نے حمائل کو کال ملائی

جو دو تین بیلز کے بعد اٹھالی گئی

کیا مسئلہ ہے؟....آگے سے وہ اسی بے رخی سے بولی

کل کیفے ٹیریا میں ملنا مجھے بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ازمیر بھی سیدھا مطلب کی بات پر آیا

وجہ۔۔۔۔اس نے یک لفظی سوال کیا

آپ کا ہی فائدہ ہے آجانا کل۔۔۔۔۔کہتے اس نے بنا کچھ سنے کال کاٹی

جاھل آدمی۔۔۔۔۔۔وہ کڑھ کر رہ گئی مگر اب جانا تو اسے تھا

ٹائم تو بتایا نہیں جنگلی نے۔۔۔حمائل نے فون کو دیکھتے سوچا ساتھ ہی اسے ایک میسج ملا

کل شام 6 بجے۔۔۔۔۔میسج میں بس اتنا ہی لکھا تھا اور وہ میسج ازمیر کی طرف سے تھا

بد تمیز۔۔۔وہ منہ میں بڑبڑائی

....

وہ پورے چھ بجے کیفے ٹیریا میں بیٹھی ازمیر کا انتظار کر رہی تھی جو آنے کا نام نہیں لے رہا تھا

آخر اس نے سوا چھ پر تنگ آکر ازمیر کو کال ملائی

اگر آپ پانچ منٹ میں نہیں پہنچے تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی اور دوبارہ آؤں گی بھی نہیں۔۔۔۔۔اس نے وائس نوٹ چھوڑا کیوں کہ کال تو ازمیر اٹھا نہیں رہا تھا

میں بس پہنچ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے بھی جواباً وائس نوٹ بھیجا

اور پھر اگلے پانچ منٹ میں ازمیر وہاں موجود تھا۔۔۔۔حمائل آپ نے کہا تھا کہ آپ کو شوبیز میں کام کرنا ہے تو میں نے آپ کے لئے موقع تلاش کر لیا ہے۔۔۔۔اس نے تحمل سے بتایا

حمائل نے فوراً پوچھا .... کیا موقع؟

ہے ایک ڈرامہ۔۔۔۔۔۔۔۔از میر نے بتایا

تو کب سائن کرنا ہے؟۔۔۔۔۔حمائل نے دوسرا سوال کیا

تین مہینے بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔از میر نے فوری جواب دیا

تو کنٹریکٹ ابھی سائن کرنا ہے؟۔۔۔حمائل نے پوچھا

نہیں وہ دو مہینے بعد کرنا ہے۔۔۔۔۔۔از میر نے بتایا

تو پھر ٹھیک ہے آپ کنفرم کر دیں۔۔۔حمائل نے اپنا فیصلہ بتایا

حمائل پہلے آپ پوری بات تو سن لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔از میر نے اسے ٹوکا

بتائیں۔۔۔۔حمائل کا لہجہ سخت ہوا

میری ایک شرط ہے اس کے بغیر آپ کو یہ پروجیکٹ نہیں مل سکتا۔۔۔۔۔بلکہ کوئی
بھی پروجیکٹ نہیں مل سکتا۔۔۔۔۔۔۔از میر اب اپنی ٹون میں آیا

کیوں ایسا کیوں ہے؟۔۔۔۔۔حمائل پریشان ہوئی

کیوں کہ آپ بھی جانتی ہیں اگر میں آغا جان سے بات نہ کروں تو آپ کبھی بھی شوبیز جوائن نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے وجہ بتائی جو بالکل ٹھیک تھی

شرط بتائیں۔۔۔۔۔۔حمائل سیدھی ہو کر بیٹھی

آپ کو مجھ سے شادی کرنی ہو گی۔۔۔۔۔۔ازمیر نے اتنے نارمل انداز میں بتایا جیسے یہ کوئی بات ہی نہ ہو

کشمیر صاحب مجھے لگ رہا ہے آپ کچھ پی کر آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حمائل نے طنزیہ مسکراتے طنز کیا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسا کچھ نہیں ہے میں اپنے ہوش و حواس میں ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے کافی آرام سے جواب دیا

تو پھر آپ کا دماغ گھوم چکا ہے۔۔۔۔۔۔۔حمائل کا اب پارہ ہائی ہونے لگا تھا

نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں آپ میری بات کا جواب دیں بات مت گھمائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ازمیر پھر پوائنٹ پر آیا

آپ کو یہ سب کچھ مذاق لگ رہا ہے شادی کوئی گڈے گڈی کا کھیل نہیں ہوتا ہے

ازمیر۔۔۔۔۔۔۔حمائل اب سنجیدہ ہوئی

میں یہ سب کچھ جانتا ہوں اور بالکل سوچ سمجھ کر آپ کو یہ آفر دے رہا

ہوں۔۔۔۔ازمیر کا اپنا لہجہ بھی سنجیدہ تھا

یہ سب بے وقوفی ہے۔۔۔۔۔۔حمائل کو لگا اس کا دماغ گھوم چکا ہے

فلحال میں جا رہا ہوں آپ سوچیں بارے میں پرسوں آپ کو کال کروں گا تو اپنا فیصلہ بتا

دیجئے گا۔۔۔۔۔۔۔ازمیر کہتا اٹھا آرڈر تو انہوں نے کچھ کیا نہیں تھا تو بدل دینا تو دور

کی بات

اور یہ کون نہیں جانتا تھا کہ حمائل عزیر اپنے پروفیشن کے لیے کیا کچھ کر سکتی تھی یہ تو

شاید اسکے لیے چھوٹی سی ڈیل ہوتی

What the hell!!

حمائل نے اس کو جاتا دیکھ کہا

کیا میں ایسا کر سکتی ہوں؟۔۔۔۔۔۔اس نے خود سے سوال کیا

مگر آگے صرف خاموشی تھی

شاید ہاں شاید نہ۔۔۔۔۔۔

گھر جاتے کافی دیر سوچنے کے بعد جب اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا تو وہ سونے کے لئے لیٹ گئی

مگر نیند تو جیسے آنی ہی نہیں تھی

ایک بار پھر اس نے ازمیر کی آفر کے بارے میں سوچا مگر کوئی جواب نہ بن پایا

وہ ایک نمبر کا پاگل انسان ہے۔۔۔۔اس نے ازمیر کو دل ہی دل میں کوسا

اسے کیا لگتا ہے میں صرف ایک پروجیکٹ کے لئے اس سے شادی کر لوں گی۔۔۔۔۔۔۔حمائل نے خود سے سوال کیا

ہاں شاید۔۔۔۔۔۔۔۔۔خود ہی جواب بھی دیا

اف میں پاگل ہو جاؤں گی۔۔۔۔۔۔حمائل نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑے سوچ سوچ کر اس کا سر گھومنے لگا تھا

میرے پاس کل اور پرسوں کا دن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔حمائل نے ازمیر والی بات دہرائی

مگر اگر میں یہ نہ کروں تو میرا کیریئر تباہ ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ سوچ اسے پھر پریشان کر گئی

اور اگر میں یہ کر لوں تو میری زندگی تباہ ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔۔۔ایک اور سوچ اس کے دماغ میں آئی

میرے خیال سے اب مجھے یہ سب کچھ سوچنا چھوڑ دینا چاہیے۔۔۔۔۔۔وہ پھر آنکھیں بند کر کے لیٹی

....

کیا میں اندر آسکتی ہوں؟.........حیام نے ازمیر کے دروازے پر کھڑے کہا

آجائیں بھابھی۔۔۔۔۔۔ازمیر فوراً سیدھا ہو کر بیٹھا

ازمیر مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے حمائل کے بارے میں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حیام نے اس کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ کر کہا

جی بھابھی میں سن رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ازمیر بھی اٹھ کر بیٹھا

تم نے یہ جو حمائل والی بات کی تھی یہ سچ تھی۔۔۔حیام نے اسے دیکھتے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔۔۔۔۔۔از میر کے لہجے میں کوئی جھول نہ تھا

تو مطلب تم اس سب کے لئے سیر یس ہوں؟۔۔۔۔۔۔حیام نے سوال کیا

جی بالکل۔۔۔۔۔۔آگے سے پر اعتماد جواب ملا

اور حمائل؟۔۔۔۔۔۔حیام نے حمائل کے متعلق پوچھا

وہ راضی نہیں تھی مگر اب ہو جائے گی۔۔۔از میر کا لہجہ اس بار بھی یقینی تھا

اور تم اس بارے میں اتنے پر یقین کیسے ہو؟۔۔۔حیام نے اس سے پوچھا وہ پہلے والے جوابات سے شاید راضی نہ ہوئی تھی اور وہ حمائل کی جذباتی نیچر سے بھی خوب واقف تھی

میں اسے بہت حد تک جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔از میر کے پاس ہر بات کا جواب تھا

چلو بیسٹ آف لک۔۔۔۔۔۔حیام کہتی اٹھی اب اس کے پاس اور کوئی سوال نہ تھا شاید

وہاں سے وہ سیدھی اپنے روم میں آئی

زوہیب سامنے ہی بیٹھا کسی کیس کا مطالعہ کر رہا تھا

توبہ ہے گھر میں بھی یہی کام۔۔۔۔۔۔حیام نے اس کی فائلوں کی طرف اشارہ کیا

تم تو کافی بنانے گئی تھی ایسے ہی آگئی؟۔۔۔۔۔۔۔۔زوہیب نے اس سے پوچھا

گئی تھی مگر کچن میں ہادی کھڑا تھا اس نے کہا میں بنا کر دے جاتا ہوں تو میں نے کہا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔حیام نے اسے بتایا پھر ناول لے کر بیٹھ گئی

مطلب آپ چاہتی ہیں کہ میں آج کافی پیے بغیر سو جاؤں۔۔۔۔۔زوہیب نے ابرو اچکائی

میں اس کو کافی بنانا سکھا چکی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔حیّام نے کچھ اترا تے بتایا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور جیسے وہ سیکھ گیا ہے۔۔۔۔۔۔زوہیب کا انداز چیلنجنگ تھا

دیکھ لیں گے۔۔۔۔۔۔حیام نے بھی خوش دلی سے چیلنج اکسیپٹ کیا

کچھ دیر بعد ہادی ٹرے میں 3 کپ لیے دروازے کے باہر کھڑا ناک کر رہا تھا

آجاؤ۔۔۔۔زوہیب نے اجازت دی تو دروازہ دھکیلتا اندر آیا

کافی تیار ہے۔۔۔۔۔اس نے ٹرے دونوں کے سامنے کی تو ان دونوں نے ایک ایک کپ اٹھایا

کیسی ہے؟۔۔۔۔۔ابھی زوہیب نے کپ منہ سے لگایا ہی تھا کہ ہادی نے پوچھا

پینے تو دے۔۔۔۔اس نے ملامت کرتی نظروں سے ہادی کو دیکھا تو وہ بس منہ بسور کر رہ گیا

یہ بہت اچھی ہے۔۔۔۔۔۔حیام نے سپ لیتے اسے بتایا تو وہ خوشی سے اچھلا

سچی۔۔۔کسی بچے کی طرح سوال کیا

ہاں اچھی ہے۔۔۔زوہیب نے بھی اسے سراہا

اب میں اس نور کی بچی کو بتاتا ہوں۔۔۔۔وہ فوراٹرے لیتا باہر نکلا

عینہ دروازہ کھولو۔۔۔۔دروازے کے باہر کھڑے اس نے عینہ کو آواز دی

کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔وہ چنگھاڑتی باہر نکلی اس کے ہاتھ میں کاغذ کے پھول دیکھ کر ہادی سمجھ گیا کہ وہ اپنا کام کر رہی تھی نور نے انٹیرئر ڈیزائننگ کا کام شروع کیا تھا جو اب خاص چل بھی رہا تھا کافی وقت وہ اسی میں مصروف رہتی تھی

تمہارے لئے کافی لایا تھا۔۔۔۔۔ہادی نے فوراپینترا بدلا

اس وقت اسے چھیڑنا شیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف تھا

اف تھینک یو سوچ بھیا مجھے بہت ضرورت تھی اس کی۔۔۔۔۔اس نے کپ پکڑتے ہادی کا شکریہ کیا اور دروازہ اس کے منہ پر بند کر دیا

....

پھر کیا سوچا آپ نے؟........وہ دونوں اس وقت اسی کیفے ٹیریا میں آمنے سامنے بیٹھے تھے

ازمیر نے حمائل سے پوچھا

سوچنا کیا تھا؟............حمائل کا عجیب سا جواب سن کر اس نے آئی بروا چکائی

جواب دیں؟.......ایک بار پھر ازمیر نے تحمل سے پوچھا

کافی حد تک جواب وہ جانتا تھا

میں تیار ہوں مگر میری ایک شرط ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔حمائل نے فیصلہ سنایا

شرط کی تو بات ہی مت کریں آپ کو میں نے ایک آفر دی تھی جس میں آپ کا فائدہ تھا جو آپ نے قبول کی تو شرط تو آپ رکھ ہی نہیں سکتیں۔۔۔۔ازمیر نے سننے سے پہلے ہی انکار کیا

مطلب آپ میرے ساتھ زبردستی کریں گے؟...... حمائل کے تاثرات بگڑے

زبردستی والی کوئی بات نہیں میں نے آفر دی اور آپ نے اپنی مرضی سے قبول کی آپ

کے اوپر کسی قسم کا دباؤ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ازمیر اپنا کپ اٹھاتا بولا

مگر میری صرف ایک شرط ہے سن تو لیں۔۔۔۔۔۔۔۔حمائل نے ریکویسٹ کی

نا۔۔۔۔۔فوراً جواب ملا

یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔۔حمائل کو اس پر غصہ آنے لگا تھا

اس میں بدتمیزی کیا ہے؟۔۔۔۔۔۔فوراً سوال ہوا

یہی کہ آپ میری بات نہیں سن رہے۔۔۔۔۔حمائل نے معصومیت سے بتایا

اچھا بتائیں شرط۔۔۔۔۔ازمیر نے اس کو ڈھیل دی

میں ایک کانٹریکٹ بنا کر لائی ہوں جس پر میں نے ساری باتیں لکھی ہیں جو آپ نے مجھ

سے کہی تھی اب آپ اس پر سائن کریں تاکہ آپ بعد میں مکر نا جائیں اور اگر آپ ایسا

سوچیں بھی تو میں آپ کو یہ دکھا دوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہمائل نے بیگ میں سے

ایک کاغذ نکالتے اس کے سامنے رکھا جس پر بہت کچھ لکھا تھا

مطلب میں اس کو آپ کی سکیورٹی سمجھوں جو کسی بھی ایڈمیشن سے پہلے دی جاتی ہے۔۔۔۔ازمیر نے پوچھا تو اس نے زور زور سے اثبات میں سر ہلایا

اوکے کوئی مسئلہ نہیں لائیں پین دیں۔۔۔ازمیر نے کاغذ اپنی طرف کھسکاتے اس کے ہاتھ سے پین لیا اور سائن کیا پھر کاغذ واپس اس کی طرف گھسیٹا

تسلی ہے؟۔۔۔۔اس نے طنزیہ پوچھا مگر حمائل نے مسکراتے ہاں میں سر ہلایا جیسے وہ اب مطمئن ہوں

تو میں ماما بابا کو کب بھیجوں؟.....ازمیر نے اب اپنی پوائنٹ کی بات کی

جب مرضی؟.........وہ اپنے کنٹریکٹ پر لکھے جملے پڑھتی مگن سی جواب دے گئی

اوکے تو کل وہ شام میں آئینگے اب میں چلتا ہوں۔۔۔ازمیر نے اٹھتے دونوں کا بل پے کیا پھر باہر نکلا وہ جانتا تھا حمائل ڈرائیور کے ساتھ آئی ہے ورنہ اس کو گھر تک چھوڑ دیتا

گھر جاتے وقت اس کا موڈ کافی خوشگوار تھا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا

مگر آگے ایک بڑا امتحان اس کا انتظار کر رہا تھا

یاسر خان سے بات کرنا آسان نہ تھا

پہلے اسے اپنے پیرنٹس سے بات کرنی تھی وہی یاسر خان کو منا سکتے تھے

گھر جاتے وہ سیدھا یعقوب صاحب کے کمرے میں آیا

اندر آتے اس کی نظر منہل پر پڑی جو صائمہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی

مما بابا مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔اس نے ان دونوں کو مخاطب کیا

کرو۔۔۔۔یعقوب صاحب نے ہاتھ میں پکڑی کتاب بند کر کر سائیڈ پر رکھی

اس کو باہر بھیجیں۔۔۔۔۔اس نے منہل کی طرف اشارہ کیا

نہیں جاتی میں باہر کرلو جو کرنا ہے۔۔۔۔منہل کو یہ سن کر ہی تپ چڑھ گئی تھی اسے

ایسا محسوس کرایا جارہا تھا جیسے وہ کوئی چھوٹی بچی ہو

بیٹا وہ یہیں بیٹھے گی اس نے کیا کرنا ہے آپ بولو کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔صائمہ نے

اس کی سائڈ لی

ماما یہ دونوں بہنیں مخبریاں کرتی ہیں۔۔۔۔۔۔اس نے الزام تراشی کی

وہ بات نور نے سب کو بتائی تھی میرے اوپر الزام نہ ڈالیں۔۔۔۔منہل نے صائمہ

اور یعقوب کے سامنے کچھ تمیز سے اس کی بات کا جواب دیا

کون سی بات؟....یعقوب صاحب نے مشکوک ہوتے پوچھا

بابا وہی بات کرنے آیا ہوں آپ لوگوں سے۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے منہل کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تو اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھی

بیٹھو تو۔۔۔۔۔۔صائمہ نے اسے بے چین دیکھ سامنے والے صوفے کی طرف اشارہ کیا تو وہ فوراً اس پر بیٹھ گیا

اب بولو؟۔۔۔یعقوب صاحب نے کہا

بابا میں شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے ہمت جوڑتے اپنی بات کہی

شکر ہے تمہیں خود یہ خیال آیا۔۔۔۔۔۔۔صائمہ نے تشکر سے کہا

کس سے؟۔۔۔یعقوب صاحب کا انداز سنجیدہ تھا وہ کم سے کم اس معاملے کو مذاق میں نہیں اڑانا چاہتے تھے

بابا حمائل۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے صائمہ کی طرف دیکھتے جواب دیا

ہائے وہ تو بہت پیاری بچی ہے دیکھیں یعقوب کتنی پیاری پسند ہے ماشاءاللہ ہمارے بیٹے کی۔۔۔۔۔۔۔صائمہ تو اس کے وارے نیارے جا رہی تھیں

اور اس بچی کا کیا خیال ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔یعقوب نے اس سے حمائل کے بارے میں پوچھا

بابا میں اس سے بات کرنے کے بعد ہی آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ راضی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اب کی بار اس نے پر اعتماد ہوتے کہا

اور اس کے ماں باپ۔۔۔۔۔۔۔یعقوب صاحب نے اگلا سوال کیا

وہ کل جب آپ جائیں گے تو راضی ہو جائیں گے۔۔۔۔۔۔ازمیر نے سادہ سا جواب دیا

اور دادا جی سے کون بات کرے گا۔۔۔۔۔۔انہوں نے اس کی نازک رگ دبائی

آپ....ازمیر نے اپنا پتا صاف کیا

بہت تیز ہو تم۔۔۔۔۔۔انہوں نے مسکراتے کہا

وہ ازمیر کے اس فیصلے سے خوش تھے

حمائل گھر کی بچی تھی وہ اسے اچھی طرح جانتے تھے

چلو میں کرتا ہوں دادا جی سے بات۔۔۔۔۔یعقوب نے اسے تسلی دلائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھینکس۔۔۔۔وہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں وہاں سے نکلا تو منہل فوراً اس کے پیچھے آئی

یہ سب کچھ کب سے چل رہا تھا ویسے؟۔۔۔۔۔۔اس کے ساتھ قدم ملاتے منہل نے پوچھا

چھ سات سال سے۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے نورمل ٹون میں جواب دیا تو حیرت سے اس کا منہ کھل گیا

اللہ آپ کے دماغ میں کب سے یہ باتیں چلتی تھی۔۔۔۔منہل نے مشکوک ہوتے پوچھا

جب سے میں نے ہوش سنبھالا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اب سیڑھیاں چڑھ رہا تھا

سچی میں؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔منہل نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

نہیں ابھی تک میں نے جو کچھ کہا وہ جھوٹ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے اسی لہجے میں جواب دیتے اپنے کمرے کا دروازہ بند کیا

کیا مطلب؟۔۔۔۔۔۔۔جب تک منہل سمجھی وہ دروازہ بند کر چکا تھا

بہت خراب ہو بھیا آپ۔۔۔۔۔بلکہ از میر تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔جاتے جاتے وہ بدلہ اتار گئی تھی

شام میں یعقوب صاحب نے یاسر خان سے بات کی تو وہ بنا کسی کوشش کے مان گئے

تو تم لوگ پہلے انور سے بات نہیں کرو گے۔۔۔انہوں نے کچھ برا مانتے پوچھا

نہیں دادجی ہمارا پلین ہے کہ پہلے حمائل کے گھر جایا جائے بچی اور اس کے ماں باپ کی رضامندی زیادہ ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آغا جان سے آپ بعد میں بات کر لیجئے گا۔۔۔۔یعقوب صاحب نے سارا پلان ترتیب دیا

ہاں چلو یہ ٹھیک ہے کب جاؤ گے۔۔۔۔۔۔یاسر خان کو بھی ان کی بات معقول لگی

کل شام کو جائیں گے۔۔۔۔۔۔یعقوب صاحب نے بتایا

آپ میں صائمہ اور ساتھ جہانگیر اور شائلہ بھابھی کو بھی لے جائیں گے سب بڑے چلے جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔یعقوب صاحب نے سب کا بتایا

ہاں یہ صحیح رہے گا تا کہ کسی کو شکایت بھی نہ ہو۔۔۔۔۔۔یاسر خان ان سے متفق ہوئے

اور پھر ارادے کے مطابق اگلے دن وہ سب شام میں ان کے گھر تھے

حمائل نے ان کو کچھ ہنٹ تو دیا تھا کہ وہ تیاری کر سکیں

پر زور تو نہیں مگر ان کا اچھا استقبال ہوا تھا

ملیحہ تو اس طرح سب کو دیکھ کر پریشان ہو گئی تھیں

وہ نہیں جانتی تھیں وہ سب کس مقصد سے آئے ہیں

انہوں نے سب کو بٹھاتے چائے سرو کی

حمائل کدھر ہے؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صائمہ نے ملیحہ سے پوچھا

وہ اوپر کمرے میں ہے میں بلاتی ہوں رکیں۔۔۔۔۔۔۔ملیحہ کہتی اٹھیں

وہ واپس آئیں تو حمائل ان کے ساتھ تھی

آتے اس نے سب سے سلام کیا پھر صائمہ کے بلانے پر ان کے پاس جا کر بیٹھ گئی

کیا حال ہے بیٹا آپ کا؟.......شمائلہ نے اس کی خیریت پوچھی

ملیحہ تو اس کے ساتھ سب کا یہ رویہ دیکھ کر مشکوک ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بیٹا آپ اتنے پریشان نہ ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔یاسر خان نے ملیحہ کو پریشان ہوتے دیکھا

دادجی کیا معاملہ ہے؟..........اس بار پوچھنے والے عزیر تھے

بیٹا ہم ازمیر کے لیے حمائل کا ہاتھ مانگنے آئے ہیں اگر آپ کو قبول ہو

تو۔۔۔۔۔۔۔۔یاسر خان نے بڑے احترام سے بات کا آغاز کیا حمائل کسی شرمیلی لڑکی

کی طرح سر جھکائے بیٹھی تھی

مگر دادجی آغا جان کی اجازت کے بغیر۔۔۔۔۔۔۔۔ملیحہ مزید پریشان ہوئیں

بیٹا ان سے میں بعد میں خود بات کرلوں گا حمائل کے ماں باپ آپ ہو آپ کی

رضامندی میرے لیے زیادہ ضروری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔یاسر خان کے لہجے میں بے پناہ

احترام تھا

دادجی ہمیں کیا مسئلہ ہوگا بھلا ازمیر گھر کا دیکھا بھالا لڑکا

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عزیر نے حامی بھری

مطلب آپ کو رشتہ قبول ہے۔۔۔۔۔۔۔پوچھنے والے یعقوب صاحب تھے

جی بسم اللہ کریں پھر۔۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے اثبات میں سر ہلاتے کہا

بات یہ ہے عزیر کے ازمیر شادی جلدی کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔۔جہانگیر صاحب نے بھی حصہ لیا

کتنی جلدی؟.......یہ سوال ملیحہ کی طرف سے تھا

وہ چاہتا ہے اسی مہینے نکاح کر کے رخصتی کرلی جائے۔۔۔۔۔۔۔یعقوب صاحب نے ازمیر کی کہی بات ان سے کہی

یہ زیادہ جلدی نہیں ہو جائے گا؟۔۔۔۔۔۔عزیر صاحب پریشان ہوئے

ہمیں صرف بچی چاہیے عزیر کسی تکلف میں مت پڑنا نہ کوئی جہیز بس کوئی ایسا کام مت کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یاسر خان نے صاف لفظوں میں انہیں منع کیا

پھر بھی دادجی تیاریوں کے لیے وقت چاہیے ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔انہوں نے وقت مانگا

اگلے مہینے کی آخری تاریخوں میں سے رکھ لیتے ہیں تب تک آپ کرلو جو کرنا ہے مہندی کا فنکشن گھر میں ہی ہو گا چھوٹا سا میرے خیال سے باقی نکاح رخصتی اور ولیمہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کسی چیز کی فکر مت کرو۔۔۔۔۔یاسر خان نے انہیں اعتماد میں

لیا

جیسا آپ کہیں۔۔۔۔۔۔۔عزیر صاحب نے بھی ہار مانی

چلو پھر صائمہ آپ بسم اللہ کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یعقوب صاحب نے صائمہ کو اشارہ کیا

تو انہوں نے اپنے بیگ میں سے ایک ڈبی نکالی

جس میں وائٹ گولڈ کی ایک خوبصورت ترین رنگ تھی جو انہوں نے حمائل کے ہاتھ

کی زینت بنائی

پھر اس کا ماتھا چوما

حمائل بس چپ سر جھکائے بیٹھی تھی

گھر میں کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ سب کس کام کے لیے آئے ہیں سوائے منہل کے

مگر اس کو بھی خاص طور پر منع کیا گیا تھا کہ بات نا پھیلے

کچھ دیر بعد ہی وہ لوگ وہاں سے روانہ ہوئے ان کا رخ اب شام مینشن کی طرف تھا

یاسر خان انور شاہ کو سارا کچھ بتا دینا چاہتے تھے تا کہ بعد میں کوئی شکوہ نہ رہے

انور شاہ نے کبھی اپنے بچوں کے معاملے میں کسی سے زبردستی نہیں کی تھی مگر وہ سب ان کی عزت کرتے تھے اسی لیے ان سے پوچھے بغیر کوئی بھی فیصلہ لینا مشکل تھا

انور صاحب کو سب کچھ بتاتے اور ان کو قائل کرتے وہ لوگ گھر کے لیے نکلے

گھر پہنچتے ہی ازمیر ان پر حملہ آور ہوا

کیا بنا؟.........وہ جانتا تھا کیا بنا مگر اس طرح کے ایکسائٹمنٹ شو کرنا لازمی تھا

مان گئے وہ مبارک۔۔۔۔۔۔۔یاسر خان نے اسے گلے لگاتے بتایا ساتھ ہی مبارکباد دی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رنگ پہنا آئے نہ؟۔۔۔اس نے شمائلہ سے پوچھا

جی بالکل آپ کی مما خود اس کی انگلی میں ڈال کے آئی ہے۔۔۔۔۔۔انہوں نے مسکراتے جواب دیا

چلو شکر۔۔۔۔۔۔اس کے ڈرامے عروج پر تھے

کیا ہوا کس بات کی خوشی منا رہے ہو؟۔۔۔۔۔۔زمان جو ابھی ابھی آیا تھا اس نے ازمیر کو ایکسائیٹڈ دیکھ پوچھا

ازمیر کی بات پکی کر آئے ہیں ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صائمہ نے اسے بتایا

مطلب مما سچ کہہ رہی تھیں مجھے لگا مذاق کر رہی ہیں۔۔۔۔۔۔۔زمان حیران ہوا

ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔جہانگیر نے حامی بھری

کس سے ؟۔۔۔۔۔۔زمان نے ایک اور سوال کیا

حمائل سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس بار ازمیر نے خود جواب دیا

کیا؟۔۔۔۔۔۔وہ مان گئی وہ بھی تیرے لیے۔۔۔۔۔۔اب زمان کو اصل حیرت کا جھٹکا لگا تھا

کیا مطلب میرے لئے میرے میں کیا کمی ہے۔۔۔۔۔ازمیر اس پر بگڑا بڑے اندر جا چکے تھے اسی لئے وہ آپ سے تم پر آ گیا تھا

واہ بھائی پھر تو سچی میں مبارک ہو۔۔۔۔۔۔زمان اس کے گلے لگا

گھر میں سب کو پتا ہے ؟....اس نے ازمیر کے ساتھ اندر آتے ہی پوچھا

نہیں کسی کو بھی نہیں پتہ بڑوں کے علاوہ اور منہل کے علاوہ۔۔۔۔۔۔آخری بات اسنے کڑتے کی

منہل کو کیسے پتا ہے؟.......منہل کی بات ہو اور زمان چھوڑ دے اسی لئے اس نے فوراً پوچھا

جب ماما بابا سے بات کی تھی تو وہیں تھی اور ایڈوانٹیج لے کر وہیں بیٹھی رہی۔۔۔۔۔۔ازمیر نے جلتے بتایا

تو اب وہ بڑی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔زمان نے اس کی سائیڈ لی

اگر تو نے اب اس کی وکالت کرنی ہے تو نکل جا یہاں سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بیڈ پر لیٹتے بولا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا نہیں کرتا تو بتا تو نے اس کو منایا کیسے۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس نے ٹاپک چینج کیا

بس مت پوچھ کیسے منایا۔۔۔۔۔۔یہ وہ بات تھی جو ازمیر کسی کو بتانا نہیں چاہتا تھا اسی لیے زمان نے بھی زور نہ دیا

ازمیر اور حمائل کے رشتے کا جیسے ہی انور شاہ کو پتہ لگا انہوں نے ایک اور فیصلہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ان کا کہنا تھا کہ عفہ اور امان کی شادی بھی انہی دنوں میں کر دی جائے کیوں کہ دیر

کرنے کی کوئی خاص وجہ نہ تھی اس بات پر نہ تو خدیجہ اور فاروق اعتراض تھا اور نہ ہی
دادجی کو

انور شاہ نے یہ بات عفہ کے والدین سے مشورے کے بعد ہی کی تھی

انکو بھی اس پر کوئی اعتراض نہ تھا انھوں نے کونسا غیروں میں اپنی بیٹی دینی تھی

انھوں نے ساتھ ہی انکے نکاح اور رخصتی کا بھی فیصلہ کیا تھا

عفہ سے اس بارے میں کسی نے نہ پوچھا تھا انور شاہ کا کہنا تھا کہ رشتا کرنے میں بچی کی
مرضی ضروری ہوتی ہے مگر شادی کی تاریخ رکھتے وقت بچیوں سے پوچھا معیوب ہے
انکا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیے

وہ جتنا بھی موڈرن بنتے تھے تو اپنے زمانے کے ہی اسی لیے انکے خیالات بھی اپنے تھے

عفہ کو ابھی تک اس بارے میں کسی نے نہ بتایا تھا اور اس بات کا سوائے بڑوں کے کسی کو
پتہ بھی نہیں تھا اور ان بڑوں میں احد، ارشان اود جہان شامل تھے

شام میں جیسے ہی یہ بات پھیلی سب سے پہلے تو ملیشا نے شاہ مینشن کا رخ کیا اسے عفہ
سے ڈھیر سارے سوالات کرنے تھے

پہنچتے اسنے سب کو سلام اور فوراً اوپر دھوڑی

اچانک زوردار دروازہ بجنے پر عفہ جو کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی بوکھلا کر اٹھی اور دروازہ کھولا سامنے ملیشا کو کھڑا دیکھا اسے غصہ آیا بھلا ایسی بھی کیا بات تھی کہ وہ دیوانوں کی طرح دروازہ پیٹ رہی تھی

کیا تکلیف ہے ؟۔۔۔عفہ نے دونوں ہاتھ لڑاکا انداز میں کمر پر رکھے

بکواس نہ کرو یہ سب میں کیا سن رہی ہوں ؟۔۔۔۔۔ملیشا اسکو ہٹاتی اندر آئی اور دروازہ بند کرتے کنڈی چڑھائی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا سن کر آرہی ہو ؟۔۔۔عفہ نے بگڑے موڈ کے ساتھ پوچھا

زیادہ بھولی نہ بنو اسی مہینے کے آخر میں تمھارا نکاح پلس رخصتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ملیشا نے رخصتی پر زور دیا

اوو تمھیں غلط پتہ لگا ہے وہ تو از میر بھائی اور حمائل کی ہے بیوقوف۔۔۔۔۔ایک سیکینڈ کے لیے تو عفہ اسکی سن کر بوکھلا گئی مگر پھر اسکی اگلی بات سنتی سنبھلی

میرے منہ پر پاگل نہیں لکھا عفہ بی بی میں نے جو مما سے سنا ہے وہی بک رہی

ہوں۔۔۔۔۔۔۔ملیشا اسکے ساتھ بگڑی

یار ایسا ہو ہی نہیں سکتا میری شادی کا ابھی کوئی سین ہی نہیں ہے۔۔۔عفہ تو ماننے سے انکاری تھی

جاو جا کر ممانی سے پوچھ لو۔۔۔۔۔۔۔ملیشا نے اسکو دروازے کی طرف پروپر دھکا دیا

یار ایسے تو نہ کہو مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔عفہ نے رونی شکل بنائی

تم ویسے بہت خود غرض نکلی عفی تم نے ہادی بھائی کی بے لوث اور سچی محبت کو ٹھکرایا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ملیشا نے افسوس کا اظہار کیا

مشی مجھ سے یہ باتیں نہ ہی کرو تو اچھا ہے مجھے اس بارے میں کوئی بھی بات نہیں کرنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عفہ کا موڈ مزید بگڑا

کیوں ایک سوال کا جواب دو میرے کہ تم امان بھائی کے ساتھ شادی تو کر لو گی مگر کیا اسکے بعد روزانہ ہادی بھائی کا سامنا کر پاؤ گی انکی ان شکایتی نظروں کا۔۔۔۔۔ملیشا اس وقت یہ سوال کرتی عفہ کو کہیں سے بھی انیس سالہ لڑکی نہ لگی تھی

مشی میں نے کہا مجھ سے یہ باتیں مت کرو۔۔۔۔۔۔۔عفہ نے سخت لہجے میں کہا اور

کمرے کا دروازہ کھولا کہ سامنے ہی احد کھڑا تھا اسکو دیکھ کر عفہ کے ساتھ ساتھ ملیشا کی بھی جان ہوا ہوئی کہیں اسنے کچھ سن نہ لیا ہو

آ۔۔۔اپ بھائی اپکو کوئی کام تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عفہ نے اسکو کپکپاتے لہجے میں پوچھا

نہیں بات کرنے آیا تھا آجاؤں اگر تم دونوں بزی نہ ہو تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔احد نے مسکراتے پوچھا تو اسے تھوڑا حوصلہ ہوا اسنے احد کو اندر آنے کا راستہ دیا

احد نے ابھی دروازہ کھٹکھٹانے کے لیے ہاتھ اٹھایا ہی تھا کہ عفہ نے دروازہ کھول دیا تھا

اسنے سچ میں کچھ بھی نہ سنا تھا

آجائیں بھائی۔۔۔۔۔ملیشا نے اسے بیڈ پر جگہ دی

بیٹھو دونوں۔۔۔۔۔اس نے دونوں کو اشارہ کیا تو ملیشا صوفے پر اور عفہ اسکے ساتھ ہی بیڈ پر بیٹھی

گڑیا آپ سے ایک اہم بات کرنی ہے میں نے۔۔۔۔۔اسنے بڑے پیار سے عفہ کو مخاطب کیا جبکہ ملیشا تو گرتے گرتے بچی احد کا یہ طرزِ مخاطب اسنے پہلے کبھی نہ سنا تھا

جی کریں بھائی۔۔۔۔۔۔۔۔عفہ نے مسکراتے کہا اسے احد کا خود کو یوں بلانا بہت پسند

تھاوہ بہت کم اسے یوں مخاطب کرتا تھا

عفہ ازمیر اور حمائل کے ساتھ ہی اپکی اور امان کی شادی کا بھی فیصلہ کیا ہے آغا جان نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔احد نے کافی تحمل سے اسے طہ کی گئی بات بتائی

بھیا یہ کیا ہے مجھے لگا تھا ملیشا مزاق کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔عفہ روہانسا ہوئی

اوہو تو اس میں کیا ہے ویسے بھی شادی ہونی تو تھی نہ اچھا ہو گا اگر دونوں کی ساتھ ہو مزہ کرنا خوب۔۔۔۔۔۔۔۔احد نے اسے سمجھایا اور ملیشا تو اسکے لہجے پر ہی واری جا رہی تھی رہ رہ کر اسے اپنے بھائی کے لہجے یاد آرہے تھے

مگر بھیا یہ بہت جلدی۔۔۔۔۔۔عفہ نے پھر مزاحمت کی

اف حیام بھی یہی کہتی رھی اور اب دیکھو کتنی خوش ہے آپنے گھر آپ بھی خوش رہو گی امان بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔۔۔احد نے اسکی بات بیچ میں کاٹی

اچھا صرف نکاح کر دیں رخصتی بعد میں صحیح۔۔۔۔۔عفہ نے فیور چاہی

آفی بچے آغا جان فیصلہ کر چکے ہیں۔۔۔احد نے ہاتھ اٹھائے وہ اس فیصلے کو بدل نہیں سکتا تھا

ٹھیک ہے جیسے آغا جان کہیں گے ویسا ہی ہو گا مگر آغا جان کو پہلے آپ پر غور کرنا چاہیے تھا۔۔۔۔۔۔عفہ اسکی بات سے اتفاق کرتی مسکرائی

کیا مطلب ؟۔۔۔۔۔۔۔اسنے فوراً پوچھا

مطلب یہ کہ تیس کے ہو گئے ہیں آپ اب آپ کی شادی ہو جانی چاہیے مگر نہیں پہلے ہمارے پیچھے پڑے ہیں سب۔۔۔۔۔۔۔عفہ نے خفا ہوتے خاص طور پر اسکی عمر واضح کی

کہاں سے لگتا ہوں میں آپ کو تیس کا؟۔۔۔احد نے ابرو اچکائی

لگتے نہیں ہیں مگر ہیں تو نہ۔۔۔۔عفہ اپنے پوائنٹ پر اٹل تھی

اچھا میں بھی کر لوں گا جلدی۔۔۔۔۔۔احد نے فلحال اسے مطمعن کیا

اچھا چلو باتیں کرو میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔احد اٹھ کھڑا ہوا

احد بھائی آپ تو دنیا کے بیسٹ بھائی ہیں۔۔۔۔۔ملیشا نے اسکے اٹھتے کہا تو اسنے حیرت سے ملیشا کی طرف دیکھا

کیا مطلب ؟۔۔۔۔۔اسنے کندھے اچکائے

مطلب یہ کہ اپکا طرزِ مخاطب کیا آپ مجھے بھی اس طرح بلا سکتے ہیں ؟۔۔۔ملیشا نے اتنی امید سے پوچھا تو اسنے مسکراتے سر اثبات میں ہلایا اور دروازہ بند کرتا نکل گیا

کیا بنا؟۔۔۔وہ ابھی سیڑھیوں میں تھا کہ نیچے کھڑیں حریم نے اس سے پوچھا

مما میں نے آپ کو بتایا تھا میں اسے منالوں گا اور میں نے منالیا ہے۔۔۔۔اس نے انکے پاس اتے انکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ان پر دباؤ ڈالا

بس تم سے ہی مانتی ہے وہ۔۔۔۔۔۔ حریم نے پیار سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرا

مما آپ کو منانے کا طریقہ نہیں آتا ورنہ وہ ہر ایک سے مان جائے۔۔۔۔۔۔احد شرارتی انداز میں مسکرایا

بس کرو اب۔۔۔۔۔۔ حریم نے اسے ڈپٹا

اچھا میں اب جارہا ہوں واپس خاص آپ کے بلاوے پر آیا تھا۔۔۔۔۔۔وہ انکا ماتھا چومتا باہر کی طرف بڑھا وہ سچ میں خاص طور پر ایک میٹینگ چھوڑا سے نیمل کے حوالے کر کے آیا تھا خراب طبعیت کی وجہ سے شاہ زین نے ویسے ہی آف لیا تھا

ویسے مما ابیرا کی شادی کب ہونی ہے اسکا تو نکاح بھی نہیں ہوا۔۔۔۔۔ارج جو خدیجہ کے ساتھ کپڑے طہ کروا رہی تھی اسنے ان سے پوچھا

بیٹا میری اس بارے میں بات ہوئی تھی عنیزہ سے اسکا کہنا ہے کہ ارشان اپنا لنڈن میں بزنس سیٹ کر رہا ہے اسی سلسلے میں اسکا آنا جانا لگا رہتا ہے تو ارشان چاہتا ہے کہ وہ بزنس وہاں سیٹ کرنے کے بعد شادی کرے اور ابیراا اور وہ وہاں ہی سیٹل ہو جائیں۔۔۔۔خدیجہ نے اسے ارشان کے پلان کا بتایا

تو مما آپ نے کیا خود انٹی سے پوچھ لیا؟۔۔۔اسنے حیران ہوتے پوچھا

نہیں وہ تو ان سے بات ہو رہی تھی تو باتوں باتوں میں انھوں نے بتایا۔۔۔۔۔۔۔خدیجہ نے امان جے کپڑے طہ کرتے کام والی کو دیے تا کہ وہ اسکی وارڈروب سیٹ کر دے

یہ ویسے ابھی تک آئی کیوں نہیں ؟۔۔۔ارج نے ٹائم دیکھتے ابیرا کا پوچھا

اسکی کال آئی تھی ایک سرجری ہے آج شاید وہ آج لیٹ نائٹ آئے میرے بچے وہ ایک سرجن ہے ایسے مت بولا کرو جیسے وہ کوئی فضول کام کر رہی

ہو۔۔۔۔۔۔۔خدیجہ نے بتاتے اسے گھر کا

ارج کا پروفیشن انھیں ایک انکھ نہ بھاتا تھا وہ کبھی نہیں چاہتی تھیں کہ وہ وکیل بنے مگر وہ اسکو مجبور نہیں کرنا چاہتی تھیں انکا کہنا تھا یہ سب کچھ کیا گیا نمل کا ہے جسے پڑھ کر وہ امپریس ہوئی تھی

مگر وہ نہیں جانتی تھیں کہ انکی بیٹی نے یہ سب پہلے سے سوچ رکھا تھا نمل تو ایک بہانہ تھا

اچھا جی نہیں کہتی کچھ۔۔۔اسنے فوراً ہاتھ اٹھائے گویا جنگ شروع کرنے سے پہلے ہار مان لی تھی

مما آپ کو ویسے عفہ پسند ہے؟۔۔۔۔ارج نے دماغ میں آنے والا سوال کیا

ہاں کیوں؟۔۔۔۔خدیجہ اسکے سوال پر حیران ہوئیں

بس پتہ نہیں مجھے اس پر شک ہوتا ہے مجھے ہادی پر بھی شک ہوتا ہے جب بھی اسکے سامنے عفہ کا ذکر کرتے ہیں عجیب سی ہو جاتی ہے اسکی شکل۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارج نے اپنا شک بیان کیا تو خدیجہ نے پاؤں میں پڑا جوتا اٹھایا اور ارج اپنی کمبختی آتی دیکھ فوراً

چھلانگ لگا کر بیڈ سے اتری

ادھر آ میں تیرے سارے شک دور کروں شرم نہیں آتی ہونے والی بھابھی پر ایک تو شک کر رہی ہے اوپر سے ماں کے ساتھ زبان چلا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔خدیجہ نے جوتا اسکی طرف اچھالا جو اسکو لگنے سے پہلے ہی دروازے میں لگا

وہ بچتی بچاتی اپنے کمرے میں آئی باہر رہتی تو کچھ نہ کچھ پڑ ہی جانا تھا

کچھ دیر بعد ابیر ادروازہ کھولتی اندر داخل ہوئی اسکا بگڑا موڈ دیکھ کر ارج کو کچھ خطرہ معلوم ہوا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھارا دماغ تو نہیں خراب ارج؟۔۔۔اسنے اندر آتے سوال کیا نقوش تنے ہوئے تھے

کیا؟۔۔ارج انجان بنی

یہ تن جو باتیں عفہ کے بارے میں کر رہی ہو کس بیس پر کر رہی ہو ہاں۔۔۔۔۔اسنے سخت لہجہ اختیار کرتے پوچھا

یار مجھے بس لگا تھا اور ویسے بھی یہ سب مجھے ہادی کی طرف سے لگتا ہے عفہ کی نہیں۔۔۔۔ارج نے اپنا آپ صاف کیا

تم نے یہ بات کہیں شاہ زین بھائی سے تو نہیں کی۔۔۔۔۔۔ابیرا نے مین سوال پوچھا

میرا دماغ نہیں خراب ابیرا بی وہ اسکی بہنوں کی طرح ہے میں ایک بھائی کو اسکی بہن سے الگ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارج کو اسکی بات بری لگی تھی اسی لیے بولی جو بھی تھا وہ ایسی تو نہ تھی

ارج اس طرح جے کام مت کیا کرو تمھاری یہ سک سینس تمھیں کسی دن مروائے گی۔۔۔۔ابیرا نے پھر وہی جملہ دہرایا جو ہر بار بولتی تھی

تم جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ارج نے بات ختم کی

ارج زین بھائی نے تم سے شادی جے بارے میں کیا کہا ہے؟۔۔۔ابیرا اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی

کچھ نہیں کہا جاو۔۔۔جواب دینے سے انکار کیا

بکواس نہ کرو اچھا بولو فوراً۔۔۔ابیرا پھر بگڑی

یہی کہ ایک دو مہینوں بعد ارشمان بھائی آجائیں گے

ایک مہینے میں لنڈن سے انکا بزنس سیٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔ارج نے اسے ساری بات

بتائی جو شاہ زین نے اسے بتائی تھی چونکہ انکا نکاح ہوا تھا اسی لیے انکا بات کرنا معیوب نہ سمجھا جاتا تھا

البتہ ابیرا بہت کم ارشان کی کالز اٹینڈ کرتی تھی اسکی کال اکثر تب آتی تھی جب وہ ہاسپٹل ہوتی ے وکبھی اٹھا لیتی کبھی بند کر دیتی ارشان نے کبھی برا نہ منایا تھا وہ ابیرا کی نیچر سے اچھی طرح واقف تھا

یہ مہینہ تیاریوں میں اس طرح گزرا جیسے بس دو تین دن تھے عفہ نے تو اپنی شادی کی شاپنگ خود کی تھی البتہ حمائل کو جانگ کا سن کر ہی شاکس لگنے لگتے تھے وہ صرف دو بار گئی تھی وہ ابھی صرف احد کے ساتھ اپنا برائڈل ڈریس پسند کرنے

احد نے اس سے پوچھا تو اسنے بتایا کہ وہ خوش ہے جو وہ تھی بھی اپنے کیریر کو سوچ کر

ازمیر کے بارے میں اسنے ایک بار بھی نہ سوچا تھا ازمیر نے اسکے بعد سے اسے کوئی میسج نہ کیا تھا بس ایک کال آئی تھی کہ اب شادی کے دن ہی ملیں گے تب تک میں آپ کو تنگ نہیں کروں گا

آج ان دونوں کی مہندی تھی مہندی کا فنکشن کمبائنڈ رکھا گیا تھا ایک طرف جھولے پر عفہ اور حمائل پھولوں کے زیورات سے لیس بیٹھیں لوگوں می ستائشی نظریں اور تعریفیں سمیٹ رہی تھیں جبکہ دوسری طرف وہ دونوں بھی شلوار کمیز پہنے عام سے سوٹ میں بھی لوگوں کی توجہ اپنی جانب کھینچ رہے تھے

انکی فیملی کے لڑکوں کا کوئی مقابلہ نہ تھا

عفہ خوش تھی مگر حمائل خاموش ہی بیٹھی تھی

اسے آگے کے حالات سے خوف آرہا ہے ناجانے ازمیر اسکے ساتھ کیسا سلوک کرے یہ ایک سمجھوتے کی شادی تھی جو اسنے صرف اپنے کیرئیر کے لیے کی تھی اسکا ارادہ سیٹل ہو کر ازمیر سے علیحدگی کا تھا مگر وہ نہیں جانتی تھی اسکی یہ سوچ اسے کہاں لے جائے گی

ہادی زیادہ تر زمان کے ساتھ سٹیج پر ہی تھا امان اسکا دوست تھا اسی لیے اسکا ساتھ ہونا لازمی تھا اسنے ایک بار بھی نظر اٹھا کر عفہ کو نہ دیکھا تھا وہ اپنے جذبات حیام کے کہنے پر دبا گیا تھا مگر اب اپنی پسندیدگی کیسے ختم کرتا اسی لیے اسنے یہی بہتر جانا تھا اسے نا جانے کیوں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اسکو مسلسل نوٹس کر رہا ہے اسی لیے وہ کچھ مزید محتاط

ہوا

کس کو گھور رہی ہیں آپ اتنی مشکوک نظروں سے۔۔۔۔۔۔شاہ زین کب سے ارج کو نوٹ کر رہا تھا جو ہادی کے پیچھے پیچھے تھی اور نجانے کیا تلاشنہ چاہ رہی تھی اسنے پاس آتے پوچھا تو ارج اپنی جگہ اچھل کر رہ گئی

کچھ نہیں۔۔۔۔۔اسنے بگڑتے جواب دیا زین کی وجہ سے اسکی سانس اٹک گئی تھی

کچھ تو ہے؟۔۔۔۔۔زین نے ابرو اچکائی

میں دادجی کو بتاؤں گی کہ تم اور یعنی کے آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔اسنے زین کو دھمکی دی وہ شروع سے اسکو تم بلاتی تھی مگر اب اپنی عادت بدل رہی تھی جو اسکے لیے کافی مشکل ثابت ہو رہا تھا

جائیں پھر بتادیں۔۔۔۔زین نے اسکو راستہ دیا

چپ کریں آپ میں خود ہی چلی جاتی ہوں۔۔۔۔۔وہ اسکے سائیڈ سے ہوتی گزری کیونکہ شاہ زین کا ملنے کا کوئی موڈ نہ تھا

اچھا رکیں تو آپ کو ایک بات بتانی تھی اہم۔۔۔۔۔شاہ زین نے مڑتے اسے پکارا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بولیں۔۔۔اہم بات کے نام پر وہ بنا مڑے رکی

وہ ہماری شادی کی تاریخ طہ ہو گئی ہے اگلے مہینے کی سترہ تاریخ ہے ہماری

بارات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زین نے اسے ابھی ابھی ملنے والی انفارمیشن دی

کیا؟۔۔۔۔۔ارج نے پورا منہ کھول کر پوچھا تو وہ بیچارہ مشکل سے لبوں پر آتی

مسکراہٹ روک سکا

جی۔۔۔۔۔بس اتنا کہتا وہ نکلا ارج کے تاثرات دیکھ کر اسکے لیے اب برداشت کرنا

مشکل تھا

یہ کیا بکواس ہے ایک تو ارشان بھائی سے بھی ٹکا نہیں گیا لنڈن۔۔۔۔۔وہ سارا امدہ

ارشان پر ڈالتی وہاں سے ہٹی

اللہ اس بندے کو ہدایت دے کہ یہ مجھے جوب چھوڑنے سے نہ روکے۔۔۔اسنے دل

سے دعا کی

مہندی کا فنکشن اپنے عروج پر تھا ان دونوں کا ہی مایوں گھر میں ہوا تھا

مہندی کے دوران ہی انکا نکاح ہونا تھا پھر اگلے دن رخصتی

ہادی نے پوری کوشش کی وہ نارمل رہے جو وہ رہا بھی وہ مسلسل امان کے ساتھ تھا اور اسے تنگ کر رہا تھا

حمائل بچے اتنی خاموش کیوں ہو۔۔۔۔۔۔بی جان جو ابھی اسکے ساتھ آکر بیٹھی تھیں انھوں نے پوچھا

نہیں بی جان ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔۔۔وہ فوراً اپنے خیالوں سے نکلی

کیا بات ہے خوش نہیں ہو۔۔۔۔انھوں نے اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لیا

نہیں بی جان میں بہت خوش ہوں۔۔۔اسنے فورا چہرے پر خوبصورت مسکراہٹ سجائی جو دکھاوے کے لیے تھی بی جان مطمعن سی وہاں سے اٹھیں

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نیمل اور ملیشا سٹیج پر امان اور راز میر والی سائیڈ پر آئے انکا ارادہ ان دونوں کا ریکارڈ لگانے کا تھا مگر امان کے ساتھ بیٹھے ہادی کو دیکھ کر وہ ٹھٹکی

وہ مسکراتا بلکل نارمل لگ رہا تھا

نیمل نے پہلے سب کو سلام کیا پھر بس مٹھائی کھلاتی وہاں سے نکل آئی اسے ہادی سے اس رویے کی امید نہ تھی

مگر اسکو دیکھنے سے وہ یہ جان گئی تھی کہ وہ بس دکھا رہا ہے کہ وہ ٹھیک ہے مگر اندر سے وہ بلکل بکھرا ہوا تھا

پیاری لگ رہی ہو۔۔۔حمائل کے ساتھ بیٹھتے نیمل نے اسکی تعریف کی مگر وہ نہ مسکرائی

حمائل کوئی مسلہ ہے ؟۔۔نیمل نے سنجیدگی سے پوچھا

نہیں یار سب کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔۔حمائل نے انکار کرتے سوال کیا

کیونکہ تمھارا چہرہ اترا ہوا ہے اگر پھوپھو نے تمھاری یہ شکل دیکھ لی نہ تو وہ پریشان ہو نگی۔۔۔۔۔۔نیمل نے اسے سمجھایا

اب ٹھیک ہے۔۔۔حمائل نے مسکرا کر نیمل کی طرف دیکھا تو وہ بھی جواباً مسکرائی

وہاں سے اٹھ کر وہ عفہ سے ملی پھر سٹیج سے اتر آئی وہ جانتی تھی اب اسکو کس کے پاس جانا ہے عفہ کے بجائے حیام سے اسے کال کر کے سارا معاملہ پوچھا تھا تو نیمل نے سب صاف صاف بتا دیا تھا

حیام ؟۔۔۔۔نیمل نے اسکے پیچھے کھڑے اسے پکارا تو وہ مڑی پھر ابیر ا سے معذرت

کرتی اسکے ساتھ آئی

کیا بات ہے۔۔۔حیام نے سر گوشی کرتے پوچھا

ہادی کیا عفہ کو بھول گئے ہیں؟۔۔۔۔۔نیمل نے ڈائریکٹ سوال کیا

کیوں؟۔۔۔۔حیام کہ لیے یہ غیر متوقع تھا

کیونکہ وہ بلکل ٹھیک لگ رہا ہے یا کہوں کہ اپنے آپ کو ٹھیک دکھارہا

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔نیمل نے اسے بتایا

وہ ٹھیک نہیں ہے مگر ابھی یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے بعد میں بات کرتے

ہیں۔۔۔حیام اسکو وہیں چھوڑتی سٹیج کی طرف بڑھی

وہ خان ولا کی اب پہلی بہو تھی سب اسکو ٹھیک ٹھاک پروٹوکول دے رہے تھے

نکاح کا وقت آیا تو سٹیج کے درمیان پردے کا انتظام کیا گیا پہلے ازمیر اور حمائل کا نکاح

ہوا پھر امان اور عفہ کاء نکاح کے وقت ہادی وہاں سے نظر بچاتا نکل آیا تھا

نکاح کے بعد حمائل کو ازمیر اور عرہ کو امان جے ساتھ بٹھادیا گیا سب سٹیج پر آتے انھیں

مبارکباد دے رہے تھے

مجھے لگا تھا نکاح نامے میں آپ حق مہر میں اپنی شرطیں لکھواوگی مگر ایسا تو کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔۔از میر نظر بچاتا حمائل کی طرف جھکا

میں وہ سب پہلے ہی سائیں کرواچکی ہوں۔۔۔۔۔حمائل نے اسی کے انداز میں جواب دیا

ہمم اچھی بات ہے نہ انسان کو احتیاط برتنی چاہیے........از میر مسکرایا جو وہ نہ دیکھ سکی

مہندی کا فنکشن ختم ہونے سے پہلے ہی وہ اٹھ کر اندر جاچکی تھی فنکشن ختم ہوتے وہ سب اپنے گھر کو نکلے گھر جاتے سب نے بس سونے کی کی

اگلا دن بارات کا تھا جس میں صبح سے ہی ہنگامہ مچا تھا سب افرا تفری کے عالم میں ادھر ادھر گھوم رہے تھے

ہائے اللہ مما یار بات سنیں۔۔۔۔۔۔منہل جو ابھی اٹھ کر نیچے آئی تھی اسنے فوراً سائمہ کو پکڑا

بولو۔۔وہ جو تھال لیے کچن میں جارہی تھیں عجلت میں بولیں

سب کہاں ہیں؟....اسنے ساری لڑکیوں کا پوچھا

پارلر۔۔۔سائمہ مختصر جواب دیتیں نکلی جبکہ منہل کا سن کر غصے سے برا حال تھا

ابھی وہ کمرے میں اپنے کپڑے نکالنے آئی تھی کہ ارج دروازے میں کھڑی ہو کر چینخی

تم ابھی تک یہیں ہو جاو جلدی پہن کر آؤ نکلنا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کب سے اسی کی وجہ سے رکی تھی

بس آئی ائی۔۔۔اڈکو دیکھ کر منہل کو حوصلہ ہوا وہ پانچ منٹ میں چینج کر کے واپس آئی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس کے ساتھ جائیں گے ؟۔۔۔جیولری بیگ کی زپ بند کرتے اسنے ارج سے پوچھا

زمان کے۔۔۔ارج نے مختصر جواب دیا

گاڑی میں بیٹھتے منہل نے سکھ کا سانس لیا وہ پیچھے بیٹھی تھی جبکہ ارج آگے۔۔۔

زمان نے بیک مرر میں سے اسے دیکھا جو اب پانی کی بوٹل چڑھا رہی تھی

وہ کافی آرام سے ڈرائیو کر رہا تھا

جلدی چلائیں۔۔۔۔منہل نے اسکو مرر میں دیکھتے کہا جو کافی سکون سے گاڑی چلا

رہا تھا

اچھا چلاتا ہوں....اسنے فوراً سپیڈ بڑھائی جبکہ ارج نے گردن گھما کر منہل کو دیکھا جس کی اسنے منٹ سے پہلے سن لی تھی

سیلون کے سامنے پہنچتے اسنے گاڑی روکی اور خود بھی باہر آیا

قسم سے زمان بھائی بہت ہی سست گاڑی چلاتے ہیں آپ۔۔۔منہل نے اپنا لہنگا سنبھالتے زمان کو سنائی مگر زمان کو تو آگ ہی لگ گئی

خبردار جو تم نے مجھے آج کے بعد بھائی بولا۔۔۔۔۔۔وہ عجلت میں بولا

کیا مطلب۔۔۔وہ بیچاری اسکے سخت لہجے پر سیدھی ہوئی

بس جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔زمان کا موڈ خراب ہو چکا تھا

جب اسکو بات سمجھ آئی تو اسنے حیرت زدہ چہرہ لیے ارج کو دیکھا اسکے دیکھنے ہر ارج کا قہقہا بلند ہوا وہ بیچاری پیشمان ہوتی اندر بھاگی

واہ جی واہ۔۔۔ارج نے تالی بجا کر زمان جو سراہا

یہ بھائی نامی ڈھول تو اسی ہفتے اپنے گلے سے اتارتا ہوں جسے یہ دن رات بلا جواز بجاتی

رہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔زمان نے اکھڑتے کہا تو وہ مسکراتی اسکا کندھا تھپتھپاتی اندر چلی گئی وہ زمان کے جذبات سے شروع سے واقف تھی اور آج وہ یہ سب منہل پر بھی عیاں کر گیا تھا مگر زمان کو اسکا کوئی افسوس نہ تھا آج نہیں تو کل اسے بتانا ہی تھا

زمان بھائی کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ارج کے آتے ہی اسلیے کہا جو دروازے میں ہی کھڑی تھی اور سب سن چکی تھی

ڈئیر اسے اب بھائی مت بولنا۔۔۔۔ارج اسے جان کر کہتی اندر گئی جہاں باقی سب موجود تھے کچھ دیر بعد منہل بھی نارمل ہوتی اندر آئی وہ اتنی بچی نہیں تھی کہ زمان کی بات نہ سمجھتی مگر آج سے پہلے وہ زمان کے اس روپ سے واقف نہ تھی

وہاں سے تیار ہوتیں وہ سب سیدھی حال آئیں

حال کو خوبصورت طریقے سے سجایا گیا تھا

تمام لوگ ہال میں آچکے تھے ہر طرف گہما گہمی تھی عفہ اور حمائل کو لاکر سیدھا ہی سٹیج پر بٹھا دیا گیا نکاح ہو چکا تھا اسی لیے کوئی مسلہ نہ تھا

پورا فنکشن نہایت ہی نفاست سے ہوا تھا سارا کچھ وقت پو ہوا اور پھر وہ وقت بھی آگیا

جب ان دونوں نے اپنے گھر سے رخصت ہونا تھا عفہ کا تو رو رو کر برا حال تھا مگر حمائل کی انکھ میں ایک انسو نہ تھا وہ بس سب سے مل رہی تھی مسکرا رہی تھی وہ خود نہیں سمجھ پا رہی تھی کہ اسے رونا کیوں نہیں آرہا

اور امان وہ تو بیچارہ ازمیر سے سب ایک ہی بات کہہ رہا تھا

یہ تو ایسے رو رہی ہے جیسے خدانہ خواستہ کسی ڈنگر کے ساتھ بیاہی جا رہی ہو اور اسکی زندگی تباہ ہونے والی ہو۔۔۔۔۔ازمیر نے ہنسی روکتے اسے ڈپٹا جس کی شاید ابھی شادی کی عمر نہ تھی

خیر رخصتی کے مراحل بھی طہ پائے اور وہ خان ولا لائی گئیں

آتے ساتھ خوب ساری رسمیں تھیں جو انھوں نے کیں

پھر جب وہ تھک گئیں تو خدیجہ تو عفہ کو لیتیں اپنے گھر کے لیے نکلیں انکا کہنا تھا کہ وہ بہو کو اپنے گھر ہی لے جائیں گی

حمائل کو ازمیر جے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا منہل ءنور اور زرناب بیٹھیں اسکے ساتھ باتوں میں مگن تھیں جب روم کا دروازہ ناک ہوا اور ازمیر اندر داخل ہوا

وہ تینوں اسکو دیکھتیں اٹھیں پھر حمائل سے ملتیں کمرے سے نکل گئیں انکے نکلتے ہی

حمائل اپنے بیگ تک آئی جو اسنے ساتھ اپنی گاڑی میں رکھوایا تھا

اسکو کھولا اور اندر کچھ ڈھونڈنے لگی ازمیر یہ ساری کاروائی صوفے پر بیٹھا نوش فرما رہا تھا

پھر اپنی مطلوبہ چیز ملنے پر وہ سیدھی ہوئی اور ازمیر کی طرف مڑی

شیشہ ٹیپ ہو گی۔۔۔۔اسنے نارمل لہجے میں پوچھا تو ازمیر ڈریسنگ کی جانب ایا اور

دروازمیں سے ٹیپ نکال کر اسے پکڑائی

آپ کی وارڈروب کہاں ہے؟۔۔۔۔حمائل نے اسکے ساتھ سے ٹیپ لیتے پوچھا تو وہ

باتھروم والی سائیڈ پر گیا جہاں باہر اسکے سارے کیبنز بنے تھے

اپکی؟۔۔۔۔حمائل نے اسکے پیچھے کھڑے پوچھا

تو وہ ایک کیبنٹ کا دروازہ کھولتا پیچھے ہوا اور حمائل کو جگہ دی

کہیں کھجلی پاوڈر تو نہیں ڈالنے لگی میرے کپڑوں میں؟۔۔۔۔۔۔ازمیر نے اسکو

کپڑوں کے ساتھ چھیڑ کھانی کرتے دیکھ پوچھا تو اسنے ایک کڑی نظر ازمیر پر ڈالی

پھر ٹیپ کھولی اور دانتوں کی مدد سے اسے کاٹا

اپنے ہاتھ میں پکڑا کاغذ اسنے کیبنٹ کے ڈور کے ساتھ لگایا پھر اس کے چاروں کونوں پر ٹیپ لگاتی پیچھے ہٹی اور ازمیر کو دیکھنے کا اشارہ کیا وہ اسکی جگہ آیا تو کیبنٹ کے اوپر وہ کاغذی کانٹریکٹ چپکا تھا جس پر اس دن وہ سائن کر کے آیا تھا اسکو دیکھ کر ازمیر کا بے ساختہ قہقہا چھوٹا

کیا مطلب ہنس کیوں رہے ہیں آپ؟۔۔۔۔حمائل نے اچھنبے سے اسے دیکھا جو بلا وجہ ہنس رہا تھا

مطلب حد ہے حمائل تم اور تمھاری حرکتیں۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے پھر قہقہا لگایا تو اس بار وہ فن فن کرتی اپنا لہنگا سنبھالتی واشروم میں گئی اور ٹھاسے دروازہ مارا ابھی ازمیر مڑا تھا کہ وہ دوبارہ باہر آئی اسی کی کھلی وارڈروب سے کھینچ کر ایک سوٹ نکالا اور دوبارہ اندر چلی گئی وہ یہ دیکھ کر نہیں گئی تھی کہ وہ کیا لے کر جا رہی ہے

یہ کیا ہے۔۔۔چینج کرنے کے لیے جب اسنے ہینگر میں سے کپڑے نکالے تو وہ ازمیر کا ایک ٹراوزر شرٹ تھا

ٹراوزر تو اسکو پورا آ گیا مگر شرٹ کسی تھیلے کی مانند معلوم ہوتی تھی وہ قد و قامت میں اچھا بھلا شخص اور اسکے سامنے یہ لڑکی ٹراوزر بھی حمائل کو کھلا ہی تھا

وہ چینج کر کے باہر آئی تو ازمیر اپنے کسی دوست یعنی ظفر کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا

اسکے باہر آتے تک وہ اپنی جگہ پر لیٹ چکا تھا اور فون بند کر رہا تھا

حمائل کچھ ہچکچاتی باہر آئی تو وہ سامنے لیٹا اسی طرف دیکھ رہا تھا

کیا مسلہ ہے ؟۔۔۔۔۔۔وہ اسکو مسلسل خود دیکھتے پاہ کر چلائی

نہیں کچھ نہیں تن کوئی کیوٹ سی ٹیڈی لگ رہی ہو جو کسی بوری میں بٹھا یا گیا ہو۔۔۔۔ازمیر نے کافی سنجیدہ انداز میں اسکی مزاحیہ تعریف کی

کیا مطلب ہے اس بات کا ہاں ؟۔۔۔۔وہ کمر پر ہاتھ رکھتی دوبارہ چلائی

آہستہ بولو سب سو رہے ہونگے۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے تنبیہ کی

تو کیا یہ دیواریں ساونڈ پروف نہیں ہیں۔۔۔۔۔حمقئل نے حیران ہوتے پوچھا

مس میں ایجنٹ نہیں رہا پہلے جو اپنے کمرے کی دیواریں ساونڈ پروف بنوا تا اچھا نہ۔۔۔۔ازمیر کو اسکی بات کافی عجیب لگی تھی اسی لیے بولا

اچھا زیادہ باتیں نہ بنائیں سو جائیں چپ کر کے۔۔۔۔۔۔حمائل اپنی سائیڈ پر آئی پھر

کھینچ کر کمبل اپنے اوپر لیا

کچھ ہی دیر میں وہ نیند کی وادیوں میں گم تھی

ازمیر بھی مسکراتا سونے کے ارادے سے لیٹا کل ولیمہ تھا انھیں کل بھی بہت کام تھے

اگلے دن صبح اٹھتے ناشتے کے بعد سب لڑکیوں نے پارلر کے رخ کیے

البتہ حمائل اور عفہ کے لیے الگ سیلون میں بکنگ کروائی تھی تاکہ وہ سکون سے تیار کو سکیں

ولیمے کا فنکشن سٹارٹ ہوا تو سب سٹیج پر جا کر ان سے ملنے لگے ازمیر اور امان دونوں نے ولیمے کے بعد اپنے گھر جانے کا کہا تھا جس پر کسی کو کوئی اعتراض نہ تھا

یہاں تک کے حمائل اور عفہ بھی کچھ نہ بولیں تھیں

سب لڑکیاں ایک سائیڈ والی ٹیبل پر بیٹھیں کسی کا سمیٹکس برینڈ کو ڈسکس کر رہی تھیں

جب عینہ بور ہوتی انکے پاس سے اٹھی اور ایک ٹیک کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی ہو گئی

اسنے پاس سے گزرتے ویٹر کی ٹرے میں سے جوس کا ایک گلاس اٹھایا اور اسے لبوں سے لگایا

کیسی ہیں آپ؟۔۔۔۔ایک لڑکا بلکل اسکے ساتھ ہی ٹیک لگائے کھڑا ہوا تو وہ جھٹکے سے آگے ہوئی

اس لڑکے کی کُہنی نور کی کُہنی سے ٹچ ہوئی تھی

آپ کون؟۔۔۔وہ فوراً سیدھی ہوئی ماتھے پر شکنیں آگئی تھیں

میں آپکا کزن ہوں۔۔۔مقابل نے اپنا ادھورا تعارف کروایا

مگر میں آپ کو نہیں جانتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔شکنیں مذید گہری ہوئی تھیں وہ وہاں سے ہٹی

اچھا سنیں میں بتاتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔اسنے آواز دی تو نور مڑی

آپ سوچیں میرے بارے میں آپ مجھے جانتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے دوبارہ ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا

ابھی وہ اسکی بات کا کوئی جواب دیتی اس سے پہلے اسکی نظر پاس سے گزرتے احد پر پڑی

احد بھائی یہ مجھے چھیڑ رہے ہیں۔۔۔اسنے فوراً احد کو مخاطب کیا تو وہ اسکی طرف آیا اور اس لڑکے کو دیکھا جو نا جانے کون تھا

کیا مسلہ ہے بھئی۔۔۔۔احد نے سخت لہجہ اختیار کرتے اس سے پوچھا

نہیں بھائی میں تو بس پوچھ رہا تھا میں نے نہیں چھیڑا آپی کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ وہ احد کا لمبا چوڑا قد دیکھتا بوکھلا کر پیچھے ہوتا بولا

اللہ کتنے منافق آدمی ہو تم ہیں ابھی کہہ رہا تھا کہ آپ مجھے جانتی ہیں اور اب آپی پر آگیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نور نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا جس نے منٹ میں ٹون بدلی تھی

نکلو یہاں سے فوراً۔۔۔۔۔۔ احد نے اسے نکلنے کا اشارہ کیا تو وہ فوراً جان بچاتا وہاں سے تقریباً بھاگا

جاتے جاتے اسنے مڑ کر دیکھا تو نور نے اسے زبان چڑھائی جو مڑتے ہوئے احد نے دیکھ لی

کوئی حال نہیں ہے۔۔۔ وہ مسکراتا نور سے مخاطب ہوا

تھینک یو۔۔۔۔۔۔ نور نے فوراً زبان اندر کرتے اسکا شکریہ ادا کیا

ویلکم آپ یہاں کیوں کھڑی ہو وہاں بیٹھو سب کے ساتھ۔۔۔ اسنے سب کو ایک ٹیبل پر جھمگٹا لگائے دیکھا

نہیں وہ سب بہت بور ہیں۔۔۔نور نے فرصت سے انکار کیا

کیوں؟۔۔۔احد اسکی بات پر پھر مسکرایا

کیونکہ وہ سب میک اپ کی باتیں کر رہی ہیں یہ لیناچاہیے یہ بیس لگانی چاہیے اینڈ آئی ہیٹ میک اپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نور نے وجہ بتائی تو احد نے فوراًاسکے چہرے کی طرف دیکھا جو خوبصورت میک اپ سے سجا تھا

ابیرااور ارج آپی مجھے زبردستی لے جاتی ہیں پارلر اور یہ سب کراتی ہیں میں اپنی مرضی سے نہیں کرتی وہ زبردستی کرتی ہیں قسم سے۔۔۔۔۔نور نے اسکو اپنے چہرے کو گھورتے پاکر وضاحت کی ساتھ یقین دلانے کے لیے قسم بھی کھالی جس کی ضرورت نہ تھی وہ سچ میں یہ سب پسند نہیں کرتی تھی

توآپ ایک کام کرو سٹیج پر آجاو وہاں بیٹھ کر حمائل یاعفہ سے باتیں کر لو۔۔۔۔احد نے اسے مصروفیت کا بہانہ دیا

رہنے دیں وہ چاروں آپس میں بزی ہیں پھر لوگ دیکھ کر کہیں گے کہ کباب میں ہڈی بن رہی ہے۔۔۔نور نے اس پر بھی انکار کیا

ہمم یہ تو ہے۔۔۔احد نے اسکی بات پر قہقہہ لگایا

تو ایک کام کریں میرے ساتھ آجائیں میں باہر جا رہا ہوں زرناب بھی ساتھ ہی جا رہی ہے آپ بھی اپنی مما سے پوچھ لیں ہم باہر سے ہو آتے ہیں۔۔۔۔احد نے آخری حل پیش کیا

ہیں سچی میں چلیں پھر میں بھائی سے پوچھ کر آتی ہوں۔۔۔وہ فوراً زوہیب کی طرف بھاگی جو سٹیج کے پاس کھڑا تھا

بھیا میں احد بھائی اور زرناب کے ساتھ باہر جاوں کیونکہ میں بور ہو رہی ہوں۔۔۔۔اسنے پوچھتے ساتھ ہی وجہ بتائی

جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زوہیب نے فوراً اجازت دی

وہ فوراً وہاں سے نکلی اور واپس احد کے پاس آئی

چلیں۔۔۔۔۔۔ایکسائیٹڈ ہوتے اسنے کہا تو احد باہر کی جانب نکلا زرناب بھی انکے پیچھے آئی

وہ دونوں پیچھے بیٹھیں اور احد آگے

اسنے گاڑی سٹارٹ کی اور روڈ پر ڈالی اسے شاید کوئی کام تھا وہ ایک فارمیسی کے سامنے رکا

باہر نکلا اور پھر کچھ دیر بعد ہاتھ میں شاپر لیے واپس آیا

اسنے گاڑی واپسی کے راستے پر ڈالی وہ دونوں پیچھے باتوں میں مصروف تھیں

آئس کریم کھاوگے دونوں۔۔۔۔۔۔۔احد نے ان سے پوچھا

نہیں نہیں رہنے دیں۔۔۔۔نور نے انکار کیا تو اسنے زرناب کو دیکھا

زرناب؟۔۔۔اسنے سوالیہ انداز میں اسکا نام لیا

کھالیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے فوراً ہاں کہی تو نور نے اسے کہنی ماری احد نے یہ دیکھا

تو اسکے لب مسکراہٹ میں ڈھلے وہ مروتًا نہ کر رہی تھی

فلیور؟۔۔۔گاڑی ائس کریم پارلر کے سامنے روکتے اسنے پوچھا

دونوں کا چاکلیٹ۔۔۔۔۔۔زرناب نے جواب دیا

وہ واپس آیا تو دو کونز اسنے ان کر پکڑائیں اور اپنا سلش لیے ڈرائیو کرنا سٹارٹ کی

آپ آئس کریم نہیں کھاتے؟۔۔۔۔۔زرناب نے کون کے مزے لیتے پوچھا

بہت کم۔۔۔۔۔احد نے مختصر جواب دیا وہ شاید کوئی میل کر رہا تھا اسی لیے گاڑی بھی روک رکھی تھی

وہاں سے وہ تینوں سیدھا ہال آئے

نور کو دیکھتیں وہ ساری اس طرف آئیں

کہاں تھی تم ہاں۔۔۔۔ارج نے پوچھا

ہم احد بھائی کے ساتھ گئے تھے۔۔۔نور نے فوراً بتایا پھر آئس کریم کا بھی بتایا جس پر وہ سب بس کُڑھ کر رہ گئیں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

توبہ بھوکی عورتیں۔۔۔۔۔۔۔جہان جو انکے پاس کھڑا سن رہا تھا اسنے لقمہ دیا

آج انکی شادی کو تیسرا دن تھا خدیجہ کی بھی ساری فیملی یہاں تھی ان سب کا پلان آج کہیں باہر جانے کا تھا کافی بحث کے بعد انھوں نے فارم ہاوس جانے کا پلان بنایا جس پر سب متفق تھے

حیام ابھی کچن میں سائمہ کے ساتھ کام کروا رہی تھی

اسکو اس سب کا کچھ نہیں پتہ تھا حمائل کو ابھی تک کسی نے کچن میں گھسنے نہیں دیا تھا نہ

ہی ابھی تک عفہ کچن میں گھسی تھی وہ تو اپنے گھر بھی کچن کا کوئی کام نہ کرتی تھی

نہ ہی خدیجہ کو شوق تھا کہ وہ اس سے کام کروائیں

کیا بنا پلان کا۔۔۔۔وہ اپنے کمرے میں آئی تو زوہیب اسکا اور اپنا دونوں کا ڈریس

سیلیکٹ کر رہا تھا

فارم ہاوس کا ڈن ہوا ہے یہ پہن لینا۔۔۔۔۔۔زوہیب نے اسکا ایک کام والا سوٹ

نکال کر اسے تھمایا اور اپنی پینٹ شرٹ لے کر ڈریسنگ روم میں گھس گیا

فارم ہاوس۔۔۔۔۔۔۔حیام نے منہ میں دہرایا

نہیں۔۔۔۔حیام نے دل میں انکار کیا

زوہیب چینج کر کے باہر آیا تو وہ اسکے پاس آئی

زوہیب ایک بات تھی۔۔۔۔اسنے گھڑی اٹھا کر زوہیب کو پکڑائی

بولو۔۔۔۔۔۔۔وہ اسکی طرف مڑا تو حیام نے گھڑی اسکی کلائی میں پہنائی

مجھے گھر پر رہنا ہے۔۔۔۔اسنے اسکا رویہ دیکھتے اپنی باف کہی

کیوں سب جا رہے ہیں میں نے بھی آج آف لیا ہے۔۔۔۔۔۔زوہیب کو اسکی فرمائش عجیب لگی تو اس نے کہا

وہ نہ مجھے فارم ہاوس اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔حیام نے بات چھپانہ چاہی

کیوں ؟۔۔۔۔۔زوہیب نے وجہ دریافت کی

کیونکہ وہاں جنات کا سایہ ہے۔۔۔۔اب کے حیام نے صاف بتایا اس طرح اسکو قائل کرنا مشکل تھا وہ ایک پولیس والا تھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیام آر یو سیریس۔۔۔۔۔۔زوہیب نے بھنویں اچکاتے پوچھا

آپ کو کیا جنات پر یقین نہیں ہے۔۔۔حیام نے حیرت زدہ چہرہ لیے پوچھا

حیام قرآن میں بھی جنات کا ذکر ہے ایسی بات نہیں ہے مگر مجھے اس بات پر یقین نہیں ہو رہا کہ تم اتنے لوگوں میں بھی ڈر رہی ہو۔۔۔۔۔۔زوہیب نے معاملہ بتایا

ہاں نہ آپ سمجھ لیں وہ جن مجھے دیکھ کر ایکٹیو ہو جاتے ہیں۔۔۔۔حیام نے ایک اور کوشش کی

اسکا مطلب وہ جن تم پر عاشق ہیں۔۔۔زوہیب نے مطلب بتایا

نہیں ایسا نہیں ہے یا پتہ نہیں مجھے نہیں پتہ بس انکی آوازیں مجھے ہی سنائی دیتی ہیں نہ۔۔۔وہ بس کسی طرح اسے منانا چاہتی تھی کہ وہ اسے چھوڑ جائے

حیام جا کر تیار ہو آج میں انکو تمھارے ساتھ سن لوں گا جاو شاباش۔۔۔زوہیب نے اسے ڈریسنگ روم کی طرف دھکیلا

زوہیب پلیز۔۔۔۔اسنے مڑتے آخری کوشش کی مگر اسکا سپاٹ چہرہ دیکھ کر ڈریسنگ کا چھوٹا سا دروازہ بند کیا

توبہ ہے۔۔۔زوہیب نے کلائی میں پہنی گھڑی ٹائٹ کی

کچھ دیر بعد وہ تیار کو کر نکلی تیاری بھی کیا بس عبایا اور نقاب اسنے اپنی کیڈنیپنگ کے بعد سے نقاب شروع کر لیا تھا اب وہ باہر بغیر نقاب کے نہیں نکلا کرتی تھی زوہیب کو بھی اسکی یہ حرکت کافی پسند آئی تھی

وہ سب اپنی اپنی کار میں گئے تھے بڑوں سے انھوں نے جانے کا نہ پوچھا تھا کیونکہ یہ انکا اپنا پلان تھا

تیار ہو؟۔۔۔ازمیر نے روم میں آتے حمائل سے پوچھا تو اسنے اثبات میں گردن ہلائی

اور اپنے لونگ شوز کیبنٹ سے نکالے ان تین دنوں میں انکی بہت کم بات ہوتی تھی اور ہوتی بھی تھی تو بس لڑائی کے سلسلے میں ازمیر اسکو مسلسل تنگ کرتا تھا

تو تم نے تیار نہیں ہونا۔۔۔اسکو شوز چڑھاتے دیکھ ازمیر نے پوچھا

میں تیار ہوں۔۔۔۔حمائل نے اچھنبے سے اسے دیکھا

یہ تیار ہو۔۔۔۔اسنے حمائل کا چہرہ دیکھا جو بس دھلا ہوا تھا نہ کوئی لپ گلوز نہ کوئی بیس اسکے چہرے پر کچھ نہ تھا البتہ ویسے ضرور فریش لگ رہا تھا

کچھ اپلائی ہی کرلو مما کل بھی کہہ رہی تھیں آج بھی دانٹیں گی۔۔۔۔ازمیر نے ارام سے فرمائش کی

مجھے کچھ بھی سوٹ نہیں کرتا۔۔۔حمائل نے بنالٹے جواب دیا

کیوں شادی پر تو میک اپ بہت سوٹ کیا تھا۔۔۔۔ازمیر نے فوراً اسے شادی کی لکس یاد کروائیں

ہاں وہ تو پروپر لک تھی نہ اسی لیے۔۔۔حمائل نے وجہ بتائی

اچھا ادھر آؤ۔۔۔ازمیر نے اسے ڈریسنگ کے

پاس بلایا

فار گاڈ سیک مسٹر ازمیر اب یہ نہ کہیے گا کہ آؤ میں تمھارا میک آپ کرتا ہوں یہ کوئی بہت کی چیپ ہیروز والی حرکت لگتی ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔حمائل نے بھنویں اچکاتے کہا

اووہیلو میں نہیں کرنے لگا اور ادھر آؤ بتاتا ہوں۔۔۔اسنے انکار کرتے اسے بلایا تو وہ دوبارہ شوز پہنتی اس تک ائی

یہ پکڑو۔۔۔اسنے ایک کٹ حمائل کو پکڑائی جسے اسنے تھام لیا

اور یہ پکڑو۔۔۔باکس میں سے ایک برش ڈھونڈتے اسنے حمائل کو دیا

اب یہ مجھے پکڑاو۔۔۔۔کٹ اسنے حمائل کے ہاتھ سے لیتے کھولی

یہ برش پر لگاو اور پھر پورے فیس پر۔۔۔اسنے فیس پاوڈر پر انگلی رکھی

آپ کو میں کوئی کالی لگتی ہوں جو فیس پاوڈر لگاؤں۔۔۔۔حمائل نے کڑے تیور لیے پوچھا

میں نے ایسا نہیں کہا اس سے فریشنس آجاتی ہے لگاو۔۔۔۔ازمیر نے برش کو پاوڈر پر

رگڑ کر اسے پکڑایا تو حمائل نے اسے پورے منہ پر پھیر اجب کے اسکے ہاتھوں کی

حرکت پر ازمیر نے افسوس کیا اسے فیس پاوڈر تک لگانا نہیں آتا تھا

نہایت ہی پھوہڑ لڑکی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے برش حمائل کے ہاتھ سے لیا پھر اسے

بلش لگا کر برش دیا

ایسے کرو اور ان بونز پر لگاو۔۔۔۔ازمیر نے گال اندر کی طرف کھینچتے اسے ہدایت دی

تو حمائل نے ویسی ہی شکل بناتے ازمیر کی طرف دیکھا

ان پر۔۔۔ازمیر نے اسکی بون پر انگلی رکھتے بتایا تو حمائل نے ویسے ہی لگا یا

اب یہ لگاو۔۔۔اسنے اب کے مسکارا حمائل کے ہاتھ میں دیا

یہ مجھے لگانا آتا ہے۔۔۔۔حمائل نے خوش ہوتے بتایا

بڑی بات ہے۔۔۔۔۔۔ازمیر نے طنز کیا مگر وہ اپنے آپ کو دیکھنے میں مگن تھی

بس اب یہ لاسٹ ہے یہ تو لگانا آتا ہو گا نہ۔۔۔۔اسنے بےبی پنک لپ گلوز اسے پکڑا یا

تو حمائل نے پکڑ کر اسے ہونٹوں پر لگایا اور پھر ازمیر کی طرف دیکھا

پرفیکٹ چلو چلیں۔۔۔۔۔وہ کہتا اسکو راستہ دیتا سائیڈ پر ہوا تو حمائل وہاں سے نکلی

وہ دونوں نیچے آئے تو کوئی بھی نہ تھا شاید وہ آخر میں نکلنے والے تھے

جلدی چلو پہلے ہی تمہاری وجہ سے اتنا لیٹ ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔از میر نے سارا ملبہ حمائل پے ڈالا

توبہ انسان جھوٹ بولتے وقت آخرت کا ہی سوچ لے خود کہا تھا کہ سجو سنورو اور باتیں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حمائل بگڑی از میر نے فل سپیڈ پر ڈرائیو کی تھی جس پر حمائل نے اسے ٹوکا بھی تھا مگر اسنے کچھ خاص اثر نہ لیا تھا

وہ لوگ اگلے دس منٹ میں وہاں تھے گاڑی پارک کر کے وہ دونوں آئے تو سب ابھی باہر ہی کھڑے تھے شاید ابھی پہنچے تھے مگر آگے ہو کر دیکھنے پر از میر کو پتہ چلا کہ ایسا نہیں تھا وہ لوگ تالہ توڑنے کی کوشش کر رہے تھے

چابی کدھر ہے اس کی۔۔۔۔۔۔از میر نے زوہیب کو تالے کے ساتھ زور لگاتے دیکھ پوچھا

تمہیں کیا لگتا ہے اگر ہمارے پاس چابی ہوتی تو یوں اس کو توڑنے کے چکروں میں

ہوتے۔۔۔۔۔۔۔۔ہادی کو اس کی عقل پر شعبہ ہوا

نہیں آئی مین ہے کدھر ؟۔۔۔ازمیر نے پھر سوال دہرایا

یہ میڈم ان کو دی تھی گھر چھوڑ آئی ہیں۔۔۔ہادی نے نور کی طرف اشارہ کیا جو زوہیب کے ساتھ چپکی کھڑی تھی بلکہ چھپی کہنا زیادہ بہتر ہو گا

اور تو اور جناب بھول نہیں آئیں بلکہ گما آئی ہیں یہ چابیاں احد نے دی تھیں ہمیں وہ بھی پہنچتا ہو گا کیا کہیں گے اس سے کہ گمادی ہیں ہم اتنے لاپرواہ ہیں۔۔۔۔۔۔۔امان نے بھی اسکی کلاس لی جو بس رو دینے کو تھی

کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو اسکے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں غلطی ہو گئی اس سے اب چھوڑ دیں۔۔۔عفہ نے انکو نور کو رولتے دیکھ اسکی سائیڈ لی حمائل تو اپنے فون میں مصروف تھی جسے ارج نے تنقیدی نگاہوں سے دیکھا اسکی نگاہوں کا تعاقب کرتے ازمیر نے اس طرف دیکھا تو وہ چیٹنگ میں مصروف تھی وہ اس کے پاس گیا اور اسکے ہاتھ سے فون لیتے سائیڈ سے آف کیا اور اپنی پاکٹ میں ڈالا

کیا ہے؟....اس طرح فون پکڑنے پر حمائل نے اسے گھورا

نو فون ایٹ ٹرپ۔۔۔از میر نے صاف لفظوں میں اسے منع کیا تو وہ بس منہ بنا کر رہ گئی

کیا مطلب کیا ہو گیا ہے صحیح تو کہہ رہے ہیں۔۔۔۔امان نے احتجاج کیا وہ اسکی بیوی ہو کر نور کی سائیڈ لے رہی تھی

تو کیا اسکی جان نکال کر رکھ دی ہے۔۔۔۔۔عفہ نے نور کی طرف اشارہ کیا جس کی انکھوں میں اب نمکین پانی بھرنے لگا تھا اسے سب کے درمیان انسلٹ فیل ہر رہی تھی وہ دونوں مسلسل اسے بولے ہی جا رہے تھے

جبکہ ہادی نے عفہ کے فری سٹائل کو دیکھا اسنے تو حیام سے وعدہ کیا تھا کہ وہ نارمل رہے گا مگر اسے عفہ سے اس دوستانہ رویے کی امید نہ تھی

اپنی طرف سے عفہ بھی یہ فیصلہ کر چکی تھی کہ وہ ہادی کے ساتھ ایک دوستی کا تعلق قائم کرے گی مگر ایک بھابھی کی حیثیت سے

ابھی انکی بات مذید لمبی ہوتی شاہ مینشن والی گینگ بھی موقع واردات پر پہنچ گئی

ہمارا انتظار کر رہے تھے آپ لوگ۔۔۔جہان نے چابیاں جیب میں ڈالتے پوچھا تو ہادی

اور امان دونوں نے نور کو دیکھا جواب اپنے آپ کو مذید ڈانٹ کے لیے تیار کر رہی تھی

وہ بھائی چابی ھم گئی۔۔۔۔۔۔کسی کے بھی بولنے سے پہلے عفہ بولی

کیا چابی گم گئی کس نے گمائی۔۔۔۔جہان حیران ہوا اب وہ اندر کیسے جاتے زوہیب اور ازمیراب بھی کوشش کر رہے تھے

یہ اس نے گمائی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ہادی نے عفہ کی ہدایت کو پرے ڈالتے نور کی طرف اشارہ کیا جس کی انکھوں میں اب لال ڈوریں تھیں

جہان نے اسکی طرف دیکھا جو احساس شرمندگی سے گردن جھکائے کھڑی تھی اسے اس وقت نور پر بہت ترس آیا مگر بولا کچھ نہیں

کیا ہوا ہے ؟۔۔۔احد جو ابھی گاڑی پارک کر کے آیا تھا ان سب کو جھمگٹا لگائے دیکھ پوچھا

وہ چابی گم گئی۔۔۔جہان نے مڑتے بیچارگی سے بتایا

کس سے ؟۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے نارملی سوال کیا مگر اب مذید برداشت کی نور میں ہمت نہ تھی اسکی انکھیں اب بہنا شروع ہو گئی تھیں

عینہ بچے کوئی کچھ نہیں کہتا کیا ہو گیا ہے رونا تو بند کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔زوہیب نے اسکو اب مکمل روتے دیکھ چپ کروانا چاہا

جہان نے نور کی طرف اشارہ کیا تو احد نے اس طرف دیکھا مگر اسکو روتا دیکھ کر وہ بھی گڑبڑا گیا

اسکو کیا ہوا ہے؟۔۔۔اسنے جہان سے ہی پوچھا

جتنا مجھے سمجھ میں آیا ہے سب سنا رہے ہیں اسکو اور اب وہ رونے لگ گئی ہے۔۔۔جہان نے وجہ بتائی

تو کوئی بات نہیں اگر چابی گم گئی نیا تالہ بنوالیں گے کیا ہو گیا ہے سب کو اسکو توڑ دیتے ہیں نہ۔۔۔۔احد نے خاص طور پر نور کو حوصلہ دلانے کے لیے اونچا بولا تھا

اسکی بات پر نور نے روتا چہرہ اٹھایا

سچی۔۔۔۔اسنے احد کے بجائے زوہیب سے پوچھا تو اسنے اثبات میں سر ہلایا

آپ لوگ ایک کام کیوں نہیں کرتے یہ پن سے ٹرائے کر لیں۔۔۔حمائل جو کب سے بور ہوتی تماشہ دیکھ رہی تھی اسنے اپنے بالوں میں سے ایک کالی پن نکال کر ازمیر کو دی

جسے اسنے اچھنبے سے دیکھا

اسکا کیا کروں گا میں اس سے کیا تالہ توڑوں گا۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے حیران ہوتے پوچھا

وہ اسے کیا پکڑا رہی تھی

ارے اسکو اندر ڈال کر کھولنے کی کوشش کریں نہ۔۔۔۔۔۔اسنے اپنا ماتھا پیٹتے کہا

یہ میرے دماغ میں پہلے کیوں نہیں آیا۔۔۔۔۔زوہیب نے ازمیر کے ہاتھ سے پن لی

اور اسے لاک میں ڈال کر ایک دو بار گھمایا اور پھر ہوا یہ کہ تالا کھل گیا

She is so sweet....

جہان نے احد کی طرف مڑتے نور کے بارے میں تبصرہ کیا تو اسنے بھنویں اچکا کر جہان کو دیکھا

Don't try to flirt with her .....

احد نے اسے پہلی فرصت میں وارن کیا

کیوں تجھے کیا مسلہ ہے۔۔۔۔۔جہان نے بھی حیرت لیے پوچھا

بس ہے میرا مسلہ تو اس سے دور رہ سمجھ آئی۔۔۔۔احد نے نور کو دیکھتے جہان کو وارن

کیا تو وہ گردن پیچھے پھینکتا ہنسا

چل جادے دی اپنی محبت تجھے۔۔۔۔جہان نے اپنی طرف سے فراخ دلی کا مظاہرہ کیا

ہاں محبت پتہ ہے مجھے اچھی طرح آج کل جو تو یہ ملیشا کے آگے پیچھے چکر لگا رہا ہے نہ سب دیکھ رہا ہوں میں۔۔۔احد نے بھی اسکی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا

بکواس نہ کر تو اپنے راستے جا میں اپنے راستے۔۔۔۔جہان فوراً سیریس ہوا

وہ نہیں جانتا تھا کہ اسکی سرگرمیوں سے کوئی تھا جو واقف تھا

چلیں اندر؟۔۔۔۔ہادی نے ان دونوں کو بلایا تو وہ انکے ساتھ اندر آئے باقی تو سب جا چکے تھے

اندر آتے وہ سب پہلے لان میں گئے

حیام تو بس زوہیب کے ساتھ ساتھ تھی نور کا موڈ ویسے ہی آف ہو چکا تھا وہ خاموش خاموش سب کے ساتھ ہی تھی ایک دو بار عفہ نے اس سے بات کی جس کا وہ جواب دے کر دوبارہ خاموش ہو گئی اس بات پر عفہ نے امان کو خوب سنائی تھیں اور اب تو وہ بھی ایک بار نور سے بات کر چکا تھا

کیاہوا؟۔۔۔امان جواب واپس اسکی طرف آرہاتھااحد نے اس سے پوچھا

کچھ نہیں میری ایک عدد کزن منہ بنا کر بیٹھی ہے اور میری زوجہ کا کہنا ہے کہ انھیں

مناوں۔۔۔۔۔امان نے جل کر بتایا تو اسکی ہنسی چھوٹ گئی

میں دیکھوں۔۔۔احد نے جیسے اجازت چاہی تو امان نے کندھے اچکائے جیسے کہا ہو مانتی

ہے تو منالو وہ مسکراتا نور کی طرف آیا جو چونکڑی مارے چیئر پر بیٹھی تھی حمائل تو از میر

کے ساتھ اندر تھی اسنے سوچا تھا کہ آج وہ لازمی اندر کا اوپر والا پورشن دیکھے گی جہاں وہ

سب انھیں کبھی لے کر نہیں جاتے تھے

کیسی ہیں آپ؟۔۔۔احد نے اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے پوچھا ان سے کچھ فاصلے پر

ہی زوہیب اور حیام بیٹھے تھے

ٹھیک ہوں۔۔۔نور نے چہرہ اٹھاتے جواب دیا پھر اپناڈوبٹہ درست کیا

موڈ آف ہے لگتا ہے۔۔۔۔۔احد نے بات کا آغاز کیا

نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔نور نے انکار کیا

اگر میں کہوں صاف نظر آرہا ہے تو۔۔۔۔اسنے چہرے کی طرف اشارہ کیا

توجب بندے کو سب کے درمیان بار بار ایک ہی بات پر بے عزتِ کیا جارہا ہو تو موڈ تو خراب ہو گا بھئی بندہ بشر ہوں غلطی ہو جاتی ہے مگر نہیں امان اور ہادی خان کی جان کو کہاں سکون آنا تھا میری عزتِ نفس مجروح کیے بغیر۔۔۔۔۔وہ تو گویا پھٹ پڑی تھی

احد بلکل خاموش اسکی باتیں سن رہا تھا ساتھ ساتھ گردن بھی ہلا رہا تھا

وہ چپ ہوئی تو احد پیچھے ہو کر بیٹھا نور کو بھی احساس ہوا کہ وہ کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گئی تھی

سوری مجھے یہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔۔اسنے معذرت چاہی

ارے نہیں نہیں میں سن رہا ہوں آپ بتاو۔۔۔۔۔احد نے اسکے شرمندگی کے احساس کو زائل کرنا چاہا

یہ دونوں ساتھ بیٹھے کتنے اچھے لگ رہے ہیں نہ۔۔۔۔حیام نے اس طرف دیکھا جہاں احداب اگے ہوئے نور کو کچھ سمجھا رہا تھا

زوہیب نے اسکی بات پر اس طرف دیکھا پھر دوبارہ حیام کو دیکھا

یہ دونوں کیا باتیں کر رہے ہیں۔۔۔خالص بھائیوں والی روح جاگی تھی اسکی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار کیا ہو گیا ہے بات کر رہے ہیں وہ بھی سب کے سامنے بیٹھ کر اور فکر مت کریں احد نہایت ہی سلجھا ہوا لڑکا ہے ضرور اسے سمجھا رہا ہو گا۔۔۔۔۔اسنے احد کی طرف سے زوہیب کو اطمینان دلایا

مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ عفہ کے علاوہ اس طرح کبھی کسی کو نہیں سمجھاتا۔۔۔۔۔۔حیام نے اب کے پر سوچ انداز میں اسے دیکھا

کیا مطلب اس بات کا۔۔۔۔۔۔زوہیب اسکی بات پر سیدھا ہوا

مطلب مجھے لگتا ہے کہ احد عینہ میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔۔۔۔حیام نے اسے مطلب سمجھایا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ابھی آیا۔۔۔۔۔اس سے پہلے زوہیب اٹھتا حیام نے اسے روکا

توبہ ہے زوہیب۔۔۔۔اسنے ماتھا پیٹا

نہیں تو تم میرے سامنے بیٹھ کر بتا رہی ہو کہ اس وقت جو لڑکا میری بہن سے بات کر رہا ہے وہ اس میں انٹرسٹ رکھتا ہے اور میں بیٹھا دیکھتا رہوں۔۔۔۔۔۔۔زوہیب نے آنکھیں پھیلائے کہا

جی میں یہی کہہ رہی ہوں۔۔۔۔اسنے اثبات میں سر ہلایا

زوہیب نے پھر اسے گھورا جس کا اسنے کوئی اثر نہ لیا

یار زوہیب وہ رشتہ بھیج دے گا آپ بے فکر رہیں مجھے تو لگتا ہے کہ اب باقی جو بچ گئے ہیں نہ انکی شادیاں ساتھ ہی ہونی ہیں۔۔۔حیام نے اسے تسلی دیتے اندازہ لگایا

وہاں نظر دوڑاو تو اب احد جا چکا تھا اور نور مسکرا کر زرناب کو کچھ بتا رہی تھی اسکے ہاتھ مسلسل حرکت میں تھے

زوہیب نے محبت سے اپنی معصوم سی بہن کو دیکھا

یہ کیا ہے ازمیر؟۔۔۔۔وہ جو ازمیر کو لیے اوپر آئی ہوئی تھی ایک دروازے کے سامنے رک کر اسنے ازمیر سے پوچھا

دروازہ۔۔۔ازمیر نے نارملی جواب دیا تو وہ بس کڑھ کر رہ گئی

میرا مطلب تھا اندر کیا ہے۔۔۔۔۔حمائل نے سوال کی وضاحت دی

میں نہ دراصل دروازے کے پار نہیں دیکھ سکتا۔۔۔اس بار بھی الٹا جواب موصول ہوا

اف یہ پکڑیں اور اسکو کھولیں۔۔۔اسنے ایک اور کالی پن بالوں میں سے نکالتے ازمیر کو تھمائی جس کو اسنے اچھنبے سے دیکھا

مجھے یہ سب نہیں آتا میں نے تمھاری طرح بچپن میں ڈاکے نہیں ڈالے تھے جو پن سے تالے کھولنے آتے ہوں۔۔۔۔۔ازمیر نے پن واپس اسکی ہتھیلی میں رکھتے اتراتے کہا

توبہ ہے نہایت ہی نکھٹو شوہر دیا ہے اللہ جی آپ نے مجھے۔۔۔۔۔حمائل نے پن تالے میں ڈالتے دہائی دی

اسکو پانچ منٹ تک ہلانے کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی اور دروازہ کھل گیا کیونکہ انکا فارم ہاوس کافی پرانا تھا اور ابھی اسے رینوویٹ بھی نہیں کروایا تھا اسی لیے ہر دروازے پر ایسا ہی تالا تھا

واو۔۔۔۔دروازہ کھولتے جو حمائل کو نظر آیا اس پر اسکا یہ ریکشن بنتا تھا وہ کمرہ پورا سپیکرز اور کمپوٹر سے بھرا تھا دیوار پر ایل سی ڈیز لگی تھیں جن میں سارے فارم ہاوس کی فوٹیج تھیں ازمیر بھی اسکے ساتھ اندر آیا اسکے لیے یہ سب قابل تعریف نہ تھا

حمائل نے سامنے آتے ایک لیپ ٹاپ کو کھولا جس کے ساتھ کافی وائرز اٹیچ تھیں کھولتے ساتھ اس پر کسی آڈیو کا آپشن آیا دوسری طرف ویڈیو تھی

اسنے آڈیو پر کلک کیا اور اچانک ہولناک سی آوازیں پھیلنے لگیں کچھ دیر غور کرنے کے بعد وہ آوازیں حمائل پہچان چکی تھی

ازمیر بہت بڑا دھوکا ہوتا آیا ہے حیام کے ساتھ۔۔۔اسنے مڑتے ازمیر کو اطلاع دی تو اسنے کندھے اچکائے

یار آپ کو پتہ ہے ہم سب جب بھی یہاں آتے تھے تو حیام کو یہ عجیب آوازیں آتی تھیں وہ بیچاری اتنا ڈرتی تھی یہ سب ان ڈیش لوگوں کی سازش تھی۔۔۔۔اسنے سارا معاملہ سمجھتے ازمیر کو سمجھایا جس کو اس سب میں کوئی انٹرسٹ نہ تھا

اب چلیں۔۔۔وہ بور ہوتا بولا

ہاں چلیں ویسے بھی مجھے حیام کو سب کچھ بتانا ہے۔۔۔۔وہ فوراً اسکے ساتھ نیچے آئی اور حیام کو ڈھونڈتے سب کچھ بتایا اسکے ساتھ کھڑے زوہیب نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہ رہا ہو میں نے کہا تھا نہ

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیام کو تو حمائل کی سن کر غصہ ہی آگیا تھا وہ سیدھا جہان کے پاس گئی جانتی تھی کہ اسکی اور شاہ زین کی ہی حرکت ہو گی وہی اسکو گھیر گھیر کر اندر لاتے تھے اور پھر اکیلا چھوڑ کر نکل جاتے تھے

انکو ڈھونڈتے وہ ان دونوں پر برہم تھی جبکہ وہ تو سمجھنے سے قاصر تھے کہ ہو کیا رہا ہے

سب پتہ لگ گیا ہے اسے آوازوں کا۔۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے ساتھ سے گزرتے انھیں بتایا تو انھوں نے زبان دانتوں تلے دبائی

خدا کا واسطہ ہے حیام پلیز میری زوجہ محترمہ ادھر موجود ہیں پلیز گھر جا کر۔۔۔۔۔زین نے اسے باز رکھنا چاہا

ہاں تم دونوں کو تو میں پوچھتی ہوں گھر چل کر بی جان کو بتاؤں گی میں۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے ان دنوں کو دھمکی دی

اچھا چلو چھوڑ دو گھر جا کر خبر لے لینا۔۔۔زوہیب نے انکی جان بخشی کروائی

اور پھر وہ پہلا دن تھا جب حیام پورا فارم ہاوس اپنے شوق سے گھومی تھی وہ لوگ تھکے ہارے گھر واپس آئے اور کھانا کھاتے ساتھ سونے کے غرض سے اپنے اپنے کمروں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں گھس گئے۔۔۔۔۔

ازمیر فری ہیں آپ۔۔۔حمائل جو ابھی ابھی کمرے میں آئی تھی اسنے ازمیر کو فون میں لگے دیکھ پوچھا شادی کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا مگر ازمیر نے ابھی تک کسی پروجیکٹ کی بات نہ کی تھی

ہمم بولو۔۔۔اسنے فون سائیڈ پر رکھا

وہ میرا پوجیکٹ ؟۔۔حمائل نے مختصر سا سوال کیا

کون ساپروجیکٹ ؟۔۔۔ازمیر اب کے سیدھا ہو کر بیٹھا

میرا کام میرا ڈرامہ پروجیکٹ جس پر سائن کرنا تھا کیا وہ ابھی تک نہیں آیا۔۔۔حمائل نے وضاحت کی

نہیں۔۔۔۔مختصر ہی جواب ملا

کیوں وہ تو آجانا تھا اب تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حمائل اسکے سامنے آکر بیٹھی

وہ اسی لیے نہیں آیا کیونکہ میں نے منع کر دیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ازمیر نے نارمل لہجے میں اسے بتایا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا؟۔۔۔۔۔یہ سن کر تو حمائل کا سیکینڈ میں پارہ ہائی ہوا تھا

ہمم ایسا ہی ہے۔۔۔۔۔۔ازمیر کے لہجے میں ابھی بھی ٹھہراؤ تھا

کیوں ہمارے درمیان شادی سے پہلے کانٹریکٹ ہوا تھا ازمیر۔۔۔۔۔۔۔حمائل نے اسے یاد دلایا

ہاں کون سا کانٹریکٹ۔۔۔۔وہ انجان بنا اور اسکی یہ حرکت حمائل کو آگ لگا گئی وہ فوراً اسکی کیبنٹ کی طرف بڑھی اور ڈور کھولا مگر اندر دروازہ خالی تھا

اسنے دروازہ مارتے ازمیر کی طرف دیکھا جو پر سکون بیٹھا تھا

آپ کی مطلوبہ چیز اس ڈرار میں ہے۔۔۔اسنے ڈریسنگ کے ڈرار کی طرف اشارہ کیا تو حمائل نے جا کر اسے کھولا اور وہ کاغذ لا کر ازمیر کے اگے بیڈ پر رکھا

یہ کانٹریکٹ۔۔۔۔اسنے کاغذ پر انگلی رکھی

یہ۔۔۔۔ازمیر نے اسے ہاتھ میں لیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسے پرچی پرچی کر دیا

یہ کیا کیا ہے آپ نے۔۔۔۔وہ بیچاری حیرت سے چلائی اور پرچیاں پکڑنے لگی جو ہوا میں اڑ رہی تھیں

میں نے یہ کاغذ پھاڑ دیا ہے۔۔۔روانی سے اسنے جواب دیا

یہ کاغذ نہیں کانٹریکٹ تھا ہماری شادی کی بنیاد تھی۔۔۔۔۔۔حمائل نے پرچیاں

واپس پھینکتے اسے احساس دلایا

حمائل ہمارا رشتہ اتنا کمزور تو نہیں ہے کہ ایک کاغذ پھٹنے سے ٹوٹ

جائے۔۔۔۔۔۔۔۔ازمیر اسکے بلکل سامنے بیٹھا

ہمارا رشتہ اتنا ہی کمزور ہے ازمیر شاید آپ ایسا نہیں سمجھتے مگر میں ایسا ہی سمجھتی

ہوں۔۔۔۔۔حمائل نے اس پر حقیقت عیاں کی

ایسا نہیں ہے حمائل ہم ایک ہیپی کپل کی طرح زندگی گزار سکتے ہیں۔۔۔ازمیر نے

اسکو سمجھانے کی کوشش کی

ایسا نہیں ہو سکتا ازمیر مجھے میرا پروجیکٹ دلوائیں۔۔۔۔۔۔۔وہ اب اٹھ کھڑی ہوئی

نہیں ایسا کچھ نہیں ہو گا حمائل۔۔۔ازمیر نے صاف انکار کیا

کیوں آپ نے کہا تھا آپ مجھے ڈرامہ دلوائیں گے۔۔۔۔۔اسنے سوال کیا وہ ازمیر کے

مقابل کھڑی ہوئی

کیونکہ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ حمائل از میر خان اس انڈسٹری میں کام کرے

۔۔۔۔اسنے صاف جواب دیا

میرا نام حمائل عزیر شاہ ہے۔۔۔۔حمائل نے انگلی اٹھاتے تصحیح کی

تم مانو یا نہ مانو حقیقت اب یہی ہے۔۔۔۔۔۔۔اسنے بحث ختم کی

آپ نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے کبھی معاف نہیں کروں گی میں سمجھے کبھی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔حمائل کا پارہ چڑھنے لگا تھا اسنے کیسے ایک مرد پر اعتبار کر لیا تھا اب تو اسکے پاس اپنی شرط کا کوئی گواہ بھی نہ تھا

مت کرو کوئی مسلہ نہیں ہے مگر اب تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔از میر نے اسکی انگلی پکڑ کر نیچے کی جو اسنے فوراً واپس کھینچی

آپ بھاڑ میں جائیں میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔وہ وارڈروب کی طرف بڑھی اور اپنے کپڑے لا کر بیڈ پر پٹکے

کیا بچپنہ ہے حمائل یہ۔۔۔۔۔۔از میر نے اسکے پکڑے اٹھا کر پھر واپس رکھے

چھوڑو۔۔۔۔اسنے از میر کے ہاتھ سے ڈریس لیتے بیڈ پر پٹکا

میں اپنے گھر جا رہی ہوں سمجھے آپ۔۔۔اسنے چینختے اطلاع دی

یہی تمھارا گھر ہے۔۔۔۔از میر نے اپنے الفاظ پر زور دیا

نہیں ہے یہ میرا گھر میں اپنے گھر جاؤں گی اور آپ کو ڈائیورس پیپرز بھجواوں گی سمجھے مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔۔۔۔۔وہ روانی میں کیا کچھ بول گئی اسے سمجھ نہ آیا

مگر اسکی آخری بات پر از میر نے ہی اسکا ڈریس جو اسنے ابھی اٹھایا تھا اسکے سامنے پھینکا جاو جانا ہے نہ تمھیں گھر جاو مگر تم اس انڈسٹری میں قدم نہیں رکھ سکتی کیونکہ میں تمھیں اس چیز کی اجازت کبھی نہیں دوں گا اور کر لو ڈائیورس والا شوق بھی پورا دیکھتا ہوں کیسے لیتی ہو۔۔۔۔۔۔از میر نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھ میں دبوچا پھر بات مکمل کرتے اسے پیچھے دھکیلا اور خود کمرے سے باہر چلا گیا اس وقت یہاں رہنا بہت مشکل تھا وہ اسکے غصے کو ہوا دے گئی تھی جو وہ نہیں چاہتا تھا اسی لیے باہر نکل گیا اس وقت یہی بہتر تھا

حمائل بہتی انکھوں کے ساتھ اپنے کپڑے بیگ میں ٹھونستی اسے بمشکل اٹھاتی وہاں سے نکلی وہ نیچے آئی تو فلحال نیچے کوئی نہ تھا رات کا وقت تھا سب اپنے کمروں میں تھے وہ باہر نکلی تو ڈرائیور تیار کھڑا تھا شاید از میر نے ہی اسے حکم دیا تھا حمائل کو گھر چھوڑنے کا

اسے یہ دیکھ کر بھی الگ دکھ ہوا تھا

آج کے بعد میں اس گھر میں نہیں آؤں گی۔۔۔گاڑی خان ولا سے باہر نکلی تو اسنے اس طرف دیکھتے خود سے عہد کیا

گھر پہنچتے وہ سیدھا اپنے کمرے میں گئی گارڈ نے دروازہ کھول دیا تھا ملیحہ اور عزیر سو رہے رھے اسی لیے اسنے انھیں ڈسٹرب کرنا مناسب نہ سمجھا

دھوکے باز۔۔۔اپنا بیگ بیڈ کی جانب اچھلتی بولی اسے ازمیر پر جی بھر کر افسوس ہو رہا تھا

صبح وہ نیچے آئی تو عزیر اور ملیحہ ناشتے پر اسی کا انتظار کر رہے تھے شاید انھیں گارڈ سے معلوم ہوا تھا اسکے آنے کا

ایسے اچانک ہی آ گئی بتائے بغیر وہ تو اگر صبح ازمیر کی کال نہ آتی تو ہم نے تو پریشان ہو جانا تھا۔۔۔ملیحہ نے اسے گلے لگاتے ڈانٹا

کیا کہا ہے آپ سے ازمیر نے ؟۔۔۔اسنے عزیر سے ملتے پوچھا

یہی کہ ہماری بیٹی کو ہماری یاد آ رہی تھی اور آپ کی ز دکی وجہ سے وہ آپ کو رات ورات

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہی چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔عزیر نے ازمیر کی کہی بات بتائی تو وہ بس مسکرا کر رہ گئی وہ اصل بات بتا کر انھیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

کتنے بڑے گیم پلینر ہیں آپ ازمیر۔۔۔۔اسنے کرسی کھینچتے سوچا ورنہ وہ کافی وقت یہی سوچتی رہی تھی کہ عزیر اور ملیحہ کو کیسے قائل کرے گی

نگر ادھر تو ازمیر نے سب کچھ سیٹ رکھا تھا اپنے بچاو کے لیے یا اسکے وہ اندازہ نہ لگا پائی تھی

ناشتے کے بعد وہ اپنے کمرے میں ہی آ گئی ابھی اسے اوپر آئے کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ کسی نے اسکا دروازہ ناک کیا

اسنے اجازت دی تو وہ اندر داخل ہوا

آپ؟.....احد کو دیکھتی وہ اپنی جگہ سے اٹھی

ہمم میں شوہر سے لڑ کر آئی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔احد نے اس سے ڈائریکٹ پوچھا تو وہ ہڑبڑا گئی کیا ازمیر نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا

آپ کو کس نے بتایا ہے؟...حمائل نے گردن جھکاتے پوچھا

مطلب سچ میں لڑ کر ہی آرہی ہو پھوپھو نے کہا تھا آ کر تم سے پوچھوں کہ راتوں رات

کیوں ٹپکی ہوانکے گھر۔۔۔۔۔۔۔احد نے صوفے پر بیٹھتے اسے اطلاع دی

کیا مطلب مما کو کیرے آنے سے کوئی مسلہ ہے کیا جو اس طرح آپ کو بلایا

ہے۔۔۔۔۔۔حمائل نے حیرت سے ڈوبے لہجے میں پوچھا

نہ ہوتا اگر گارڈ انکو یہ نہ بتاتا کہ تم ازمیر کے ساتھ نہیں بلکہ ڈرائیور کے ساتھ آئی ہو اور

اپنا بیگ بھی ساتھ لائی ہو۔۔۔۔۔۔احد نے بھنویں اچکاتے پوچھا

ہاں تو اگر لڑ کر بھی آئی ہوں کسی کو کیا مسلہ ہے۔۔۔۔وہ اب کی بار اکڑی

حمائل انسان نے لائف میں بس اپنے آپ کو نہیں دیکھنا ہوتا معاشرے اور خاص طور پر

گھر والوں کو ساتھ لے کر چلنا پڑتا ہے۔۔۔۔۔احد سنجیدہ ہوا

اسنے مجھ سے جھوٹ بولا دھوکہ کیا میرے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اب بیڈ پر بیٹھتی

بولی آواز میں صاف مان ٹوٹنے کا دکھ تھا

کونسا دھوکہ کیا ہے اسنے۔۔۔۔۔احد نے ٹیک لگاتے ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی

اسنے کہا تھا وہ مجھے شادی ے بعد اتنج پروجیکٹ دلوائے گا میں نے اس ڈے کانٹریکٹ

بھی سائن کروایا تھا مگر اب وہ مکر گیا ہے کہتا ہے اب میں کرنے دوں گا دھوکے باز۔۔۔۔اور پھر حمائل نے اسکے سامنے اپنے سارے بیوقوفی کے قصے کھول کر رکھ دیے

اریوان یور سینسز حمائل تم نے اس شرط پر اس سے شادی کی تھی۔۔۔۔احد کو حیرت کا جھٹکا لگا

ہمم۔۔۔حمائپ محسوس نہ کرتے ہاں میں گردن ہلائی

تم کتنی بڑی ڈفر ہو تم اپنی لائف صرف ایک پروجیکٹ کے لیے کیسے رسک میں ڈال سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔اعد نے سوال کیا جس کا اسکے پاس کوئی جواب نہ تھا

مجھے مت ڈانٹیں اسنے دھوکہ کیا ہے۔۔۔۔حمائل نے انسو صاف کرتے اس سے کہا

اسنے کیا دھوکہ کیا ہے اسنے خود انڈسٹری چھوڑ دی ہے اور تم کہہ رہی ہو اسنے تم سے دھوکہ کیا ہے۔۔۔۔۔احد نے اس پر حیرت کا پہاڑ توڑا

اسنے انڈسٹری چھوڑ دی ہے کب اور کیوں؟۔۔۔حمائل نے حیرت کے مارے پوچھا

کیونکہ اسنے کہا تھا کہ وہ نہیں چاہتا کہ شادی کے بعد اسکے لیے یا تمھارے لیے کوئی مسلہ پیدا ہو اسنے تمھارے لیے اپنا کیریئر چھوڑ دیا ہے حمائل۔۔۔۔۔۔احد نے اسے احساس دلایا جو کچھ جانتی ہی نہ تھی نہ ہی ازمیر نے اسے بتایا تھا شاید وہ جتانا نہیں چاہتا تھا

تو اب وہ کیا کرے گا وہ تو بے روزگار ہو گیا ہے۔۔۔۔۔حماظل کا سوال نہایت ہی بیوقوفانہ تھا

وہ اپنے باپ دادا کا بزنس سنبھالے کا جیسے ہادیءامان اور زمان سنبھالتے ہیں

۔۔۔۔۔۔پھر بھی احد نے جواں دے دیا

تو ایکٹنگ۔۔۔۔۔انداز سوالیہ تھا

وہ چھوڑ چکا ہے سنگنگ بھی۔۔۔۔احد نے اسکے نہ کیے جانے والے سوال کا بھی جواب دیا

اسنے یہ سب میرے لیے کیا ہے۔۔۔۔اس نے خود پر انگلی رکھتے پوچھا

ہاں اب بیٹھ کر ماتم مناو یا تو اپنے گھر واپس چلی جاو۔۔۔۔احد بات ختم کرتا اٹھا اور اسکی سنے بغیر اسکے کمرے سے نکل گیا پیچھے حمائل کے پاس بس پچھتاوا بچا تھا کاش وہ ایک بار

ازمیر کی بات مان لیتی اور اسکی سن لیتی تو آج یہ سب نہ ہوتا

مگر اب کیا فائدہ تھا یہ سب سوچنے کا

وہ کچھ دیر جوں ہی بیٹھی سوچتی رہی مگر اس مسلے کا کوئی حل نہ پاہ کر لیٹ گئی شاید اسنے ہار مان لی تھی جو اسے نہیں کرنا چاہیے تھا وہ اپنے بارے میں ازمیر کے خیالات سے واقف نہ تھی اسی لیے فوراً ہی ہار مان گئی تھی اگر وہ سب جانتی تو فوراً واپس بلی آتی اور اگر دل کے حالات واضح ہو جایا کرتے تو دنیا میں وبال مچ جاتا

....

مما اپ جائیں نہ دادجی کے پاس کریں بات۔۔۔۔زمان نے ایک ل ار پھر خدیجہ کو بلایا جو برتین سیٹ کروا رہی تھیں

زمان بچے آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے چلے جاو یہاں سے۔۔۔۔خدیجہ نے اسے وہاں سے بھیجنا چاہا

مما میں تب تک نہیں جاوں گا جب تک آپ میری بات نہیں سنیں گی۔۔۔اسنے جانے سے انکار کیا

تجھے شرم نہیں آتی ہیں بہن جیسی ہے وہ تیرے اور تو کہہ رہا کہ میں بات کروں جا کر۔۔۔خدیجہ فوراً اپنے ڈیول روپ میں آئیں اور پاوں میں سے چپل اتاری

مما یار کیا ہے ہر بات پر چپل نکال لیتی ہیں آپ جوان اولاد کو اس طرح ٹریٹ نہیں کیا جاتا۔۔۔زمان نے انکی چپل انکے ہاتھ سے لیتے پیچھے کی

نہیں تو جوان اولاد کو جو فضول باتیں سوجھ رہی ہیں۔۔۔وہ بناکام والی لڑکی کالحاظ کیے شروع ہو چکی تھیں اور وہ برتن درست کرتی کھی کھی کر رہی تھی

تم تو اپنی یہ ہنسی بند کرو کس بات کی ہنسی آ رہی ہے۔۔زمان اس پر بھڑکا ایک تو خدیجہ اسکی باف نہیں سن رہی تھیں اور دوسرا وہ اسکی درگت پر دانت نکال رہی تھی

میں خود ہی بات کرلوں گا ماموں سے۔۔۔اسنگ بات اپنے اوپر لی

ہاں ہاں جاو شاباش جوتے کھا کر ہی واپس آئے گا۔۔۔۔خدیجہ نے اسکو بس نکالا

اسنے دروازہ کھٹکھٹاتے دل سے دعا کی

ابیر اسوئی جاگی سی کیفیت میں ڈوپٹہ درست کرتی باہر نکلی

بولو۔۔۔اسنے پوچھا

یار پلیز ایک بات کرنی ہے۔۔۔زمان نے اسکا موڈ اچھا دیکھ کہا ویسے وہ اکثر اچھے موڈ میں ہی ہوتی تھی ان کے گھر میں ایک ارج ہی خدیجہ پر گئی تھی

آجاو۔۔۔۔۔اسنے سائیڈ پر ہٹتے جگہ دی

بولو اب کیا بات کرنی ہے۔۔۔۔۔بیٹھتے اسنے پوچھا

یار مما سے بات کر کے آ رہا ہوں مگر وہ۔ان نہیں رہیں۔۔۔۔زمان نے آغاز کیا

کونسی بات ؟۔۔۔ال یرا کونسا کچھ جانتی تھی

یار تمھیں تو پتہ ہے میں منہل کو شروع سے ہی پسند کرتا تھا۔۔۔۔۔۔اسنے احتیاطً کہا

نہیں مجھے ایسا کچھ نہیں پتہ تھا۔۔۔ابیرا نے اسکی بات ختم ہونے سے پہلے انکار کیا

اوو یار اچھا نہیں پتہ ہو گا تمھیں مگر ارج کو پتہ تھا شروع سے نہیں مگر کافی وقت سے مجھے منہل اچھی لگتی ہے۔۔۔۔۔زمان نے اپنا مسلہ بیان کیا

تمھیں شرم نہیں آتی زمان۔۔۔۔۔ابیرا نے بھنویں اچکاتے کہا

کیا مسلہ ہے ساروں کا خود تو لگے ہوئے ہو پسند کی شادی کرنے اور مجھے سارے باتیں سنا رہے ہو۔۔۔۔زمان اس پر بھڑکا

میں نے کونسی پسند کی شادی کی ہے۔۔۔ابیرا نے پلو اٹھا کر اسکی طرف پھینکا

بکواس نہ کرو۔۔۔پلو پھینکتے وہ بولی

اچھا تم پلیز ایک کام کرو نہ پلیز بابا سے بات کر لو میرے لیے پلیز۔۔۔۔اسنے ابیرا کی منت کی

میں۔۔۔ابیرا نے سوالیہ انداز میں پوچھا

ہاں تم پلیز نہ ابیرا۔۔۔۔اسنے پھر منت کی

اچھا چلو کر لیتی ہوں مگر بابا سے دادا جی سے بابا ہی بات کریں گے اور ماموں سے بھی۔۔۔اسنے شرط رکھی

ہاں ہاں ٹھیک ہے بابا سے تو کرو بات۔۔۔اسنے فوراً حامی بھری اور پھر وعدے کے مطابق کھانے کی ٹیبل پر ابیرا نے یہ ٹاپک چھیڑا اور خلافِ توقع ارج نے بھی اسکی خوب حمایت کی بلا آخر بات یہ ہوئی کہ فاروق صاحب ان سب سے متفق ہوئے

دادا جی پھر آپ کیا کہتے ہیں؟۔۔۔فاروق اس وقت یاثر خان کے سامنے بیٹھے انکے جواب کے منتظر تھے

مجھے کوئی مسلہ نہیں ہے مگر میں یہ نہیں کہ سکتا کہ ٹھیک ہے کیونکہ میں نہیں جانتا یعقوب نے منہل کے بارے میں کیا سوچ رکھا ہے ظاہر ہے وہ اسکی بیٹی ہے اسکی مرضی کے بغیر تو یہ ممکن نہیں ہے۔۔۔۔یاثر خان نے مسلہ بیان کیا

جی دادجی میں جانتاہوں میں اپ سے متفق ہوں یعقوب بھائی سے پوچھنا ضروری ہے۔۔۔۔۔فاروق صاحب نے حامی بھری

زرناب بچے۔۔۔۔یاثر خان نے باہر سے گزرتی زرناب کو آواز دی جو بظاہر گزر رہی تھی ویسے تو وہ کھڑی انکی باتیں سن رہی تھی

جی دادجی۔۔۔وہ دوپٹہ سر پر درست کرتی اندر آئی اور فاروق کو سلام کیا

جاواپنے اماں بابا کو بلا کر لاو اور چاچو اور چچی کو بھی بلا لینا۔۔۔انھوں نے اسے حکم دیا تو سرہلاتی باہر نکلی پہلے اسنے جہانگیر کے روم کا دروازہ ناک کیا اور انھیں پیغام دیا پھر یعقوب صاحب کے کمرے کی طرف بھاگی

بابا آپ کو دادجی بلا رہے کیں۔۔۔دروازہ ناک کرتے اسنے اطلاع دی تو صائمہ نے دروازہ کھولا

خیریت ؟۔۔۔انھوں نے اسکو جگہ دیتے پوچھا مگر وہ فوراًیعقوب صاحب کی طرف بھاگی

بابا آپ کو پتہ ہے کیوں بلایا ہے ؟۔۔۔اسنے رازداری سے پوچھا

نہیں کیوں بلایا ہے ؟۔۔۔۔یعقوب صاحب جانتے تھے کہ وہ سب جانتی ہے

بابا پھوپھو منہل آپی کا رشتہ لینے آئے ہیں۔۔۔۔۔اسنے فوراًوجہ بتائی اور یعقوب صاحب کی ماتھے پر بل پڑے

کس کے لیے ؟۔۔۔صائمہ نے اسکے ساتھ بیٹھتے پوچھا

مماانکے گھر میں ایک ہی لڑکا بچاہے اور وہ ہیں زمان بھائی بابا کیا آپ کو وہ پسند نہیں ہیں کیا آپ انکار کردیں گے بابا ایسامت کریے گا انکی اور باجی کی بہت بنتی ہے۔۔۔۔۔۔زرناب نے انکے ماتھے پر بل پڑتے دیکھ کہاوہ تو یہ سن کر کافی خوش ہوئی تھی

کیوں منہل بھی کیازمان کو پسند کرتی ہے۔۔۔یعقوب صاحب کے پوچھنے پر اسنے سر پر ہاتھ مارا

بابا باجی تو انھیں بھائی کہتی ہیں میں اسی لیے کہہ رہی ہوں کہ انکی دوستی اچھی ہے تو اچھا ہے نہ زمان بھائی انکی کیئر کریں گے نہ۔۔۔اسنے فوراً بات سنبھالی یعقوب صاحب غلط اندازہ لگا رہے تھے

آپ کا کیا خیال ہے؟۔۔انھوں نے اٹھتے صائمہ سے پوچھا

مجھے اس بات میں کوئی مسلہ نظر نہیں آرہا شادی تو کرنی ہے نہ اور اگر گھر میں ہی ہو جائے تو اچھا ہے۔۔۔۔۔۔صائمہ نے بات کو مثبت لیا

یہ بھی ٹھیک ہے چلیں دادجی انتظار میں ہونگے۔۔۔انھوں نے اٹھتے صائمہ کو بھی آنے کا کہا زرناب انکے پیچھے پیچھے تھی

یعقوب صاحب نے اندر داخل ہوتے دروازہ بند کیا تو زرناب نے منہ بنایا پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ دروازے سے کان لگایے کھڑی ہو گئی یہ نیوز تو آج اسے ہی بریک کرنی تھی

اوئے کیا کر رہی ہو۔۔۔وہ کافی غور سے باتیں سننے میں مصروف تھی جب ہادی نے اسے پیچھے کرتے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چپ۔۔۔اسنے ہونٹوں پر انگلی رکھتے اسے چپ کروایا

اندر نہ باجی اور زمان بھائی کی شادی کی بات چل رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے اطلاع دیتے کان دوبارہ دروازے سے ٹکایا اور اس بار ہادی بھی اس عمل میں اسکے ساتھ شامل تھاہاں ہوتے ہی وہ لاونج کی طرف بھاگا

ہادی بھائی نہیں یہ میری نیوز ہے۔۔۔۔اسکی چال سمجھتے زرناب بھی چلاتی اسکے پیچھے آئی

سامنے کھڑی حیام ان دونوں کو یوں اگے پیچھے بھاگتا دیکھ انکی طرف آئی وہ ان دونوں کے درمیان بار بار گول گھوم رہی تھی

بھابھی آپ کو تپہ ہے۔۔۔ابھی ہادی بولنے والا تھا کہ ایک اڑتا ہوا کشن اسے آکر لگا جو نور نے پھینکا تھا شاید وہ زرناب کا ساتھ دے رہی تھی

بھابھی منہل کا رشتہ ہو گیا۔۔۔ہادی کو خاموش دیکھ زرناب فوراً بولی اور سیڑھیوں سے اترتی کوک پیتی منہل کو اچھو لگا

کس سے ؟۔۔۔حیام نے فوراً دریافت کیا

زمان سے۔۔۔ہادی نے وہی کشن زرناب کو مارتے اسے روکا اور اگلی بات بتائی

کیا!!!!؟۔۔۔۔اور منہل کے ہاتھ سے یہ سنتے گلاس بھی چھوٹا

توبہ ہے کہرام مچادیا ہے تم لوگوں نے کوئی گلاس توڑ رہا ہے کوئی کشن اٹھا کر پھینک رہا ہے پاگل ہو تم سب ؟۔۔۔حیام انھیں روکنے کو چلائی اسکے چلانے پر سب اپنی جگہ رکے

یہ کیا بات ہوئی وہ میرے بھائی ہیں۔۔۔مگر منہل نے کوئی اثر نہ لیا وہ پیر پٹکتی اوپر گئی گلاس جو بھی اٹھاتا اسکی بلا سے اسکا تو اپنا نیا مسئلہ بن گیا تھا

کمرے میں جاتے اسنے فون اٹھایا اور بلا جھجھک زمان کا نمبر ملایا

یہ کیا تھا؟...........................اسکے فون اٹھتے منہل نے اس پر فائرنگ شروع کی

رشتہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔زمان نے نارمل لہجے میں جواب دیا وہ اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کا سروے کر رہا تھا

رشتہ تھا ہاں مطلب آپ کو کیا مذاق سوجھ رہا تھا جو آپ نے یہ کیا۔۔۔۔منہل نے

غصے میں تکیہ اٹھا کر نیچے مارا

میں نے تمھیں پہلے ہی وارن کیا تھا مجھے بھائی مت کہنا مگر تم نے نہیں سنا تو اب میں نے پکا بندوبست کر دیا ہے تا کہ اگر تم مجھے کسی کے سامنے بھائی کہو تو تمھیں جھڑکیں پڑیں اور اب میں فون رکھ رہا ہوں کام کر رہا ہوں۔۔۔۔زمان نے اسکی ایک بھی سنے بنا کال کاٹی

بد تمی۔۔۔۔وہ کہتی کہتی رکی وہ بڑا تھا جو بھی ہو وہ لحاظ نہیں بھول سکتی تھی

اف مجھ سے پوچھا بھی نہیں ہے کسی نے۔۔۔اسنے ایک بار پھر افسوس کیا

اب تو جو ہونا تھا ہو گیا انکی وجہ سے میری کوک بھی گر گئی ابھی جا کے لاتی ہوں گئی میں نیچے لیز لینے تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ سارا معاملہ بھاڑ میں جھونکتی اپنے لیے دوبارہ لیز اور کوک لینے گئی جو بھی تھا زما اچھا تھا اُسکے ساتھ منہل کی کافی انڈرسٹینڈنگ تھی

ابھی تو تم چیختی چنگھاڑتی اوپر گئی تھی اور اب اتنے سکون سے آرہی ہو کیا چیز ہو۔۔۔لاونج میں بیٹھے ہادی نے اسے پر سکون نیچے اترتے دیکھ کہا وہ اسے دیکھ حیران ہوا تھا

وہ میں نے سوچا کہ میں اپنی بوٹل اور لیز بھول گئی تھی تو وہی لینے آئی ہوں۔۔۔اسنے نارملی جواب دیا

واوا یک تواس گھر کی لڑکیاں بھی نہ عجوبہ ہیں۔۔۔۔اسنے چینل بدلتے تبصرہ کیا جسے منہل یکسر نظرانداز کرتی کچن میں گئی فریج سے ہالف لیٹر بوٹل لی اور ساتھ کیبنٹ میں سے ایک لیز کا بڑا پیکٹ نکالا

یار مجھے بھی ڈال کر دے جاو۔۔۔اسکو باہر نکلتے دیکھ ہادی نے کہا

شادی کرلیں پھر اپنی بیگم سے کروائیں سارے کام ، میں مصروف ہوں۔۔۔۔اسنے فرصت سے انکار کرتے اوپر کی طرف قدم بڑھائے

بدتمیز۔۔۔وہ اسے سناتا دوبارہ ٹی وی میں مصروف ہوا مگر یہ عمل زیادہ دیر تک جاری نہ رہا

ہائے۔۔۔۔کیسے ہیں آپ؟۔حمائل اور حیام کدھر ہیں۔۔۔۔پیچھے سے آواز آنے پر وہ مڑا تو نیمل کالے رنگ کی شلوار قمیض کے ساتھ اجرک کا ڈوپٹہ پھیلائے کھڑی تھی

آپ یہاں؟۔۔جواب دینے کے بجائے اسنے سوال کیا

جی حیام نے بلایا تھا۔۔۔۔۔اسنے وجہ بتائی

وہ اپنے کمرے میں ہو گیں۔۔۔۔اسنے اوپر کی طرف اشارہ کیا تو نیمل سر اثبات میں ہلاتی آگے بڑھی

دروازے پر کھڑے ہو کر اسنے ناک کیا تو اندر سے اجازت ملنے پر وہ داخل ہوئی

اوو کیسی ہو؟۔۔حیام نے اسکو گلے لگایا

میں ٹھیک ہوں اتنی ایمر جنسی میں کیوں بلایا تھا مجھے؟۔۔۔۔۔اسلے خیریت بتاتے پوچھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ مجھے ڈوز مل گیا۔۔۔۔۔۔حیام نے صرف اتنا کہا

سچی کیا؟۔۔۔۔۔۔نیمل نے بیگ رکھتے پوچھا

تم۔۔۔۔۔۔۔حیام نے انگلی سے اسکی طرف اشارہ کیا

میں؟۔۔۔نیمل نے اسکی بات پر سوالیہ انداز میں اپنے اوپر انگلی رکھی

ہاں ہاں تم۔۔۔۔۔۔حیام نے سر اثبات میں ہلایا

دیکھو تم اور ہادی اچھے دوست ہو تم اسکے بارے میں سب جانتی ہو تم اسے سنبھال سکتی ہو اور سب سے بڑھ کر تم میچور ہو نیمل۔۔۔۔۔۔۔حیام نے ڈھیر ساری وجوہات اسکے سامنے رکھیں

حیام مگر میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔۔اسنے انکار کیا

کیوں ؟۔۔۔۔۔حیام اسکو لیتی بیٹھی

کیونکہ وہ عفہ کو پسند کرتا ہے حیام۔۔۔۔۔نیمل نے بات پر روز دیا

ہاں تو؟۔۔۔سوال ہوا

تو تمھیں کیوں لگتا ہے کہ میں اسے سنبھال سکتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نیمل نے دوبارہ پوچھا

کیونکہ تم میچور ہو تم دوسروں کو سمجھ سکتی ہو۔۔۔۔۔۔۔حیام نے پھر اپنی بات دہرائی

حیام دیکھو میں ابھی کوئی فیصلہ نہیں کر سکتی مجھے سوچنے کے لیے وقت چاہیے۔۔۔نیمل نے صاف بات کی

کتنا وقت۔۔۔فوراسوال ہوا

پتہ نہیں حمائل کہاں ہے؟۔۔۔اسنے بات گھمائی

وہ پھوپھو کی طرف۔۔۔۔۔حیام نے اسے حمائل کا بتایا

کیوں؟۔۔۔۔۔۔نیمل کچھ شکوک ہوئی

مجھے تو لگتا ہے ازمیر سے لڑ کر گئی ہے مگر ازمیر کہ رہا تھا ایسا کچھ نہیں خیر ان میاں بیوی کا معاملہ ہے خود ہی نمٹا لیں گے۔۔۔۔۔حیام نے اسے اپنے خدشات بتائے

پاگل ہے ابھی شادی کو بمشکل دو ہفتے ہوئے ہونگے اور لڑائیاں شروع کر دی ہیں اسنے۔۔۔۔۔اسنے حمائل کے مطعلق کہا وہ شروع سے ہی لاپرواہ اور اپنی کرنے والوں میں سی تھی مگر ایسا ہر گز نہ تھا کہ وہ کسی کی سنتی نہ تھی

ہم ایسا ہی ہے تم کب تک بتاؤ گی؟۔۔۔حیام نے بات کا رخ پھر اسی جانب موڑا

میں نہیں جانتی حیام یہ میرے لیے لائف کا ایک بہت بڑا فیصلہ ہے مجھے ہادی کے ساتھ اوٹنگ ہر نہیں جانا جو فوراً حامی بھر دوں تم مجھے اس سے شادی کرنے کا کہ رہی ہو ۔۔۔نیمل نے حیرت کا اظہار کیا وہ سب کچھ بہت ایزی لے رہی تھی اسی لیے کہ وہ ہادی کو جانتی تھی مگر اسکے بر عکس نیمل پریشان تھی

اچھا اب میں چلتی ہوں۔۔۔وہ ٹاپک سے جان بچاتی نکلی نیچے اتری تو ہادی ابھی بھی وہی بیٹھا تھا بس اب ٹی وہ بند تھا اور وہ اپنے فون میں مصروف تھا

جا رہی ہیں ؟۔۔اسنے سیڑھیوں کی طرف دیکھتے پوچھا تو نیمل نے اثبات میں سر ہلایا

ڈرائیور کے ساتھ ائی تھی اپ ؟۔۔۔اسنے فون بند کرتے پوچھا

جی۔۔۔۔۔نیمل نے یک لفظی جواب دیا پھر دادا جی کے کمرے کی طرف گئی ناک کرتی اندر داخل ہوئی اور ان سے ملتی واپس ائی

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو واپسی ؟۔۔۔۔۔ہادی نے اسکے آتے ہی پوچھا

میں رکشے پر چلی جاؤں گی۔۔۔نیمل نے نارملی جواب دیا اور چادر سر پر لی

کیسی ہو بیٹا کیسے آنا ہوا اور کب آئی ہو ؟۔۔۔۔شائلہ جو ابھی اپنے کمرے سے باہر ائی تھیں انھوں نے نیمل کو دیکھ ڈھیر سارے سوالات کیے

جی انٹی حیام سے ملنے آئی تھی بس اب تو جا رہی ہوں۔۔۔۔۔۔۔اسنے آنے کی وجہ بتائی

تو کس جے ساتھ جاوگی ؟۔۔۔انھوں نے فوراً پوچھا

انٹی رکشے پر جاوں گی۔۔۔۔۔۔۔نیمل نے انھیں بھی بتایا

کیوں رکشے پر کیوں جاو گی ہادی چھوڑ آئے گا فری ہو نہ تم چھوڑ دو گے نہ۔۔۔انھوں نے اسے کہتے ہادی سے پوچھا تو اسنے اثبات میں ست ہلایا پھر اوپر گیا واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں چابیاں تھیں ٹراوزر بھی بدل کر پینٹ پہن لی تھی

کیا کر رہی ہیں آپ آج کل ؟۔۔۔۔کافی دیر کی خاموشی کے بعد ہادی نے اس سے پوچھا

آفس ہی جاتی ہوں۔۔۔۔اسنے ہادی کی طرف مڑتے بتایا

ہمم کیسا جا رہا ہے کام ؟.....ہادی نے اگلا سوال کیا

اچھا جا رہا ہے احد بھائی ایک اچھے انسٹرکٹر ثابت ہوئے ہیں۔۔۔۔اسنگ احد کو سراہا

اسکا جواب سنتے ہادی خاموش ہو گیا اب کیا پوچھتا ایک یہی کامن سا سوال اسے اس لائق لگا تھا کہ پوچھ لیا جائے۔۔۔۔

احد کا شادی کا کیا پلان ہے اتنی عمر ہو گئی ہے اسکی۔۔۔۔۔۔ہادی نے ایک بار پھر اسے مخاطب کیا

مجھے نہیں پتہ اور آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔جواب دینے کے بجائے نیمل نے طنز کیا

نیمل آئی ایم اونلی 23۔۔۔۔اسنے فوراً اپنی عمر بتائی نیمل تو اسے کافی بڑا بنا گئی تھی

سوہی از اونلی 30۔۔۔۔۔۔۔اسنے احد کی بے جا سائیڈ لی سامنے ہوتا تو شاید اسکو لفٹ بھی نہ کرواتی

آپ نے شادی نہیں کرنی؟۔۔۔۔نیمل نے کچھ سنبھلتے اس سے پوچھا

نہیں میرا نہیں خیال ہے کہ ابھی کرنی ہے کرلوں گا کبھی نہ کبھی۔۔۔۔۔ہادی نے بات گول کی وہ اس ٹاپک کو ڈسکس نہیں کرنا چاہتا تھا

ہمم۔۔۔۔نیمل بھی محسوس کرتی خاموش ہوئی شاید اسے یہ سوال نہیں کرنا چاہیے تھا جو بھی تھا ہادی تھا ایک اچھا انسان

اسکو گھر چھوڑتا وہ فوراً گھر پہنچا نیمل کی وجہ سے اسنے سلو ڈرائیو کیا گھا مگر واپسی پر وہ گاڑی اڑاتی لا یا تھا

وہ خان ولا کے بجائے خدیجہ کی طرف چلا آیا تھا گھر میں کچھ کرنے کو تھا ہی نہیں

اسلام و علیکم پھوپھو!۔۔۔۔۔۔وہ خدیجہ کو سلام کرتا صوفے پر بیٹھا اسکے ساتھ والے صوفے پر زمان بیٹھا تھا جسے اسنے سلام کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی تھی اسی لیے زمان نے بھی اسے لفٹ نہ کروائی

بھئی مبارک ہو تیرا رشتہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔اسنے زمان کے کندھے پر مکہ مارتے اسے مبارک دی

خدیجہ انکے ساتھ ہی بیٹھ گئیں

یہ لو زمان اپکی۔۔۔۔۔عفہ کو چائے کا کپ لیے کچن سے نکلی تھی ہادی کو دیکھ کر اسکی بریک لگی اسکی شادی کے بعد یہ پہلی بار تھا کہ ہادی انکے گھر آیا تھا

تھینک یو۔۔۔۔۔زمان نے اسکو رکتے دیکھ اٹھ کر کپ پکڑا

بیٹا عفہ ہادی کے لیے بھی چائے لے آؤ۔۔۔۔خدیجہ نے اسکی طرف دیکھتے کہا تو وہ بس سر ہلاتی کچن میں گھس گئی

امان کدھر ہے پھوپھو۔۔۔۔۔۔۔ہادی نے خدیجہ سے پوچھا

پتہ نہیں کہہ رہا تھا کچھ کھانے کو لاتا ہوں باہر ہی گیا ہے۔۔۔۔انھوں نے بتایا اور اس

سے ادھر ادھر کی باتیں پوچھنے لگی

عفہ نے سب کی چائے چولھے پر چڑھائی ابیرا اور ارج گھر نہیں تھیں ابیرا ہاسپٹل تھی جبکہ ارج اپنے ایک کیس کے سلسلے میں کسی سے ملنے گئی تھی

کچھ دیر بعد ہی اسے باہر سے امان کی آواز آئی تو وہ کچھ سنبھلی اور چائے ڈالتی ٹرے لیے باہر آئی

امان ہادی کے ساتھ بیٹھا باتوں میں مصروف تھا وہ پیزا اور کچھ پیٹیز لایا تھا عفہ نے سب کچھ پلیٹس میں نکالا پھر سرو کیا

ہادی اسکا جھجکنا نوٹ کر چکا تھا اسنے چائے لیتے سپ لیا اور پھر عفہ کی طرف دیکھا جو سر جھکائے بیٹھی تھی جیسے شرمندہ ہو

بھابھی چائے بہت مزے کی بنائی ہے آپ نے۔۔۔۔۔۔ہادی نے کپ رکھتے تعریف کی تو عفہ نے جھٹکے سے سر اٹھایا

ہادی نے اسے بھابھی کہ کر مخاطب کیا تھا۔۔۔۔

کوئی خدا کا خوف کر پورے تین سال چھوٹی ہے تجھ سے نام لے کر بلا لے بھابھی تو نہ

کہ۔۔۔۔امان کو اسکا اپنے سے چھوٹی کو بھابھی بولنا عجیب لگا تھا اسی لیے فوراً بولا

تو تمھیں کیا مسلہ ہے بھابھی ہے وہ اسکی جیسے مرضی بلائے۔۔۔خدیجہ نے ہادی کی سائیڈلی

مما ٹھیک کہ رہی ہیں مجھے اچھا لگا کہ ہادی بھائی نے مجھے بھابھی کہا۔۔۔۔عفہ نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی

بس پھر آج کے بعد سے عفہ میری بھابھی اب میں تمھیں بھابھی کہا کروں گا۔۔۔ہادی نے امان کے کندھے سے کندھا ٹکراتے اسے چھیڑا

عفہ نے ہنس کر پھر حامی بھری ہادی کے اس ایٹیٹیوڈ کی وجہ سے وہ کافی کمفرٹیبل ہو گئی تھی

ہادی بھی اب چاہتا تھا کہ عفہ اور اسکے درمیان سب نارمل ہو جائے ورنہ فضول میں باتیں بنتیں اور عفہ اور امان کی میرڈ لائف خراب ہوتی

اس کو بھلانے کی کوشش میں حیام اسکے ساتھ ساتھ تھی اور وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا

داد جی میرے خیال سے شادی جلدی کر دینی چاہیے اب توارشمان نے بھی کہ دیا ہے ارج کا تو ویسے ہی نکاح ہوا ہے تو مسلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔جہانگیر نے مشورہ دیا آج صبح ہی داد جی کو انور شاہ کی طرف سے خبر ملی تھی کہ ارشمان کا بزنس سیٹل ہو چکا ہے اور وہ واپس آگیا ہے اب اسکا کہنا تھا کہ جلدی شادی کر دی جائے تا کہ وہ ابیرا کے کاغذات بھی تیار کروائے ارج اور زین کی تو پہلے سے تاریخ طہ تھی

دادا جی میں تو کہتا ہوں انہی تاریخوں میں منہل اور زمان کی بھی شادی کر دی جائے ایک بار میں ہی کام ختم ہو آئے دن کا ہنگامہ تو نہیں ہو گا نہ اس طرح۔۔۔فاروق نے بھی اپنی خواہش ظاہر کی

داد جی کہ بھائی کہ تو ٹھیک رہے ہیں ہمیں بھی کوئی مسلہ نہیں ہے۔۔۔۔۔صائمہ نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی

چلیں ٹھیک ہے پھر ابیرا اور ارج کے ولیمے کے اگلے دن ہی ان کی بارات رکھ دیتے ہیں مایوں اور مہندی ارج اور ابیرا کے ساتھ ہی کر لیجیے گا۔۔۔۔۔۔۔۔داد جج نے اپنی رائے دی

جی داد جی بلکل مناسب ہے یہ۔۔۔۔خدیجہ نے فوراََ حامی بھری جتنی جلدی ہو سکے وہ

منہل کو اپنی بہو بنا لینا چاہتی تھیں اور ارج ابیرا کے جانے سے تو گھر ویسے ہی سنسان کو جانا تھا تو یہی بہتر تھا اور زمان کی بھی یہی خواہش تھی

منہل سے پوچھا تو اسے اس سب کی کوئی فکر نہ تھی اسکا کہنا تھا رشتہ مجھ سے پوچھ کہ کیا تھا جو شادی کی باری پوچھ رہے ہیں

اور ایک اور بات تھی جس کے لیے بلایا تھا میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔یاثر خان نے نیا ٹاپک چھیڑا تو وہ سب متوجہ ہوئے

جی دادجی۔۔۔یعقوب صاحب نے دریافت کیا

وہ آج جب انور کی کال ائی تو اسنے چھپے لفظوں میں نور العین کا زکر کیا تھا۔۔۔۔۔۔انھوں نے جہانگیر صاحب کو دیکھتے بتایا

کیا مطلب دادجی؟۔۔۔شمائلہ نے فوراًپوچھا

مطلب مجھے لگ رہا تھا کہ وہ نور العین کا ہاتھ مانگنا چاہتا ہے۔۔۔۔دادجی نے اپنا اندازہ ظاہر کیا

کس کے لیے دادجی۔۔۔۔خدیجہ نے پوچھا ان سب کے لیے سب بچے اپنے بچوں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جیسے تھے

یہ تو مجھے نہیں پتہ مگر بات وہ ایسے ہی کر رہا تھا جیسے کوئی اشارہ دینا چاہ رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔داد جی نے انھیں بتایا

داد جی اجازت ہو تو میں کچھ بولوں۔۔۔۔۔حیام جسے خاص طور پر یاثر خان نے کہ کر بلوایا تھا بولی انکا کہنا تھا کہ وہ گھر کی سب سے بڑی بہو ہے اس لیے سب معاملوں میں وہ شریک ہو گی

جی ؟...داد جی کی سوالیہ نظریں اس پر تھیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

داد جی میرے خیال سے وہ عینہ کا ہاتھ احد کے لیے مانگنا چاہتے ہیں مجھے صرف شک ہے یقین سے نہیں کہ سکتی۔۔۔۔اسنے بتاتے خدشہ ظاہر کیا

اور آپ کو کیوں شک ہے۔۔۔انھوں نے پوچھا

وہ داد جی مجھے لاسٹ ٹائم لگا تھا کہ احد نور میں انٹرسٹڈ ہے اسی لیے۔۔۔اسنے وجہ بتائی

اچھا داد جی یہ تو بعد کی بات ہے۔۔۔۔۔جہانگیر نے فلحال بات دبائی ایسے بنا سر پیر کی بات کرنے کا کوئی مقصد نہ تھا

دادجی نے انور شاہ کو فون کر کے مبارک دی فلحال نور کے حوالے سے انھوں نے کوئی بات نہ کی تھی

اور پھر مایوں کا دن بھی آن پہنچا

کیا ہے یار یہ ڈریس کتنا گندا ہے۔۔۔۔۔منہل نے اپنے فراک کا گھیرا اٹھاتے کہا جو کام سے بھرا پڑا تھا

بکواس نہ کرو اور دلہنوں کی طرح تمیز سے بیٹھو۔۔۔۔۔۔۔ارج نے اسکو نیچے بٹھایا جو بیڈ پر کھڑی اپنے آپ کو شیشے میں دیکھتی کہ رہی تھی

چپ کرو خود تو شلوار قمیض پہنے بیٹھی ہو مجھے یہ بڑا سا تھیلا لا دیا ہے۔۔۔۔منہل نے اسکا ہاتھ جھٹکا

جبکہ ارج تو اپنے اتنے فیشن ایبل ڈریس کے لیے یہ القابات سن کر کھول گئی تھی

میں جر رہی ہوں نیچے۔۔۔وہ بیڈ سے اترتی دروازے کی طرف بڑھی نور نے اسے آواز دی مگر وہ نظر انداز کرتی باہر چلی گئی

سیڑھیاں اترتی وہ نیچے ائی لاونج میں کچھ مہمان تھے جو اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے

وہ انھیں بھی نظرانداز کرتی کچن میں گئی فریج کھولی تو اندر کافی بوٹلز پڑی تھیں اسنے کوک گلاس میں الٹائی اور کیبنٹ کھولی مگر وہاں کوئی چپس کا پیکٹ نہ تھا اسنے دوسری کیبنٹ کھولی مگر وہ بھی خالی تھی

کیا کتنے بھوکے مہمان ہیں سارا کچھ ہی کھا گئے ہیں۔۔۔اسنے کیبنٹ کادروازہ مارتے کہا

اسی وقت شمائلہ کچن میں داخل ہوئیں اور اسکو دیکھ کر انھیں ٹھیک ٹھاک غصہ چڑھ گیا

یہ کیا طریقہ ہے ادھر کیا کررہی ہو تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔انھوں نے اسکا بازو پکڑ کر اسے کھینچا

امی کیا ہے؟۔۔۔۔اسنے بازو چھڑوانے کی کوشش کی

کیوں آئی ہو یہاں؟۔۔۔انھوں نے غصے میں آتے پوچھا

امی یار بھوک لگی ہے۔۔۔اسنے بیچارگی سے کہا اسی وقت امان کچن میں داخل ہوا

کیا ہوا ہے ممانی؟۔۔۔اسنے شمائلہ کو غصے میں دیکھ پوچھا

یہ دیکھو مایوں ہے اسکی اور یہاں گھوم رہی ہے۔۔۔۔۔انھوں نے منہل کا کان کھینچا

تو کوئی بات نہیں ممانی۔۔۔۔اسنے منہل کی سائیڈ لی

اچھا کیا چاہیے تمھیں؟......اسنے فوراً منہل سے پوچھا

مسالہ لیز۔۔۔۔منہل نے اپنا کان چھڑواتے بتایا

اچھا میں لا دیتا ہوں اوپر جاواب۔۔۔۔۔اسنے اسکی کلاس پونے سے بچائی تو منہل فوراً اپنا گلاس لیتی اوپر بھاگی شمائلہ کا کوئی بھروسہ نہ تھا کہ امان کے جانے کے بعد وہ پھر اسکی پھینٹی لگاتیں

وہ کوک لیے اوپر آئی تو بہت سی نظریں اسکی کوک پر تھیں

میں تم سب کی آنکھیں نکال دوں گی۔۔۔۔اس نے سب کو غلط ارادوں سے اپنی طرف دیکھتے پاہ کر کہا تو ان سب نے نظروں کا ضعاویہ بدلا

کچھ دیر بعد ڈور ناک ہوا تو وہ تقریباً بھاگتی ہوئی دروازہ کھولنے گئی امان نے ایک لیز کا پیکٹ لانے کے بجائے اسے پورا شاپر پکڑا دیا تھا جس میں لیزء کرکرے اور مختلف کرکری چیزیں تھیں

پہلے تو منہل کا شیرینگ کا کوئی پلان نہ تھا مگر اتنی زیادہ چیزیں دیکھ کر اسنے باقیوں پر ترس کھاتے دو لوگوں کو ایک پیکٹ دے دیا تھا

مایوں کا دن یوں ہی اسکا بور گزرا ابیرا خاموش تھی اور ارج رسموں سے چڑھی ہوئی

مہندی کا فنکشن انکا ہال میں رکھا گیا تھا اسی لیے وہ تینوں ہی ایزی تھیں ان کے لیے

ایک ہی بڑا سا پھولوں سے سجا جھولا رکھوایا گیا تھا جس پر وہ تینوں بروقت بیٹھ سکتی تھیں

سب لوگ آکر رسمیں کر رہے تھے پھر کچھ دیر بعد انھیں نیچے سٹیج پر ہی سجے کشنز پر بٹھا

دیا گیا تاکہ انکو مہندی لگائی جا سکے منہل نے تو خاص طور پر نیمل سے کہا تھا کہ وہ ہی

اسے مہندی لگائے گی جبکہ ارج نے ایک پروفیشنل چوز کی تھی اسکا کہنا تھا اتنے

امپورٹنٹ ایوینٹ پر وہ اپنے ہاتھ خراب کروانے کا رزک نہیں لے سکتی

جبکہ ابیرا کا ایک ہاتھ ملیشا اور دوسرا نور لیے بیٹھی تھی مہندی تو ان سب کو ہی لگانی آتی

تھی

چلیں آپی ہو گیا۔۔۔۔۔نور اسکا ہاتھ چھوڑتی اٹھی وہ اپنے ہاتھ کی مہندی لگا چکی تھی

ملیشا ابھی بھی اسی میں مصروف تھی

وہ اٹھتی اپنی ٹانگیں سیدھی کرتی ڈرنک لینے گئی اتنی دیر سے ایک ہی کام کرتے اسکا گلہ

خشک ہونے لگا تھا

کیا کر رہی ہیں آپ ؟۔۔۔احد جس نے اسے وہاں سے اٹھتے دیکھ لیا تھا وہ اسکے پیچھے آیا

میں پانی پی رہی ہوں۔۔۔نور نے گلاس اسکی آنکھوں کے سامنے کیا

اچھا اچھا۔۔۔۔احد نے پر سوچ انداز میں کہا

آپ کو کوئی بات کرنی ہے۔۔۔اسنے پر سوچ دیکھتے عینہ نے پوچھا

ہمم بس ایک بات کا پتہ کرنا تھا۔۔۔احد نے بات شروع کی

کس بات کا۔۔۔نور نے گلاس خالی کرتے ٹیبل پر ہی رکھ دیا

وہ آپ کو دیکھیں میری بات کو غلط وے میں مت لیجیے گا بس ایک سوال ہے جواب دے دیجیے گا۔۔احد نے اسکو صبر کی تلقین کی

جی جی آپ پوچھیں۔۔۔۔نور نے اسکو موقع فراہم کیا

وہ آپ کو میں کیسا لگتا ہوں ؟۔۔۔احد نے کچھ ہچکچاتے پوچھا

آپ آپ تو بہت اچھے لگتے ہیں۔۔۔نور نے نارمل انداز میں جواب دیا شاید وہ احد کا پوائنٹ آف ویو نہیں سمجھ پائی تھی

نہیں مطلب اگر میں مما پاپا کو آپ کے گھر بھیجوں تو آپ کو کوئی مسلہ تو نہیں ہو گا۔۔۔۔احد نے اب کے سیدھی بات کی

ہاں تو انکل انٹی تو ویسے بھی اتے۔۔۔۔۔۔ایک سیکنڈ کس مقصد سے۔۔۔بولتے بولتے عینہ کو کچھ کلک کیا تو وہ اسنے رکتے پوچھا

جی اسی مقصد کے لیے۔۔۔۔احد نے اسکو سمجھتا دیکھ اگے کہا

ہیں تو آپ یہ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں یہ تو مما بابا کو پتہ ہے نہ۔۔۔۔اسنے حیران ہوتے احد کو دیکھا وہ گھبرائی نہیں تھی بس حیران ہوئی تھی

مطلب آپ کو کوئی مسلہ نہیں ہو گا نہ۔۔۔احد نے پھر پوچھا

مما بابا کو ہو گا تو مجھے بھی ہو گا۔۔۔۔اگے سے عینہ کا جوب بھی بلکل پانی کی طرح شفاف تھا اسنے احد کو کسی امید میں نہ رکھا تھا

احد اسکا جواب سنتا مسکراتا وہاں سے ہٹا

اور دور کھڑے زوہیب کی برداشت ختم ہوئی وہ کب سے انھیں باتیں کرتا دیکھ رہا تھا مگر حیام کے کہنے پر باز تھا مگر احد کو جاتا دیکھ وہ نور کی طرف بڑھا

کیا کہہ رہا تھا احد؟۔۔۔اسنے نور کو سائیڈ پر کرتے پوچھا

کیوں کیا ہوا؟....نور اسکو یوں دیکھ کر حیران ہوئی تھی وہ اتنی تیزی میں اسے پیچھے لایا

تھا

کیا کہہ رہا تھا؟۔۔۔زوہیب نے سوال دہرایا

اوہو بھائی کیا ہے پوچھ رہے تھے کہ اپنے مما بابا کو بھیج سکتا ہوں آپ کے

گھر۔۔۔۔۔۔۔۔۔اسنے فوراً بتایا

جبکہ زوہیب کے پیچھے کھڑی حیام مسکرائی وہ زوہیب کو نور کی طرف جاتا دیکھ فوراً پیچھے

آئی تھی

کیا مطلب؟۔۔۔۔۔زوہیب نے فوراً پوچھا

بھائی آپ میریڈ ہیں خدا کا واسطہ ہے ننھے نہ بنیں صاف سی بات ہے رشتے کے لیے کہا

تھا۔۔۔۔نور نے اب بھی نارملی جواب دیا تو حیام نے زوہیب کو ابرو اچکا کر دیکھا گویا

کہا ہو یہ لیں آپ ہو لیں پریشان آپ کی بہن آپ کو سب کچھ بنا ہچکچائے اور بنا ڈرے بتا

رہی ہے

توتم نے کیا کہا؟۔..زوہیب نے اگلا سوال کیا

میں نے کہا آجائیں اور مما بابا سے بات کر لیں اور بھائی آپ کو پتہ ہے اپنی ڈیوٹی کر کر کے نہ آپ کی نیچر نہایت ہی شکی ہو چکی ہے۔۔۔وہ جواب دیتی ساتھ ہی اسے احساس دلاتی وہاں سے نکلی

میں نے کہا تو وہ شریف اور سلجھا ہوا لڑکا ہے زوہیب۔۔۔۔۔حیام بھی اسے باور کرواتی نور کے ساتھ ہولی

حد ہے مطلب اب بھائی کچھ بولے بھی نہ۔۔۔زوہیب نے ان دونوں پر افسوس کیا

وہ اپنی جگہ ٹھیک تھا وہ ایک بھائی تھا وہ بھی بڑا

مہندی کا دن گزرا تو اگلا دن بارات کا تھا جس میں کل سے زیادہ چہل پہل تھی ہر کوئی کام میں مصروف تھا

کیا ہوا اداس لگ رہی ہو؟...نیمل نے حمائل کو خاموش دیکھ پوچھا کافی تو وہ جان چکی تھی

کچھ نہیں۔۔۔۔حمائل نے مسکراتے جواب دیا

میں تمھاری اور ازمیر بھائی کی لڑائی کے بارے میں جانتی ہوں۔۔۔اسنے رشتے کی وجہ سے ازمیر کا نام احتراماً لیا

اور پھر حمائل نے اسے نکاح سے پہلے کی شرط سے لے کر آخری لڑائی سب بتادیا

میرا مشورہ ہے آج ان سے معذرت کرلو اور انکے ساتھ فنکشن سے واپسی پر ہی گھر چلی جاو۔۔۔نیمل نے اسے مخلصانہ مشورہ دیا

مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔۔۔۔۔حمائل نے بہانہ بنایا

تمھیں شرمندگی کم ہے حمائل اس سے زیادہ تمھیں اس بات کی فکر ہے تمھیں جھکنا پڑے گا۔۔۔۔نیمل نے اسے اسکا مسلہ بتایا

مگر۔۔۔ابھی وہ کچھ بولتی کے نیمل نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کای

تمھیں پتہ ہے کچھ ایسے موقعے آتے ہیں جب ایک لڑکی کو جھکنا پڑتا ہے اور اب وہ موقع ہے کہ تم جھک جاو رشتہ بچانے کے لیے ہی سہی نبھانے کے لیے ہی سہی تم جھک کر دیکھو ازمیر بھائی تم سے زیادہ تمھاری کیئر کریں گے مرد کی انا عورت سے کئی زیادہ اور بہت پختہ ہوتی ہے اسے مت آزماؤ حمائل ورنہ بس پچتاوگی تم۔۔۔۔نیمل اسے

سمجھاتی اٹھ کر چلی گئی ابھی تو اسے کسی کو سنبھالنے کے لیے خود بھی جھکنا تھا

بارات لیے وہ سب بلکل ٹائم پر پہنچے تھے مہندی پر حمائل کا ٹاکرا ازمیر سے نہ ہوا تھا مگر بارات کے انٹر ہوتے ہی اسے ازمیر نظر آیا مگر اسے دیکھ کر ازمیر نے نظر نہ پھیری تھی

دلہوں کو سٹیج تک پہنچایا گیا سٹیج پر تین صوفہ سیٹ لگے تھے تینوں کپلز کے لیے یہ اریجمنٹ خاص طور پر امان اور ہادی نے کروائی تھی

ازمیر۔۔حمائل نے کچھ دیر بعد اسکے پاس آتے اسے پیچھے سے آواز دی

جی آپ کون؟....اسنے جان کر کہا مگر حمائل نے اگنور کیا

سوری میں تھوڑا جذباتی ہو گئی تھی۔۔۔اسنے معذرت کی

تھوڑا۔۔۔ازمیر نے خاص طور پر تھوڑا پر زور دیا

میرا مطلب بہت زیادہ۔۔۔وہ اپنے الفاظ پکڑے جانے پر انھیں بدل گئی اسے اس وقت بس ازمیر کو منانا تھا

حمائل کچھ نہیں تو کم سے کم میری بات سن لیتی۔۔۔ازمیر نے جیسے اسے باور کروایا

سوری نہ مجھے کیا پتہ تھا آپ نے بھی انڈسٹری چھوڑ دی ہے میری وجہ سے۔۔۔اسنے فوراً اپنا آپ کچھ کور کیا

تمھیں یہ کس نے بتایا ہے؟۔۔۔ازمیر حیران ہوا

احد نے۔۔۔اسنے سچ بتایا

ہم تو اسی لیے آئی ہو۔۔۔۔۔۔ازمیر نے فوراً پوچھا

نہی۔اسی لیے آئی ہوں کیوں کہ یہ میرا گھر ہے۔۔۔اسنے مسکراتے کہا تو ازمیر بھی مسکرا دیا وہ خوش تھا کہ حمائل اسکی بات سمجھ گئی تھی اور اپنی ضد سے ہٹ گئی تھی

اچھا تو آپ اب دولہے والوں کی طرف ہیں یا دلہن والوں کی۔۔۔۔ازمیر نے جان کر اسے اپ کہا

میں دلہن والوں کی۔۔۔۔۔۔اسنے فوراً چوز کیا تو ازمیر بس مسکرا دیا

اسلام و علیکم۔۔۔۔۔نیمل نے ہادی کے ساتھ ایک چئیر چھوڑ کر بیٹھتے کہا تو اسنے جواب دیا

کیسے ہیں آپ؟۔۔۔اسنے ایک اور سوال کیا

ٹھیک۔۔۔۔پھر مختصر جواب آیا

آپ اتنا کم کیوں بولتے ہیں؟۔.. نیمل نے ایک اور سوال جھاڑا

جیسے آپ جانتی نہیں ہیں۔۔۔ہادی نے نظر اٹھا کر کہا

تو آپ کا علاج ہو سکتا ہے۔۔۔۔نیمل نے اب اسے پتے کی بات بتائی

کیسے ؟۔۔ہادی فوراً آگے ہو کر بیٹھا

میں کروں گی آپ کا علاج۔۔۔نیمل نے اپنی طرف اشارہ کیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books

وہ کیسے ؟...ہادی نے پوچھا

وہ ایسے کہ اپ مجھ سے شادی کر لیں میں آپ کا باتوں میں لگائے رکھوں گی اور آپ کا علاج ہو جائے گا۔۔۔نیمل نے یہ آفرا تنے نارمل انداز میں کس طرح کی تھی یہ تو وہی جانتی تھی

آپ مذاق کر رہی ہیں میرے ساتھ۔۔۔ہادی دوبارہ پیچھے ہو کر بیٹھا

نہیں میں سیریس ہوں ہادی جہانگیر خان کیا آپ مجھ سے شادی کریں گے ؟۔۔۔۔نیمل نے کچھ سٹائلش انداز میں پوچھا

اٹس سو چائلڈش۔۔۔۔۔۔۔ہادی نے اسے احساس دلایا

ہمم ہے تو مگر کوئی نہیں آپ جواب دیں۔۔۔۔۔نیمل نے اثبات میں سر ہلایا

آپ ایڈا کیوں کرنا چاہتی ہیں۔۔۔۔ہادی نے دل میں انے والا سوال کیا

کیوں کہ مجھے چیلینجز پسند ہیں۔۔۔۔نیمل نے پر جوش ہوتے جواب دیا

اب کتنا انتظار کروانا ہے جواب دے بھی دین ایک تو لڑکی خود آپ کو شادی کی افر کر رہی ہے اور اپ ہیں کہ نخرے دکھارہے ہیں۔۔۔۔۔۔نیمل نے برا مانتے کہا

نیمل۔۔۔۔ہادی نے اسے ہلانا چاہا

جواب۔۔۔۔نیمل نے یک لفظی سوال کیا

اوکے۔۔۔۔ہادی نے کچھ کنفیوز ہوتے جواب دیا

توآپ نہ ایک دوہفتوں بعد اپنے پیرنٹس کو میرے گھر بھیج دیجیئے گا۔۔۔نیمل کہتی اٹھی

کیوں میں کیوں؟....ہادی نے فوراًپوچھا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں تو کیا میں آؤں ماما بابا کے ساتھ آپ کا ہاتھ مانگنے۔۔۔۔اسنے طنز کیا

نہیں میرا مطلب میں ماما بابا سے کیا کہوں گا۔۔۔۔ہادی نے پوچھا

وہ آپ حیام سے بات کریں گے تو وہ کر لے گی کچھ نہ کچھ۔۔۔۔اسنے مشورہ دیا پھر چلتی بنی

حد ہے۔۔۔ہادی نے اسکو دور جاتے دیکھا

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ نیمل اس سے کیوں شادی کرنا چاہتی تھی مگر اب شادی کسی نہ کسی لڑکی سے تو کرنی تھی تو اچھا یہی تھا کہ اس سے کر لی جائے جو سب کچھ جانتی ہو اور نیمل وہی تھی

وہ وہاں سے سیدھی حیام کے پاس آئی

میں نے کر لیا۔۔۔اسنے آتے ساتھ بس اتنا کہا اور حیام نے اسے گلے لگا لیا اسے ہادی اور نل دونوں کا فیوچر برائٹ نظر آرہا تھا وہ ایک اچھا کپل ہونے والے تھے شمائلہ کے دماغ میں وہ نیمل کے حوالے سے بات پہلے ہی ڈال چکی تھی اور شمائلہ راضی بھی تھیں مگر فلحال خاموش تھیں

بارات کا فنکشن بھی بخیر و عافیت ختم ہوا ابیرا، ارج اور منہل تینوں کو سب کی دعاؤں میں رخصت کر دیا گیا

حمائل انکے ساتھ نہیں گئ تھی بلکہ وہ ہال سے ازمیر کے ساتھ سیدھی گھر آئی تھی جس پر ملیحہ بے پناہ خوش تھیں

ایک مہینے

بعد---

مما آپ لوگ کب تک واپس آئیں گے۔۔۔۔ حمائل نے صائمہ سے پوچھا جو نیمل کے لیے کچھ چیزیں پیک کر رہی تھیں آج انھوں نے نیمل کا ہاتھ مانگنے جانا تھا اور رشتہ پکا کر کے ہی انا تھا ساتھ ہی انکا ارادہ تھا کہ انگوٹھی بھی پہنا آئیں کم سے کم شمائلہ کا تو یہی خیال تھا

احد اور نور کا رشتہ سب کی رضامندی سے ابھی ہفتہ پہلے ہی ہوا تھا اور وہ دونوں بھی کافی مطمعین تھے

ابیرا ارشمان کے ساتھ لندن جا چکی تھی وہ دونوں وہی پر سیٹل تھے شادی کے ایک ہفتے

بعد ہی احد اور نور کی منگنی کے فوراً بعد انکی فلائٹ تھی

ارج نے شاہ زین کے کہنے پر وکالت چھوڑ دی تھی شاہ زین کا کہنا تھا کہ میں نہیں چاہتا کہ میری بیوی کوٹ کچہریوں میں خوار ہو

ازمیر اور حمائل بھی ایک پپلی میریڈ کپل کی تھی طرح رہنا شروع ہو چکے تھے مگر انکی لڑائیاں آج بھی ختم نہیں ہوئیں تھیں

زوہیب کی پروموشن ہو چکی تھی اور وہ اب اسسٹنٹ کمیشنر کے عہدے پر فائز تھا

اور دوسری طرف منہل اور عفہ تو سارا دن یا تو خدیجہ سے باتیں کرتیں یا تو کوئی مووی دیکھتی پائی جاتی تھیں کک فاروق صاحب نے اپنی مرضی سے رکھوایا تھا اور کام والی انکی پہلے سے ہی تھی اسی لیے انکے کرنے کے لیے کوئی کام نہ ہوتا تھا

مگر اس سب کے برعکس مہر النساء کے گھر آج ہنگامہ مچا تھا ملیشا کو ابھی ابھی خبر ہوئی تھی کہ جہان جے گھر سے اسکے لیے رشتہ آیا ہے

ملیشا کیا ہو گیا ہے؟... ارج نے اسکو آپے سے باہر ہوتے دیکھ کہا

یار آپ کو نہیں پتہ وہ مجھ سے کتنے بڑے ہیں۔۔۔ اسنے حیرت سے انکھیں کھولتے

پوچھا

پتہ ہے بھئی اب وہ تمھیں پسند کرتا ہے اس راستے پر چل پڑا ہے تو تم بھی اسکا ساتھ دو۔۔۔ارج نے اسے سمجھانا چاہا

نہیں تو اس راستے میں انکی عمر کے فرق سے ملاقات نہیں ہوئی۔۔۔اسکی دہائیاں ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھیں

ڈرامے نہ کرو ملیشا۔۔۔ارج نے اسے ڈانٹا

کیا ہے مجھے نہیں کرنی ابھی شادی ابھی میں بچی کو 19 سالہ بچی۔۔۔اسنے اپنی عمر باور کروائی

تو ابھی کون کہ رہا ہے شادی کا شادی تو دو سال بعد ہے۔۔۔۔اسنے ملیشا کی غلط فہمی دور کی اور وہ فوراً ٹھنڈی ہوئی

ہیں دو سال بعد۔۔۔اسنے خوشی سے پوچھا تو ارج نے اثبات میں سر ہلایا

اچھا پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔اور وہ فوراً رضامند ہو گئی بس اتنی سی ہی بات تھی

انکی منگنی بھی کچھ دنوں بعد کر دی گئی۔۔

دو سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ایک بار پھر خان ولا اور شاہ مینشن میں بھگ ڈور مچی تھی آج ملیشا اور جہاں کی مہندی تھی

ملیشا تو صبح سے پارلر تھی اور اب ارج، نور، ابیرا تینوں بھی پہنچ چکی تھیں

ابیرا اور ارشان خاص طور پر انکی شادی کے لیے مہینہ پہلے آئے تھے

ارج کی گود میں اسکی چھ مہینے کی بیٹی طوبہ تھا

جبکہ ابیرا نے اپنی ایک سالہ بیٹی محمل کو اٹھار کھا تھا وہ دونوں انکو ساتھ ہی لے آئی تھین کیوں کے گھر میں تو انھوں نے کسی کے پاؤ ٹکنا نہیں تھا

نور نے فوراً محمل کو ابیرا کے ہاتھ سے لیا اور اسکے ساتھ کھیلنے لگی تا کہ ابیرا آرام سے تیار ہو جائے جبکہ ارج نے طوبہ کو نہ چھوڑا تھا ورنہ اسکا نان سٹاپ سپیکر سٹارٹ ہو جانا تھا

اسکی اور احد کی شادی ایک سال پہلے ہی ہادی اور نیمل کی شادی کے ساتھ ہوئی تھی

دوسری طرف حیام اب اپنے ڈھائی سالہ بیٹے اہان کو تیار کر کے خود نکلنے کی تیاری میں تھی اسکے بیٹے کا نام خاص طور پر امان ہادی اور زمان نے سوچ کر رکھا تھا اسنے اہان کو

ہادی کے ساتھ چھوڑنا تھا اسکی چاچو کے ساتھ خوب بنتی تھی ہادی ابھی نیمل کو چھوڑ کر واپس آیا تھا

اسکی اور نیمل کی میریڈ لائف بلکل ویسے ہی جس رہی تھی جیسی حیام نے سوچی تھی وہ دونوں خوش تھے نیمل نے اسکا بزنس جوائن کر لیا تھا وہ اور ہادی زیادہ تر آفس میں ہی ہوتے تھے

ازمیر اپنے تین مہینے کے بیٹے کو اٹھائے اندر داخل ہوا جس نے اسکا جینا حران کر رکھا تھا

اسکو پکڑو

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حمائل جو گھر پر ہی تیار ہو رہی تھی اسنے ارتضا کو اسکی گود میں دیا

کیا ہے ازمیر آپ دیکھ رہے ہیں میں بزی ہوں۔۔۔اسنے ارتضا کو پکڑتے شکایت کی

یہ بلکل تن پر گیا ہے لڑاکا نخرے دکھانے والا ور باپ پر چینخنے چلانے والا۔۔۔۔ازمیر نے ارتضا کو گھورتے اسکی تعریفیں کی جس پر ارتضا کی ماں نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا

جائیں مما کو پکڑا آئیں وہ سنبھال لیں گی۔۔۔اسنے ارتضا کو واپس ازمیر کو پکڑایا مگر

سیدھے ہوتے اسکی چینخ نکلی اسکے لمبے بال ارتضا کے ننھے ہاتھوں آچکے تھے اور وہ انھیں اپنی پوری جان لگا کر کھینچ رہا تھا

مما کی جان بال چھوڑیں۔۔۔حمائل نے اسکی مٹھی کھولنے کی کوشش کی جو اسنے کس کے بند کی تھی

ازمیر۔۔۔۔۔اسنے ارتضا صاحب کو آوور ہوتے دیکھ ازمیر کو کہا تو اسنے فوراً حمائل کے بال چھڑوائے

بابا کا شیر شاباش۔۔۔پھر جھکتے ارتضا کا گال چوما جس پر اسنے سر اٹھا کر باپ کو گھورا

میں اسکو مما کو ہی پکڑا آتا ہوں۔۔۔اسنے ارتضا کو مسلسل خطرناک ارادوں سے خود کو دیکھتے پاہ کر کہا

وہ سب ہال میں پہنچ چکے تھے اور فنکشن شروع ہو چکا تھا

یار سب پکچر لیتے ہیں نہ ایک فیملی زرناب نے سب کو اکٹھا کیا

اور کیمرہ سیٹ کرتے وہ بھی سٹیج کی طرف بھاگی آگلے سال کی انھیں تاریخوں میں اسکی بھی شادی تھی

اسکا رشتہ امان کے ایک دوست جازل سے کیا گیا تھا جس نے زرناب کو بذات خود پسند کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ سب اپنی اپنی زندگیوں میں خوش تھے کیوں کہ انکے تمام رشتے انکے سنگ تھے محبتوں کے سنگ تھے۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤️ ختم شدہ ❤️

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین